عمران سیریز
اسپار گن
مظہر کلیم ایم اے
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
پاکستانی پوائنٹ

عمران سیریز

اسپارگن

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں' کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''اسپارگن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول موضوع کے لحاظ سے انتہائی منفرد ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا کیونکہ اس میں آپ کی دلچسپی کے تمام عناصر موجود ہیں لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے دو خطوط بھی ملاحظہ کر لیں۔

راولپنڈی سے محمد امین صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کا طویل عرصہ سے قاری ہوں۔ شاید ہی ایسا کوئی ناول ہو جو میں نے نہ پڑھا ہو۔ آپ کا لکھا ہوا ہر ناول سسپنس اور جاسوسیت سے بھرپور ہوتا ہے جسے بار بار پڑھنے کے باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نیا ناول پڑھا جا رہا ہو۔ آپ نے اسرائیل کے موضوع پر لکھنا چھوڑ دیا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اسرائیل پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں کیونکہ ان ناولوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔

محترم محمد امین صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسے قارئین ہی میرا اثاثہ ہیں اور میں نے ہمیشہ آپ سب دوستوں کی پسند کو ذہن میں رکھ کر ناول لکھے ہیں۔ یہی وجہ ہے عرصہ دراز سے آپ کے لئے مسلسل لکھ رہا ہوں۔ جہاں تک اسرائیل پر ناول لکھنے کی بات ہے تو انشاء اللہ جلد

ہی اس پر کام شروع کر دوں ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے سید جمیل شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی قاری آپ کا لکھا ہوا ناول پڑھتا ہے تو اس کے دل میں یہ امنگ جاگ اٹھتی ہے کہ وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر بن جائے۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ کسی ناول میں آپ مجھے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ساتھی بنا دیں تاکہ میں ان کے ساتھ مل کر ملک وقوم کی خدمت کرسکوں۔ امید ہے آپ میری خواہش ضرور پوری کریں گے اور مجھے سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دیں گے۔

محترم سید جمیل شاہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے دلی مسرت ہوئی ہے کہ آپ جیسے نوجوانوں کے دلوں میں ملک وقوم کی خدمت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر آپ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو ایسے اعلیٰ ترین اداروں کے قابل تو بنا لیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹائیگر ایک عام سے ریسٹورنٹ میں ایک کونے میں موجود میز پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہ صبح کا اخبار دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہ ایک آواز سن کر چونک پڑا۔

"سنیں محترم"...... یہ آواز سن کر ٹائیگر نے اخبار ہٹایا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے سامنے بیس بائیس سال کی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ اس لڑکی نے سادہ سا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر باقاعدہ دوپٹہ بھی تھا۔ شکل وصورت سے وہ کسی متوسط گھرانے کی دکھائی دے رہی تھی۔ ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا جسم کانپ رہا تھا جیسے وہ ٹائیگر سے بات کرنے سے ہچکچا رہی ہو اور بمشکل اس کے سامنے بات کرنے کے لئے آئی ہو۔ لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بات کرتے کرتے اچانک رو پڑے گی۔

"یس مس"...... ٹائیگر نے کہا۔ ریسٹورنٹ میں اِکا دُکا افراد ہی

موجود تھے جو مختلف میزوں پر اس سے کافی فاصلے پر تھے۔

''آ۔ آپ مسٹر ٹائیگر ہیں''...... لڑکی نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ میں ٹائیگر ہوں۔ فرمائیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا میں کچھ دیر آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں''۔ لڑکی نے اسی طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز عجیب سا تھا وہ ٹائیگر سے بات بھی کر رہی تھی اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی پلٹ کر وہاں سے بھاگ جائے گی۔ ٹائیگر چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر آپ مجھے جانتی ہیں اور آپ کو مجھ سے کام ہے تو ضرور بیٹھیں ورنہ یہاں بہت سی میزیں خالی ہیں۔ آپ کہیں بھی بیٹھ سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ مجھے آپ سے کام ہے ٹائیگر بھائی''...... لڑکی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا تو بھائی سن کر ٹائیگر چونک پڑا۔

''بھائی کہا ہے تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بیٹھیں''۔ ٹائیگر نے کہا تو لڑکی شرماتی اور لجاتی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر سر جھکا کر بیٹھ گئی۔ وہ مشرقی حسن کا پیکر دکھائی دے رہی تھی۔ شرم و حیاء سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ کرسی پر وہ اس طرح سے سکڑ سمٹ کر بیٹھی تھی جیسے اگر ٹائیگر نے کوئی بات کی تو وہ اچانک اٹھ کر اور وہاں سے بھاگ ہی جائے گی۔ اس کے ہاتھ میں لیدر کا ہینڈ

بیگ تھا اس نے وہ بیگ میز پر رکھ دیا۔

''فرمائیں محترمہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا ہم کسی اور جگہ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں''...... لڑکی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے ڈر ہو کہ کوئی ان کی باتیں سن نہ رہا ہو۔

''کسی اور جگہ۔ یہاں ہمارے قریب کوئی نہیں ہے محترمہ۔ آپ بلا جھجک فرمائیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ جگہ سیف نہیں ہے۔ آپ مجھے کسی ایسی جگہ لے چلیں جہاں آپ کے اور میرے سوا کوئی نہ ہو۔ مجھے آپ سے ایک بہت اہم بات کرنی ہے بھائی''...... لڑکی نے بات کرنے کی ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا۔

''اہم بات۔ کون سی اہم بات''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''آپ کہیں اور چلیں پھر میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گی''۔ لڑکی نے کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لڑکی جس طرح سے سکڑی سمٹی بیٹھی تھی اور اس کے چہرے پر جو شرم و حیاء دکھائی دے رہی تھی اس سے ٹائیگر کو اس کی شرافت اور اس کی پاکیزگی کا مکمل اندازہ ہو رہا تھا۔ لڑکی کے چہرے پر بے چینی کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے اور وہ بار بار اپنے ارد گرد اور پیچھے مڑ مڑ کر بھی دیکھ رہی تھی۔

''آپ بے فکر ہو کر بات کریں بہن۔ یہاں ہماری بات سننے والا کوئی نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں ٹائیگر بھائی۔ میں نے کہا ہے نا کہ مجھے آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ یہ بات میں آپ سے یہاں نہیں کسی الگ تھلگ مقام پر کرنا چاہتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں میں شریف لڑکی ہوں اور میں آپ سے کچھ مانگنے یا اپنے کسی مطلب کے لئے نہیں آئی ہوں۔ آپ کی تسلی کے لئے میں صرف اتنا کہوں گی کہ میرے پاس آپ کو دینے کے لئے کچھ ہے۔ کچھ ایسا جس کا تعلق ملک و قوم کی فلاح سے ہے جو اگر غلط ہاتھوں میں چلا گیا تو ملک وقوم کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے''...... لڑکی نے دھیمے لہجے میں کہا تو اس کی آخری بات سن کر ٹائیگر بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیا ہے آپ کے پاس جو اگر غلط ہاتھوں میں چلا گیا تو ملک وقوم کو نقصان ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ میرے ساتھ چلیں پلیز۔ میں آپ کی منت کر رہی ہوں''...... لڑکی نے اصرار کرتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔ اس نے دائیں طرف مین دروازے کی طرف دیکھا تھا اور پھر اس نے فوراً اپنا منہ جھکا لیا۔ ٹائیگر نے اس کی تقلید میں دروازے کی طرف دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے پر ایک

لمبا تڑنگا نوجوان کھڑا تھا جو شکل و صورت سے ہی تھرڈ کلاس بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور درندگی ثبت تھی۔ اس کا سر گنجا تھا اور سر پر ایک لمبے کٹ کا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی زخموں کے پرانے نشان واضح تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ وہ دروازے کے پاس کھڑا تھا اور ہونٹ بھینچے ہال میں موجود افراد کو دیکھ رہا تھا پھر اس کی نظریں ٹائیگر کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی پر جم گئیں۔ وہ چند لمحے اس لڑکی کو دیکھتا رہا جس نے اپنا منہ جھکا رکھا تھا پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

''کون ہے یہ''...... ٹائیگر نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میری موت''...... لڑکی نے کہا۔ اسی لمحے بدمعاش ان کے قریب آ گیا۔

''تو تم یہاں موجود ہو۔ میں تمہیں نجانے کہاں کہاں ڈھونڈتا پھر رہا ہوں''...... بدمعاش نے قریب آتے ہی لڑکی کی طرف دیکھ کر بڑے اکھڑ لہجے میں کہا لیکن لڑکی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اسی طرح منہ جھکائے بیٹھی رہی۔

''میں تم سے کہہ رہا ہوں رخسار۔ تم اس طرح منہ چھپاؤ گی تو کیا میں تمہیں نہیں پہچانوں گا۔ ادھر دیکھو میری طرف میں جیکی ہوں۔ تمہارا جیکی''...... بدمعاش نے اس بار گرج دار لہجے میں کہا تو

اس کی گرجدار آواز سن کر وہاں بیٹھے لوگ چونک چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

''ٹائیگر بھائی۔ اس سے کہیں کہ یہ یہاں سے چلا جائے۔ میں اسے نہیں جانتی''...... لڑکی نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کہا۔ تم مجھے نہیں جانتی اور یہ ٹائیگر۔ کون ہے یہ تمہارا ٹائیگر بھائی''...... بدمعاش نے پہلے لڑکی سے اور پھر ٹائیگر کی طرف دیکھ کر جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

''سنو مسٹر......'' ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا۔

''میں نہیں تم سنو مسٹر ٹائیگر یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ اٹھو یہاں سے اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔ میں جیکی ہوں۔ جیکی دادا۔ جو تمہیں اپنا بھائی بول رہی ہے یہ میری بیوی ہے۔ سمجھے تم''...... جیکی دادا نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''بیوی''...... ٹائیگر کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ میری بیوی۔ نہیں یقین تو پوچھ لو اس سے''...... جیکی دادا نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سچ بول رہا ہے بہن''...... ٹائیگر نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لڑکی نے اپنا سر اٹھایا اور یہ دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ لڑکی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ گیا تھا۔ وہ ٹائیگر کی طرف

ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس سے مدد کی طلبگار ہو۔ ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہی اس نے اپنا سر جھکا لیا۔ اس کے جسم میں یکلخت کپکپاہٹ سی طاری ہو گئی تھی۔

''بتاؤ۔ اب چپ کیوں ہو رخسار۔ بتاؤ اپنے بھائی کو کہ میں تمہارا شوہر ہوں یا نہیں''...... جیکی دادا نے لڑکی سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔

''بتاؤ بہن۔ کیا یہ واقعی تمہارا شوہر ہے''...... ٹائیگر نے لڑکی سے ایک بار پھر مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ میرا شوہر ہے''...... لڑکی نے ہچکی بھرتے ہوئے کہا۔

''سنا۔ سنا تم نے۔ اس نے کہا ہے نا کہ میں اس کا شوہر ہوں۔ اب تم اٹھ جاؤ یہاں سے فوراً''...... لڑکی کو اقرار کرتے دیکھ کر جیکی دادا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر یہ تمہاری بیوی ہے تو پھر یہ اس طرح سے رو کیوں رہی ہے اور یہ تم سے اس قدر ڈری ہوئی کیوں ہے''...... ٹائیگر نے جیکی دادا کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ ہمارے معاملے میں مت پڑو اور اٹھ کر چلے جاؤ یہاں سے۔ ورنہ......'' جیکی دادا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ورنہ......'' ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو جیکی دادا نے یکلخت جیب سے بھاری ریوالور نکال لیا اور اس کا

رخ ٹائیگر کی طرف کر دیا۔

''میں اب تک بے شمار لاشیں گرا چکا ہوں۔ ان میں تمہاری لاش کا بھی اضافہ ہو جائے گا''...... جیکی دادا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے ریوالور نکالتے دیکھ کر وہاں موجود افراد میں یکلخت کھلبلی سی مچ گئی اور لوگ فوراً وہاں سے اٹھنا شروع ہو گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو جیکی۔ ریوالور جیب میں ڈالو اور چلو یہاں سے''...... رخسار نے اسے ریوالور نکالتے دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کے ریوالور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''تو پھر اس سے کہو کہ یہ اپنی زبان بند رکھے اور تم چلو میرے ساتھ۔ ابھی''...... جیکی دادا نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ تم اپنا ریوالور مجھے دو''...... رخسار نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیکی دادا سے ریوالور چھین لیا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو۔ ریوالور مجھے دو''...... جیکی دادا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے رخسار سے ریوالور جھپٹنے کی کوشش کی لیکن یہ دیکھ کر ٹائیگر حیران رہ گیا کہ رخسار اچانک اچھل کر سائیڈ میں ہٹ گئی اور اس نے ریوالور کا رخ یکلخت جیکی دادا کی طرف کر دیا۔

''وہیں رک جاؤ جیکی دادا۔ اگر تم اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلے تو میں تمہیں گولی مار دوں گی''...... رخسار نے یکلخت انتہائی

غصیلے اور سرد لہجے میں کہا تو جیکی دادا جو اس سے ریوالور لینے کے لئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا وہیں ٹھٹھک گیا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم مجھے گولی مارو گی''...... جیکی دادا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گی۔ اگر تم خیریت چاہتے ہو تو چلے جاؤ یہاں سے۔ ابھی فوراً''...... رخسار نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں عجیب سا اعتماد، غصہ اور نفرت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اچانک اس کے اندر سوئی ہوئی شیرنی جاگ گئی ہو۔

''تم مجھے جانے کا کہہ رہی ہو۔ مجھے۔ جیکی دادا کو۔ یہ مت بھولو رخسار کہ تم میری بیوی ہو۔ لاؤ۔ مجھے دو ریوالور۔ یہ بچوں کا کھلونا نہیں ہے''...... جیکی دادا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور آگے بڑھا لیکن دوسرے لمحے ماحول یکلخت زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ دھماکے کی آواز اس قدر شدید تھی کہ وہاں موجود افراد جو حیرت سے اس عجیب وغریب سچویشن کو دیکھ رہے تھے اٹھ اٹھ کر بھاگنا شروع ہو گئے۔ ٹائیگر بھی آنکھیں پھاڑے اس عجیب وغریب مزاج کی لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مشرقی حسن کا نمونہ دکھائی دے رہی تھی اور اب اس کے چہرے پر سفا کی، درندگی اور نفرت دکھائی دے رہی تھی۔

اس نے ریوالور دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا تھا اور اس کے

سامنے جیکی دادا کھڑا تھا۔ ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔ جیکی دادا گولی چلتے ہی یوں ساکت ہو گیا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بت بنا دیا ہو اور پھر یہ دیکھ کر ٹائیگر اچھل پڑا کہ جیکی دادا جس نے لیدر کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس جیکٹ پر سینے کے مقام پر ایک سوراخ بن گیا تھا اور اس سوراخ سے یکلخت خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ جیکی دادا نے سر جھکا کر اپنے سینے سے نکلتے ہوئے خون کی طرف دیکھا پھر اس نے سر اٹھایا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر رخسار کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جو وحشت بھری نظروں سے پلکیں جھپکائے بغیر سپاٹ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''تت۔ تت۔ تم نے مجھ پر فائر کیا''...... جیکی دادا کے منہ سے ٹوٹی پھوٹی سی آواز نکلی۔

''ہاں۔ اب تم میرے لئے ناقابل برداشت ہو گئے ہو جیکی دادا۔ اب بس۔ میں تمہیں اور نہیں جھیلوں گی''...... رخسار کے منہ سے غراتی ہوئی آواز نکلی اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا رخسار نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ دھماکہ ہوا اور اس بار جیکی دادا کے سر کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کی عین پیشانی میں سوراخ ہوا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ رخسار نے دوسری گولی اس کی عین پیشانی پر ماری تھی۔ اسے اس بار تڑپنے کا بھی موقع نہ ملا۔
الٹ کر گرتے ہی وہ ساکت ہو گیا۔ دوسری گولی چلتے ہی ہال

میں جیسے بھگدڑ مچ گئی لوگ چیختے چلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلے۔ ٹائیگر ایک طرف کھڑا حیرت سے جیکی دادا کی لاش دیکھ رہا تھا جس کے سینے اور سر سے نکلنے والا خون تیزی سے اس کے گرد تالاب بناتا جا رہا تھا۔ رخسار اسی طرح دونوں ہاتھوں میں ریوالور تھامے کھڑی تھی جیسے دو گولیاں چلانے کے بعد وہ خود بھی پتھر کی مورتی بن گئی ہو۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے رخسار۔ تم نے اپنے شوہر کو گولیاں کیوں ماری ہیں''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو رخسار چونک پڑی۔ اس نے پہلے اپنے ہاتھ میں موجود ریوالور کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں جیکی دادا کی لاش پر پڑیں تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ریوالور یکلخت نیچے پھینک دیا۔

''مم مم۔ میں نے۔ نہیں نہیں۔ میں نے گولی نہیں چلائی۔ میں نے نہیں مارا ہے اسے''...... رخسار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے جیکی دادا کی لاش دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے جو کچھ کیا ہو انجانے میں کیا ہو اور اب وہ لاش دیکھ کر خوف سے زرد ہو گئی تھی۔ اس کا جسم بری طرح سے کانپنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ پیچھے موجود دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھیں یوں پھٹی ہوئی تھیں جیسے ابھی ابل کر باہر آ گریں گی۔

"تم نے اسے میری آنکھوں کے سامنے گولیاں ماری ہیں۔ یہ مر چکا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔نہیں۔ میں نے نہیں مارا اسے۔ یہ۔ یہ۔ یہ خود ہی مر گیا ہے۔ یہ تو اپنی موت آپ مر گیا ہے۔ یہ اپنی موت آپ مر گیا ہے"...... رخسار نے چیختے ہوئے کہا پھر وہ لہرائی اور الٹ کر گرتی چلی گئی۔ حیرت اور خوف نے جیسے اس کا دل و دماغ جکڑ لیا تھا جس کے نتیجے اس کے ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا اور وہ دیوار کے قریب ہی بے ہوش ہو کر گرتی چلی گئی۔ ٹائیگر کے لئے ساری سچویشن انتہائی حیرت انگیز تھی۔ وہ روزانہ ہی اس ریسٹورنٹ میں ناشتہ کرنے آتا تھا۔ اس سے پہلے اس کا ایسی کسی سچویشن سے واسطہ نہ پڑا تھا۔ اس کے پاس اس طرح اچانک ایک عام سی لڑکی کا آنا۔ اس لڑکی کا کہنا کہ اس کے پاس ٹائیگر کے لئے کچھ ہے۔ کچھ ایسا جس کا تعلق ملک وقوم کی فلاح سے ہے اور اگر وہ چیز کسی غلط ہاتھوں میں چلی گئی تو ملک وقوم کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک جیکی دادا کا وہاں آ دھمکنا اور اس کا لڑکی کا نام لے کر اسے اپنی بیوی کہنا۔

لڑکی کا بھی اس بدمعاش کو اپنا شوہر تسلیم کرنا پھر ٹائیگر کی ذرا سی بات پر جیکی دادا کا بھڑکنا اور ریوالور نکال لینا۔لڑکی کا اس سے ریوالور جھپٹ کر اس پر ہی تان لینا اور پھر یکلخت اس پر فائر کرنا ٹائیگر کے لئے حیرت کا باعث بنا ہوا تھا۔لڑکی نے دوسری گولی چلا

کر ایک جھٹکے میں جیکی دادا کا کام تمام کر دیا تھا اور پھر اب وہ خود بھی اس ساری سچویشن کو ذہنی طور پر قبول نہ کرتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔ دو گولیاں چلتے ہی ریسٹورنٹ خالی ہو چکا تھا۔ گاہکوں سمیت ریسٹورنٹ کا سٹاف بھی بھاگ گیا تھا۔ اب وہاں سوائے ٹائیگر، اس بے ہوش لڑکی رخسار اور جیکی دادا کی لاش کے کوئی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر کو سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ اس عجیب وغریب سچویشن کو کیسے ہینڈل کرے۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ تیزی سے بے ہوش رخسار کی طرف بڑھا اور اس نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔ پھر اس نے میز سے لڑکی کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور تیزی سے ریسٹورنٹ کے عقبی راستے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے پولیس موبائل کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ شاید کسی نے متعلقہ پولیس کو کال کر دیا تھا اور پولیس موقع واردات پر پہنچ رہی تھی۔ پولیس موبائل کا سائرن سنتے ہی ٹائیگر کی رفتار تیز ہو گئی وہ لڑکی کو اٹھائے تقریباً بھاگتا ہوا ریسٹورنٹ کے عقبی راستے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ریسٹورنٹ کے عقبی دروازے سے نکل کر وہ ایک گلی میں آیا۔ گلی میں جگہ جگہ کچرے کی ٹرالیاں پڑی ہوئی تھیں۔ علاقہ کے لوگ انہی ٹرالیوں میں کچرا ڈالتے تھے۔ وہاں کوئی موجود نہ تھا۔

ٹائیگر لڑکی کو اٹھائے تیزی سے دوڑتا چلا گیا۔ دو تین گلیاں کراس کر کے وہ لڑکی کو اٹھائے ایک عمارت کی طرف بڑھا اور پھر

وہ اس عمارت کی سائیڈ میں موجود گلی میں آ گیا۔ یہاں بھی کچرے
کی ٹرالیاں موجود تھیں۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہ
تھا۔ ٹائیگر نے لڑکی کو کچرے کی ایک ٹرالی کے عقب میں ڈال اور
پھر اس نے وہاں پڑے ہوئے ڈرموں کو اس ٹرالی کے ارد گرد رکھنا
شروع کر دیا تاکہ اس طرف کوئی آئے تو اسے لڑکی آسانی سے
دکھائی نہ دے سکے۔ جب لڑکی ٹرالی کے پیچھے اچھی طرح سے
چھپ گئی تو ٹائیگر فوراً اٹھا اس نے اپنا کوٹ اتارا اور اسے الٹ کر
پہن لیا۔ یہ ڈبل کلر کوٹ تھا۔ پہلے کوٹ ڈارک براؤن رنگ کا تھا
اب اس کا رنگ بلیک دکھائی دے رہا تھا۔

ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر جھلی جیسا
باریک ماسک نکالا اور اسے اپنے چہرے پر لگا کر مخصوص انداز میں
تھپکنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا چہرہ بدل گیا۔ اس نے ہاتھوں کی
انگلیوں سے اپنے بالوں کا اسٹائل بدلا اور پھر وہ تیزی سے ایک
طرف بھاگتا چلا گیا۔ مختلف گلیوں سے گزرتا ہوا وہ واپس اس
ریسٹورنٹ کے مین گیٹ کی طرف آ گیا جہاں اب کافی رش دکھائی
دے رہا تھا اور وہاں ایک پولیس موبائل بھی دکھائی دے رہی تھی۔
ٹائیگر اطمینان سے ان سب کے درمیان سے گزرتا ہوا ریسٹورنٹ کی
پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ پارکنگ سے اس نے اپنی کار نکالی او
پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں اس نے کار ٹھیک اس ٹرالی کے پاس رکی

جس کے پیچھے اس نے بے ہوش لڑکی کو چھپایا تھا۔ اس نے ڈرم ہٹا
کر سائیڈ پر رکھ دیئے۔ رخسار بدستور بے ہوشی کی حالت میں وہاں
پڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
وہ لڑکی کو اٹھا کر اپنی کار کے پاس لے آیا اس نے کار کا عقبی
دروازہ پہلے ہی کھول دیا تھا۔ اس نے لڑکی کو پچھلی سیٹ پر ڈالا اور
پھر کار کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور پھر
کار لے کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ
لڑکی کو جائے واردات سے لے کر دور نکل آیا۔ اس نے بیک مرر
سے سیٹ پر بے ہوش پڑی لڑکی کی طرف دیکھا۔ لڑکی کے چہرے
پر بے ہوشی کی وجہ سے آسودگی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بے حد
معصوم اور بے ضرر سی دکھائی دے رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس کا ہینڈ
بیگ سائیڈ سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

"اب میں اسے کہاں لے جاؤں۔ اس پاگل لڑکی نے یہ سب
کیا کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ
سوچتا رہا پھر اس نے کار کا رخ موڑا اور اسے تیزی سے ایک سڑک
پر بھگاتا لے گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس کے گیٹ
کے سامنے آ کر رک گئی۔ اس نے گیٹ پر کار روکی اور مخصوص
انداز میں ہارن بجانے لگا۔ اس نے چہرے سے ماسک اتار دیا تھا
تاکہ جوزف اسے پہچان سکے۔ گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور پھر اس
کھڑکی میں جوزف کا چہرہ دکھائی دیا۔ جوزف نے ٹائیگر کو دیکھ کر

مخصوص انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے کھڑکی بند کر دی۔ کچھ دیر بعد جوزف نے اس کے لئے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی ٹائیگر کار اندر لے گیا اور پورچ میں لے جا کر روک دی۔ وہ کار سے نکل کر باہر آیا تو جوزف بھی اس دوران گیٹ بند کر کے اس کی طرف بڑھا۔

''آج صبح صبح یہاں کا راستہ کیسے بھول گئے ٹائیگر''...... جوزف نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ٹائیگر بھی اس کی طرف بڑھا اور پھر ان دونوں نے گرم جوشی سے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔

''میں ایک لڑکی کو لایا ہوں جوزف''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

''لڑکی۔ کیا مطلب۔ کون لڑکی''...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ کار کی عقبی سیٹ بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ اسے اٹھا کر اندر کسی کمرے میں لے جاؤ۔ تب تک میں باس سے بات کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن وہ لڑکی ہے کون اور تم اسے یہاں کیوں لائے ہو''۔ جوزف نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''اس نے میری آنکھوں کے سامنے اپنے شوہر کو گولیاں ماری ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ پولیس کے ہتھے چڑھ جاتی میں اسے اٹھا

کر یہاں لے آیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''شوہر کو گولیاں ماری ہیں تو تم اسے یہاں کیوں لائے ہو۔ ایسی عورتوں کو تو فوراً پولیس کے حوالے کر دینا چاہئے جو ایسے جرائم کرتی ہیں۔ حیرت ہے اس نے تمہاری آنکھوں کے سامنے اپنے شوہر کو گولیاں ماریں اور تم اسے بجائے پولیس کے حوالے کرنے کے اٹھا کر یہاں لے آئے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھے یہ سارا معاملہ بے حد عجیب اور مشکوک سا معلوم ہو رہا ہے۔ لڑکی بے حد معصوم ہے جبکہ اس کا شوہر چھٹا ہوا بدمعاش تھا۔ وہ اس سے بدتمیزی سے بات کر رہا تھا۔ اس نے مجھے گولی مارنے کے لئے جیب سے ریوالور نکالا تھا لیکن لڑکی نے اس سے ریوالور چھین لیا اور الٹا اپنے شوہر کو ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور پھر خوف کے باعث خود بھی بے ہوش ہو گئی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو اس میں عجیب کیا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''یہ لڑکی مجھے جانتی ہے اور اس کے کہنے کے مطابق اس کے پاس میرے لئے کوئی ایسی چیز ہے جس کا تعلق ملک و قوم کے مفاد میں ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ مجھے اس چیز کے بارے میں بتاتی اس کا شوہر آ دھمکا اور پھر یہ سب کچھ ہو گیا۔ مجھے اور کچھ نہ سوجھا تو میں اس لڑکی کو اٹھا کر یہاں لے آیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن......'' جوزف نے کہنا چاہا۔

''باقی باتیں بعد میں کر لینا۔ لڑکی بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔

اسے اٹھا کر کسی کمرے میں لے جا کر لٹا دو اور اسے طاقت کا کوئی
انجکشن بھی لگا دو۔ میں باس سے بات کرتا ہوں۔ پھر باس جیسا
کہیں گے ویسا کر لیں گے''...... ٹائیگر نے اس کی بات کاٹتے
ہوئے کہا تو باس کا نام سن کر جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
ٹائیگر کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے جیب سے سیل فون
نکالا اور عمران کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان
خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی عمران کی مخصوص
چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

''تم سے کتنی بار کہا ہے کہ ٹائیگر بولتے نہیں دھاڑتے ہیں۔ تم
جب بھی کسی کو فون کیا کرو تو یہ مت بولا کرو کہ ٹائیگر بول رہا
ہوں۔ سیدھے کہا کرو ٹائیگر دھاڑ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے
عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو نہ چاہتے ہوئے بھی ٹائیگر
کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ٹھیک ہے باس۔ آئندہ جب بھی میں آپ کو کال کروں گا
بولنے کی بجائے دھاڑ لیا کروں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ارے ارے۔ صرف مجھ پر ہی نہ دھاڑنا۔ تم جانتے ہو کہ میں
انتہائی کمزور دل کا اور منحنی سا انسان ہوں۔ میرے سامنے کتے کا پلا

بھی بھونکتا ہے تو خوف سے میری جان نکل جاتی ہے اور تم تو ٹائیگر
ہو اگر تم نے مجھ پر دھاڑنا شروع کر دیا تو میرا بے چارہ اکلوتا دل
ہی فیل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ہنس پڑا۔

''باس کیا آپ کچھ دیر کے لئے رانا ہاؤس آ سکتے ہیں''۔
ٹائیگر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''رانا ہاؤس۔ کیوں کیا تم رانا ہاؤس میں موجود ہو''...... عمران
نے چونک کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیوں۔ تم وہاں کیا کر رہے ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جوزف
بے چارے کو اکیلا دیکھ کر تم اسے کمپنی دینے کے لئے آ گئے ہو''۔
عمران نے کہا۔ جوانا کسی نجی کام کے سلسلے میں ایکریمیا گیا ہوا تھا
اس لئے جوزف رانا ہاؤس میں اکیلا ہی رہ رہا تھا۔

''نو باس۔ ایک لڑکی کا معاملہ ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کڑکی۔ کیا مطلب۔ کیا تمہاری جیبیں بھی میری جیبوں کی
طرح خالی ہو گئی ہیں مگر سلیمان تو تمہارے ساتھ نتھی نہیں ہے''۔
عمران نے کہا۔

''کڑکی نہیں۔ میں لڑکی کا کہہ رہا ہوں باس''...... ٹائیگر نے
سنجیدگی سے کہا۔

''ارے پھر تمہیں بہت بہت مبارک ہو''...... عمران نے چہکتے
ہوئے کہا۔

''مبارک۔ کیسی مبارک باس''...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

''تم نے شادی بھی کر لی اور تمہاری لڑکی بھی ہو گئی۔ تم نے بتایا ہی نہیں کمال ہے۔ سب کچھ چپکے چپکے ہی کر لیا۔ ایک تم ہو جس کی لڑکی بھی ہو گئی ہے اور میں اب تک لڑکی کی تلاش میں کنوارہ نجانے کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہوں''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''میں ایک نوجوان لڑکی کی بات کر رہا ہوں باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ظاہر ہے تم نے کسی نوجوان لڑکی سے ہی شادی کی ہو گی۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم نے کسی اسی سالہ بڈھی کھوسٹ سے شادی کی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''میں ایک قاتل لڑکی کو اٹھا کر لایا ہوں باس۔ وہ بے ہوش ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اصل بات نہ بتائی تو عمران نے باتوں کو کہاں سے کہاں پہنچا دینا ہے۔

''قاتل لڑکی۔ ارے باپ رے۔ تو تم نے کسی قاتلہ سے شادی کر لی ہے۔ اگر تمہیں ایسا ہی کرنا تھا تو پھر تمہارے لئے روزی راسکل کیا کم تھی۔ وہ بھی متعدد قتل کر چکی ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ لڑکی قاتلہ بھی ہے اور بے ہوش بھی ہے۔ تم نے یقیناً اسے روزی راسکل کا بتا دیا ہو گا جس کا نام سنتے ہی بے چاری بے ہوش ہو گئی ہو گی۔ اب جب تک روزی راسکل آ کر اسے اپنی بہن نہ بنا لے

شاید اسے ہوش نہ آئے گا۔ کہو تو روزی راسکل کو کر دوں فون یا اسے ڈائریکٹ لے کر وہاں آ جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''اس لڑکی نے میرے سامنے اپنے شوہر کو ہلاک کیا ہے باس اور وہ لڑکی بے حد ڈری ہوئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''شوہر کو قتل۔ لیکن تم تو بول رہے ہو کیا عالم بالا میں بھی موبائل فون سروس شروع ہو گئی ہے جو تم اپنی قاتلہ کے بارے میں فون کر کے مجھے بتا رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس کا شوہر نہیں ہوں باس۔ اس کا شوہر ایک غنڈہ تھا جس کا نام جیکی دادا تھا''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے فون پر ہی عمران کو ساری باتیں بتانا شروع کر دیں۔

''تو اب وہ لڑکی خوف سے بے ہوش ہو گئی ہے''...... ساری باتیں سن کر عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اگر وہ مجھ سے ملک وقوم کی سلامتی کی چیز کے حوالے سے بات نہ کرتی تو میں اسے وہیں چھوڑ دیتا یا پھر اسے خود ہی پولیس کے حوالے کر دیتا لیکن اس کی باتیں میرے ذہن میں کھٹک رہی تھیں اس لئے میں اسے کہیں اور لے جانے کی بجائے یہاں رانا ہاؤس میں لے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون کان سے ہٹایا اور اسے جیب میں ڈال

لیا۔ اس دوران جوزف اس کی کار سے بے ہوش رخسار کو نکال کر ایک کمرے میں لے جا چکا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ کمرے سے باہر آتا دکھائی دیا تو ٹائیگر اس کی طرف بڑھا۔

''میں نے اسے اندر بیڈ پر لٹا دیا ہے اور اسے انجکشن بھی دے دیا ہے۔ اب وہ دو تین گھنٹے آرام کرے گی۔ جب وہ اٹھے گی تو اس کا ذہنی دباؤ ختم ہو جائے گا اور وہ فریش ہو کر جاگ جائے گی''...... جوزف نے کہا۔

''میں نے بھی باس کو فون کر دیا ہے۔ وہ خود آ رہے ہیں یہاں پر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ باس آ رہا ہے۔ وبری گڈ''...... عمران کے آنے کا سن کر جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اندر سٹنگ روم میں جا رہا ہوں۔ اگر ہو سکے تو مجھے ایک کپ کافی بنا کر دے دو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا سٹنگ روم کی طرف بڑھا۔ آگے بڑھتے بڑھتے اچانک وہ پلٹا اور پھر مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں جوزف نے لڑکی کو بیڈ پر لٹایا تھا۔ لڑکی پرسکون انداز میں لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک ٹائیگر کو لڑکی کے ہینڈ بیگ کا خیال آیا۔ وہ تیزی سے کمرے سے نکلا اور اپنی کار کی طرف بڑھا۔ کار کی سائیڈ سیٹ پر لڑکی کا ہینڈ بیگ پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور پھر وہ اسے لے کر سٹنگ روم کی طرف

بڑھتا چلا گیا۔ سٹنگ روم میں آ کر اس نے میز پر ہینڈ بیگ رکھا اور پھر وہ ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحے وہ غور سے سامنے پڑے ہوئے ہینڈ بیگ کی طرف دیکھتا رہا جیسے وہ سوچ رہا ہو کہ ہینڈ بیگ کھول کر اسے چیک کرے یا اسی طرح سے پڑا رہنے دے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا لیکن اس کا سیل فون خاموش تھا۔ گھنٹی بالکل اس کے سیل فون کی کال جیسی تھی اس لئے اسے محسوس ہوا تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بجی ہے۔ اس نے چونک کر دیکھا۔ گھنٹی کی آواز لڑکی کے ہینڈ بیگ سے آ رہی تھی۔ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر ہینڈ بیگ اٹھایا اور اس کے اوپر والے حصے کی زپ کھولی۔ اندر ایک جدید ساخت کا سیل فون موجود تھا۔ ٹائیگر نے سیل فون نکالا اور ہینڈ بیگ میز پر رکھ دیا۔ اس نے سیل فون کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھا۔ اسکرین پر مختصر سا نمبر فلیش ہو رہا تھا جو ڈبل زیرو تھا۔

''یہ کیسا نمبر ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سیل فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ ٹائیگر اس کشمکش میں تھا کہ وہ کال رسیو کرے یا نہیں۔ پھر اس نے کچھ سوچ کر سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کر دیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''اسٹیفن بول رہا ہوں رخسار''...... دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

”سوری مسٹر۔ میں رخسار نہیں ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ سیل فون تو رخسار کا ہے پھر تمہارے پاس کیسے آیا“...... دوسری طرف سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”مس رخسار کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آرام کر رہی ہیں۔ ان کا سیل فون میرے پاس رہ گیا ہے اس لئے میں نے کال رسیو کی ہے۔ کیا آپ مس رخسار کے کوئی عزیز ہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ رخسار ٹھیک تو ہے نا“...... دوسری طرف سے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا گیا۔

”ہاں۔ وہ ٹھیک ہے البتہ صدمے کی حالت میں ہے لیکن بہرحال پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں فریش ہو کر جاگ جائے گی۔ آپ بتائیں آپ کون ہیں اور اسے کیسے جانتے ہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”میں اس کا فادر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”فادر۔ لیکن آپ نے تو اپنا نام اسٹیفن بتایا ہے“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس لئے چونکا تھا کہ لڑکی کا نام رخسار تھا جو مقامی نام تھا اور لڑکی کی شکل وصورت بھی مقامی ہی تھی جبکہ بولنے والے کا نام غیر ملکیوں جیسا تھا۔

”کیوں۔ تمہیں میرے نام پر کیوں اعتراض ہو رہا ہے۔ کیا

میں رخسار کا باپ نہیں ہو سکتا“...... دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتے ہیں جناب۔ کیوں نہیں ہو سکتے۔ بہرحال آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مس رخسار ابھی آرام کر رہی ہے جیسے ہی وہ جاگے گی میں اسے آپ کے بارے میں بتا دوں گا پھر وہ خود ہی آپ کو کال کر لے گی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تم کون ہو اور کہاں سے بول رہے ہو“...... دوسری طرف سے اسٹیفن نے پوچھا۔

”آپ مجھے اپنا اور مس رخسار کا ہمدرد سمجھیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں ٹائیگر ہوں“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”سنو مسٹر ٹائیگر۔ تم جو کوئی بھی ہو میری فوراً رخسار سے بات کراؤ۔ اگر نہیں کرا سکتے تو مجھے پتہ بتاؤ میں ابھی آ رہا ہوں“۔ دوسری طرف سے اسٹیفن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”سوری۔ فی الحال میں آپ کو پتہ نہیں بتا سکتا۔ میں نے آپ سے کہا ہے نا کہ مس رخسار آرام کر رہی ہے وہ جاگ جائے گی تو خود ہی آپ کو کال کر لے گی۔ آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”یو نانسنس۔ میں کہہ رہا ہوں میری اس سے بات کراؤ۔ ابھی

فوراً''...... اس بار دوسری طرف سے دھاڑ کر کہا گیا۔

''سوری۔ میں ابھی آپ کی بات نہیں کر سکتا''...... ٹائیگر نے اس کی دھاڑ سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مجھے اپنا پتہ بتاؤ میں آ کر اپنی بیٹی کو لے جاؤں گا''۔ اسٹیفن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ مجھے اپنا پتہ بتا دیں میں تھوڑی دیر تک آپ کی بیٹی کو بحفاظت آپ کے پاس لے آؤں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں تمہیں اپنا پتہ نہیں بتا سکتا۔ تم بتاؤ مجھے اپنا پتہ۔ میں آتا ہوں''...... اسٹیفن نے کہا۔

''فی الحال میں بھی آپ کو اپنا پتہ نہیں بتا سکتا۔ بہتر ہے آپ اپنی بیٹی کے جاگنے کا انتظار کریں۔ گڈ بائی''...... ٹائیگر نے کہا اور کان سے سیل فون ہٹا کر اس کا بٹن پریس کر کے کال ڈسکنکٹ کر دی اور پھر اس نے کچھ سوچ کر سیل فون کو مکمل طور پر آف کر دیا۔

''حیرت ہے بیٹی مقامی ہے اور باپ غیر ملکی۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی''...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا۔ اس نے کپ لا کر ٹائیگر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''کس کا فون تھا''...... جوزف نے پوچھا۔

''اس لڑکی کے باپ کا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہے وہ اور کیا کہہ رہا تھا''...... جوزف نے چونکتے

ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے اسٹیفن سے ہونے والی باتوں کی تفصیل بتا دی۔

''غیر ملکی اور اس لڑکی کا باپ۔ لڑکی تو مقامی دکھائی دیتی ہے''۔ جوزف نے ساری بات سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی بات پر تو میں حیران ہو رہا ہوں۔ لڑکی مجھ سے مقامی زبان میں ہی بات کر رہی تھی اور اس کی زبان بے حد صاف تھی جبکہ بولنے والا ایکریمین لہجے میں بات کر رہا تھا۔

''ہو سکتا ہے اس کا باپ ایکریمی ہو اور اس کی ماں مقامی''۔ جوزف نے کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے باہر سے عمران کی کار کا مخصوص ہارن سنائی دیا۔

''باس آ گئے ہیں۔ میں انہیں اندر لے آتا ہوں''...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹائیگر نے کچھ سوچ کر لڑکی کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھولنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اسے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکا بے حد شدید تھا۔ وہ بے اختیار اچھل کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے کمرے سے باہر جانے والے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

ہال نما یہ ایک بڑا کمرہ تھا جو دفتری انداز میں قیمتی اور شاندار سامان سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی میز پڑی ہوئی تھی جس کے عقب میں اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی، کرختگی اور درشتگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے پر اس قدر سختی دکھائی دے رہی تھی جیسے اس کا چہرہ پتھر سے بنا ہوا ہو۔

ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی جسے وہ انہاکی سے دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر ادھیڑ عمر چونک پڑا۔ اس نے فائل سے سر اٹھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں“...... ادھیڑ عمر آدمی نے نہایت سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

”ڈیشا بول رہی ہوں گرانڈ ماسٹر“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یس ڈیشا۔ کیوں فون کیا ہے“...... ادھیڑ عمر گرانڈ ماسٹر نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

”میں آپ کے آفس کے باہر موجود ہوں گرانڈ ماسٹر۔ اگر اجازت دیں تو میں آپ کے آفس میں آ جاؤں“...... دوسری طرف سے ڈیشا نے منت بھری آواز میں کہا۔

”کیا کوئی ضروری کام ہے“...... گرانڈ ماسٹر نے اسی طرح سخت لہجے میں پوچھا۔

”یس گرانڈ ماسٹر۔ آپ جانتے ہیں کہ میں بغیر کسی مقصد کے آپ سے ملنے نہیں آتی ہوں“...... دوسری طرف سے ڈیشا کی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ آ جاؤ“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس گرانڈ ماسٹر“...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ڈیشا مجھ سے ملنے آ رہی ہے۔ جیسے ہی وہ آئے اسے میرے آفس میں پہنچا دینا“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

”یس گرانڈ ماسٹر“...... اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا تو اس نے

انٹر کام آف کر دیا اور ایک بار پھر فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

"یس۔ کم اِن"...... گرانڈ ماسٹر نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہوئی۔ لڑکی نے سرخ شرٹ اور نیلی جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس کے کاندھے پر ایک بھاری ہینڈ بیگ لٹک رہا تھا۔ لڑکی بے حد شوخ و شنگ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے سر کے بال لمبے اور بے حد گھنے تھے۔ اس کے چہرے پر دلآویز مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی اور اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے حد چمکدار تھیں جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

"آؤ ڈیشا"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی اندر آ گئی۔

"بیٹھو"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو لڑکی میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے ہینڈ بیگ کاندھے سے اتار کر اپنے پیروں کے پاس رکھ لیا۔

"دو منٹ رکو۔ میں یہ فائل دیکھ لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"اوکے گرانڈ ماسٹر"...... ڈیشا نے بغیر کسی اعتراض کے کہا۔

گرانڈ ماسٹر کچھ دیر تک فائل دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اسے اٹھا کر میز کی سائیڈ میں پڑی ہوئی باسکٹ میں رکھ دیا جہاں ایسی ہی کئی فائلیں پڑی ہوئی

تھیں۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا کام ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں موجود اسٹیفن نے ڈاکٹر رخسار کو ہلاک کر دیا ہے"...... ڈیشا نے کہا تو گرانڈ ماسٹر اس کی بات سن کر اس بری طرح سے اچھلا جیسے ڈیشا نے کچھ کہنے کی بجائے اچانک اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ڈیشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ڈیشا اس کی حیرت پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ اس لئے حیران ہو رہے ہیں نا گرانڈ ماسٹر کہ میں ڈاکٹر رخسار کے بارے میں کیسے جانتی ہوں اور مجھے کیسے علم ہوا ہے کہ اسٹیفن پاکیشیا میں ہے"...... ڈیشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسٹیفن پاکیشیا میں ہے یہ بات سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا ہے اور ڈاکٹر رخسار کے بارے میں کیا جانتی ہو تم"...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو پہلے کیا بتاؤں گرانڈ ماسٹر۔ ڈاکٹر رخسار کے بارے میں یا پھر یہ کہ اسٹیفن پاکیشیا میں کیوں گیا ہے اور کس کام کے لئے گیا ہے"...... ڈیشا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے ڈاکٹر رخسار کے بارے میں بتاؤ''...... گرانڈ ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر رخسار ایکریمیا میں موجود پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر حسن درانی کی بیٹی ہے۔ ڈاکٹر حسن درانی جسے ایکریمیا کا ٹاپ سائنس دان سمجھا جاتا ہے اور اس کے بارے میں یہی گمان کیا جاتا ہے کہ وہ ایکریمیا کا وفادار ہے اور اس نے اب تک جو بھی ایجادات کی ہیں وہ صرف ایکریمیا کے لئے ہی ہیں اور اس پر آج تک ایسا کوئی شبہ نہیں ہوا کہ وہ ایکریمیا کے علاوہ بھی کسی ملک کے بارے میں سوچتا ہے۔ ڈاکٹر حسن درانی کی ایک بیٹی ہے جس کا نام ڈاکٹر رخسار ہے۔ وہ یہاں ایکریمیا میں ڈاکٹر حسن درانی کے ساتھ ہی رہتی ہے۔ ڈاکٹر حسن درانی کی بیوی کئی سال پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکی ہے اس لئے ڈاکٹر حسن درانی نے اپنی اکلوتی بیٹی ڈاکٹر رخسار کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا ہے۔ اس نے اپنی بیٹی کو ماں کی کبھی کمی محسوس ہونے نہیں دی تھی اور اسی لئے اس نے کبھی دوسری شادی کرنے کے بارے میں بھی نہیں سوچا تھا۔ بہرحال ڈاکٹر حسن درانی نے اپنی بیٹی کو اعلیٰ تعلیم بھی یہاں ایکریمیا میں ہی دلائی تھی۔ ڈاکٹر رخسار نے ڈاکٹریٹ میں پی ایچ ڈی کیا اور وہ ایک اعلیٰ پائے کی سرجن بن کر ایکریمیا کے ایک بڑے اور نامور ہسپتال سے منسلک ہو گئی۔ اس کی ذہانت اور اس کی قابلیت دیکھ کر ہسپتال کے ڈین نے اسے نائب ڈین بنا لیا تھا اور

ڈاکٹر رخسار بڑی محنت اور جانفشانی سے ہسپتال کو نہ صرف سنبھال رہی تھی بلکہ اپنی محنت اور قابلیت سے اس ہسپتال کا نام بھی روشن کر رہی تھی۔ وہ ہارٹ سپیشلسٹ تھی۔ اس نے بے شمار دل کے مریضوں کے آپریشن کئے تھے اور اس کا ایک بھی آپریشن ناکامیاب نہیں ہوا تھا۔ اس کی کامیابیوں کا گراف اتنا بلند ہو گیا تھا کہ ایکریمیا کے ٹاپ لیول کے آفیسرز بھی اسی سے اپنے دل کا علاج کراتے تھے۔ ڈاکٹر حسن درانی چاہتا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس کے لیول کے کسی سائنس دان یا پھر کسی بڑے ڈاکٹر سے کر دے تاکہ وہ خوشحال زندگی گزار سکے لیکن ڈاکٹر رخسار ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ڈاکٹر حسن درانی نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ اسے کسی ہسپتال میں جاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ چاہے تو اس کے لئے ایکریمیا کی کسی بھی ریاست میں اور بڑے شہر میں اس کے لئے ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہسپتال بنا سکتا ہے۔ ڈاکٹر رخسار بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ اپنا ہسپتال بنائے لیکن وہ ہسپتال ایکریمیا میں بنانے کی بجائے پاکیشیا میں بنانا چاہتی تھی۔ اسے قدرتی طور پر پاکیشیا سے لگاؤ تھا شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی ماں اور باپ پاکیشیا سے تھے۔ جب تک اس کی ماں زندہ تھی وہ اسے پاکیشیا کے بارے میں بتاتی رہتی تھی۔ اپنی ماں سے پاکیشیا کی باتیں سن کر ڈاکٹر رخسار کو ایکریمیا ایک انجان اور غیر ملک دکھائی دینے لگا تھا۔ اسے یوں لگتا تھا کہ اس کا اپنا ملک پاکیشیا ہے

اور پاکیشیا میں ہی اس کا وہ گھر ہے جہاں اس کے ماں باپ رہا
کرتے تھے اور ان کا پورا خاندان آباد تھا اور پھر ڈاکٹر حسن درانی
پاکیشیا سے ایکریمیا شفٹ ہو گئے اور وہ اپنی بیٹی کو لے کر ایکریمیا
آ گئے جہاں اس کی ماں ہمیشہ کے لئے اس سے جدا ہو گئی۔ ڈاکٹر
رخسار نے کئی بار اپنے باپ سے اجازت لے کر پاکیشیا جانے کی
خواہش کی تھی لیکن اس کا باپ اسے پاکیشیا نہیں جانے دیتا تھا۔
اس کے کہنے کے مطابق پاکیشیا میں موجود اس کے عزیز رشتہ دار یا
تو ہلاک ہو چکے تھے یا پھر دوسرے ممالک میں شفٹ ہو چکے تھے۔
ڈاکٹر حسن درانی نے ڈاکٹر رخسار کو بتایا تھا کہ پاکیشیا میں ان کا اب
کوئی اپنا موجود نہیں تھا اس لئے اگر وہ اسے پاکیشیا بھیج بھی دیتے
تو کس کے پاس بھیجتے۔ انہوں نے رخسار کو کئی بار سمجھانے کی کوشش
کی لیکن رخسار کے ذہن میں پاکیشیا چپکا ہوا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ
اگر وہاں اس کا ایک بھی رشتہ دار یا عزیز نہیں ہے تب بھی وہ پاکیشیا
ہی جائے گی اور پاکیشیا میں جا کر ہسپتال بنائے گی اور پاکیشیائی
عوام کی بھلائی کے لئے کام کرے گی اور وہیں کسی کو پسند کر کے اپنا
گھر بسائے گی۔ اس کی ضد دن بدن بڑھتی جا رہی تھی اور ڈاکٹر
حسن درانی اس کی ہر بار مخالفت ہی کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ باپ
اور بیٹی میں دوریاں بنتی جا رہی تھیں اور وہ ایک دوسرے سے نالاں
رہنا شروع ہو گئے تھے۔ پھر ایک دن ڈاکٹر حسن درانی نے خود ہی
ڈاکٹر رخسار کو پاکیشیا بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے فی الفور اس کے

لئے پاسپورٹ بنوایا۔ کاغذات تیار کرائے اور پھر اسے کارمن بھیج
دیا۔ اس نے ڈاکٹر رخسار سے کہا کہ وہ ڈائریکٹ پاکیشیا جانے کی
بجائے مختلف ممالک کی سیر و تفریح کرتے ہوئے جائے۔ ڈاکٹر حسن
درانی نے اپنی بیٹی کے لاکھ پوچھنے پر اسے کچھ نہ بتایا اور اسے یہی
ہدایات دیں کہ وہ پاکیشیا ضرور جائے لیکن ڈائریکٹ جانے کی
بجائے چند دوسرے ممالک سے ہوتے ہوئے اور اپنے نام بدل
بدل کر جائے۔ اس نے اپنی بیٹی کو ہر ملک میں موجود چند ایسے
آدمیوں کے نام اور پتے بھی بتا دیئے جو اس کے مختلف ناموں
سے کاغذات اور پاسپورٹ بنوا کر دے سکتے تھے چنانچہ ڈاکٹر رخسار
نے یہی سب کیا اور مختلف ممالک اور مختلف ناموں کے کاغذات پر
سفر کرتی ہوئی پاکیشیا پہنچ گئی۔ ڈاکٹر حسن درانی نے ڈاکٹر رخسار کو
ایک آدمی کا پتہ بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا پہنچ کر سیدھی اس کے پاس
چلی جائے وہ آدمی اس کا کوئی دور کا عزیز تھا جو ڈاکٹر رخسار کے
لئے پاکیشیا میں رہنے کا بندوبست بھی کر سکتا تھا اور اس کے لئے
اس کی خواہش کے مطابق بڑا اور جدید ہسپتال بھی بنوا سکتا تھا۔
چنانچہ ڈاکٹر رخسار اس آدمی سے ملی اور اس آدمی نے ڈاکٹر رخسار کو
کچھ عرصہ کے لئے روپوش کر دیا۔ ڈاکٹر رخسار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا
کہ آخر اس کے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اس کا باپ جو اسے کسی
بھی صورت میں پاکیشیا نہیں بھیجنا چاہتا تھا اس نے اچانک یہ فیصلہ
کیسے کر لیا تھا کہ وہ اب واقعی پاکیشیا چلی جائے اور وہیں رہے اور

پھر اس نے اسے پاکیشیا بھجوا بھی دیا۔ اس نے جس آدمی کے پاس ڈاکٹر رخسار کو بھجوایا تھا وہ آدمی بھی اس کے لئے پراسرار بنا ہوا تھا۔ اس آدمی نے ڈاکٹر رخسار کو ایک ایسی جگہ لے جا کر چھپا دیا تھا جہاں ہر طرف اس پر پہرے لگے ہوئے تھے۔ محافظ باقاعدہ مسلح تھے جو اس پر نظر رکھتے تھے اور ان کی نظروں میں آئے بغیر ڈاکٹر رخسار کہیں آ جا بھی نہیں سکتی تھی۔ ادھر ایکریمین حکومت بھی اس بات کا نوٹس لے چکی تھی کہ ڈاکٹر حسن درانی نے انتہائی پراسرار طور پر اپنی بیٹی کو ایکریمیا سے نکال دیا ہے۔ ڈاکٹر حسن درانی سے اس سلسلے میں پوچھ گچھ کی گئی تو ڈاکٹر حسن درانی نے یہی بتایا کہ اس کی بیٹی کو ورلڈ ٹور کا شوق تھا اس لئے اس نے اسے ورلڈ ٹور پر بھیج دیا ہے لیکن تحقیقات کرنے والی ٹیم نے جب خفیہ طور پر معلومات حاصل کرنا شروع کیں تو ان پر یہ انکشاف ہوا کہ ایکریمیا کی ٹاپ لیبارٹری جہاں ڈاکٹر حسن درانی کام کرتا تھا وہاں سے ٹاپ بلاسٹر نامی میزائل کا فارمولا غائب تھا۔ اصل فارمولا تو لیبارٹری میں ہی موجود تھا لیکن اس فارمولے کو جس پیپر پر پرنٹ کیا گیا تھا اگر اس کی کاپی یا فلم بنائی جاتی تو اس پیپر کا رنگ بدل جاتا تھا جس کے بارے میں ڈاکٹر حسن درانی کو علم نہ تھا۔ پیپر کا رنگ بدلا ہوا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ اس فارمولے کی باقاعدہ فلم بنا کر کاپی کی گئی ہے۔ اس فارمولے پر ڈاکٹر حسن درانی ہی کام کر رہا تھا اور فارمولا اسی کے پاس رہتا تھا۔ اسے فوراً حراست میں لیا گیا اور

جب اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے چپ سادھ لی۔ ڈاکٹر حسن درانی کی چپ کے پیچھے ضرور کوئی راز چھپا ہوا تھا۔ اس کی اعلیٰ پیمانے پر تحقیقات کی گئیں اور پھر اس سے پوچھ گچھ کے لئے اسپارگن نامی تنظیم کی خدمات حاصل کی گئیں تو اسپارگن کے ایجنٹوں نے ڈاکٹر حسن درانی کی برین اسکیننگ کرنا شروع کر دی۔ جب ڈاکٹر حسن درانی کی برین اسکیننگ کی گئی تو یہ بات سامنے آ گئی کہ ڈاکٹر حسن درانی نے واقعی ٹاپ بلاسٹ میزائل جسے کوڈ میں ٹی بی ایم کہا جاتا تھا کی کاپی کی ہے اور اس نے اس فلم کو ایک مائیکرو چپ میں چھپا کر اپنی بیٹی کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ہے“...... ڈیشا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر جیسے سانس لینے کے لئے وہ خاموش ہو گئی۔

”حیرت ہے۔ تم سب کچھ جانتی ہو۔ یہ سب تو ہم نے ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا تھا“...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے سامنے ساری حقیقت عیاں ہے گرانڈ ماسٹر۔ میں آپ کو اور بھی بہت کچھ بتا سکتی ہوں“...... ڈیشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے یہ سب سننے کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور جاننا چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں تم کیا کچھ جانتی ہو اور کیوں جانتی ہو“...... گرانڈ ماسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”آپ کے کیوں کا جواب بھی میں دوں گی پہلے میں آپ کو وہ

سب کچھ بتا دوں جس کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے سوا کوئی نہیں جانتا‘‘...... ڈیشا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بولو۔ میں سن رہا ہوں‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

’’ڈاکٹر حسن درانی کا مکمل برین اسکین کیا گیا۔ اس کے دماغ کی اسکیننگ سے پتہ چلا کہ اسے اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ اسے جو فارمولا۔ میرا مطلب ہے ٹی بی ایم پر کام کرنے کے لئے دیا گیا تھا وہ ایکریمیا کے کسی سائنس دان کی ایجاد نہ تھا۔ یہ فارمولا پاکیشیا کے ایک سائنس دان کا تھا جس نے پاکیشیائی کی جنگی طاقت یا اس کی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے یہ میزائل ایجاد کیا تھا اور پھر اس سائنس دان نے پاکیشیا سے غداری کرتے ہوئے یہ فارمولا پاکیشیا کے حوالے کرنے کی بجائے ایکریمیا کے سیکرٹ ایجنٹوں کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا اور پھر وہ خود بھی فرار ہو کر ایکریمیا شفٹ ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر حسن درانی کو اس بات کا بھی پتہ چل چکا تھا کہ جس پاکیشیائی نژاد سائنس دان نے ٹی بی ایم فارمولا ایکریمیا کو فروخت کیا تھا اس سائنس دان کو ایکریمیا پہنچتے ہی ایکریمین ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا تھا اور ان ایجنٹوں نے ایسے تمام ثبوت مٹا دیئے تھے کہ اس سائنس دان نے فارمولا ایکریمیا میں فروخت کیا تھا یا وہ پاکیشیا سے خفیہ طور پر فرار ہو کر ایکریمیا پہنچا تھا اس طرح ایکریمیا بلا شرکت غیرے ٹی بی ایم فارمولے کا مالک بن گیا تھا۔ اعلیٰ حکام

نے اس فارمولے کو کافی وقت تک اپنے پاس محفوظ رکھا تاکہ اگر پاکیشیا میں اس سائنس دان اور اس کے فارمولے کو تلاش کیا جائے تو اس معاملے کے ٹھنڈا ہونے تک کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ یہ فارمولا ایکریمیا کے پاس ہے۔ جب ایکریمین ایجنٹوں نے حکام کو گرین کاشن دیا کہ پاکیشیا میں اس فارمولے اور اس کے موجد کی تلاش کا کام تقریباً ختم ہو گیا ہے تو ایکریمیا نے اس فارمولے کو حتمی شکل دے کر اس پر باقاعدہ کام کرنے کا پروگرام بنایا اور اس فارمولے کو ٹاپ لیبارٹری میں ڈاکٹر حسن درانی کو دے دیا تاکہ وہ اس فارمولے کے تحت ایکریمیا کے لئے ٹی بی میزائل تیار کر سکے۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ڈاکٹر حسن درانی اس سائنس دان کو جانتا تھا جس نے ٹی بی میزائل بنایا تھا۔ اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر جادوانی تھا۔ یہ سائنس دان ڈاکٹر حسن درانی کا دوست تھا اور اس فارمولے پر وہ متعدد بار ڈاکٹر حسن درانی سے بات بھی کر چکا تھا اور اس کے لئے اس نے ڈاکٹر حسن درانی سے مشورے بھی لئے تھے۔ اس وقت ڈاکٹر حسن درانی اور ڈاکٹر جادوانی پاکیشیا کی ایک لیبارٹری میں کام کرتے تھے۔ ڈاکٹر حسن درانی کو جب فارمولا ملا تو وہ حیران رہ گیا۔ اس نے ڈاکٹر جادوانی سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا ڈاکٹر جادوانی سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ ڈاکٹر حسن درانی کا ایک دور کا عزیز پاکیشیا رہتا تھا جو پاکیشیا کی ایک ایجنسی کے لئے کام کرتا تھا۔ ڈاکٹر حسن درانی نے اس سے رابطہ کیا

اور اس کی مدد سے ڈاکٹر جادوانی کا پتہ کرانے کی کوشش کی۔ اس شخص نے اپنی ذاتی کوششوں سے ساری حقیقت کا پتہ چلا لیا اور ڈاکٹر حسن درانی کو بتا دیا۔ ڈاکٹر حسن درانی کو اس بات کا بے حد افسوس ہوا کہ اس کا دوست ملک کا غدار تھا جس نے ملک کی خدمت کرنے کی بجائے دولت کو ترجیح دی تھی اور پاکیشیا کے لئے کی جانے والی ایجاد ایکریمیا کے حوالے کر دی تھی اور پھر اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا تھا اور ایکریمیا پہنچتے ہی اسے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اسے ایکریمیا پر بے حد غصہ تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فارمولا لے کر پاکیشیا پہنچ جائے اور پاکیشیائی حکام کو اپنے دوست ڈاکٹر جادوانی کی غداری کے بارے میں سب کچھ بتا دے۔ اس کے ارد گرد سخت پہرے تھے۔ اس نے بہت سوچا اور پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ کسی طرح سے یہ فارمولا پاکیشیا بھجوا دے۔ اس کے ذہن میں یہ بات نقش کر گئی تھی کہ یہ فارمولا پاکیشیا کا ہے اس کا فائدہ پاکیشیا کو ہی اٹھانا چاہئے۔ وہ اصل فارمولا تو باہر نہیں لے جا سکتا تھا اس لئے اس نے ایک پلان بنایا اور پھر وہ خفیہ طور پر لیبارٹری میں ایک کیمرہ لایا اور اس کیمرے کی مدد سے اس نے سارے فارمولے کی فلم بنا لی اور پھر اس نے اس فلم کو ایک مائیکرو چپ میں فیڈ کیا اور اسے لیبارٹری سے نکال کر لے گیا۔ اس کی بیٹی پاکیشیا رہنا چاہتی تھی اور وہیں اپنا ذاتی ہسپتال بنانا چاہتی تھی اس لئے ڈاکٹر حسن درانی نے اسے اور اس کے ساتھ فارمولا پاکیشیا

بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے سارے پروگرام کو حتمی شکل دی اور اپنی بیٹی کو کچھ بھی بتائے بغیر اس کے ذریعے وہ مائیکرو چپ پاکیشیا بھجوا دی جس میں ٹی بی میزائل کا فارمولا تھا۔ اس نے لیبارٹری میں آ کر معمول کے مطابق کام کرنا شروع کر دیا لیکن ٹی بی ایم فارمولے پر کام کرنے کی بجائے اس نے بڑی مہارت سے اصل فارمولا ہی بدل دیا اور پھر اس نے فارمولا متعلقہ حکام کو واپس کر دیا کہ یہ فارمولا مکمل نہیں ہے اور اس فارمولے کے ذریعے ایک تیز رفتار، طاقتور اور ہزاروں میل سفر کرنے والا جدید میزائل بنانا ناممکن ہے۔ اس نے اس قدر مہارت سے فارمولے کا حلیہ بگاڑا تھا کہ فارمولا ایکسپرٹ بھی اس فارمولے میں ہونے والی تبدیلیاں نہیں پکڑ سکے تھے۔ انہوں نے بھی ڈاکٹر حسن درانی کی بات کی تصدیق کر دی کہ فارمولا ناقابل عمل ہے اور یہ ایک عام سے میزائل کا فارمولا ہے جس سے زیادہ جدید میزائل ایکریمیا کے پاس پہلے سے ہی موجود تھے۔ اگر اسپارگن تنظیم ڈاکٹر حسن درانی کا برین اسکین نہ کرتی تو اس سارے چکر کا کسی کو شک بھی نہ ہوتا۔ اصل بات سامنے آتے ہی حکام میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔ فوری طور پر ان ایجنسیوں کی میٹنگ بلائی گئی جن کی مدد سے فارمولا حاصل کیا گیا تھا اور ڈاکٹر جادوانی کو خفیہ طور پر ایکریمیا لایا اور ہلاک کر کے اس کی لاش غائب کی گئی تھی۔ ان ایجنسیوں نے تحقیقات کیں اور پھر اس بات کی تصدیق کر دی گئی کہ ڈاکٹر حسن درانی کی بیٹی ڈاکٹر

رخسار واقعی پاکیشیا پہنچ چکی ہے۔ ڈاکٹر حسن درانی کے برین اسکین سے اس آدمی کا نام بھی سامنے آیا تھا جس کے پاس ڈاکٹر رخسار کو بھیجا گیا تھا۔ اس آدمی کا نام عبدالقیوم تھا جو پاکیشیا کا ایک سائنس دان تھا اور کسی زمانے میں ڈاکٹر حسن درانی کا اسسٹنٹ رہا کرتا تھا۔ ڈاکٹر حسن اور اس میں باپ بیٹے جیسا رشتہ تھا وہ ڈاکٹر عبدالقیوم کو اپنا بیٹا ہی مانتا تھا اور ڈاکٹر عبدالقیوم بھی اسے باپ کا ہی درجہ دیتا تھا۔ ایکریمین ایجنٹوں کو فوری طور پر ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار کے پیچھے پاکیشیا بھیجا گیا۔ انہوں نے ہر طرح سے ان دونوں کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار پاکیشیا میں ایک ساتھ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے تھے۔ ایکریمین ایجنٹوں نے بھی اپنی تحقیقات سے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ واقعی وہ دونوں ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کے جتنے بھی ٹھکانے تھے ان سب پر جا کر ان ایجنٹوں نے ٹی بی ایم فارمولا تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ سب ناکام رہے اور پھر ایکریمین ایجنٹوں نے ایکریمیا واپس آ کر اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دی۔ تب اسپارگن کے ایجنٹ اسٹیفن کی خدمات حاصل کی گئیں کہ وہ کسی طرح سے پاکیشیا جا کر خفیہ طور پر اس مائیکرو فلم کو تلاش کرے جس میں ٹی بی ایم فارمولا اصل حالت میں موجود ہے۔ اسٹیفن نے پاکیشیا پہنچ کر اپنی تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران اس نے ایک کام یہ کیا کہ وہ اس قبرستان میں پہنچ گیا جہاں

ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار کو دفنایا گیا تھا۔ اسٹیفن نے ان کی قبریں کھود کر ان کی ہڈیوں کے ٹریسز حاصل کئے اور پھر اس نے ان ٹریسز کا جب ڈی این اے ٹیسٹ کرایا تو اس پر یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ وہ دونوں ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار نہیں تھے۔ ان قبروں پر صرف ان کے نام ہی کندہ کئے گئے تھے جبکہ لاشیں کسی اور کی تھیں۔ ان باقیات کے جب تجزیئے کرائے گئے تو اسٹیفن کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ جس روز ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس سے کئی دن پہلے یہ دونوں افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ مطلب یہ کہ جس کار میں ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوئے تھے اس کار میں وہ دونوں نہیں بلکہ دو پرانی لاشوں کو رکھا گیا تھا۔ کار کو حادثے میں جلا دیا گیا تھا جس سے دونوں لاشیں بھی جل گئی تھیں اس طرح ظاہری طور پر ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار کی ہلاکت کی تصدیق کر دی گئی تھی"۔ ڈیشا نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گئی۔

"بتاتی جاؤ۔ خاموش کیوں ہو گئی ہو۔ تمہاری یہ کہانی دلچسپی سے بھرپور ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سب کچھ میں تم سے پہلی بار سن رہا ہوں"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو ڈیشا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسٹیفن نے ان لاشوں کی مدد سے یہ پتہ چلایا کہ لاشیں کہاں سے لائی گئی تھی اور فرضی ایکسیڈنٹ کس نے کرایا تھا۔ لاشوں کے

ڈین این اے ٹیسٹ سے جلد ہی اسٹیفن کو لاشوں کی ڈیٹیل مل گئی۔ اسے پتہ چلا کہ دونوں لاشیں سٹی ہسپتال سے لائی گئی تھیں اور ان لاشوں پر ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار کا میک اپ کیا گیا تھا۔ ہسپتال کے ذرائع سے اسٹیفن کے سامنے آفریدی کا نام آیا جو پاکیشیا دارالحکومت میں ریڈ کلب کا مالک تھا۔ یہ لاشیں ہسپتال سے اسی نے حاصل کی تھیں اور اسی نے دونوں کو ڈاکٹر عبدالقیوم کی کار میں رکھوایا تھا اور پھر ڈاکٹر عبدالقیوم کی کار کا جس کار سے ایکسیڈنٹ کرایا گیا تھا وہ بھی اسی آفریدی کے نام سے رجسٹرڈ تھی۔ اسٹیفن، آفریدی تک پہنچا۔ آفریدی ایک بوڑھا اور دبلا پتلا انسان تھا۔ اسٹیفن کے سامنے وہ زیادہ دیر اپنی زبان بند نہ رکھ سکا۔ اس نے جلد ہی اس بات کا اقرار کر لیا کہ ہلاک ہونے والے ڈاکٹر عبدالقیوم اور ڈاکٹر رخسار نہیں بلکہ عام افراد کی لاشیں تھیں جو اس نے سٹی ہسپتال کے مردہ خانے سے حاصل کی تھیں۔ یہ سب اس نے ڈاکٹر مبارک کے کہنے پر کرایا تھا اور آفریدی نے اس بات کا بھی اسٹیفن کے سامنے انکشاف کیا کہ ڈاکٹر مبارک ہی اصل میں ڈاکٹر عبدالقیوم ہے جس نے نہ صرف اپنا بلکہ اپنے ساتھ رہنے والی ڈاکٹر رخسار کا نام بھی بدل دیا ہے اور اپنی جائیداد بیچ کر دوسرے علاقے میں رہنے لگے ہیں۔ اسٹیفن آفریدی کو ساتھ لے کر ڈاکٹر مبارک کے پاس گیا تو ڈاکٹر مبارک نے بھی اسٹیفن کے سامنے جلد ہی سب کچھ اگل دیا۔ اس نے کہا کہ ڈاکٹر رخسار ایکریمیا سے

ایک مائیکرو چپ لائی تھی وہ اسے محفوظ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ ڈاکٹر رخسار کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کے سامان میں اس کے باپ ڈاکٹر حسن درانی نے اہم فارمولے کی مائیکرو چپ چھپائی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر مبارک نے خاموشی سے ڈاکٹر رخسار کے سارے سامان کی تلاشی لی تھی لیکن کوشش کے باوجود وہ مائیکرو چپ نہ ڈھونڈ سکا تھا۔ اس نے اسٹیفن کو بتایا کہ اس چپ کا سن کر اس کے دل میں بھی لالچ آ گیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ چپ اسے مل جائے تو وہ یہ چپ پاکیشیا کے حوالے کرنے کی بجائے ایکریمیا یا پھر کسی اور ملک کو فروخت کر کے دولت حاصل کرے۔ اس نے ڈاکٹر رخسار کو مسلسل اپنے پاس قید رکھا تھا اور اسے بے حد صعوبتیں دی تھیں لیکن ڈاکٹر رخسار کسی چپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اس لئے وہ بھلا اسے کیا بتاتی۔ ڈاکٹر عبدالقیوم کا ایک بیٹا تھا جو غنڈہ تھا اور ایک کلب کا مالک تھا۔ کلب کا نام دادا کلب ہے۔ اس غنڈے کا نام جیکی دادا تھا۔ ڈاکٹر عبدالقیوم نے ڈاکٹر رخسار کو جیکی دادا کے حوالے کر دیا تھا جس نے ڈاکٹر رخسار سے زبردستی شادی کر لی اور وہ اس سے چپ کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن ڈاکٹر رخسار اسے کچھ نہ بتا رہی تھی۔ جیکی دادا نے بھی اپنے باپ کی طرح ڈاکٹر رخسار کو اپنی قید میں رکھا ہوا تھا جہاں سے وہ بار بار فرار ہونے کی کوشش میں لگی رہتی اور پھر اسے موقع مل گیا۔ وہ جیکی دادا کی قید سے فرار ہو گئی۔ وہ اتفاق سے اسٹیفن کو

مل گئی تھی اور اسٹیفن اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اسٹیفن نے ڈاکٹر رخسار سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے جیکی دادا جیسے ظالم انسان کے چنگل سے نجات دلا کر رہے گا۔ اسٹیفن اس سے ڈائریکٹ مائیکرو چپ کے بارے میں نہ پوچھنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ مائیکرو چپ ڈاکٹر رخسار کے پاس ہی ہے جسے اس نے کسی خاص جگہ چھپا رکھا ہے۔ تشدد کے دوران جیکی دادا نے ڈاکٹر رخسار کو اس چپ کی ساری حقیقت بتا دی تھی جس پر ڈاکٹر رخسار نے کہا تھا کہ چپ اس کے پاس نہیں ہے البتہ اب جبکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے باپ نے اسے پاکیشیا کس مقصد کے لئے بھیجا ہے تو وہ اپنے باپ کا مقصد ضرور پورا کرے گی اور اس چپ کو ڈھونڈ کر پاکیشیائی حکومت کے حوالے کرے گی۔ اس بات سے اسٹیفن کو یقین تھا کہ ایک دن ڈاکٹر رخسار اس چپ تک ضرور پہنچے گی اس لئے اس نے ڈاکٹر رخسار کی ٹانگ میں لیزر گن سے چھوٹا سا آپریشن کر کے ایک چپ لگا دی۔ اس چپ سے وہ ڈاکٹر رخسار کو مسلسل ٹریک اور مانیٹر کر سکتا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر ڈاکٹر رخسار کو آزاد چھوڑ دیا تھا کہ وہ جہاں چاہے آسانی سے جا سکتی ہے اور جس سے چاہے مل سکتی ہے۔ اسٹیفن نے ڈاکٹر رخسار کی ٹانگ میں جو چپ چھپائی تھی اس میں ایک منی بلاسٹر بھی تھا۔ ضرورت پڑنے پر وہ ایک بٹن پریس کر کے اس چپ کو بلاسٹ کر سکتا تھا جس سے ڈاکٹر رخسار کے ٹکڑے اُڑ جاتے۔ اسٹیفن مسلسل ڈاکٹر

رخسار کو ٹریک اور مانیٹر کر رہا تھا۔ اس کی مانیٹرنگ سے اسٹیفن کو پختہ یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر رخسار کو چپ کا علم ہے۔ وہ جہاں بھی جاتی تھی یہی کوشش کرتی تھی کہ کسی طرح اس کا رابطہ ملک کے کسی اعلیٰ آفیسر سے ہو جائے۔ وہ اسے کوئی چیز دینا چاہتی ہے۔ وہ چونکہ اوپن طور پر کسی سے نہیں مل سکتی تھی اس لئے وہ زیادہ تر ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں جاتی تھی کہ کسی نہ کسی ریسٹورنٹ میں اسے کوئی ایسا آدمی مل جائے گا جس کا تعلق ملک کی کسی بڑی ایجنسی سے ہو گا اور پھر اس نے جب معلومات حاصل کرنی شروع کیں تو اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ معلومات مل گئیں۔ ان معلومات کے ملتے ہی ڈاکٹر رخسار نے فیصلہ کر لیا کہ وہ چپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کرے گی۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر تو نہ مل سکا لیکن اسے علی عمران کے بارے میں پتہ چل گیا کہ اس کا بھی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ وہ علی عمران تک پہنچنا چاہتی تھی اور علی عمران تک اسے علی عمران کا شاگرد ٹائیگر پہنچا سکتا تھا۔ ڈاکٹر رخسار نے ٹائیگر کا پتہ کرایا تو اسے پتہ چلا کہ ٹائیگر صبح کا ناشتہ عموماً مالا بار ریسٹورنٹ میں کرتا ہے۔ اس لئے اگلی صبح وہ مالا بار ریسٹورنٹ پہنچ گئی۔ اس نے ٹائیگر سے ملاقات کی اور ابھی وہ اس سے بات کر ہی رہی تھی کہ اچانک وہاں جیکی دادا آدھمکا۔ اسے کسی نے اطلاع دی تھی کہ اس کی بیوی اس ریسٹورنٹ

میں موجود ہے۔ جیکی دادا، ڈاکٹر رخسار کو لینے فوراً وہاں پہنچ گیا۔ جیکی دادا نے ٹائیگر کی کسی بات پر غصہ میں آ کر اسے گولی مارنے کے لئے اپنا ریوالور نکال لیا لیکن ڈاکٹر رخسار نے اس سے ریوالور چھینا اور الٹا جیکی دادا کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اس نے چونکہ پہلی بار کسی انسان کو ہلاک کیا تھا اس لئے یہ اس کے لئے بڑا صدمہ تھا۔ اس صدمے سے وہ بے ہوش ہوگئی اور وہیں گر گئی۔ ٹائیگر کو اس نے ملکی سلامتی کے حوالے سے کوئی چیز دینے کی بات کی تھی اس لئے وہ ڈاکٹر رخسار کو لے کر ریسٹورنٹ کے عقبی راستے سے نکل گیا۔ اسٹیفن مسلسل ڈاکٹر رخسار کو ٹریک اور مانیٹر کر رہا تھا۔ ٹائیگر، ڈاکٹر رخسار کو کسی بڑی عمارت میں لے گیا۔ جیسے ہی ڈاکٹر رخسار اس عمارت میں گئی اسٹیفن کا ٹریکنگ اور مانیٹر سسٹم ختم ہو گیا۔ اس عمارت میں نہ صرف جیمر بلکہ بہت سے حفاظتی سسٹم لگے ہوئے تھے۔ اسٹیفن اسی بات کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ مائیکرو چپ کے بارے میں جسے بھی بتائے گی وہ اس سے پہلے وہاں پہنچے گا اور مائیکرو چپ حاصل کر لے گا۔ اس کا خیال تھا کہ ڈاکٹر رخسار عمران یا اس کے ساتھی ٹائیگر کو مائیکرو چپ کے بارے میں بتا دے گی اور پھر وہ اپنا کام شروع کر دے گا لیکن جیکی دادا کی اچانک ریسٹورنٹ آمد نے اس کے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا تھا اور ٹائیگر، ڈاکٹر رخسار کو بے ہوشی کی حالت میں ایسی عمارت میں لے گیا جس میں ایسے حفاظتی انتظامات موجود تھے کہ نہ تو ڈاکٹر

رخسار ٹریک ہو سکتی تھی اور نہ ہی اسے مانیٹر کیا جا سکتا تھا۔ اسٹیفن نے ڈاکٹر رخسار کو ایک سیل فون بھی دیا ہوا تھا۔ اس نے ڈاکٹر رخسار سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا فون ٹائیگر نے اٹنڈ کیا۔ اس عمارت میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر رخسار اگر مائیکرو چپ کے بارے میں ٹائیگر یا وہاں موجود علی عمران کو بتا دیتی تو فارمولا ہمیشہ کے لئے اسٹیفن کے ہاتھوں سے نکل جاتا۔ اسٹیفن کو افسوس ہو رہا تھا کہ اسے ڈاکٹر رخسار کو ٹائیگر کے ساتھ جانے کا موقع نہیں دینا چاہئے تھا لیکن غلطی ہو چکی تھی۔ اب اس کے پاس ایسا کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ ڈاکٹر رخسار کو ٹائیگر یا عمران کو ٹی بی ایم فارمولے کی مائیکرو چپ کے بارے میں کچھ بتانے سے روک سکے۔ چنانچہ اس نے ہائی پاور ڈبل کراس ریموٹ کنٹرول کا استعمال کیا اور اس عمارت میں حفاظتی سسٹم ہونے کے باوجود اس چپ کو چارج کر دیا جس میں بلاسٹر لگا ہوا تھا۔ اس کی یہ ترکیب کام کر گئی اور اس نے چپ کو بلاسٹ کر دیا جس کے نتیجے میں ڈاکٹر رخسار کے جسم کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے اور یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ اسٹیفن نے مجبوراً اس لڑکی کو اُڑایا ہے تاکہ وہ عمران یا اس کے کسی ساتھی کو ٹی بی ایم فارمولے کے بارے میں نہ بتا سکے۔ اب وہ خود ہی اس فارمولے کی تلاش میں لگا ہوا ہے اور اسے یقین ہے کہ وہ شروع سے ڈاکٹر رخسار کے بارے میں تفصیلات حاصل کرے گا کہ وہ جب ایکریمیا سے نکلی تو کہاں گئی تھی اور اس نے کیا کیا تھا۔ ایسی

ہی کسی جگہ اس نے چپ چھپائی ہو گی تو وہ بہت جلد اس چپ کا سراغ لگا لے گا''...... ڈیشا نے یہ سب کہا اور خاموش ہو گئی۔

''بس۔ ختم ہو گئی تمہاری کہانی''...... گرانڈ ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ میں نے آپ کو مکمل تفصیل بتا دی ہے''...... ڈیشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ تمہیں اس ساری تفصیل کا علم کیسے ہوا ہے۔ یہ معاملہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''آپ جانتے ہیں کہ میں ان دنوں چھٹیوں پر ہوں اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں سیر و تفریح کے لئے سوئٹرز لینڈ جا رہی ہوں''...... ڈیشا نے کہا۔

''ہاں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''لیکن میں سوئٹرز لینڈ نہیں گئی تھی''...... ڈیشا نے کہا تو گرانڈ ماسٹر چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اگر تم سوئٹرز لینڈ نہیں گئی تھی تو کہاں گئی تھی''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا''...... ڈیشا نے کہا تو گرانڈ ماسٹر بری طرح سے چونک پڑا۔

''تم پاکیشیا گئی تھی۔ لیکن کیوں اور تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا کہ تم چھٹیاں لے کر سوئٹرز لینڈ جا رہی ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری گرانڈ ماسٹر۔ میں مجبور تھی''...... ڈیشا نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''مجبور۔ کیا مطلب۔ کیا مجبوری تھی تمہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ ہمیشہ مجھے اور اسٹیفن کو مشن پر ایک ساتھ بھیجتے ہیں۔ اس بار بھی میں نے آپ کی بے حد منتیں کی تھیں کہ آپ اسٹیفن کو جہاں بھی بھیج رہے ہیں مجھے بھی ساتھ بھیج دیں لیکن آپ نے میری ایک نہ مانی اور مجھے یہ تک نہ بتایا کہ آپ اسٹیفن کو کہاں اور کس مشن پر بھیج رہے ہیں۔ تب میں نے خود ہی اسٹیفن کو ٹریس کرنا شروع کر دیا۔ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ نے اسٹیفن کو پاکیشیا بھجوایا ہے تو میں نے بھی آپ سے رخصت لی اور سوئٹرز لینڈ کا بہانہ بنا کر اسٹیفن کے پیچھے چلی گئی۔ اسٹیفن کو بھی اس بات کا پتہ نہ تھا کہ میں اس کے پیچھے ہوں۔ میں اس کی کیئر کرنا چاہتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر ان پر فریفتہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ مجھے بھول ہی جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے شادی کرنی تھی اور آپ نے شادی سے پہلے ہی اسے پاکیشیا بھیج دیا تو مجھے فکر ہونے لگی کہ پاکیشیا جا کر وہ کسی لڑکی کی زلفوں کا اسیر ہو گیا تو پھر میرا کیا ہو گا اس لئے میں اس کے پیچھے گئی تا کہ اسے کسی

لڑکی کے قریب بھی نہ جانے دوں اور جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر رخسار کے پیچھے ہے تو میں اور زیادہ ڈر گئی اور پھر میں نے اس کے بارے میں اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور پھر مجھے پر ساری حقیقت واضح ہو گئی۔ میں نے یہ تمام تفصیلات اپنے ذرائع سے ہی حاصل کی ہیں"...... ڈیشا نے کہا۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا ڈیشا۔ یہ سب کر کے تم نے اسپارگن کے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے گرانڈ ماسٹر۔ آپ چاہیں تو مجھے تنظیم سے نکال دیں لیکن میں اسٹیفن کو اس طرح سے آزاد نہیں چھوڑ سکتی۔ میں اسے ہر صورت میں اپنا بنانا چاہتی ہوں اور بس"...... ڈیشا نے جیسے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''تمہارا یہ انداز اور تم نے جو کچھ کیا ہے کیا تم جانتی ہو کہ اسپارگن میں ایسی گستاخی کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"۔ گرانڈ ماسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیس گرانڈ ماسٹر۔ میں نے جو کچھ کیا ہے یہ غداری تو نہیں ہے لیکن اسپارگن کے اصولوں کے خلاف ضرور ہے جس کے لئے اسپارگن مجھے کوئی بھی سزا دے سکتی ہے لیکن میں کہہ چکی ہوں کہ میں اسٹیفن کو بے حد چاہتی ہوں۔ جس طرح میں اسے کسی اور کے پاس نہیں جانے دے سکتی اسی طرح میں اسے کسی بھی مشن میں

ناکام ہوتے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ میں جانتی ہوں کہ اسپارگن میں مشن میں ناکامی کا مطلب صرف موت ہے۔ اسٹیفن کو آج تک جتنی بھی کامیابیاں ملی ہیں ان میں زیادہ تر میرا ہاتھ ہوتا ہے۔ میرے ساتھ مل کر وہ مشن مکمل کرتا اور کامیابیاں سمیٹتا آیا ہے۔ اس بار آپ نے اسے اکیلے بھیجا تھا اور مجھے اس بات کا بھی ڈر تھا کہ وہ ناکام واپس آیا تو اسپارگن کے اصول کے تحت اسے گولی مار دی جائے گی اور اگر ایسا ہوتا تو میرا اسٹیفن ہمیشہ کے لئے مجھ سے جدا ہو جاتا اور میں ایسا نہیں چاہتی تھی"...... ڈیشا نے کہا۔

''ہونہہ۔ پاکیشیا کے اس مشن میں تو اب تک وہ ناکام ہی رہا ہے اور اب اس نے اپنے ہاتھوں سے ڈاکٹر رخسار کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے بغیر اب وہ فارمولے کی فلم تلاش نہیں کر سکے گا۔ ظاہر ہے اس کا یہ مشن ناکام ہو چکا ہے۔ اگر ڈاکٹر رخسار کے بغیر اس فلم کو تلاش کیا جا سکتا ہوتا تو ہمارے دوسرے ایجنٹوں نے جتنا کام کیا تھا اب تک وہ مائیکروفلم حاصل کر چکے ہوتے۔ اپنے طور پر مائیکروفلم تلاش کرنے کے لئے اسٹیفن کو نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا جس میں اسے بہت وقت لگے گا اور مجھے نہیں لگ رہا کہ وہ مائیکروفلم تلاش کر سکے گا۔ اس نے اس بار واقعی بڑی حماقت کی ہے۔ اگر ڈاکٹر رخسار اس کے ہاتھ لگ چکی تھی اور وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ مائیکروفلم اس کے پاس ہے تو اسے چاہئے تھا کہ وہ اس لڑکی پر تشدد کرتا۔ اس کا مائنڈ اسکین کرتا اور اس سے مائیکروفلم کے

بارے میں پوچھتا۔ اسے اس طرح آسانی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران کو تلاش کرنے کا موقع نہ دیتا۔ یہ سب کر کے اس نے خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے۔ اگر اس نے یہ سب کچھ کر بھی لیا تھا تو اسے فوری طور پر ڈاکٹر رخسار کو بلاسٹر سے ہلاک نہیں کرنا چاہئے تھا۔ وہ اس بلاسٹر چپ کے دوسرے آپشن کا بھی استعمال کر سکتا تھا۔ اس چپ کو اگر وہ ڈبل فیوز میں بدل دیتا تو ڈاکٹر رخسار طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جاتی۔ جب تک چپ کا ڈبل فیوز اوپن نہ کیا جاتا وہ ہوش میں نہ آ سکتی تھی۔ اس کی بے ہوشی کی حالت میں ٹائیگر یا عمران اس سے کوئی بات نہ کر سکتے تھے۔ ظاہر ہے اس کے علاج کے لئے وہ اسے باہر لے جاتے تو اسٹیفن کو ایک بار پھر موقع مل جاتا اور وہ ڈاکٹر رخسار کو اس ہسپتال سے غائب کر کے لے جاتا۔ لیکن اس نے ایسی کوئی پلاننگ نہیں کی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کا نام سن کر وہ ڈر گیا اور اس کا یہی ڈر اس کی حماقت کا باعث بن گیا کہ اس نے ڈاکٹر رخسار کو ہی ختم کر دیا۔ جس کے ذریعے ہم مائیکرو فلم حاصل کر سکتے تھے۔ میری نظر میں وہ اس مشن میں واقعی ناکام ہو چکا ہے اور اسپارگن میں ناکام ہونے والوں اور بزدلی دکھانے والوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اسے میں نے دس دن کا وقت دیا ہے۔ اگر دس دنوں میں وہ مشن مکمل کر کے واپس نہ آیا تو پھر وہ چاہے دنیا کے جس کونے میں بھی جا کر چھپ جائے وہ زندہ نہیں

بچے گا۔ اسپارگن کے موت کے ہرکارے اسے ڈھونڈ نکالیں گے اور اسے اسی وقت ہلاک کر دیا جائے گا''...... گرانڈ ماسٹر نے مسلسل اور سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے اسی بات کا ڈر تھا گرانڈ ماسٹر۔ اسی لئے میں ذاتی طور پر اور اسپارگن کے اصولوں کے خلاف پاکیشیا اس کی مدد کرنے کے لئے گئی تھی تاکہ اس کی ناکامی کو کامیابی میں بدل کر اس کی جان بچا سکوں''...... ڈیشا نے فوراً کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم کون سا کامیاب ہو گئی ہو اور پھر تم نے اسپارگن کے اصولوں کے خلاف جا کر بہت بڑی غلطی کی ہے اور تمہاری سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ تم نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب تم یہ مت سمجھ لینا کہ تمہاری باتیں سن کر مجھے تم سے ہمدردی ہو جائے گی یا میں اسے تمہارا بچپنا سمجھ کر تمہیں معاف کر دوں گا۔ تم نے اسپارگن کے اصول توڑے ہیں۔ اسپارگن کو دھوکہ دیا ہے۔ اس لئے تم اسپارگن کی مجرمہ ہو اور اسپارگن مجرموں کو کسی بھی صورت میں معاف نہیں کرتی۔ اسٹیفن اگر کامیاب ہو گیا تو اس کی سزا معطل ہو جائے گی لیکن تم نے جو کچھ کیا ہے وہ ناقابل معافی ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں گرانڈ ماسٹر کہ میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں لیکن اس سے پہلے کہ گرانڈ ماسٹر مجھے کوئی سزا سنائے میں گرانڈ ماسٹر کو ایک گفٹ دینا چاہتی ہوں''...... ڈیشا نے انتہائی

سنجیدگی سے کہا۔

''کیسا گفٹ''...... گرانڈ ماسٹر نے چونک کر کہا تو ڈیشا نے اپنے پیروں کے پاس رکھا ہوا ہینڈ بیگ اٹھا کر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں کچھ تلاش کرنے لگی پھر جب اس کا ہاتھ بیگ سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیہ تھی۔ یہ خاص میٹل کی بنی ہوئی چھوٹی سی ڈبیہ تھی جو سیلڈ دکھائی دے رہی تھی۔ ڈبیہ پر کوئی پرنٹ نہیں تھا۔ اس نے ڈبیہ اٹھ کر گرانڈ ماسٹر کی طرف بڑھا دی۔

''یہ کیا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے اس سے ڈبیہ لے کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس میں وہ مائیکرو چپ ہے گرانڈ ماسٹر جس کی تلاش کے لئے آپ نے اسٹیفن کو پاکیشیا بھیجا ہے۔ میرا مطلب ہے وہ چپ جس میں ٹی بی ایم فارمولا ہے''...... ڈیشا نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر گرانڈ ماسٹر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ چپ۔ تمہیں یہ چپ کہاں سے مل گئی اور تم......'' گرانڈ ماسٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا تھا نا کہ میں اسٹیفن کو ناکام ہوتے نہیں دیکھ سکتی اس لئے میں نے اپنے طور پر کام کیا۔ جس طرح سے میں نے دوسری معلومات حاصل کی تھیں اسی طرح میں نے ڈاکٹر رخسار کے بارے میں بھی تمام تفصیلات حاصل کیں کہ وہ ایکریمیا سے نکل کر

کہاں کہاں گئی تھی اور کیا کیا کرتی رہی تھی۔ ان تمام جگہوں پر جا کر میں نے باقاعدہ سرچنگ کی یہاں تک کہ ڈاکٹر رخسار ایئر پورٹ پر موجود کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے لئے یا پھر کسی واش روم میں بھی گئی میں نے وہاں جا کر بھی خود ساری سرچنگ کی اور پھر مجھے پاکیشیا ایئر پورٹ سے ملحق ایک ریسٹورنٹ میں ایک ویٹر مل گیا جو ڈاکٹر رخسار کو پہچانتا تھا۔ اس سے مجھے ڈاکٹر رخسار کے بارے میں پتہ چلا کہ ایئر پورٹ سے نکل کر وہ اسی ریسٹورنٹ میں آئی تھی۔ اسے کسی آدمی کا انتظار تھا اور وہ دروازے کے پاس والی ٹیبل پر بیٹھی اس آدمی کا انتظار کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی آ گیا تو اسے دیکھ کر ڈاکٹر رخسار نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ وہ کئی گھنٹے اس ریسٹورنٹ میں بیٹھے رہے اور پھر اس ویٹر کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر رخسار نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک سیاہ ڈبیہ نکال کر اس آدمی کو دی تھی۔ اس وقت ویٹر ان کی ٹیبل کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اس نے ڈاکٹر رخسار کو یہ کہتے ہوئے بھی سن لیا تھا کہ یہ ڈبیہ وہ اپنے پاس اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت سے رکھے۔ جب اسے ضرورت ہو گی تو وہ اس سے یہ ڈبیہ لے لے گی۔ میں نے اس ویٹر سے ڈاکٹر رخسار سے ملنے والے آدمی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس آدمی کا نام ابراہیم تھا۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ پیشے کے اعتبار سے وہ بھی ڈاکٹر تھا اور اس کا اپنا ایک نجی ہسپتال تھا۔ ڈاکٹر رخسار

نے خاص طور پر فون کر کے اسے ایئر پورٹ بلایا تھا اور ڈبیہ اس کے حوالے کرنے کے بعد ہی وہ ڈاکٹر عبدالقیوم سے ملی تھی۔ میں نے فوری طور پر اس ڈاکٹر ابراہیم کا سراغ لگایا اور پھر اس کی رہائش گاہ پہنچ گئی جہاں ڈاکٹر ابراہیم اپنی فیملی کے ساتھ رہتا تھا۔ ڈاکٹر ابراہیم سے اصل بات اگلوانے کے لئے مجھے اس کے ساتھ سختی سے پیش آنا پڑا تب جا کر اس نے بتایا کہ وہ ڈبیہ ڈاکٹر رخسار نے اس کے پاس بطور امانت رکھوائی تھی جو بدستور اسی کے پاس موجود ہے۔ اس نے ڈبیہ دینے سے انکار کیا تو مجھے مجبوراً اس کی فیملی کو اس کی نظروں کے سامنے ہلاک کرنا پڑا تب کہیں جا کر اس نے اپنے اس خفیہ سیف کے بارے میں بتایا جس میں اس نے ڈبیہ چھپائی ہوئی تھی۔ میں نے ڈبیہ حاصل کی اور پھر ڈاکٹر ابراہیم کو ہلاک کر دیا۔ میں جس خاموشی سے پاکیشیا گئی تھی یہ ڈبیہ لے کر اسی خاموشی سے واپس آ گئی اور اب یہ ڈبیہ آپ کے ہاتھ میں ہے جس میں ٹی بی ایم فارمولا ہے''...... ڈیشا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تم مشن میں کامیاب ہو گئی تھی تو پھر تم اسٹیفن سے کیوں نہیں ملی۔ اسے لے کر تم ساتھ ہی واپس آتی تا کہ اسے فارمولے کے لئے مزید نہ بھٹکنا پڑتا''...... گرانڈ ماسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

''نو گرانڈ ماسٹر۔ میں اسٹیفن کو کسی صورت میں نیچا بھی نہیں

دکھانا چاہتی تھی اس لئے میں نے نہ تو اسے یہ شبہ ہونے دیا کہ میں اس کے پیچھے ہوں اور نہ ہی اسے یہ بتایا کہ اس کا مشن میں نے پورا کیا ہے اور فارمولے والی مائیکروفلم حاصل کر لی ہے۔ یہ کام اب آپ کو کرنا ہے۔ میں چاہتی تو مائیکروفلم کسی اور ذریعے سے ڈائریکٹ اسٹیفن تک پہنچا سکتی تھی لیکن اسٹیفن انتہائی زیرک ایجنٹ ہے وہ فوراً اس بات کی تہہ تک پہنچ جاتا کہ مائیکروفلم اس کے پاس کیسے پہنچی ہے۔ آپ اسے کال کر کے واپس بلا لیں اور اس سے کہہ دیں کہ اسپارگن تنظیم نے مشن ختم کر دیا ہے۔ اسے آپ کسی طرح سے کلیئر کر دیں گے تو وہ خاموش ہو جائے گا''...... ڈیشا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم واقعی اسٹیفن کو بے حد چاہتی ہو۔ تم نے اس کی عزت اور خاص طور پر اسے ناکامی سے بچانے کے لئے جو کچھ بھی کیا ہے وہ قابل فخر ہے۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے سن کر میرا دل تو یہی کر رہا تھا کہ اسپارگن کے خلاف جا کر تم نے جو غداری کی ہے اس کی تمہیں سخت سزا دوں لیکن یہ سب کر کے تم نے اپنے اسٹیفن کو بچانے کے ساتھ ساتھ اسپارگن کی ساکھ کو بھی محفوظ رکھا ہے اور مشن مکمل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی اسپارگن کی ایک قابل فخر اور بہترین لیڈی ایجنٹ ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے اس بار قدرے نرم اور تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے میں نے آپ کو ایک ایک بات بالکل سچ اور کھل کر

بتا دی تھی گرانڈ ماسٹر تاکہ ساری بات سن کر اور ٹی بی ایم فارمولا لے کر آپ میرے خلاف جو بھی فیصلہ کریں یا جو بھی ایکشن لینا چاہیں مجھے وہ قبول ہو گا لیکن ناکامی کا داغ کسی بھی صورت میں اسٹیفن اور تنظیم پر نہیں لگنا چاہئے''...... ڈیشا نے سنجیدگی سے کہا۔

''ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن ڈیشا۔ تم جیسی ذہین اور زیرک لیڈی ایجنٹ ہی اسپارگن تنظیم کی شان ہے۔ میں گرانڈ ماسٹر آف اسپارگن تمہارے اس کارنامے اور تمہاری تمام تر کوششوں کو سلیوٹ کرتا ہوں۔ تم واقعی میرے لئے قیمتی اثاثہ ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو ڈیشا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''صرف میں نہیں گرانڈ ماسٹر۔ اسٹیفن بھی کسی لحاظ سے مجھ سے کم نہیں ہے۔ میرے بغیر وہ کچھ نہیں اور اس کے بنا میں کچھ بھی نہیں ہوں''...... ڈیشا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم دونوں ہی میرے لئے ایک جیسے ہو۔ میں آج ہی اسٹیفن کو کال کرتا ہوں اور اسے مشن ڈراپ کرنے کا کہہ کر واپس بلا لیتا ہوں''...... گرانڈ ماسٹر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ڈیشا کے چہرے پر رنگ سے بکھرتے چلے گئے۔

''تھینک یو گرانڈ ماسٹر۔ رئیلی تھینک یو۔ مجھے یقین ہے کہ اب واپس آ کر اسٹیفن یقیناً مجھ سے شادی کر لے گا۔ پھر ہم ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کریں گے اور تمام عمر اسپارگن کی بے لوث خدمت کرتے رہیں گے''...... ڈیشا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے چونکہ ڈاکٹر رخسار کو ہلاک کرنے کی غلطی کی ہے اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران تک پہنچنے کا موقع دیا تھا اس لئے اس کی پاداش میں مجھے اسپارگن کے تحت اسے سزا بھی دینا ہو گی۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو اسے شک بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے اس طرح سے اچانک اس کا مشن ڈراپ کیوں کیا ہے''۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''سزا۔ کیسی سزا گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے پریشان ہو کر کہا۔

''تم گھبراؤ نہیں۔ تم تو پہلے ہی تنظیم سے رخصت پر ہو۔ سزا کے طور پر میں اسے کچھ عرصہ کے لئے تنظیم سے فارغ کر دوں گا اور اسے تمہارے ساتھ سوئٹزر لینڈ بھیج دوں گا۔ کچھ عرصہ وہ تمہارے ساتھ رہے گا تو یقیناً وہ تم سے شادی کر لے گا''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو ڈیشا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''اوہ۔ اگر آپ اسے میرے ساتھ سوئٹزر لینڈ بھیج دیں تو میں واقعی اسے شادی کے لئے مجبور کر سکتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار میری بات نہیں ٹالے گا اور مجھ سے شادی کر لے گا''۔ ڈیشا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تم نے مجھے فارمولا لا کر دیا ہے۔ تمہاری اس کامیابی کا انعام میں تمہیں اسٹیفن کی صورت میں دوں گا''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو ڈیشا کے چہرے کا رنگ کسی گلاب کی طرح سے کھلتا چلا گیا۔

عمران نے جیسے ہی کار رانا ہاؤس کے پورچ میں روکی اور کار سے نکل کر باہر آیا تو اسے سامنے والے ایک کمرے سے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ جوزف بھی چونک پڑا۔

''اوہ۔ یہ کیا ہوا''...... جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف دوڑا جس طرف سے اسے دھماکے کی آواز سنائی دی تھی۔ اسی لمحے دوسرے کمرے سے ٹائیگر بھی نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے پہلے جوزف کو کمرے کی طرف جاتے دیکھا اور پھر عمران کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''یہ دھماکے کی آواز کیسی تھی باس''...... سلام و دعا کے بعد ٹائیگر نے عمران سے پوچھا۔

''بڑے لوگوں کی پیدائش کے دن، ان کی برسیوں پر یا پھر کسی بڑے آدمی کی خصوصی آمد پر اکیس توپوں کی سلامی دی جاتی ہے تو

ایسے ہی دھماکے ہوتے ہیں۔ میں کافی وقت بعد یہاں آیا ہوں اس لئے رانا ہاؤس نے میرے اعزاز میں ایک توپ کی سلامی دی ہے شاید''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرانی لہرا رہی تھی۔

''کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر حیرت کی سونامی کیوں لہرا رہی ہے''...... عمران نے قریب آنے پر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سٹور روم میں بلاکر بیٹری بلاسٹ ہوئی ہے باس اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ بیٹری کیوں بلاسٹ ہوئی ہے۔ یہ بیٹری بلاک سسٹم کی سب سے طاقتور بیٹری تھی''...... جوزف نے کہا۔

''کون سی بیٹری''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ایم دی سکس بیٹری جو بلاکنگ سسٹم کو چارج رکھتی ہے باس''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوور چارج ہو گئی ہو گی یا پھر اس پر بلاکنگ سسٹم کا دباؤ پڑا ہو گا۔ بلاکنگ سسٹم کے دباؤ کی وجہ سے بیٹری میں رزسٹنس پیدا ہوتی ہے جو بڑھ جائے تو بیٹری کو مکمل طور پر ہائی پاور رینج میں لے جا کر بلاسٹ کر دیتی ہے یا پھر اسے ہیٹ اپ کر کے پگھلا دیتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''بیٹری کے ساتھ چیکر لگا ہوا ہے باس۔ اگر سسٹم کا اس پر دباؤ پڑا ہوتا تو چیکر اسے کنٹرول کر لیتا یا پھر ماسٹر سسٹم کی لنکنگ اس بیٹری کو کنٹرول کر کے اس کا دباؤ ختم کر دیتی۔ میں نے اس بیٹری

کو نارمل سسٹم سے لنک کر رکھا تھا۔ اس پر تو اس قدر دباؤ کسی صورت بھی نہیں پڑ سکتا تھا کہ یہ ہیٹ اپ ہو کر پگھل جاتی یا اس طرح بلاسٹ ہو جاتی‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’تو پھر شاید بلاکنگ سسٹم میں کوئی اور پاور شامل ہو گئی ہے جو مین سسٹم سے ہٹ کر ڈائریکٹ بیٹری سسٹم سے ٹکرائی تھی اس سے بھی بیٹری پر ڈائریکٹ دباؤ آتا ہے اور بیٹری بلاسٹ ہو جاتی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ایسا تو تب ہی ممکن ہے جب باہر سے رانا ہاؤس کے سسٹم کو بلاک کرنے یا پھر کسی خاص ڈیوائس کو ڈی چارج کرنے کے لئے تھرڈائل سسٹم کا استعمال کیا جائے‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ تھرڈائل سسٹم کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ رانا ہاؤس میں کوئی ایسی ڈیوائس ہے جسے ڈی چارج کرنے کے لئے تھرڈائل سسٹم کے ذریعے اسے تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلاکنگ سسٹم کی وجہ سے تھرڈائل ریز اس ڈیوائس تک پہنچنے سے پہلے ہی لنکنگ سسٹم سے ٹکرا گئیں جن سے بیٹری پر دباؤ پڑا اور بیٹری بلاسٹ ہو گئی۔ جا کر مین سسٹم چیک کرو۔ پتہ چل جائے گا کہ باہر سے تھرڈائل سسٹم کو کس ڈگری اور کس قدر پاور سے فائر کیا گیا ہے اور یہاں ایسی کون سی ڈیوائس موجود ہے جسے نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’بلاکنگ سسٹم کو دوسری بیٹریوں کے ساتھ منسلک کر دو تاکہ دوبارہ تھرڈائل سسٹم فائر کیا جائے تو رانا ہاؤس میں موجود غیر متعلق ڈیوائس بلاسٹ نہ ہو سکے اور رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم برقرار رہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ سب کچھ میں نے پہلے ہی کر دیا ہے باس۔ میں نے بلاسٹ ہونے والی بیٹری کو الگ کر کے سسٹم کو ڈبل پاور بیٹریوں سے جوڑ دیا ہے تاکہ اگر سسٹم پر دوبارہ دباؤ پڑے تو دوسری بیٹریاں اسے ایڈجسٹ کر کے کنٹرول کر سکیں اور یہاں دوبارہ بلاسٹنگ نہ ہو‘‘...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’جاؤ چیک کرو کہ تھرڈائل سسٹم کہاں سے فائر ہوا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ ایم وی سسٹم بھی آن کر لینا۔ اس سے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تھرڈائل سسٹم سے کس ڈیوائس کو ہٹ کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔ تمہیں اس ڈیوائس کی لوکیشن بھی پتہ چل جائے گی، جیسے ہی اس ڈیوائس کا پتہ چلے مجھے فوراً آ کر بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

’’ہاں۔ تو ٹائیگر بہادر۔ اب تم اپنی پریم لیلا سناؤ‘‘...... عمران نے جوزف کے جانے کے بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’پریم لیلا۔ یہ پریم کیا ہے باس‘‘...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پریم کا مطلب پیار ہوتا ہے اور مجھے لیلا نہیں بلکہ لیلیٰ کہنا چاہیے تھا۔ ہماری لوک کہانیوں میں لیلیٰ مجنوں مشہور ہیں۔ پریم لیلیٰ مطلب لیلیٰ کے پیار کی کہانی۔ اب لیلیٰ کون تھی اور مجنوں اس کا کیا لگتا تھا اس کے بارے میں ابھی میں نے تحقیقات نہیں کی ہیں۔ کبھی موقع ملا تو ان کے بھی گڑے مردے اکھاڑوں گا اور اس بات کا پتہ چلانے کی کوشش کروں گا کہ مجنوں کو لیلیٰ سے یا پھر لیلیٰ کو مجنوں سے پیار کیوں ہوا تھا اور ان کی پیار کی کہانی ادھوری کیوں رہ گئی تھی اور ان کے بچھڑنے کے اسباب کیا تھے۔ یہ سب پتہ کر کے میں اس بات کی کوشش کروں گا کہ مجھ جیسے مجنوں اور جولیا جیسی لیلیٰ کا انجام بھی اس لیلیٰ مجنوں جیسا نہ ہو جائے''...... عمران کی زبان چل پڑی تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''لیکن آپ میری پریم لیلیٰ کا کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میری تو کوئی لیلیٰ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی کا مجنوں ہوں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''روزی راسکل تمہاری لیلیٰ ہی ہے اور اس سے پوچھ کر دیکھو تو وہ تمہیں اپنا مجنوں ہی مانتی ہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس دور کی لیلیٰ بھی راسکل ہے اور مجنوں بھی راسکل۔ راسکلز لیلیٰ مجنوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب میں کیا کہوں باس''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کہنا کیا ہے۔ راسکل لیلیٰ لیلیٰ پکارتے ہوئے کسی صحرا میں چلے

جاؤ۔ میں اسے تمہارے پیچھے بھیج دوں گا پھر تم دونوں مل کر ویران اور بیابان صحرا کو آباد کرو اور لیلیٰ مجنوں کی ادھوری کہانی کو تم دونوں اپنے پیار سے پوری کر دو''...... عمران نے کہا۔

''سوری باس۔ یہ مجھ سے نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم نہ کرنا۔ سب کچھ راسکل لیلیٰ پر چھوڑ دینا۔ وہ تمہاری گردن پر انگوٹھا رکھ کر تم سے اپنے پیار کی کہانی پوری کرا لے گی''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں اس لڑکی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وہ رخسار ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''رخسار تو گالوں کو کہتے ہیں اور گال سب کے ہوتے ہیں۔ میرے بھی گال ہیں اور تمہارے بھی ہاں مردوں سے زیادہ نسوانی رخسار زیادہ معنی رکھتے ہیں۔ اسی لئے شاعروں نے اپنی ساری شاعری نسوانی رخساروں پر ہی بیان کی ہے۔ کہاں ہے جو کسی شاعر نے مردانہ رخساروں کے لئے ایک بھی شعر کہا ہو۔ وہ کیا شعر ہے۔ اس کی زلفیں تھیں، لب و رخسار تھے ہاتھ میرے۔ کٹ گئے رات کے لمحات یوں شرارت کرتے کرتے۔ اب دیکھو اس شعر میں بھی شاعر نے نسوانی رخسار کا ہی ذکر کیا ہے۔ یہ شعر کوئی خاتون شاعر بھی تو لکھ سکتی تھی کہ اس کا گنجا سر تھا۔ لب و رخسار تھے اور ہاتھ میرے۔ کٹ گئے رات کے لمحات سر پر ہاتھ کرتے کرتے''۔

عمران نے کہا تو اسے شعر کی مٹی پلید کرتے دیکھ کر ٹائیگر ہنس پڑا۔

''اس لڑکی کا نام رخسار ہے باس''...... ٹائیگر نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن رخسار لڑکی کا نہیں کسی لڑکے کا نام ہونا چاہئے تھا۔ لغت اٹھا کر دیکھو۔ رخسار اسم مذکر ہے پھر یہ نام کسی لڑکی کا کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اب اس کا میں کیا جواب دے سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم نہ دو۔ میں تم سے جواب مانگ بھی نہیں رہا۔ کہاں ہے وہ مردانہ نام والی محترمہ''...... عمران نے کہا۔

''جوزف نے اسے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لٹا دیا ہے اور اسے ریلکس کا انجکشن لگا دیا ہے۔ وہ بے حد ڈسٹرب تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ ریلکس ہو گی اور اس کے ذہن کا دباؤ بھی ختم ہو جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مطلب اس کا دو چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر خواہ مخواہ اتنی جلدی مجھے کیوں بلا لیا۔ جب وہ ہوش میں آ جاتی تب بلا لیتے۔ تمہاری وجہ سے مجھے پورے پیار کی کہانی ادھوری چھوڑ کر آنا پڑا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''پورے پیار کی ادھوری کہانی۔ کیا مطلب''...... ٹائیگر نے

چونک کر کہا۔

''میں ایک لو اسٹوری پڑھ رہا تھا جس کی اینڈنگ ہپی ہے۔ مطلب لڑکا اور لڑکی لو بھی کرتے ہیں اور ان کی شادی بھی ہو جاتی ہے اور پھر کہانی کے اختتام پر وہ آٹھ دس بچوں کے ساتھ ہنسی خوشی لائف بسر کرتے ہیں۔ لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا یا پھر سسی اور پنوں کی طرح بے موت نہیں مارے جاتے اور نہ ہی ان کے پیار میں کوئی ان کا دشمن کیدو ٹائپ کا ولن ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے سٹنگ روم میں آ گئے۔ عمران ایک صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''تم بھی بیٹھ جاؤ۔ یہ کلاس روم نہیں ہے کہ تم نے سبق یاد نہیں کیا اور میں نے استاد کی طرح تمہیں کھڑا رہنے کی سزا دی ہو''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے جوزف تیز تیز چلتا ہوا آ گیا۔

''لو آ گیا کیدو مہاراج''...... عمران نے کہا۔

''کیدو مہاراج۔ یہ کیدو مہاراج کون ہے باس''...... جوزف نے عمران کی بات سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھا ایک پیار کا دشمن جس نے خود تو شادی کر لی تھی لیکن اپنی دادی ہیر کی شادی کی راہ میں ببول کا کانٹا بنا ہوا تھا بلکہ راستے کا

پتھر اور سیسے کی دیوار بنا ہوا تھا‘‘......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’دادی ہیر۔ یہ کون ہے‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’پریشان نہ ہو۔ یہ تمہارے قبیلے کی بلیک بیوٹی نہیں ہے۔ ایک بوڑھی آنٹی تھی جس کی داستان اب قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ تم بتاؤ۔ تم کون سی توپ چلا کر آئے ہو۔ ویسے توپ کا زمانہ تو نہیں ہے اس لئے مجھے بھی ڈھنگ سے پوچھنا چاہئے کہ کون سا میزائل چلا کر آئے ہو‘‘......عمران نے کہا۔

’’رانا ہاؤس پر تھرڈائل سسٹم نہیں بلکہ بلاسٹر کنٹرولڈ چارجر جسے بی سی کہا جاتا ہے کا استعمال کیا گیا تھا باس۔ کنٹرولڈ ڈی چارجر سے ایس ایس تھری ڈیوائس کو بلاسٹ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن چونکہ یہاں ہم نے طاقتور حفاظتی سسٹم آن کر رکھا تھا جو ایسے تمام بلاسٹ کرنے والی ڈیوائسز کو جام کر دیتا ہے اس لئے اس کنٹرولر کی ویوز ڈائریکٹ ایس ایس تھری ڈیوائس تک پہنچنے کی بجائے ہمارے سسٹم میں پہنچ گئیں۔ یہ طاقتور ویوز تھیں جن سے سسٹم پر شدید دباؤ پڑ گیا اور اس دباؤ سے بیٹری ڈبل چارجڈ ہو گئی اور ہیٹ اپ ہو کر بلاسٹ ہو گئی۔ اگر یہ بیٹری ہیٹ اپ ہو کر بلاسٹ نہ ہو جاتی تو چارج ہونے والی ویوز ڈائریکٹ ایس ایس ڈیوائس تک پہنچ جاتی اور اسے بلاسٹ کر دیتی جس کے نتیجے میں زور دار دھماکہ ہوتا اور اس لڑکی کا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتا‘‘...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور ٹائیگر

چونک پڑے۔

’’لڑکی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ کیا مطلب‘‘......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ٹائیگر جس لڑکی کو یہاں لایا ہے ایس ایس ڈیوائس اس کے جسم میں موجود ہے باس۔ بی سی سی سے اسی ڈیوائس کو بلاسٹ کرنے کی کوشش کی گئی تھی تاکہ اس لڑکی کو ہلاک کیا جا سکے‘‘۔ جوزف نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے اور ٹائیگر بھی حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

’’اوہ۔ تو ایس ایس ڈی اس لڑکی کے جسم میں انجیکٹ کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ لڑکی واقعی کوئی خاص اہمیت کی حامل ہے‘‘......عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ ایس ایس ڈی انتہائی قیمتی اور طاقتور ٹریکر ڈیوائس ہے۔ اس ڈیوائس کے ذریعے نہ صرف کسی انسان کو مسلسل ٹریک کیا جا سکتا ہے بلکہ اسے مانیٹر کر کے اس کی باتیں بھی سنی جا سکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر اس ڈیوائس کو کنٹرولر کے ذریعے بلاسٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسی ڈیوائسز تو سوائے ایکریمیا اور اسرائیل کے کہیں استعمال نہیں کی جا سکتیں اور نہ ہی اس ڈیوائس کا استعمال ان دو ممالک کے سوا کسی اور ملک میں کیا گیا ہے۔ یہ خالصتاً اسرائیلی ایجاد ہے جو صرف اسرائیلی ایجنٹوں یا پھر ایکریمیا کے مخصوص ایجنٹوں تک محدود ہے تاکہ وہ جب کسی مشن پر جائیں تو

ان کی مصروفیات پر مسلسل نظر رکھی جا سکے اور ضرورت پڑنے پر انہیں دشمنوں کی گرفت سے نکالنے کے لئے کارروائی کی جا سکے یا پھر خطرے کی صورت میں اس ڈیوائس کو بلاسٹ کر کے اس ایجنٹ کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ اس ایجنٹ کا نام اور اس کے بارے میں دشمنوں کو علم ہی نہ ہو سکے کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا اور اس کا مشن کیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہی میں سوچ رہا ہوں کہ اس لڑکی کی ایسی کیا اہمیت ہو سکتی ہے جو اس کے جسم میں اس قدر قیمتی ڈیوائس لگائی گئی ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے واقعی اس کے پاس کوئی خاص اہمیت کی حامل چیز ہو جو وہ مجھے دینے آئی تھی اور اس چیز کے لئے ایکریمین یا پھر اسرائیلی ایجنٹ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن یہ بھی تو سوچو کہ اگر یہ خاص لڑکی ہے تو پھر اس کا شوہر ایک غنڈہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اس کا۔ ہاں جیکی دادا۔ کامن سا نام ہے جو یہاں کے غنڈے عموماً رکھ لیتے ہیں۔ کچھ جانتے ہو اس کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ اسے میں نے پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ شکل و صورت سے بدمعاش ہی دکھائی دے رہا تھا لیکن اس سے پہلے میں نے اسے دارالحکومت میں کہیں نہیں دیکھا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی دوسرے شہر سے آیا ہو''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تو پھر تم نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیوں نہیں کیں اب تک''...... عمران نے کہا۔

''مجھے اس لڑکی کو یہاں لانا تھا اور میں اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا چاہتا تھا تاکہ اس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ مجھے کیسے جانتی ہے اور اس کے پاس ایسی کون سی چیز ہے جو یہ خصوصی طور پر مجھے دینا چاہتی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پتہ کرو اس جیکی دادا کے بارے میں اور پھر مجھے بتاؤ۔ تب تک میں اس لڑکی کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کہاں جا رہے ہو''...... اسے اٹھتا دیکھ کر عمران نے کہا۔

''آپ نے کہا ہے کہ اس جیکی دادا کے بارے میں پتہ کروں اس لئے جا رہا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ کام تم فون پر بھی تو کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔

''رکو۔ پہلے ہمیں اس لڑکی کے جسم سے ایس ایس تھری ڈیوائس کو نکالنا چاہئے۔ اس ڈیوائس سے یہ پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ اسے کہاں سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ اگر ہمیں کنٹرولنگ پوائنٹ کا پتہ چل جائے تو ہم ڈائریکٹ اس آدمی تک پہنچ سکتے ہیں جس نے اس

لڑکی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''یس باس۔ لیکن وہ عورت ذات ہے۔ نجانے اس کے جسم کے کون سے حصے میں ڈیوائس ہو گی۔ ہم اسے کیسے نکال سکتے ہیں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اس کے لئے جولیا کو ہی بلانا پڑے گا۔ وہی اس لڑکی کے جسم کی سپیشل ڈیٹکٹر سے چیکنگ کرے گی اور ڈیوائس کو باہر نکالے گی'' عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکا لیا۔

''آپ مس جولیا سے بات کریں میں باہر جا کر اپنے ذرائع سے جیکی دادا کا پتہ کرتا ہوں کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا'' ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صرف جولیا بول رہی ہو۔ ڈپٹی چیف جولیانا فٹزواٹر کہاں ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم''...... دوسری طرف سے جولیا کی ایک طویل سانس لیتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ تم نہیں۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''جولیانا فٹزواٹر سے بات کرنے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ وہ نہیں ہے''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''ارے ارے۔ فون نہ بند کرنا۔ میری بات سنو''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ جولیا کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہے اور اس نے واقعی فون بند کر دینا ہے۔

''بولو۔ سن رہی ہوں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''اچھا جو تم نے لیا ہے وہ تو واپس کر دو''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا لیا ہے میں نے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہی جو بے چارہ کبھی میرے سینے میں دھڑکتا تھا۔ جب سے تم نے لیا ہے سینہ ویران سا ہو گیا ہے۔ نہ کوئی آواز سنائی دیتی ہے اور نہ دھڑکن ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ایسی فضول باتیں کرنی ہیں تو پھر میں نے واقعی فون بند کر دینا ہے۔ اب میں تمہاری ان باتوں میں آنے والی نہیں ہوں سمجھے تم''...... جولیا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''ارے ارے۔تم تو آج واقعی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو۔کیا بات ہے۔طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں لیکن میں تمہاری ایسی بکواس اب نہیں سن سکتی۔ اس لئے میرا موڈ آف نہ کرو''...... جولیا نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے کبھی تمہارا موڈ آن ہوتا ہے اور کبھی آف۔ مجھے تو ڈر ہے کسی دن فیوز ہی نہ ہو جائے''......عمران نے کہا۔

''تم انتہائی ڈھیٹ قسم کے انسان ہو۔تم پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔تم جیسوں کو مارنے کے لئے زہر یا پھر گولی کا ہی استعمال کرنا پڑتا ہے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''تو پھر چلو۔ آزما لیتے ہیں۔تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ زہر اور گولیوں سے بھرا ہوا ریوالور لے کر رانا ہاؤس آ جاؤ۔ میں یہیں موجود ہوں۔ زہر اور گولیاں آزمانے سے پہلے ایک بار چشم آ ہو سے اشارہ کر دینا۔ اگر اس سے نہ مرا تو پھر پہلے زہر دینا اور پھر گولی مار دینا۔ قصہ تمام''......عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تم رانا ہاؤس میں کیا کر رہے ہو''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''دیدار کا شرف حاصل کرنے کا سوچ رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہا ہے تم نے۔ یہ دیدار کون ہے جس کا تم شرف حاصل کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے ٹائیگر لایا ہے۔ وہ بے چاری سچ مچ قاتلہ ہے وہ بھی اپنے شوہر نامدار کی''......عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ قاتلہ اپنے شوہر کی۔ کیا اس نے اپنے شوہر کو قتل کیا ہے۔ اگر وہ قاتلہ ہے تو پھر ٹائیگر اسے رانا ہاؤس کیوں لایا ہے اور تم۔تم وہاں کیوں پہنچے ہو''...... جولیا نے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''دیدار کا شرف حاصل کرنے کے لئے چونکہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی اس لئے جوزف نے اسے ریلیکس انجکشن دے کر گہری نیند سلا دیا ہے۔تم جانتی ہو کہ میں سوئی ہوئی خواتین کو دیکھنے سے اجتناب کرتا ہوں۔ وہ جاگ جائے، اس کا ذہن فریش ہو جائے تو پھر وہ اپنی جھیل سی آنکھوں سے مجھے اور اپنی معصوم سی آنکھوں سے میں اسے اشتیاق سے دیکھ سکوں گا''......عمران نے کہا۔

''تم دیکھو تو سہی کسی لڑکی کو اشتیاق بھری نظروں سے۔ میں تمہاری آنکھیں نہ نوچ لوں گی''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ارے ارے۔ اگر تم نے میری آنکھیں نوچ لی تو میں تمہارے دیدار کا شرف کیسے حاصل کر سکوں گا۔ پھر تمہیں دیکھ کر

کون بتائے گا کہ تم کس کے دل کی رانی بن سکتی ہو“...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”اچھا۔ تم وہیں رکو۔ میں آ رہی ہوں۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

”توبہ توبہ۔ یہ جولیا تو سچ مچ کھٹکنی بلی بنتی جا رہی ہے۔ جب دیکھو۔ منہ اور آنکھیں نوچنے کی ہی باتیں کرتی ہے“...... عمران نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

”کیا ہوا“...... عمران نے اسے دیکھ کر کہا۔

”اس جیکی دادا کے بارے میں مجھے چند مفید معلومات ملی ہیں باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ان معلومات سے مجھے بھی مستفید کرو پھر“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ جیکی دادا یہاں کے ایک مشہور سائنس دان کا بیٹا ہے۔ اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر عبدالقیوم تھا۔ جیکی دادا نے بھی ایم بی بی ایس کر رکھا ہے لیکن برے دوستوں کی محفلوں نے اسے بگاڑ دیا تھا اس لئے وہ اپنے ڈاکٹری پیشے سے ہٹ کر غنڈہ گردی اور بدمعاشی کی دنیا میں رہنا پسند کرتا تھا۔ اس نے ایک کلب بنایا ہوا ہے جس کا نام دادا کلب ہے۔ وہ اس کلب کا مالک ہے اور اس نے اس کلب کو ہر قسم کا دھندہ کرنے کے ساتھ ساتھ عیاشی کا اڈہ بنایا ہوا

ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس نے ایکریمیا سے آنے والی کسی لڑکی سے زبردستی شادی کی تھی۔ وہ اس لڑکی کو ڈرگز دیتا رہتا تھا جس سے لڑکی بدحالی کا شکار بنی ہوئی تھی اور اس کے دام میں پھنسی ہوئی تھی۔ لڑکی کو موقع ملا تو وہ کلب سے بھاگ گئی اور پھر اس نے خاموشی سے ایسے افراد کی تلاش شروع کر دی تھی جن کا تعلق پاکیشیا کے کسی اہم سرکاری آفیسر سے ہو“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”تب پھر تم اس کلب میں جاؤ اور جیکی دادا اور اس لڑکی کے بارے میں باقی معلومات بھی حاصل کرو۔ یہ پتہ چلاؤ کہ یہ لڑکی آخر ہے کون اور کہاں سے آئی ہے اور اس کے پیچھے کون لوگ لگے ہوئے ہیں جن سے بچنے کے لئے یہ بھاگ رہی تھی“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”یس باس۔ لیکن میں سوچ رہا تھا کہ اگر لڑکی کے جسم سے ایس ایس تھری ڈیوائس کر اسے چیک کیا جائے تو ہم ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے ڈائریکٹ اس آدمی تک پہنچ سکتے ہیں جس نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ ہاتھ لگ جائے تو ساری بات کا پتہ چل سکتا ہے یا پھر اس لڑکی کو ہوش میں لا کر اس سے حقیقت پوچھی جائے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ پہلے ساری بات کا پتہ چلے کہ اصل معاملہ ہے کیا اور اس لڑکی کے پاس ایسی کون سی چیز ہے جسے یہ

تمہیں دینے کے لئے اس طرح پراسرار طور پر آئی تھی‘‘...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد جوزف نے اسے جولیا کی آمد کی خبر دی تو عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرے سے باہر آ گئے۔

’’کہاں ہے وہ لڑکی اور کون ہے وہ‘‘...... سلام و دعا کے بعد جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’وہ کمرے میں موجود ہے۔ کون ہے اس کے بارے میں صرف یہی معلوم ہے کہ اس کا نام رخسار ہے‘‘...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سنجیدگی سے جولیا کو اس لڑکی کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

’’اوہ۔ تو تم نے مجھے اس لئے بلایا ہے کہ میں اس لڑکی کے جسم میں موجود ڈیوائس کو ڈیٹکٹر کی مدد سے ٹریس کروں اور اسے اس کے جسم سے باہر نکالوں‘‘...... جولیا نے چونک کر کہا۔

’’ہاں۔ وہ عورت ذات ہے اور عورت کا احترام ہم سب پر فرض ہے۔ ہر عورت، ماں، بہن اور بیٹی کا درجہ رکھتی ہے جس کا تقدس پامال کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اس لئے اس کے جسم میں چھپی ہوئی ڈیوائس ٹریس کرنے اور اسے نکالنے کے لئے ہی میں نے تمہیں بلایا ہے۔ اس ڈیوائس سے ہم پتہ چلا سکتے ہیں کہ اسے کہاں سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ ہم ڈیوائس کنٹرول کرنے والے شخص تک پہنچنا چاہتے ہیں کہ وہ کون ہے اور اس نے اس قدر قیمتی

ڈیوائس اس لڑکی کے جسم میں کیوں لگائی تھی‘‘...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

’’ٹھیک ہے۔ مجھے ڈیٹکٹر دو میں رخسار کے جسم میں چھپی ہوئی ڈیوائس ٹریس کرتی ہوں اور اسے نکال کر تمہیں لا دیتی ہوں‘‘۔ جولیا نے کہا تو عمران نے جوزف کو اشارہ کیا۔ جوزف نے جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ڈیٹکٹر نکال کر جولیا کو دے دیا۔

’’آپ یہاں رکیں مس۔ میں آپ کو میڈیکل ایڈ باکس اور سرجری کے اوزار بھی لا دیتا ہوں تاکہ آپ اس لڑکی کے جسم کو آپریٹ کر کے اس کے جسم سے ڈیوائس نکال سکیں‘‘...... جوزف نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں جوزف نے جولیا کو میڈیکل ایڈ باکس اور سرجری کے اوزار لا دیئے۔ جولیا یہ سب لے کر اس کمرے میں چلی گئی جہاں رخسار بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جولیا کمرے سے نکل آئی۔ اس نے پلاسٹک کا چھوٹا سا بیگ اٹھا رکھا تھا جس میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی ڈیوائس موجود تھی۔

’’یہ لو۔ یہ ہے وہ ڈیوائس جو اس لڑکی کے پیر کے انگوٹھے کے نچلے حصے میں لگائی گئی تھی‘‘...... جولیا نے پلاسٹک بیگ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس سے ڈیوائس لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

’’ڈیوائس پر آئی پی ایڈریس موجود ہے۔ جوزف کے ساتھ نیچے

لیبارٹری میں جاؤ اور اسے ماسٹر کمپیوٹر سے ٹریک کرو“...... عمران نے پلاسٹک بیگ ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس سے پلاسٹک بیگ لے لیا۔

”آؤ جوزف“...... ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک طرف خاموش کھڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے ساتھ لیا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

”ہے کون یہ لڑکی۔ شکل وصورت سے تو بڑی معصوم دکھائی دیتی ہے“...... جولیا نے عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اسی معصوم نے اپنے شوہر کو ٹائیگر کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا ہے“......عمران نے جواب دیا۔

”تم بتا رہے ہو کہ لڑکی کے پاس کوئی اہم چیز ہے جس کا تعلق وہ ملک وقوم کے مفاد سے بتا رہی تھی۔ کیا ہے وہ چیز“...... جولیا نے پوچھا۔

”معلوم نہیں۔ یہ سامنے اس کا ہینڈ بیگ رکھا ہے۔ اسے چیک کرو۔ ہو سکتا ہے وہ چیز اسی ہینڈ بیگ میں ہو“...... عمران نے سامنے رکھے ہوئے ہینڈ بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے نہ تو ٹائیگر نے کھول کر چیک کیا تھا اور نہ عمران نے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ہینڈ بیگ اٹھایا اور پھر اس میں موجود چیزیں نکال نکال کر میز پر رکھنے لگی۔ یہ عام سا میک کا سامان اور کرنسی تھی۔ جولیا نے ایک ایک چیز کو چیک کیا اور پھر اس نے ہینڈ بیگ کے مختلف

حصوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

”اس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اہمیت کی حامل ہو“۔ جولیا نے سب چیزوں کو بغور دیکھنے کے بعد کہا۔

”تم نے لڑکی کی تلاشی لی تھی۔ ہو سکتا ہے اس نے لباس میں کچھ چھپایا ہو“......عمران نے کہا۔

”تلاشی تو لی تھی لیکن اس کے لباس میں کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے البتہ اس نے جو قمیض پہنی ہوئی ہے اس کے کرتے کے ایک کنارے پر چھوٹا سا نام ضرور لکھا ہوا ہے۔ جیسے بے دھیانی میں اس نے بال پوائنٹ سے وہ نام لکھ دیا ہو“...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا نام ہے“......عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر ابراہیم“...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”صرف یہی نام لکھا ہے یا کچھ اور بھی لکھا ہے“......عمران نے پوچھا۔

”صرف نام ہی ہے اور کچھ نہیں“...... جولیا نے جواب دیا۔

”جوزف اور ٹائیگر تو نیچے لیبارٹری میں گئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ سٹور روم میں جاؤ اور وہاں جا کر دو تین روز پہلے کے اخبارات نکال کر لے آؤ۔ جہاں تک مجھے یاد آ رہا ہے پچھلے دنوں کے اخبارات میں، میں نے ڈاکٹر ابراہیم کا نام پڑھا تھا۔ جس کی پوری فیملی کو ان کی رہائش گاہ میں قتل کر دیا گیا تھا اور ڈاکٹر ابراہیم کی مسخ

شدہ لاش ملی تھی جیسے اس پر شدید تشدد کیا گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے کُرتے کے کنارے پر جس ڈاکٹر ابراہیم کا نام لکھا ہوا ہے یہ وہی ڈاکٹر ہو جس کی پوری فیملی کو ہلاک کیا گیا تھا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ تم لاؤ اخبار۔ میں تب تک سوپر فیاض سے بات کرتا ہوں۔ اس کیس کو غالباً وہی ہینڈل کر رہا تھا''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ عمران نے چند لمحے توقف کیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر سوپر فیاض کے نمبر پریس کرنے لگا۔

اسپارگن تنظیم کا چیف گرانڈ ماسٹر اپنے آفس میں بیٹھا روز مرہ کے کاموں میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... گرانڈ ماسٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر مائیک بول رہا ہوں ریڈ ٹاپ لیبارٹری سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس ڈاکٹر۔ فرمائیں کیوں کال کیا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... ڈاکٹر مائیک نے کہا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر ڈی مورگن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں۔ چیف آف اسپارگن''...... گرانڈ ماسٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''مسٹر گرانڈ ماسٹر۔ آپ کی طرف سے لیبارٹری میں ایک مائیکروفلم بھجوائی گئی تھی جس کے بارے میں آپ نے بتایا تھا کہ اس میں ٹی بی ایم کا فارمولا موجود ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

''جی ہاں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''کیا آپ نے چیک کیا تھا کہ اس فلم میں فارمولا موجود ہے یا نہیں''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ اس فلم میں فارمولا موجود ہے اس لئے اسے میں نے فوری طور پر ایک ایجنٹ کے ذریعے آپ کو بھجوا دیا تھا۔ کیوں کیا ہوا''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ فلم بلینک ہے۔ اس میں فارمولا تو کیا کچھ بھی ریکارڈ نہیں ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈی مورگن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو گرانڈ ماسٹر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''بلینک فلم۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس فلم میں تو فارمولا موجود تھا۔ پھر کہاں گیا فارمولا اور فلم بلینک کیسے ہو گئی''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فلم سے فارمولا غائب نہیں ہوا ہے مسٹر گرانڈ ماسٹر۔ یہ ایسی فلم ہے جسے استعمال ہی نہیں کیا گیا ہے۔ استعمال کرنا تو دور کی بات ہے اس فلم کو کسی بھی کیمرے میں لوڈ تک نہیں کیا گیا ہے اور آپ کہہ رہے تھے کہ اس فلم میں ٹی بی ایم فارمولا موجود ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اس فلم کو پہلے آپ چیک کرتے اور پھر تصدیق کرنے کے بعد اسے لیبارٹری میں بھیجتے۔ خواہ مخواہ آپ نے اپنا اور ہمارا وقت برباد کیا ہے۔ نانسنس''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ گرانڈ ماسٹر کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ فون بند ہو جانے کے باوجود رسیور اس کے کان سے لگا ہوا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ فلم بلینک کیسے ہو سکتی ہے۔ ڈیشا نے تو کہا تھا کہ یہ وہی فلم ہے جو ڈاکٹر رخسار نے پاکیشیا میں موجود کسی ڈاکٹر ابراہیم کو دی تھی''...... گرانڈ ماسٹر نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھنے کی بجائے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ڈی بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے ڈیشا کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اسپارگن کی لیڈی ایجنٹ ہونے کی وجہ سے وہ کوئی بھی کال اپنے نام سے وصول نہیں کرتی تھی اور ہمیشہ ڈی کہہ کر اپنا تعارف کراتی تھی۔ جو اس کے نام کا پہلا ورڈ تھا۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... گرانڈ ماسٹر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ گرانڈ ماسٹر آپ۔ حکم''...... ڈیشا نے گرانڈ ماسٹر کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں ہو تم''...... گرانڈ ماسٹر نے اسی انداز میں پوچھا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے جواب دیا۔

''فوراً میرے آفس پہنچو''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''نانسنس۔ ڈاکٹر ابراہیم نے اسے بلینک فلم تھما دی ہے اور وہ احمقوں کی طرح اس کے چکر میں آ گئی اور فلم بغیر چیکنگ کے لے آئی ہے۔ نانسنس''...... گرانڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ڈیشا اس کے سامنے تھی۔

''یہ سب کیا ہے ڈیشا۔ کیا تم میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے نانسنس''...... گرانڈ ماسٹر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا ہوا گرانڈ ماسٹر''...... گرانڈ ماسٹر کو غصے میں دیکھ کر ڈیشا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی ریڈ ٹاپ لیبارٹری سے مجھے ڈاکٹر ڈی مورگن کا فون آیا تھا۔ میں نے تمہاری دی ہوئی مائیکرو فلم چیکنگ کے لئے اسے بھجوا

دی تھی۔ جانتی ہو اس نے کیا کہا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے کہا ہے کہ فلم میں کچھ نہیں ہے۔ ٹوٹل بلینک فلم ہے وہ''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو ڈیشا بری طرح سے چونک پڑی۔

''بلینک فلم۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہی جو مجھے ڈاکٹر ڈی مورگن نے بتایا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ جو فلم اسے بھجوائی گئی ہے اسے کسی کیمرے تک میں کبھی لوڈ ہی نہیں کیا گیا ہے۔ ٹوٹل بلینک ہے وہ''...... گرانڈ ماسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہے گرانڈ ماسٹر۔ میں نے ڈاکٹر ابراہیم پر شدید تشدد کیا تھا۔ وہ آخری سانس لے رہا تھا جب اس نے غیر شعوری طور پر اس فلم کے بارے میں بتایا تھا۔ جس سیف سے مجھے ڈبیہ ملی تھی وہاں ایسی اور کوئی فلم نہیں تھی۔ اس کے مرنے کے بعد میں نے احتیاطاً اس کی رہائش گاہ کی پوری چیکنگ کی تھی۔ وہاں مزید کوئی فلم موجود نہ تھی''...... ڈیشا نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس مرتے ہوئے آدمی نے بھی تمہیں ڈاج دے دیا ہے ڈیشا۔ اس نے تمہیں اصل فلم نہیں دی بلکہ ایک بلینک فلم دے کر تمہیں مطمئن کر دیا اور تم اسے بغیر چیکنگ کے میرے پاس لے

آئی اور تم سے بڑی حماقت میں نے کی جو خود بھی اس فلم کو چیک نہیں کیا اور تم پر یقین کر کے میں نے اسے ڈاکٹر ڈی مورگن کو بھجوا دیا اور اس نے مجھ سے سخت لہجے میں بات کی ہے اور تم جانتی ہو کہ مجھ سے کوئی سخت لہجے میں بات کرے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہاری وجہ سے مجھے یہ سب کچھ سننا پڑا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری گرانڈ ماسٹر۔ ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا۔ میں انسانوں کی نفسیات جانتی ہوں۔ ڈاکٹر ابراہیم نے جس حالت میں مجھے اس مائیکرو فلم کے بارے میں بتایا تھا اس سے مجھے یقین ہے کہ اس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا تھا اور یہ وہی فلم تھی جو اسے ڈاکٹر رخسار نے دی تھی''...... ڈیشا نے کہا۔

''اگر یہ وہی فلم تھی تو پھر یہ بلینک کیسے ہوگئی۔ نانسنس''۔ گرانڈ ماسٹر نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتی گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تمہارے کہنے پر میں نے مطمئن ہو کر اسٹیفن کو بھی پاکیشیا سے واپس بلا لیا ہے۔ ڈاکٹر ڈی مورگن انتہائی سخت مزاج اور خود پرست انسان ہے۔ اس نے یقیناً اس بات کی شکایت پریذیڈنٹ کو کر دینی ہے کہ میں نے اسے غلط فلم بھجوائی ہے۔ میں نے کاغذی کارروائی کر کے اپنی تنظیم کی کامیابی کی رپورٹ بھی پریذیڈنٹ

ہاؤس میں بھجوا دی تھی۔ اب وہ ساری رپورٹ غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ اس ناکامی پر ہماری تنظیم کے خلاف کیا ایکشن لیا جائے گا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اس کا سوچ کر ہی مجھے خوف آ رہا ہے۔ میں نے اسپارگن کی ہمیشہ کامیابی کی صحیح رپورٹنگ کی گئی ہے لیکن اس بار سب کچھ الٹ ہو گیا ہے۔ پریذیڈنٹ میری اس رپورٹ پر میرے خلاف سخت ایکشن لے سکتے ہیں اور ہماری اس تنظیم کو ختم بھی کر سکتے ہیں نانسنس''...... گرانڈ ماسٹر نے غصے اور پریشانی کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''وہ فلم کہاں ہے گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے کہا۔

''وہیں لیبارٹری میں ہے اور کہاں ہونی ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ وہ فلم واپس منگوا لیں اور ڈاکٹر ڈی مورگن سے کہیں کہ وہ فلم غلطی سے ان کے پاس پہنچی ہے اصل فلم آپ کے پاس ہے جسے آپ تصدیق کے بعد انہیں پہنچائیں گے۔ انہیں کسی طرح سے مطمئن کریں تاکہ وہ پریذیڈنٹ صاحب کو رپورٹ نہ کریں اور آپ نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں جو رپورٹ بھجوائی ہے۔ اسے بھی واپس منگوا لیں۔ ابھی رپورٹ سرکل ڈویژن میں ہوگی کیونکہ میری اطلاع کے مطابق پریذیڈنٹ صاحب بیرون ملک دورے پر ہیں۔ واپس آ کر ہی وہ اس رپورٹ کو پڑھیں گے۔ سرکل ڈویژن سے آپ رپورٹ ترمیم و اضافے کے لئے واپس لے سکتے ہیں''...... ڈیشا

نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب تو مجھے کرنا ہی پڑے گا لیکن اصل فلم کا کیا ہو گا نانسنس۔ ڈاکٹر ڈی مورگن آج نہیں تو کل اس بات کا ذکر پریذیڈنٹ صاحب کو کر دے گا۔ یہ فلم ہمیں پریذیڈنٹ صاحب کے واپس آنے سے پہلے ڈاکٹر ڈی مورگن تک پہنچانی ہو گی ورنہ سب ختم ہو جائے گا۔ سب کا سب''...... گرانڈ ماسٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا گرانڈ ماسٹر۔ پریذیڈنٹ صاحب کا بیرون ملک دوروں کا شیڈول طویل ہے انہوں نے یورپی ممالک کے ساتھ ایشیا بھی جانا ہے اور اس کے بعد ان کا چند روز کے لئے سوئٹزر لینڈ بھی قیام کرنے کا ارادہ ہے۔ ان کے شیڈول کے مطابق ان کا یہ دورہ تقریباً بیس دنوں کا ہے۔ ہمارے لئے یہ وقت کافی ہے۔ میں اس فلم کو ایک بار خود چیک کروں گی اور اگر فلم واقعی بلینک ہوئی تو میں فوری طور پر واپس پاکیشیا جاؤں گی اور جلد سے جلد اصل فلم تلاش کر کے لاؤں گی چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔ آپ مجھے صرف پندرہ دنوں کا وقت دے دیں۔ پندرہ دنوں میں اصل فلم آپ کے ہاتھوں میں ہو گی''۔ ڈیشا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''اور اگر ایسا نہ ہوا تو''...... گرانڈ ماسٹر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں ہر صورت میں کامیابی حاصل کروں گی گرانڈ ماسٹر۔ اگر پندرہ دنوں تک میں نے فلم لا کر آپ کے حوالے نہ کی تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ اس ناکامی پر میں خود کو گولی مار کر ہلاک کر لوں گی''...... ڈیشا نے اسی انداز میں کہا تو گرانڈ ماسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ سوچو کہ تم سے آخر غلطی کہاں پر ہوئی ہے۔ کیا واقعی ڈاکٹر ابراہیم نے تمہیں جو مائیکروفلم دی تھی وہ اصل تھی یا اس نے آخری وقت میں تمہیں ڈاج ہی دیا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''ابھی میرے ذہن میں کوئی بات نہیں ہے گرانڈ ماسٹر۔ آپ بس میری بات مان لیں اور مجھے پندرہ دن دے دیں۔ میں ساری سچائی کا پتہ چلا لوں گی اور میں آپ سے کہہ رہی ہوں نا کہ پندرہ دنوں کے اندر اندر فارمولے والی اصل فلم آپ کے پاس ہو گی''۔ ڈیشا نے کہا تو گرانڈ ماسٹر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تمہاری اس ناکامی پر مجھے تمہیں فوراً گولی مار کر ہلاک کر دینا چاہئے تھا لیکن تم اسپارگن کی سب سے قابل اور ذہین لیڈی ایجنٹ ہو۔ تمہارے سابقہ کارناموں کو دیکھ کر میں تمہیں ایک موقع ضرور دوں گا۔ سب کچھ تمہاری وجہ سے غلط ہو رہا ہے اب اسے درست کیسے کرنا ہے یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ میں تمہیں پندرہ دن تو نہیں دے سکتا لیکن دس دن ضرور دے سکتا ہوں۔ تم ان دس دنوں میں کیا کرتی ہو کیا نہیں۔ مگر آج سے ٹھیک دسویں دن تمہیں اصل فلم

کے ساتھ میرے سامنے ہونا چاہئے۔ اس کے بعد تمہارے پاس کوئی گنجائش نہیں کہ تم زندہ رہو۔ میرے ہاتھوں دردناک موت مرنے سے تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم خود کو گولی مار کر ہلاک کر لینا''...... گرانڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا تو ڈیشا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں دس دنوں میں ہی کام پورا کر لوں گی۔ کیا میں اپنے ساتھ اسٹیفن کو لے جا سکتی ہوں''...... ڈیشا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اب یہ کام تمہیں اکیلی ہی کرنا ہے۔ اسٹیفن کو بھی میں نے مشن ڈراپ کرا کر واپس بلا لیا ہے۔ اب اگر اسے اصل بات کا علم ہوا تو اس کے سامنے تمہاری بھی رسوائی ہو گی اور میری بھی۔ اس لئے اس بات کو تم اپنے تک محدود رکھو اور جلد سے جلد اپنی اس ناکامی کو کامیابی میں بدل دو۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے''۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ لیکن یہ تو بتا دیں کہ اسٹیفن کہاں ہے۔ اگر وہ واپس آ گیا ہے تو اب تک وہ مجھ سے ملا کیوں نہیں ہے''۔ ڈیشا نے کہا۔

''میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ میں نے اسے واپس بلایا ہے یہ نہیں کہا کہ وہ پاکیشیا سے واپس یہاں پہنچ چکا ہے۔ اس سے میری ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔ میں نے اسے مشن ڈراپ کر کے فوری

طور پر واپس آنے کا کہا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ایک دو روز میں اپنے چھوٹے موٹے کام نپٹا کر واپس آ جائے گا''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''چھوٹے موٹے کام۔ اب کون سے کام ہیں اس کے''۔ ڈیشا نے چونک کر کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے مشن سے مطلب ہوتا ہے۔ کسی کے نجی کاموں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر وہ پاکیشیا میں ہے تو کیا میں اس سے مل سکتی ہوں''۔ ڈیشا نے گرانڈ ماسٹر کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوشش بھی نہ کرنا۔ اسے واپس آنے دو اور تم خود جانے کی تیاری کرو۔ تمہارے کاغذات تیار ہی ہوں گے۔ بہتر ہو گا کہ تم آج کی ہی کسی فلائٹ سے پاکیشیا پہنچ جاؤ۔ تمہارے پاس وقت کم ہے اور کام زیادہ اس لئے ایک ایک لمحے کو اہم سمجھو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنی غلطی کو سدھار لو''...... گرانڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے گرانڈ ماسٹر۔ میں آج ہی پاکیشیا روانہ ہو جاتی ہوں۔ اب میں مشن مکمل کرنے کے بعد ہی آپ سے اور اسٹیفن سے ملوں گی اور اس بار مجھے پاکیشیا کی ایک ایک اینٹ ہی کیوں نہ گرانی پڑے میں گرا کر وہاں سے اصل فارمولے کی فلم ضرور لاؤں

گی''۔ ڈیشا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''اب تم جا سکتی ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو ڈیشا ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''او کے گرانڈ ماسٹر''...... ڈیشا نے کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا ایک نوجوان جو شکل و صورت سے انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا چونک پڑا۔ اس نے نیلی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر ذہانت اور آنکھوں میں مکاری کے ساتھ ساتھ انتہائی درشتگی اور کرختگی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ آرام کرسی پر بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ سیل فون اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے سیدھا ہو کر کپ میز پر رکھا اور سیل فون اٹھا لیا۔ اسکرین پر ایک نیا نمبر فلیش کر رہا تھا۔ نوجوان نے ایک بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''اے بول رہا ہوں''...... نوجوان نے سخت اور کھردرے سے لہجے میں کہا۔

''کیری بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ۔ کیوں کال کیا ہے''......نوجوان نے منہ بنا کر کہا جیسے اس وقت اس آدمی کا کال کرنا اسے پسند نہ آیا ہو۔

''باس۔ آپ کو جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہو گا۔ ورنہ آپ خطرے میں آ جائیں گے''...... دوسری طرف سے کیری نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا''...... نوجوان نے چونک کر کہا جو ایکریمین تنظیم اسپارگن کا ٹاپ ایجنٹ اسٹیفن تھا۔

''ایس ایس تھری ڈیوائس کے ذریعے آپ کو ٹریک کیا جا رہا ہے باس۔ اگر آپ فوراً وہاں سے نہ نکلے تو وہ لوگ کسی بھی وقت آپ تک پہنچ جائیں گے''...... کیری نے کہا تو نوجوان بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ میں نے تو ایس ایس تھری ڈیوائس کو بلاسٹ کر دیا ہے پھر اس کے ذریعے مجھے کیسے ٹریک کیا جا سکتا ہے۔ نانسنس''...... اسٹیفن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں سچ بول رہا ہوں باس۔ ڈیوائس بلاسٹ نہیں ہوئی ہے۔ آپ کے حکم پر میں ڈیوائس کی چیکنگ کر رہا تھا باس۔ چیکنگ کے دوران پتہ چلا کہ ڈیوائس بلاسٹ نہیں ہوئی ہے۔ مشین سے پتہ چلا ہے کہ ڈیوائس کو اس لڑکی کے جسم سے نکال لیا گیا ہے اور اس

ڈیوائس کو راڈار میٹر مشین میں ایڈجسٹ کر دیا گیا ہے جس کے ذریعے ڈیوائس کا ڈیٹا چیک کیا جا رہا ہے بلکہ یہ بھی چیک کیا جا رہا ہے کہ اس ڈیوائس کو کہاں سے اور کس ریموٹ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا اور وہ ریموٹ کنٹرول آپ کے پاس ہے باس جس سے آپ کی ٹریکنگ شروع ہو گئی ہے اور دشمن کسی بھی وقت آپ کے سر پر پہنچ سکتا ہے اس لئے آپ کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ آپ اس جگہ کو فوری طور پر چھوڑ دیں''...... کیری نے جواب دیا تو اسٹیفن کی آنکھیں حیرت سے سکڑتی چلی گئیں۔

''تم ہوش میں تو ہو ایس ایس تھری کو میں نے سپیشل پاور ریموٹ سے بلاسٹ کیا تھا۔ پھر وہ کیسے بلاسٹ ہونے سے بچ سکتی ہے اور وہ ڈاکٹر رخسار''...... اسٹیفن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر رخسار بھی زندہ ہے باس۔ آپ ایسا کریں کہ آپ فوراً میرے پاس آ جائیں۔ ڈیوائس کا سارا ڈیٹا میری مشین میں فیڈ ہو چکا ہے۔ آپ آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اسے کیسے ٹریک کیا جا رہا ہے''...... کیری نے کہا تو اسٹیفن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں''...... اسٹیفن نے کہا اور سیل فون کان سے ہٹا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے فوری طور پر اپنا سارا سامان سمیٹ کر ایک بریف کیس میں ڈالا اور پھر وہ مین دروازے کی طرف

جانے کی بجائے کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس کمرے میں آ کر وہ دوسرے کمرے کی کھڑکی کی طرف لپکا۔ ابھی وہ کھڑکی کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے اسے تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ اس نے سانس روکنا چاہا لیکن دیر ہو گئی تھی۔ گیس ایک لمحے میں اس کے دماغ تک پہنچ گئی۔ وہ لہرایا اور پھر الٹ کر گرتا چلا گیا۔

جس طرح اندھیرے میں دور جگنو سا چمکتا ہے ایسے ہی روشنی کا ایک نقطہ اس کے دماغ میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ اس نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا وہ ایک ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا البتہ وہاں ایسی ہی کئی راڈز والی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دیواروں پر نئے اور پرانے دور کے تشدد کرنے والے آلات لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے میں سوائے اس کے کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے یہاں کون لایا ہے''...... اسٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ غور سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ شعور جاگتے ہی سابقہ منظر اس کے دماغ میں کسی فلم کی طرح گھوم گیا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا کافی پی رہا تھا کہ اس کے ایک ساتھی کیری کا اسے فون آیا

جس نے اسے بتایا کہ اس نے ایس ایس تھری ڈیوائس جو اس نے ڈاکٹر رخسار کے جسم میں لگائی ہوئی تھی اور جسے اس نے ایک ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کر دیا تھا۔ وہ ڈیوائس بلاسٹ نہیں ہوئی ہے۔ اس ڈیوائس کو نہ صرف ڈاکٹر رخسار کے جسم سے نکال لیا گیا ہے بلکہ اسے کسی خصوصی مشین کے ذریعے چیک بھی کیا گیا ہے اور اس ڈیوائس کی مدد سے اسے ٹریک بھی کیا جا رہا ہے۔ کیری نے اسے فوری طور پر جگہ چھوڑنے کا کہا تھا۔ اسٹیفن وہاں سے نکلنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتا اسے تیز اور ناگوار بو محسوس ہوئی جس سے وہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہ جانتا تھا۔ اسے اب یہاں نئی جگہ پر ہوش آیا تھا۔

''کون ہے۔ کون لایا ہے مجھے یہاں''...... اسٹیفن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو خوش شکل نوجوان، ایک سوئس نژاد لڑکی اور ان کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام دیو اندر داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر اسٹیفن چونک پڑا۔

''کون ہو تم۔ میں کہاں ہوں اور مجھے اس طرح سے یہاں کیوں جکڑا گیا ہے''...... انہیں دیکھتے ہی اسٹیفن نے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

''دھیرے بھائی۔ دھیرے۔ ایک ساتھ اتنے سوال کرو گے تو

میں جواب کیسے دوں گا''...... سب سے آگے آنے والے نوجوان نے جھکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم ہو کون''...... اسٹیفن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ کے کسی حصے میں اس نوجوان کی تصویر موجود تھی لیکن اس وقت اس کا ذہن چونکہ ڈسٹرب تھا اس لئے اس کا دماغ اس چہرے کو پہچان نہیں رہا تھا۔

''میں خدائی فوجدار ہوں اور یہ میرے چیلے اور یہ اکلوتی لڑکی میری چیلی ہے''...... نوجوان نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ آگے آ کر سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ سوئس نژاد لڑکی اس کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ دوسرا خوش شکل نوجوان اور سیاہ فام دیو ان کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ سیاہ فام دیو کے پہلوؤں میں ہولسٹر لٹک رہے تھے جن سے بھاری دستے والے ریوالور صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا چاہتے ہو مجھ سے''...... اسٹیفن نے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سے تو کچھ نہیں چاہتا البتہ اس لڑکی سے چاہتا ہوں کہ یہ مجھ سے شادی کر لے لیکن نہ یہ مانتی ہے اور نہ اس کا بھائی''۔ نوجوان نے معصوم سے لہجے میں کہا تو لڑکی چونک کر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ صاف صاف بتاؤ کون ہو تم اور مجھے اس

طرح اغوا کر کے یہاں لانے کا تمہارا مقصد کیا ہے''...... اسٹیفن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سب کچھ بتاتا ہوں۔ پہلے تم اپنا نام تو بتاؤ''...... نوجوان نے کہا۔

''میرا نام۔ میرا نام مارٹن ہے''...... اسٹیفن نے کہا۔

''جھوٹ سے مجھے ہی نہیں ان سب کو بھی نفرت ہے۔ سچ بتاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہو گا ورنہ......'' نوجوان نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ میرا نام مارٹن ہے۔ مارٹن ایمرے میرا تعلق کرانس سے ہے۔ میں یہاں سیاحت کے لئے آیا ہوں۔ تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو میرا بریف کیس لاؤ۔ اس میں میرے سارے اوریجنل کاغذات موجود ہیں۔ کیا تمہارے ملک میں آنے والے سیاحوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ بولو''...... اسٹیفن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''پوری دنیا کا اصول ہے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور برے لوگوں کے ساتھ برا''...... نوجوان نے کہا۔

''لیکن میں نے ایسا کیا کیا ہے جو تم میرے ساتھ اس قدر برا سلوک کر رہے ہو۔ مجھے میرا سیل فون دو۔ میں ابھی اپنے ملک کے سفارت خانے سے بات کرتا ہوں۔ کہاں ہے میرا سیل فون''۔ اسٹیفن نے کہا۔

''کیا تمہارے ملک کا سفارت خانہ ثابت کر سکتا ہے کہ تم اچھے ہو برے نہیں''...... نوجوان نے بڑی معصومیت سے کہا۔

''ہاں۔ کرانسی سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری مارجین میرا دوست ہے۔ اس سے بات کر لو۔ وہ تمہیں میری شرافت کے تمام ثبوت فراہم کر سکتا ہے''...... اسٹیفن نے فوراً کہا۔

''اس بے چارے کو کیوں تکلیف دے رہے ہو۔ تم خود ہی بتا دو کہ تم کتنے شریف ہو اور تمہارے ساتھ کتنے اشرافیہ موجود ہیں''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

''اشرافیہ۔ کیا مطلب''...... اسٹیفن نے چونک کر کہا۔

''جوزف''...... نوجوان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے پیچھے کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... سیاہ فام دیو ہیکل آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے یہاں لے آؤ''...... نوجوان نے کہا۔

''اوکے باس''...... سیاہ فام دیو ہیکل نے کہا اور پلٹ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کسے بلا رہے ہو اور تم ہو کون۔ اپنا نام تو بتاؤ''...... اسٹیفن نے کہا۔

''تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم مجھے بخوبی جانتے ہو میرا نام اور میرے کام کا بھی تمہیں پتہ ہے''...... نوجوان نے

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تو اسٹیفن نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''نہیں۔ میں تمہیں نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے پہلے کبھی تمہیں دیکھا ہے''...... اسٹیفن نے کہا۔

''جھوٹ بولتے رہو گے تو کوّے تمہارے سر پر چونچیں مارنا شروع کر دیں گے اور تمہارا سارا سر گنجا کر دیں گے''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا سمجھے تم''...... اسٹیفن نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ لڑکی پر نظر پڑتے ہی اسٹیفن کو اپنا دل بری طرح سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔ لڑکی کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آ رہی تھی۔

''آؤ۔ بیٹھو بہن''...... نوجوان نے لڑکی سے کہا اور سوئس نژاد لڑکی کو اشارہ کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر اس لڑکی کے پاس چلی گئی۔ وہ لڑکی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائی اور اپنے ساتھ موجود ایک خالی کرسی پر بٹھا دیا۔

''اسے پہچانتے ہو''...... نوجوان نے اسٹیفن مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ کون ہے یہ''...... اسٹیفن نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

''اگر تم اسے نہیں جانتے تو پھر تم نے اس کے جسم میں ایس

ایس تھری ڈیوائس کیوں لگائی تھی اور ریموٹ کنٹرول سے اس ڈیوائس کو بلاسٹ کر کے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی''۔ نوجوان نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم کیا کہہ رہے ہو میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم نے مجھے یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ مجھے ایک بار آزاد کرو۔ میں اپنے سفارت خانے سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں اور بس''...... اسٹیفن نے غراتے ہوئے کہا۔

''کون سے سفارت خانے سے کرانسی یا پھر ایکریمی''۔ نوجوان نے مسکرا کر کہا جو عمران تھا تو اسٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

''ایکریمیا سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں کرانسی نژاد ہوں اور کرانس سے ہی آیا ہوں''...... اسٹیفن نے غرا کر کہا۔

''کرانس سے تو تم مارٹن ایمرے کے نام سے آئے ہو جبکہ ایکریمیا میں تمہارا نام کچھ اور ہے۔ کیا نام ہے اس کا ٹائیگر''۔ عمران نے پہلے اس سے اور پھر اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اسٹیفن''...... ساتھ کھڑے نوجوان نے کہا تو اپنا نام سن کر اسٹیفن کا سینے میں دھڑکتا ہوا دل رک سا گیا۔

''اسٹیفن۔ کون اسٹیفن''...... اسٹیفن نے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

''وہی اسٹیفن جو ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی اسپارگن کا ٹاپ ایجنٹ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسٹیفن اسے

گھور کر رہ گیا۔

''تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے نہ میں اسٹیفن ہوں اور نہ ہی میرا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق ہے۔ میں کرانس سے آیا ہوں۔ تم میرے کاغذات دیکھ سکتے ہو''...... اسٹیفن نے کہا۔

''تمہارے کاغذات اور تمہارا سامان ہم دیکھ چکے ہیں۔ جو کچھ تم بظاہر تھے اور جو تم درحقیقت ہو تمہارا سب کچھ ہمارے سامنے ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... اسٹیفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تمہیں شاید اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ تمہارا میک اپ صاف ہو چکا ہے۔ کہو تو آئینہ دکھاؤں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسٹیفن کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

''مم۔ مم۔ میک اپ''...... اس کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ ایسے تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ جوزف اسے آئینہ لا کر دکھاؤ۔ بے چارے نے کافی عرصے سے اپنا اصل چہرہ نہیں دیکھا ہو گا۔ دکھا دو اسے اس کا اصل چہرہ''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک آئینہ نکالا اور اسے لے کر واپس آ گیا۔ وہ اسٹیفن کے سامنے آیا اور پھر اس نے آئینہ اس کے سامنے کر دیا۔ آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر اسٹیفن

نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم نے میرا میک اپ کیسے صاف کر دیا عمران۔ میں نے تو میٹل کائیک پلس میک اپ کر رکھا تھا جسے نہ تو کسی صورت میں چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ واش کیا جا سکتا تھا''...... اسٹیفن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ۔ آئینہ دیکھتے ہی تمہارا تو دماغ بھی روشن ہو گیا ہے اور تمہیں میرا نام بھی یاد آ گیا ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو اسٹیفن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ظاہر ہے جب تم نے میرا میک اپ صاف کر دیا ہے تو پھر مجھے تم سے خود کو چھپانے کی کیا ضرورت ہے''...... اسٹیفن نے منہ بنا کر کہا۔

''اسے عقلمندی کہتے ہیں اور مجھے عقل مند لوگ اچھے لگتے ہیں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''بتاؤ۔ تم نے میرا میک اپ کیسے چیک کیا اور اسے صاف کیسے کیا''...... اسٹیفن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کسی لوشن یا کسی میک اپ واشر سے واقعی تمہارا میک اپ صاف نہیں ہوا تھا لیکن مجھے شک تھا کہ تم میک اپ میں ہو۔ میں نے خنجر کی نوک کا استعمال کیا اور جب میں نے تمہارے چہرے پر خنجر کی نوک سے ہلکا سا کٹ لگایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تمہارے چہرے پر میک ہے۔ میں نے تمہارے چہرے کے ٹریسر حاصل کئے

اور پھر لیبارٹری میں جا کر جب تجزیہ کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے میٹل کائیک پلس میک اپ کر رکھا ہے جسے واقعی سائنسی آلات سے چیک نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی میک اپ واشر سے صاف کیا جا سکتا ہے۔ اس میک کو صاف کرنے کا ایک سمپل سا طریقہ ہے کہ تمہارا چہرے پر الکوحل لگا دیا جائے۔ الکوحل چند ہی لمحوں میں اس میٹل مائیک پلس میک اپ کو بھاپ بنا کر غائب کر دیتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جیسے ہی میرے سامنے تمہارا اصل چہرہ آیا میں نے تمہیں پہچان لیا اور اس کے بعد معلومات فراہم کرنے والی ایک خفیہ آرگنائزیشن سے تمہارا سارا کچا چٹھا سامنے آ گیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جو بھی ہے۔ تم نے مجھے یہاں لا کر اچھا نہیں کیا ہے۔ میں ان ایجنٹوں میں سے نہیں ہوں جو تم سے ڈرتے ہیں یا تمہارے سامنے اپنا منہ کھول دیتے ہیں''...... اسٹیفن نے کہا۔

''میں نے کب کہا کہ تم عام ایجنٹ ہو۔ میں تو بڑی شرافت سے اور نہایت نرم لہجے میں تم سے بات کر رہا ہوں۔ اگر تم عام ایجنٹ ہوتے تو تم اس طرح سے آرام سے نہ بیٹھے ہوتے۔ میرے ساتھی اب تک تمہارا منہ کھلوانے کے لئے تمہارا حلیہ بگاڑ دیتے۔ تمہاری بوٹیاں اُڑا دیتے۔ تم ٹاپ ایجنٹ ہو اور ٹاپ ایجنٹ خصوصی طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں جن پر ہر قسم کا تشدد بے کار ہوتا ہے۔ میں تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بھی بنا دوں تب بھی تم اپنی زبان

نہیں کھولو گے''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''پھر تم نے مجھے اس طرح سے کیوں جکڑا ہوا ہے''...... اسٹیفن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ تم سے دوستانہ انداز میں بات کر سکوں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا بات''...... اسٹیفن نے پوچھا۔

''تم اس لڑکی جس کا نام ڈاکٹر رخسار ہے کے پیچھے کیوں ہو اور اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو یہ سب تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سے جو معلوم کرنا تھا وہ میں پہلے ہی معلوم کر چکا ہوں ۔ مجھے بس تم سے یہ پوچھنا ہے کہ تمہاری ایجنسی جس کا نام اسپارگن ہے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ مجھے اس کا پتہ بتا دو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں تمہیں چھوڑ دوں گا پھر تم ایکریمیا جا کر اپنی منگیتر ڈیشا کے ساتھ جہاں مرضی چلے جانا میں تمہیں نہیں روکوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ڈیشا۔ تم ڈیشا کے بارے میں کیسے جانتے ہو اور یہ تم نے کیا کہا ہے کہ تم نے مجھ سے جو معلوم کرنا تھا وہ سب معلوم کر چکے ہو۔ کیا مطلب ہوا ان باتوں کا''...... اسٹیفن نے چونک کر کہا۔

''اتنے بڑے ایجنٹ ہو کر اور تمہیں ابھی تک اس بات کا بھی احساس نہیں ہوا کہ تم کتنی دیر تک بے ہوش رہے ہو اور اس بے ہوشی کے عالم میں تم پر کیا گزری ہے''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا تو اسٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تت تت۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو''۔ اسٹیفن نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے دماغ میں یکلخت زہریلی چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئی تھیں۔

''تم پچھلے چھ گھنٹوں سے بے ہوش تھے مسٹر اسٹیفن۔ تمہارا اصل چہرہ سامنے آتے ہی میں نے تمہیں سپیشل ڈوز دی تھی۔ اس سپیشل ڈوز کا نام زنک ٹرائیو ہے اور میرے خیال میں زنک ٹرائیو کا سن کر تمہارے دماغ کی بتی یقیناً جل اٹھی ہو گی''...... عمران نے کہا تو اسٹیفن کے چہرے پر زلزلے کے سے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''زنک ٹرائیو۔ کیا مطلب تم نے مجھے زنک ٹرائیو ڈرگز دیا تھا''۔ اسٹیفن نے حیرت سے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ اس ڈرگز سے تمہاری جسمانی حالت اور خاص طور پر دماغی حالت انتہائی کمزور ہو گئی تھی۔ میں نے تمہیں قابو کرنے کے لئے زنک ٹرائیو کا ڈبل ڈوز دیا تھا جس نے تمہارے دماغ کو مکمل طور پر کمزور کر دیا تھا۔ تمہارا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے محروم ہو گیا۔ اس کے بعد میرا کام آسان ہو گیا اور میں نے تمہیں اپنی ٹرانس میں لیا اور اس کے بعد میرے سوال تھے اور تمہارے جواب اور تم نے بڑی خوشی سے اور بڑے اعتماد سے میرے ہر سوال کا جواب دے دیا اور وہ ساری باتیں بتا دیں جو میں نے تم سے پوچھی تھیں۔ اب یہ نہ پوچھنا کہ میں نے تم سے کیا پوچھا تھا۔

تمہاری آسانی کے لئے یہ بتا دیتا ہوں کہ تم ڈاکٹر رخسار کے پیچھے کیسے آئے تھے۔ کیوں آئے تھے اور اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تم نے میرے ہر سوال کا جواب دے دیا لیکن جب میں نے تم سے اسپارگن کے ہیڈ کوارٹر کا پوچھا تو تم خاموش ہو گئے۔ تمہارے دماغ کو میں مزید کمزور کرنے کے لئے تمہیں مزید ڈرگز کی ڈوز نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے جب تمہارا دماغ چیک کیا تو پتہ چلا کہ اس مرحلے پر آ کر تمہارا دماغ لاکڈ ہو گیا ہے۔ تم ہر بات بتا سکتے ہو لیکن جیسے ہی تم سے اسپارگن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھا جائے یا اس کا پتہ معلوم کیا جائے تو تمہارا دماغ آٹو میٹک طور پر لاکڈ ہو جاتا ہے اور اگر تمہارے دماغ کے لاکڈ حصے کو زبردستی کھولنے کی کوشش کی گئی تو تمہیں برین ہیمبرج ہونے کا خدشہ ہو سکتا تھا اور تم مر سکتے تھے اس لئے میں نے تم پر مزید کوئی دباؤ نہ ڈالا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ لاک صرف تمہاری بے ہوشی کی حالت تک محدود ہے۔ اگر تم ہوش میں ہو اور اپنی مرضی سے سب کچھ بتانا چاہو تو تمہارا لاکڈ مائنڈ اوپن ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجھے مجبوراً تمہیں زندہ بھی رکھنا پڑا اور تمہیں ہوش میں بھی لانا پڑا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سن کر اسٹیفن کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے اس کے سامنے عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت مخلوق ہو۔

''تت تت۔ تم نے میرا مائنڈ اسکین کیا ہے۔ تم تم.....'' اسٹیفن نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اسکین نہیں کیا۔ صرف ٹرانس میں لے کر کچھ معلومات حاصل کی ہیں''...... عمران نے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

''لل لل۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے مجھے زنک ٹرائیو ڈرگز دیا تھا تو پھر میں خود کو نارمل حالت میں کیوں محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے اس ڈرگ کی اپنے جسم میں موجودگی کا احساس کیوں نہیں ہو رہا ہے''...... اسٹیفن نے عمران کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں ہوش میں لانے کے لئے ظاہر ہے مجھے اینٹی ڈوز دینا پڑی تھی۔ اگر اینٹی ڈوز نہ دیتا تو اس ڈرگ کا اثر تمہیں کئی روز تک بے ہوش رکھتا۔ اس اینٹی ڈوز کی وجہ سے تم چھ گھنٹوں میں ہی ہوش میں آ گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ کہ تم نے مجھے اپنے ٹرانس میں لے لیا تھا۔ رئیلی ویری بیڈ''...... اسٹیفن نے غصے سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''اب بتاؤ تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا پھر میں تمہیں واقعی آف کر دوں''...... اس بار عمران نے سنجیدگی اور قدرے سرد لہجے میں کہا۔

''تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم نے مجھے اپنے ٹرانس میں لے کر میرے منہ سے ہر راز اگلوا لیا ہے اس

سے بڑھ کر میرے لئے شکست اور رسوائی کیا ہو سکتی ہے۔ ٹاپ ایجنٹوں کے سینے میں چھپے ہوئے راز ہی اس کا اثاثہ ہوتے ہیں جب وہ راز دوسروں کے سامنے افشا ہو جائیں تو پھر ٹاپ ایجنٹ کے پاس باقی رہ ہی کیا جاتا ہے۔ تم مجھے گولی مار دو۔ شکست اور ناکامی کے اس احساس کے ساتھ میں زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ مار دو مجھے۔ ابھی مار دو''...... اسٹیفن نے غصے اور بے بسی کے عالم میں بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''مجھے اسپارگن ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو تو میں تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں تمہیں ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دوں گا وہ بھی اتنی آسانی سے''...... اسٹیفن نے غرا کر کہا۔

''تم آسانی سے بتاؤ گے یا مشکل سے میں یہ تو نہیں جانتا لیکن مجھے یقین ہے کہ تم مجھے ہیڈ کوارٹر کا پتہ ضرور بتاؤ گے''۔ عمران نے کہا۔

''بھول ہے تمہاری۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن اپنے ملک اور اپنی ایجنسی سے غداری نہیں کر سکتا۔ سمجھے تم''...... اسٹیفن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''مجھ میں سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ میری ساتھی کہتی ہے کہ میں ناسمجھ ہوں جو آج تک اسے اور اس کے جذبات کو نہیں سمجھ سکا تو پھر میں بھلا تمہاری باتیں آسانی سے کیسے سمجھ سکتا ہوں''۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب تمہیں ساری حقیقت کا پتہ چل چکا ہے۔ یہ لڑکی بھی تمہارے پاس ہے۔ اب تک اس نے یقیناً تمہیں وہ مائیکرو فلم بھی دے دی ہو گی جس میں ٹی بی ایم فارمولا موجود ہے۔ پھر تم مجھ سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیوں پوچھ رہے ہو۔ اسپارگن ہیڈ کوارٹر سے تمہارا کیا کام''...... اسٹیفن نے کہا۔

''بتاتا ہوں۔ تم جس فارمولے کو اس لڑکی سے حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ وہ فارمولا تمہاری منگیتر ڈیشا تم سے پہلے حاصل کر کے ایکریمیا واپس پہنچ گئی ہے''...... عمران نے کہا تو اسٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

''ڈیشا۔ کیا مطلب۔ ڈیشا کا یہاں کیا کام''...... اسٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے ذہن کو کھنگالنے سے مجھے پتہ چلا ہے کہ تم واقعی اس بات سے انجان تھے کہ تمہارے پیچھے ڈیشا بھی یہاں موجود تھی۔ وہ نہ صرف تمہاری نگرانی کر رہی تھی بلکہ تمہاری طرح وہ بھی اس فارمولے کی مائیکرو فلم تلاش کر رہی تھی۔ تم سے پہلے وہ ڈاکٹر ابراہیم تک پہنچ گئی جس کے پاس ڈاکٹر رخسار نے فارمولے والی فلم امانتاً رکھوائی تھی۔ اس نے فارمولا حاصل کیا اور یہاں سے فوراً نکل گئی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا۔ ڈیشا اگر پاکیشیا میں ہوتی تو اسے مجھ

سے چھپنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ جو بھی کرتی مجھے بتا کر کرتی اور گرانڈ ماسٹر نے مجھے اکیلا اس مشن پر بھیجا تھا۔ ڈیشا تو چھٹی پر تھی اور وہ سوئٹرز لینڈ گئی ہوئی ہے۔ میری اس سے بات بھی ہوئی ہے اور میں نے اس کی لوکیشن چیک کی تھی وہ سوئٹرز لینڈ میں ہی موجود تھی''...... اسٹیفن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اس نے تمہارے ساتھ گیم کھیلی ہے اسٹیفن۔ اس نے یقیناً کمپیوٹرائزڈ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہو گا۔ یہاں موجود ہونے کے باوجود اس نے تم پر یہی ظاہر کیا کہ وہ سوئٹرز لینڈ میں موجود ہے جبکہ ایسا نہیں تھا۔ تم سے زیادہ وہ فعال تھی اور ڈاکٹر رخسار کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہ ہر اس جگہ پہنچ گئی جہاں جہاں سے ڈاکٹر رخسار ہو کر پاکیشیا پہنچی تھی۔ اس نے سراغ لگایا اور پھر ڈاکٹر ابراہیم تک پہنچ گئی۔ اس نے ڈاکٹر ابراہیم اور اس کی فیملی کو ظلم کا نشانہ بنایا اور اس سے مائیکرو فلم حاصل کی اور یہاں سے نکل گئی''...... عمران نے کہا۔

''میں تمہاری ان باتوں پر کیوں یقین کروں۔ تم مجھ سے جھوٹ بھی تو بول سکتے ہو''...... اسٹیفن نے غرا کر کہا۔

''اگر تم مجھے بخوبی جانتے ہو تو پھر تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر تمہیں ڈیشا کے بارے میں یہ سب کیسے پتہ چلا''۔

اسٹیفن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''تم سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم ڈاکٹر رخسار کو ہوش میں لائے تو اس نے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ ڈاکٹر ابراہیم کا پتہ چلتے ہی ہم اس کی طرف روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر ابراہیم کے گھر میں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے۔ ان کیمروں میں ڈیشا کی فوٹیج آ گئی تھیں۔ ان تصاویر کو پرنٹ کیا گیا اور پھر ہم نے ماسٹر کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا استعمال کیا تو ہمارے سامنے ڈیشا کا اصل چہرہ آ گیا۔ اس کے بارے میں ہم نے فوری طور پر ایکریمیا میں موجود فارن ایجنٹوں سے رابطہ کیا۔ ان ایجنٹوں نے تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے معلوم کر لیا کہ ڈیشا واپس ایکریمیا پہنچ چکی ہے۔ اس نے ڈاکٹر ابراہیم اور اس کی فیملی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور اس سے فارمولے کی فلم کیسے حاصل کی تھی اس کی تفصیلات ہمارے پاس موجود ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو تم مجھ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس لئے پوچھ رہے ہو کہ تم وہاں جا کر فلم واپس حاصل کر سکو''...... اسٹیفن نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ یہ فارمولا پاکیشیا کے لئے ہے اور اس کے لئے ڈاکٹر رخسار اور اس کے والد نے بے حد تکلیفیں اٹھائی ہیں اور ہماری معلومات کے مطابق ڈاکٹر رخسار کے والد ڈاکٹر حسن درانی کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے پاکیشیا کے لئے جو تکالیف اٹھائی

ہیں اور فارمولے کو پاکیشیا لانے کے لئے جتنے بھی جتن کئے ہیں ہم
انہیں رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ فارمولا پاکیشیا کے لئے بنایا گیا
تھا اس لئے اس فارمولے کو عملی شکل دینا پاکیشیا کا ہی حق ہے اور
میں اس فارمولے کو پاکیشیا واپس لانا چاہتا ہوں اور میں ایسا ہر
صورت میں کروں گا''...... عمران نے کہا تو چند لمحے اسٹیفن اس کی
طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''ڈیشا نے اگر فلم حاصل کر لی ہے تو اس نے یقیناً وہ فلم اب
تک گرانڈ ماسٹر کو پہنچا دی ہو گی اور گرانڈ ماسٹر اصل میں کون ہے
اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ نہ میں اور نہ ہی ڈیشا یا
اسپارگن کا کوئی اور ایجنٹ''...... اسٹیفن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم مجھ سے اسپارگن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھنا چاہتے
ہو نا تو سنو۔ اسپارگن کا کوئی ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ اسپارگن کے چیف
گرانڈ ماسٹر کے ایک نہیں ہزاروں روپ ہیں۔ وہ کبھی کسی روپ
میں ہوتا ہے اور کبھی کسی۔ کب وہ کہاں ہوتا ہے اس کے بارے
میں کوئی نہیں جانتا۔ وہ ہمیشہ خفیہ رہتا ہے اور جب بھی ہمارے
سامنے آتا ہے نئے اور الگ روپ میں آتا ہے۔ ہمارے پاس اس
کا کوئی رابطہ نمبر نہیں ہے لیکن وہ ہم سب سے رابطہ رکھتا ہے اور
ضرورت پڑنے پر وہ ہمارے پاس نہیں آتا بلکہ ہمیں کال کر کے
بلاتا ہے۔ ہمیں بلانے کے لئے وہ کسی جگہ کا بھی انتخاب کر لیتا

ہے۔ ہم اس کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہ ہم
سے نئے نئے روپ میں ملتا ہے اور ہمیں ہدایات دیتا ہے اور ہم
اس کا ہر حکم بجا لاتے ہیں''...... اسٹیفن نے کہا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اسپارگن کا کوئی مستقل ہیڈ کوارٹر نہیں
ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ گرانڈ ماسٹر جس جگہ ہوتا ہے وہی اس کا ہیڈ کوارٹر بن
جاتا ہے اور پھر وہ جب چلا جاتا ہے تو سب کچھ ختم ہو جاتا
ہے''...... اسٹیفن نے جواب دیا۔

''اسی لئے آج تک اس کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں چل
سکا کہ وہ کون ہے اور اس کا اصل ٹھکانہ کون سا ہے''...... عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی اس کی کامیابی کا راز بھی ہے''...... اسٹیفن نے
جواب دیا۔

''ضرورت پڑنے پر اگر تمہیں، میرا مطلب ہے اسپارگن کے
کسی ایجنٹ کو اس سے بات کرنی ہو تو''...... عمران نے کہا۔

''ہم اسپارگن کے ایجنٹ ہیں اور اسپارگن کے چیف کو ہر بات
کا علم ہوتا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں جب
چاہے جہاں چاہے مانیٹر کر سکتا ہے۔ اس نے ہمارے جسموں میں
ایس ایس تھری چپ لگائی ہوئی ہے۔ اس چپ سے وہ ہمارے نمبر
بھی ٹریس کر لیتا ہے اور ہماری لوکیشن بھی۔ اس طرح اسے ہم سے

رابطہ کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا''...... اسٹیفن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات سچ ہے۔ میں نے چیک کیا ہے واقعی تمہارے جسم میں ایس ایس تھری چپ لگی ہوئی ہے۔ میں نے اسے چھیڑنے اور تمہارے جسم سے نکالنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ یہ تمہارا اور اسپارگن کا معاملہ ہے لیکن تم بے فکر رہو۔ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ اسپارگن تمہاری اس چپ کو نہ تو ہٹ کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے چیک کر سکتا ہے۔ اس وقت تمہیں مانیٹر کرنے والے کی آنکھوں کے سامنے سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہیں ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... اسٹیفن نے چونک کر کہا۔

''یہاں ایسے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں کہ اس چپ تک کسی بھی سیٹلائٹ یا کسی بھی سسٹم کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ تم کہاں ہو اور کس حالت میں ہو تمہارے گرانڈ ماسٹر کو معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یا ہونے والا ہے اس کے بارے میں اسپارگن کو کچھ علم نہ ہو سکے گا۔ تمہاری سہولت کے لئے میں نے ایک اور کام بھی کر دیا ہے۔ میں نے تمہاری ایک ویڈیو بنا کر اسے لائیو ٹیلی کاسٹ کر دیا ہے۔ اس ویڈیو میں یہی دکھایا گیا ہے کہ تم اپنی اس خفیہ رہائش گاہ میں ہو۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تم وہاں آرام کر رہے ہو۔ جب تک تمہارے جسم میں لگی ہوئی چپ کو باقاعدہ چیک نہ کیا جائے گا اس وقت تک اسپارگن کو

یہی نظر آتا رہے گا کہ تم سوئے ہوئے ہو اور وہ تمہارے سوئے ہوئے جسم کو اس چپ سے کنٹرول نہیں کر سکے گا۔ اسے تمہارے جاگنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تم جاگ جاؤ گے پھر وہ تم سے دوبارہ لنک کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ڈر اپنے دل سے نکال دو کہ میں نے تمہیں ٹرانس میں لے کر تم سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے بارے میں اسپارگن کو معلوم ہو جائے گا۔ یہی نہیں میں نے تم سے ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد تمہارے مائنڈ کو فریش اور فری بھی کر دیا ہے۔ تمہارے ذہن کے کسی گوشے میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے تمہیں کبھی ٹرانس میں لیا گیا تھا اور تم سے معلومات حاصل کی گئی تھیں''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تم یہ سب میرے لئے کیوں کر رہے ہو''...... اسٹیفن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر موجود تھا۔

''تم ایک ذہین اور بہادر ایجنٹ ہو اور میں تم جیسے ایجنٹوں کی قدر کرتا ہوں۔ تم جیسے ایجنٹوں کو ضائع نہیں ہونا چاہئے بس اور کچھ نہیں''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم مجھ پر شاید اس لئے یہ مہربانی کر رہے ہو کہ میں تمہاری چال میں آ جاؤں اور تمہیں اپنا ہمدرد سمجھ کر سب کچھ بتا دوں لیکن میں نے تمہیں جو بتایا ہے وہی سچ ہے''...... اسٹیفن نے کہا۔

''جانتا ہوں۔ تمہارے لہجے سے ہی مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اگر تمہیں میری باتوں پر یقین ہے تو پھر تم مجھے آزاد کر دو تا کہ میں یہاں سے نکل سکوں۔ ویسے بھی مجھے گرانڈ ماسٹر نے کال کر دیا تھا۔ اس نے مجھے مشن ڈراپ کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں اب واپس جانے کا ہی سوچ رہا تھا کہ تم نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ مجھے پتہ ہے تم نے اس ڈیوائس کی وجہ سے مجھے ٹریس کیا ہے جو میں نے ڈاکٹر رخسار کے جسم میں لگائی تھی۔ مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ میں نے اس ڈیوائس کو بلاسٹ کیا تھا لیکن ڈیوائس تباہ نہیں ہوئی تھی جبکہ چارجر سے مجھے یہی کاشن ملا تھا کہ ڈیوائس سے کانٹکٹ ہو گیا ہے اور وہ بلاسٹ ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں ظاہر ہے ڈاکٹر رخسار کے بھی ٹکڑے اُڑ جانے چاہئے تھے لیکن......'' اسٹیفن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ سب یہاں کے حفاظتی سسٹم کی مرہون منت ہے۔ اگر یہاں ہم نے حفاظتی انتظامات نہ کئے ہوتے تو واقعی تم اب تک ڈیوائس سمیت ڈاکٹر رخسار کو ختم کر چکے ہوتے۔ بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ تم نے چونکہ پاکیشیا میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی ہے جس سے پاکیشیا کے کسی ایک انسان کو بھی نقصان پہنچا ہو اس لئے میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ اب تم پاکیشیا میں نہیں رہ سکو گے۔ تمہارے

کاغذات میں نے متعلقہ آفس میں بھجوا دیئے ہیں۔ جلد ہی امیگریشن سے تمہیں اتھارٹی لیٹر جاری کر دیا جائے گا اور تمہیں بورڈنگ پاس بھی مل جائے گا۔ آج شام تک تمہیں یہاں سے ڈی پورٹ کر دیا جائے گا چونکہ تمہارے کاغذات کرانس کے بنے ہوئے ہیں اس لئے میں نے تمہیں کرانس بھجوانے کا ہی فیصلہ کیا ہے۔ تم کرانس جاؤ اور پھر اس کے بعد جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو''۔ عمران نے کہا تو اسٹیفن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تمہارے بارے میں جو بھی سنا تھا وہ سچ ہے۔ تم واقعی ایک اعلیٰ ظرف کے انسان ہو۔ اگر میری جگہ تم میری قید میں ہوتے تو میں تمہیں غیر ملکی ایجنٹ ہونے کے ناتے ایسا کوئی موقع نہ دیتا کہ تم یہاں سے زندہ جا سکتے''...... اسٹیفن نے اس بار نرم اور انتہائی تحسین بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہر انسان کی اپنی سوچ اور اپنی نیچر ہوتی ہے جو بدلی نہیں جا سکتی''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اگر تم مجھ پر اتنا ہی بھروسہ کر رہے ہو تو پھر تم مجھے اس راڈز والی کرسی سے آزاد کر دو۔ میں یہاں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا جس سے تمہیں یا تمہارے کسی ساتھی کو نقصان پہنچے۔ جب میرے کاغذات تیار ہو جائیں گے تو میں یہاں سے نکل کر خاموشی سے ایئر پورٹ چلا جاؤں گا اور فوری طور پر پاکیشیا سے نکل جاؤں گا''...... اسٹیفن نے کہا۔

''نہیں۔ تم جہاں موجود ہو یہاں سے تمہیں ایسے باہر جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جس خاموشی سے تمہیں یہاں لایا گیا ہے اسی خاموشی سے تمہیں تمہارے خفیہ ٹھکانے تک پہنچا دیا جائے گا پھر تم وہاں سے ائیر پورٹ چلے جانا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ تم واقعی میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرو گے اور مجھے یہاں سے زندہ جانے دو گے''...... اسٹیفن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ڈاکٹر رخسار بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''جوزف۔ تم اس کے پاس رکو۔ میں نے اسے فری ہینڈ دے دیا ہے لیکن اگر اس نے میرے فری ہینڈ کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو پھر تم اسے گولی مار دینا''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران، ٹائیگر، جولیا اور ڈاکٹر رخسار ایک ساتھ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''ڈیشا نے میری انا کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ وہ مجھے بتائے بغیر یہاں آئی اور اس نے میرے مشن کو خود مکمل کیا اور یہاں سے مجھے بتائے بغیر ہی نکل گئی۔ اس نے یہ سب کر کے میرے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچائی ہے۔ میں یہاں سے واپس جا کر اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے مجھ سے میرے حلق کا نوالہ چھینا ہے۔ میں

اس کی اسے سزا دے کر رہوں گا۔ بھیانک سزا تاکہ آئندہ وہ میرے کسی معاملے میں اپنی ٹانگ نہ اڑا سکے''...... اسٹیفن نے ان سب کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے جوزف کی طرف دیکھا جو اس کے سامنے تنا کھڑا تھا اور اس کی نظریں جیسے اسٹیفن پر ہی جم کر رہ گئی تھیں۔ اسی لمحے اچانک اسٹیفن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور پھر اسے ایسے جھٹکے لگنے لگے جیسے کرسی میں یکلخت تیز رو دوڑ گئی ہو اور اسے زبردست شاکس لگ رہے ہو۔ یہ دیکھ کر جوزف تیزی سے اس کی طرف لپکا لیکن اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور جوزف کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور دیو نے اس کے سینے پر گرز مارا ہو۔ وہ اچھلا اور پھر اُڑتا ہوا پیچھے ایک صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت الٹ کر گرتا چلا گیا۔ گرتے ہی وہ تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر اس کی نظریں جیسے ہی راڈز والی کرسی پر پڑیں تو یہ دیکھ کر وہ اچھل پڑا کہ جس کرسی پر چند لمحے پہلے اسٹیفن جکڑا ہوا تھا۔ اب وہاں اس کی لاش کے ٹکڑے اور خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ اس کے گوشت کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے۔ یہ سب دیکھ کر جوزف کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ باس باس کہتا ہوا مڑا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

یہ ایک کافی بڑی عمارت تھی جس پر ہائی اسکائی کلب کا بڑا سا
سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ چھ منزلہ عمارت تھی۔ اس عمارت کے
پانچویں فلور پر ایک خاصا بڑا اور جدید انداز کا آفس تھا جس میں
جدید اور بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک چھوٹے قد لیکن بھینسے
جیسے جسم کا مالک آدمی اونچی نشست والی بڑی کرسی میں بھی پھنسا
ہوا بیٹھا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کا سر گنجا تھا۔ اس کی آنکھیں جیسے
باہر کو نکلی ہوئی نظر آتی تھیں۔ پیشانی گول اور ابھری ہوئی تھی اور
اس کے جبڑے بڑے اور ٹھوڑی کسی ہتھوڑے کی طرح آگے کی
طرف نکلی ہوئی تھی۔ قیافہ شناسی کے مطابق یہ شخص ذہین ہونے کے
ساتھ ساتھ عیار، چالاک اور اپنے مفادات کے لئے حد درجہ سفاک
طبیعت کا آدمی تھا۔

اس کا اصل نام ایڈورڈ تھا لیکن عرف عام میں اسے سپر ماسٹر کہا
جاتا تھا اور اس کا تعلق ایکریمین تنظیم اسپارگن سے تھا۔ گرانڈ ماسٹر

جس کے سینکڑوں روپ اور نام تھے اس کے بعد سپر ماسٹر اسپارگن
کا سیکنڈ چیف تھا۔ اسپارگن کا چیف گرانڈ ماسٹر مین اور ٹاپ ایجنٹوں
کو کنٹرول کرتا تھا اور سپر ماسٹر اسپارگن کے دوسرے سیکشنوں کے
ایجنٹوں کو کنٹرول کرتا تھا جن میں فارن ایجنٹس بھی شامل تھے یہ
کلب، سپر ماسٹر کا ایک خصوصی ہیڈ کوارٹر تھا جہاں وہ عام بدمعاشوں
کی طرح ہر قسم کے غیر قانونی دھندے کرتا تھا۔ مخصوص ایجنٹوں کے
سوا کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کا تعلق اسپارگن جیسی طاقتور اور
خوفناک تنظیم سے ہے۔ سپر ماسٹر کا یہ سیکشن ایک الگ سیکشن تھا جسے
ڈارک سیکشن کہا جاتا تھا۔ گرانڈ ماسٹر، سپر ماسٹر سے ہر بات شیئر کرتا
تھا اور اسے ہمیشہ ساتھ لے کر چلتا تھا۔ اس سیکشن کے بارے میں
سوائے گرانڈ ماسٹر کے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی گرانڈ ماسٹر نے
اپنے ٹاپ ایجنٹوں کو اس سیکشن کے بارے میں کبھی کچھ بتایا تھا۔
لیکن ڈارک سیکشن میں چند ایسے ایجنٹ بھی موجود تھے جو گرانڈ ماسٹر
سے براہ راست رابطے میں رہتے تھے اور سپر ماسٹر کے ساتھ ساتھ
وہ گرانڈ ماسٹر کے احکامات پر بھی عمل کرتے تھے۔ ان ایجنٹوں کو
سپیشل ایجنٹ کہا جاتا تھا۔

سپر ماسٹر کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اس فائل کو
اس طرح پڑھنے میں مصروف تھا جیسے اس ساری فائل کو وہ زبانی یاد
کر کے ہمیشہ کے لئے ذہن نشین کر لینا چاہتا ہو۔ یہ ایکریمیا کے
دارالحکومت کے شمال مشرق میں دارالحکومت سے تقریباً چار سو کلو میٹر

کے فاصلے پر ایک، چھوٹا سا علاقہ تھا جسے راپاک جوٹ کہا جاتا تھا۔ یہ علاقہ زیادہ بڑا نہ تھا لیکن یہاں چونکہ آثار قدیمہ کے سلسلے کی چند چیزیں اور قدیم کھنڈرات موجود تھے اس لئے یہاں دارالحکومت سے سیاح کافی تعداد میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے اس علاقے میں سیاحوں کے لئے معیاری ہوٹل، کلب اور جوئے خانے بھی موجود تھے۔ گو ان کی تعداد خاصی کم تھی لیکن جو بھی تھے وہ بہرحال معیاری تھے اس لئے یہاں سیاحوں کی تعداد میں کسی بھی موسم میں کمی واقع نہ ہوتی تھی۔

سپر ماسٹر کے سامنے جو فائل تھی اس میں ایک ہی کمپیوٹر پرنٹڈ پیپر لگا ہوا تھا اور وہ اس پیپر پر موجود تحریر کو غور سے پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک ہی صفحے کو نجانے کتنی مرتبہ پڑھ چکا تھا مگر اس کے باوجود وہ اسے مسلسل اور بار بار پڑھے چلے جا رہا تھا کہ اس کے پاس پڑے ہوئے دو رنگوں کے فون سیٹس میں سے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سپر ماسٹر نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بے حد بھاری اور کرخت تھی۔

''کارڈر فوری ملاقات چاہتا ہے ماسٹر''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''بھیج دو''...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

رسیور رکھا اور پھر فائل بند کر کے اس نے ایک طرف رکھی ہوئی ٹرے میں اچھال دی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک وجیہہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈارک براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ بال سنہری اور گھنگھریالے تھے۔ چہرے کے نقوش کے لحاظ سے وہ کوئی یونانی نژاد لگتا تھا۔

''بیٹھو کارڈر''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''تھینک یو، سپر ماسٹر''...... کارڈر نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ بولو کیا رپورٹ ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''سپر ماسٹر۔ گرانڈ ماسٹر کے کہنے کے مطابق پاکیشیا میں ہمارا مشن ادھورا رہ گیا ہے''...... کارڈر نے کہا تو سپر ماسٹر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تفصیل بتاؤ''...... سپر ماسٹر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سپر ماسٹر۔ گرانڈ ماسٹر نے مشن مکمل کرنے کے لئے ٹاپ ایجنٹ اسٹیفن کو پاکیشیا بھیجا تھا جس کا مشن ڈاکٹر رخسار کا سراغ لگانے اور ان سے ٹی بی ایم فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کرنا تھا۔ وہ اپنا کام ٹھیک طریقے اور ڈھنگ سے کر رہا تھا لیکن اس کے کام کرنے کی رفتار بے حد سست تھی۔ اسٹیفن کی ایک منگیتر ڈیشا ہے جو ہر مشن میں اسٹیفن کے ساتھ ہوتی ہے لیکن اس بار گرانڈ ماسٹر نے

اسے اسٹیفن کے ساتھ نہ بھیجا تھا جس کا ڈیشا کو شدید رنج تھا۔ وہ
ایک شکی مزاج عورت ہے جو اسٹیفن کو اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتی اس
لئے اس نے گرانڈ ماسٹر سے کچھ عرصے کے لئے رخصت لی اور پھر
وہ گرانڈ ماسٹر کو سوئٹزر لینڈ کا بتا کر چلی گئی لیکن اس نے گرانڈ ماسٹر
سے جھوٹ بولا تھا۔ وہ سوئٹزر لینڈ نہیں گئی تھی بلکہ وہ اسٹیفن کے
پیچھے پاکیشیا گئی تھی“...... کارڈر نے کہا اور پھر اس نے سپر ماسٹر کو
ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ یہ ساری تفصیل تمہیں کیسے معلوم ہوئی“...... سپر ماسٹر
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”گرانڈ ماسٹر نے اسٹیفن کو کال کر کے اسے مشن ڈراپ کر
کے واپس آنے کا کہا تھا لیکن اسٹیفن کا کہنا تھا کہ اسے چند نجی کام
ہیں وہ ایک دو روز میں اپنے کام مکمل کر کے واپس آ جائے گا۔ دو
روز بعد چیف نے مجھے حکم دیا کہ میں آپریٹنگ مشین سے اسٹیفن کو
سرچ کروں۔ جب میں نے اسٹیفن کو ٹریک کر کے اسے سرچ کرنا
شروع کیا تو آپریٹنگ مشین نے مجھے ایسا کاشن دینا شروع کر دیا
جیسے اس مشین میں گڑبڑ ہو گئی ہو یا پھر اسٹیفن اس مشین کی رینج
سے باہر نکل گیا ہو۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد میں نے مشین کا
فالٹ ختم کیا اور اسٹیفن کے جسم میں لگی ہوئی چپ کو لنک کیا۔
لنکنگ مشین سے پتہ چلا کہ اسٹیفن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ
اپنے خفیہ ٹھکانے پر گہری نیند سویا ہوا ہے۔ اسے سویا دیکھ کر میں

رک گیا اور اس کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا لیکن جب کافی دیر
گزر گئی اور وہ نہ جاگا تو میں نے اس کے جسم میں موجود ایس ایس
تھری چپ کو لنک کر کے اسٹیفن کو ہلکا سا شاک دینے کی کوشش کی
تاکہ شاک لگتے ہی وہ جاگ جائے لیکن اسے کوئی شاک نہ لگا تو
میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے اسے بار بار شاک دیا لیکن اس پر
کسی شاک کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔ میں نے مشین کو ڈبل لنک کیا
اور پھر اس چپ کا ڈیٹا نکالنا شروع کر دیا۔ جب چپ کا سارا ڈیٹا
اوپن ہوا تو مجھ پر حیرت انگیز انکشاف ہوا۔ ڈیٹا سے پتا چلا کہ مشین
کی اسکرین پر جو اسٹیفن دکھائی دے رہا ہے وہ اصل اسٹیفن نہیں
ہے بلکہ اس کی ویڈیو فوٹیج ہے جسے ایک مشین سے لنک کر کے چلایا
جا رہا ہے تاکہ ہم جب بھی اسے چیک کریں تو ہم یہ دیکھ کر مطمئن
ہو جائیں کہ وہ سویا ہوا ہے۔ ڈیٹا کے مطابق اسٹیفن اپنے مخصوص
ٹھکانے پر نہیں تھا وہ کہیں اور موجود تھا۔ وہ جگہ کہاں ہے اس کے
بارے میں ڈیٹا میں کوئی ریکارڈ موجود نہ تھا البتہ ڈیٹا سے یہ ضرور
پتہ چل گیا کہ اسٹیفن جس رہائش گاہ میں موجود تھا وہاں اس پر
لاکٹل گیس فائر کی گئی تھی جس سے وہ فوراً بے ہوش ہو گیا تھا اور
پھر اسے بے ہوشی کے دوران ہی اغوا کر لیا گیا تھا۔ چونکہ نیند اور
بے ہوشی کی حالت میں ایس ایس تھری ڈیوائس کام کرنا بند کر دیتی
ہے اس لئے مزید ڈیٹا موجود نہ تھا جس سے یہ پتہ چل سکتا ہو کہ
اسے اغوا کرنے والے کون تھے اور وہ اسے کہاں لے گئے تھے۔

میں نے اسٹیفن کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کامیابی نہ ملی تو مجھے مجبوراً اسٹیفن کے دل کے پاس لگی ہوئی پی ون چپ کو لنک کرنا پڑا۔ اس چپ کے بارے میں اسٹیفن بھی نہیں جانتا۔ یہ چپ اسی صورت میں لنک کی جاتی ہے جب ایس ایس تھری ڈیوائس کسی وجہ سے کام کرنا چھوڑ دے یا کسی ہیوی حفاظتی سسٹم کی وجہ سے بلاکڈ ہو جائے۔ پی ون چپ کو کوئی سسٹم، کوئی حفاظتی حصار نہیں روک سکتا۔ اس چپ سے فوری طور پر ڈبل سیٹلائٹ سسٹم سے رابطہ کیا جا سکتا ہے اور ایس ایس تھری چپ کی طرح اس چپ سے بھی ہر قسم کا ڈیٹا حاصل کیا جا سکتا ہے اور اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اس چپ کے ذریعے ہم اپنے ایجنٹوں کا مائنڈ بھی چیک کر سکتے ہیں۔ جب میں نے پی ون چپ سے لنک کیا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ اسٹیفن ایک بڑے سے کمرے میں راڈز والی ایک کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور اس کے سامنے ایک سیاہ فام دیو کھڑا تھا جس کے پہلوؤں میں بھاری ریوالور لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے ارد گرد کا ماحول چیک کیا۔ وہ کوئی بڑا ٹارچر روم دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے فوری طور پر اسٹیفن کے دماغ سے رابطہ کیا اور پھر جب میں نے اس کے دماغ میں جھانکا تو مجھے چند ایسی باتوں کا پتہ چلا جس نے میرے ہوش اُڑا دیئے تھے۔ مجھے فوراً گرانڈ ماسٹر سے رابطہ کرنا پڑا اور گرانڈ ماسٹر نے مجھے فوری طور پر اسٹیفن کو آف کرنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ میں نے گرانڈ ماسٹر

کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ڈبل چارجر آن کیا اور اسٹیفن کے جسم میں موجود دونوں ڈیوائس ایک ساتھ بلاسٹ کر دیں جن سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا''...... کارڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تھا اس کے ذہن میں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اس کے ذہن کے مطابق وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ہیڈ کوارٹر میں قید ہے۔ عمران نے اسے خطرناک ڈرگز دیا تھا جس سے وہ جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہو گیا تھا۔ اس کا مائنڈ کمزور کر کے عمران نے اس کا مائنڈ کنٹرول کیا اور پھر اسے اپنے ٹرانس میں لے کر اس کے بارے میں اور اسپارگن کے بارے میں ساری تفصیلات حاصل کر لیں۔ عمران کو اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ پاکیشیا میں کس مشن پر گیا تھا اور اس کا مشن اس کی مگنیٹر ڈیشا نے پورا کر لیا تھا اور وہ مائیکرو فلم لے کر واپس ایکریمیا بھی چلی گئی تھی''۔ کارڈر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ عمران کیا اتنا خطرناک انسان ہے کہ اس نے اسٹیفن جیسے ٹاپ ایجنٹ کو اتنی آسانی سے قابو بھی کر لیا اور اس کا مائنڈ ٹرانس میں لے کر اس سے سب کچھ معلوم بھی کر لیا''...... سپر ماسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ ایک ایسا ایجنٹ جس کے سامنے شاید ہی دنیا کا کوئی دوسرا ایجنٹ ٹھہر سکتا

ہو''...... کارڈر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا اسٹیفن نے عمران کے سامنے سب کچھ اگل دیا تھا''...... سپر ماسٹر نے غرا کر کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ لیکن اس کا مائنڈ چونکہ اسپارگن کے سیکرٹس اور ہیڈ کوارٹر کے لئے لاکڈ کیا گیا تھا اس لئے عمران اس کے دماغ سے اسپارگن کے سیکرٹ حاصل نہ کر سکا اس کے علاوہ اس کے دماغ میں جو کچھ بھی تھا عمران پر وہ سب واضح ہو گیا ہے۔ خاص طور پر اسے ٹی بی ایم فارمولے کی ساری حقیقت کا علم ہو چکا ہے اسی لئے گرانڈ ماسٹر کے حکم پر مجھے اسے ہلاک کرنا پڑا''...... کارڈر نے کہا۔

''تم اس مشن کے بارے میں بتا رہے تھے کہ وہ مکمل نہیں ہوا۔ کیوں''...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں بھی عجیب صورتحال ہے سپر ماسٹر۔ ڈیشا پاکیشیا سے جو مائیکروفلم لائی تھی وہ گرانڈ ماسٹر تک پہنچا دی گئی تھی اور گرانڈ ماسٹر نے مائیکروفلم مین لیبارٹری میں بھجوا دی تھی لیکن مین لیبارٹری سے رپورٹ ملی ہے کہ فلم بلینک تھی۔ فلم میں فارمولا تو کیا کچھ بھی ریکارڈڈ نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسی فلم ہے جیسے کبھی کسی کیمرے میں لوڈ ہی نہ کیا گیا تھا جبکہ اسٹیفن کے مائنڈ کی ریڈنگ سے پتہ چلا ہے کہ عمران نے اسے بتایا تھا کہ ڈیشا پاکیشیا سے فارمولے والی فلم لے جانے میں کامیاب ہو چکی ہے اور وہ وہی فلم

ہے جو ڈیشا نے ڈاکٹر رخسار کے ایک عزیز ڈاکٹر ابراہیم سے حاصل کی تھی''...... کارڈر نے کہا۔

''تو اس فلم کو دوبارہ چیک کرنا چاہئے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ فارمولا اسی فلم میں ہو''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''نو سپر ماسٹر۔ فلم کو متعدد بار چیک کیا ہے وہ بلینک ہے۔ گرانڈ ماسٹر کا کہنا ہے کہ ڈیشا نے جس ڈاکٹر ابراہیم پر تشدد کیا تھا اس نے آخری لحات میں ڈیشا کو ایک بلینک فلم دے دی تھی جسے ڈیشا بغیر چیکنگ کے اصل فلم سمجھ کر لے آئی تھی''...... کارڈر نے کہا۔

''تو پھر اصل فلم یقیناً ڈاکٹر ابراہیم نے کہیں اور رکھی ہو گی اور عمران بھی یہی سمجھ رہا ہو گا کہ اصل فلم ایکریمیا اور اسپارگن کے پاس پہنچ چکی ہے''...... سپر ماسٹر نے سوچتے ہوئے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ یہی معلوم ہوتا ہے''...... کارڈر نے کہا۔

''اس فلم کو حاصل کرنے کے لئے گرانڈ ماسٹر نے اب کیا پلاننگ کی ہے''...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔

''گرانڈ ماسٹر نے ڈیشا پر ہی ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ دوبارہ پاکیشیا جائے اور دس دن کے اندر اندر اصل فارمولے والی فلم تلاش کر کے لائے اور اس کے لئے وہ پاکیشیا روانہ ہو چکی ہے''۔ کارڈر نے جواب دیا تو سپر ماسٹر خاموش ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اس عمران کی وجہ سے اسپارگن کو ایک بڑا دھچکا لگا ہے کہ اسپارگن کا ایک اہم اور ٹاپ ایجنٹ ہلاک ہو گیا''...... سپر ماسٹر

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سپر ماسٹر۔ یہ فائل میں ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ اسے ایک نظر دیکھ لیں۔ اس کے نیچے آپ کے دستخط موجود ہیں۔ یہ پورا سیٹ اپ آپ کے ساتھ تفصیل سے ڈسکس کرنے کے بعد بنایا گیا تھا۔ پھر میں مزید تفصیل عرض کرتا ہوں''...... کارڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک فائل نکال کر جس کے کور کا رنگ زرد تھا بڑے مؤدبانہ انداز میں سپر ماسٹر کی طرف بڑھا دی۔

سپر ماسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فائل پکڑی اور فائل کے کور پر لکھی ہوئی تحریر کو ایک نظر دیکھا اور پھر فائل کھول کر سامنے رکھ لی۔ فائل میں صرف چار صفحات تھے۔ اس کی نظریں ان صفحات پر جم سی گئیں۔ وہ اس فائل میں درج ایک ایک لفظ کو اس طرح غور سے پڑھ رہا تھا جیسے زبانی یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ یہ شاید اس کی عادت تھی۔ کارڈر کے آنے سے پہلے بھی وہ ایک فائل کو بالکل اسی انداز میں پڑھ رہا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں اس نے چار صفحات پڑھے اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے فائل بند کر دی۔

''ہونہہ۔ اب دیکھنا پڑے گا کہ یہ ڈیشا پاکیشیا جا کر کیا کرتی ہے اگر وہ ناکام ہوئی تو پھر ہی کوئی نیا لائحہ عمل بنایا جائے گا۔ وہ فارمولا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عمران کو

اصل فارمولا مل چکا ہو اور اس نے جان بوجھ کر اسٹیفن کو یہ بتایا ہو کہ جو فلم ڈیشا، ڈاکٹر ابراہیم سے حاصل کر کے لے گئی ہے اصل فارمولا اسی میں تھا''...... سپر ماسٹر نے کارڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ ایسا ممکن ہے۔ اگر ڈیشا کو فارمولا نہ ملا تو پھر گرانڈ ماسٹر کا بھی یہی ارادہ ہے کہ وہ فارمولے کی فلم کے حصول کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد گھیرا تنگ کرے گا اور اس کے لئے پاکیشیا مزید ٹاپ ایجنٹس بھیجے جائیں گے تاکہ وہ عمران سے فارمولا حاصل کر کے واپس لا سکیں''...... کارڈر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھ سے زیادہ تم گرانڈ ماسٹر سے کلوز ہو۔ وہ مجھے کچھ بتائے نہ بتائے تمہیں ہر بات سے آگاہ رکھتا ہے۔ تم اس کے فیورٹ ہو اس لئے اس سلسلے میں تمہیں جو بھی اپ ڈیٹس ملیں تم مجھے بھی ان سے شیئر کرتے رہنا۔ اب اس معاملے میں میری بھی دلچسپی بڑھ گئی ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر''...... کارڈر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا ہمارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی کوئی تفصیل موجود ہے''...... سپر ماسٹر نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کے بارے میں تو ہمارے پاس کافی معلومات ہیں سپر ماسٹر لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران کے

بارے میں ہمارے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے سوائے فور سٹارز
کے''...... کارڈر نے کہا۔

''فور سٹارز کون ہے''...... سپر ماسٹر نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے پاکیشیا سے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
چار ممبران نے ایک سرکاری تنظیم فور سٹارز بنائی ہوئی ہے جس کے
تحت وہ پاکیشیا کے انڈر ورلڈ مجرموں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیتے
ہیں۔ ان کو ٹریس کر لیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے
چیف کے مل جانے کے امکانات بڑھ جاتے۔ چنانچہ ہمارے فارن
ایجنٹس نے عمران کے شاگرد ٹائیگر اور اس کے ساتھ فور سٹار کو
ٹریس کر لیا۔ ان چاروں کی تصاویر اور نام مل گئے لیکن یہ لوگ بڑی
تیزی سے اپنی رہائش گاہیں تبدیل کرتے رہتے ہیں اس لئے کسی کا
ایڈریس نہیں مل سکا لیکن یہ ضرور پتہ چل گیا ہے کہ فور سٹارز کا ہیڈ
کوارٹر ایک مضافاتی کالونی کی کوٹھی میں بنایا گیا ہے۔ بس اس سے
زیادہ ہم ان کے بارے میں ابھی اور کچھ نہیں جانتے ہیں''۔ کارڈر
نے جواب دیا تو سپر ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں گرانڈ ماسٹر سے خود بات کرتا ہوں۔ اسپارگن
کے معاملے میں اگر سیکرٹ سروس کود پڑی ہے تو پھر ان کا بھی کوئی
نہ کوئی بندوبست ہمیں کرنا ہی پڑے گا ورنہ وہاں ڈیشا کے لئے بھی
مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کے ساتھ
ساتھ ہمیں فور سٹارز کے ذریعے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانا

پڑے گا تاکہ ڈیشا وہاں اطمینان کے ساتھ کام کرتی رہے اور اپنا
مشن کامیاب کر سکے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ یہ ہمارے لئے ایک اچھا موقع ہے اس طرح
ہمارے ایجنٹس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ کر ان
کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں''...... کارڈر نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ گرانڈ ماسٹر کی اس سلسلے
میں کیا رائے ہے۔ مجھے یقین ہے کہ گرانڈ ماسٹر میری بات مان
جائے گا اور ہم پاکیشیا سے ٹی بی ایم فارمولا حاصل کرنے کے
ساتھ ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی مکمل طور پر ختم
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... سپر ماسٹر نے کہا تو کارڈر
نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سپر ماسٹر کو
مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد سپر ماسٹر کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے
سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا
ایک بٹن پریس کر دیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے فون
پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش
بیٹھا اس بلب کو دیکھتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے پریس
ہوتے ہی اس فون اور اس پورے کمرے کی چیکنگ شروع ہو گئی ہو
گی۔ حتیٰ کہ اس کے جسم اور ذہن کی بھی چیکنگ ہو رہی ہو گی۔

جب سب اوکے ہو جائے گا پھر یہ بلب سبز رنگ میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کے بعد بات ہو سکے گی ورنہ معمولی سی گڑبڑ کا مطلب فوری موت کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے لیکن چند لمحوں بعد جب بلب ایک جھماکے سے سبز ہو گیا تو سپر ماسٹر نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور یکے بعد دیگرے تین اور بٹن پریس کر دیئے۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں گرانڈ ماسٹر''...... سپر ماسٹر نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہاری اور کارڈر کی ساری باتیں سن لی ہیں سپر ماسٹر۔ میں تمہارے اس آئیڈیئے سے متفق ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب ہمارے لئے وبال جان بن سکتی ہے اس لئے میں تمہیں فری ہینڈ دیتا ہوں۔ تم ان کے خلاف جو بھی کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ اس سلسلے میں مجھ سے تمہیں ہدایات لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم فوری طور پر اپنے ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوانے کے انتظامات کرو اور انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگا دو۔ مجھے ہر صورت میں ڈیشا کی کامیابی چاہئے اور بس''...... گرانڈ ماسٹر نے دوسری طرف سے مسلسل اور کرخت آواز میں بولتے ہوئے کہا تو سپر ماسٹر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ ایسا ہی ہو گا۔ اسپارگن کے ایجنٹس پاکیشیا جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیں گے اور اس بار انہیں اپنے ہی ملک میں اسپارگن کے ایجنٹوں سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ تک نہ مل سکے گی''...... سپر ماسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اور کوئی بات''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس گرانڈ ماسٹر۔ ایک اور بات جو بے حد اہمیت کی حامل ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''بولو''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''اسٹیفن کا رابطہ کارڈر کے ساتھ تھا۔ وہ اسے ہی ہمیشہ رپورٹ کرتا تھا۔ عمران نے جس طرح سے اس کا برین چیک کیا ہے۔ یقیناً اسے کارڈر کے بارے میں بھی سب کچھ معلوم ہو چکا ہو گا۔ کارڈر آپ کے اور میرے بے حد قریب ہے۔ اگر عمران یہاں آیا اور اس نے کارڈر کو ٹریس کر لیا تو وہ اسٹیفن کی طرح کارڈر کا دماغ بھی کنٹرول کر سکتا ہے جس سے ہمارے بارے میں عمران کو بہت کچھ علم ہو سکتا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد اہم پوائنٹ ہے۔ پھر تم کیا چاہتے ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''ہم کارڈر کو کہیں بھی غائب کر دیں عمران یہاں آ کر اسے کسی نہ کسی طرح سے ٹریس کر لے گا اس لئے بہتر ہو گا کہ بڑے نقصان

سے بچنے کے لئے کارڈر کو ہلاک کر دیا جائے۔ ایکریمیا میں ایک یہی ایک ایسا آدمی ہے جو ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہلاک کر دو اسے''...... گرانڈ ماسٹر نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی سپر ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ہارڈ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں''...... سپر ماسٹر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے یکلخت سہمی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

''ایرک سے بات کراؤ''...... سپر ماسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''یس ماسٹر۔ ایرک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سنو ایرک۔ کارڈر اسپارگن کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ وہ کیا خطرہ بن سکتا ہے اس کی تمہیں تفصیل جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اور گرانڈ ماسٹر نے اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ کہاں رہتا ہے تم اس کے بارے میں پوری

تفصیل جانتے ہو۔ تم اس کے پیچھے جاؤ اور اسے فوراً ہلاک کر دو۔ یاد رہے اس کی ہلاکت محض حادثہ لگنی چاہئے۔ سمجھ گئے تم''۔ سپر ماسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس ماسٹر سمجھ گیا''...... ایرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو جاؤ۔ اسے فوراً ختم کر دو۔ بعد میں تم سے میں خود ہی رپورٹ لے لوں گا''...... سپر ماسٹر نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ریڈ فلاور کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''انتھونی سے بات کراؤ''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ میں انتھونی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

''تم فوراً میرے آفس پہنچو''...... سپر ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ انتھونی دارالحکومت میں ہے اس لئے اسے یہاں راپاک جوٹ پہنچنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا اس لئے رسیور رکھ کر اس نے فائل کھول لی اور اسے ایک بار پھر پڑھنا

شروع کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو سپر ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''انتھونی حاضری چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''بھجوا دو''...... سپر ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بھی بند کر دی جو کارڈر لے آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سپر ماسٹر کو سلام کیا۔ اس نے قیمتی کپڑے کا گرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

''بیٹھو''...... سپر ماسٹر نے کہا تو انتھونی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''انتھونی۔ تمہیں اسپارگن کے اصول و ضوابط کا تو بخوبی علم ہو گا''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ میں نے اسپارگن کے سپیشل ہیڈ کوارٹر سے مکمل کورس کیا ہوا ہے''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم ہو گا کہ قدیم اسپارگن عیسائیوں کی تنظیم تھی جو یہودیوں کے خلاف بنائی گئی تھی لیکن موجودہ اسپارگن یہودیوں کی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے خلاف ہے۔ البتہ تنظیم کا نام اور قوائد و

ضوابط وہی ہیں جو پہلے تھے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''اسپارگن کا سیکشن تھرٹین بے حد اہم سیکشن ہے اور اس سیکشن کے ذمے وہ مشن لگائے جاتے ہیں جو انتہائی اہم سمجھے جاتے ہیں۔ ہمارے لئے سب سے اہم یہ ہے کہ اسپارگن کا نام اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکے اور ہمارا کام بھی مکمل ہوتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسپارگن کو قائم ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں اور اسپارگن نے پوری دنیا میں انتہائی اہم کارنامے سرانجام دیئے ہیں لیکن ابھی تک اسپارگن کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا''۔ سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر''...... انتھونی نے پہلے کی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سیکشن تھرٹین کا انچارج پہلے کارڈر تھا جو گرانڈ ماسٹر کا اہم ساتھی تھا لیکن مستقبل میں وہ اسپارگن کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا اس لئے اسپارگن کے حکم کے تحت اس کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے اس کی ہلاکت کا ٹاسک ایرک کو دے دیا ہے۔ تم کارڈر کے نمبر ٹو ہو لیکن اب اس کے ہلاک ہونے کے بعد سیکشن تھرٹین کے انچارج تم ہو گے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ تھینک یو سپر ماسٹر''...... انتھونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے سپر ماسٹر نے اسے سیکشن تھرٹین کا فرسٹ

انچارج بنا کر اس کی برسوں پرانی خواہش پوری کر دی ہو۔

''سنو۔ تمہیں پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کرنا ہے۔ پورے قواعد وضوابط کے ساتھ''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ میں تیار ہوں''...... انھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ فائل لو اور اسے پڑھو''...... سپر ماسٹر نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر انھونی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے پہلے ہی پڑھا ہوا ہے۔ کارڈر نے اس کی کاپی مجھے بھی دی تھی''...... انھونی نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو پھر بتاؤ کہ پاکیشیا میں ہمارا کیا مشن تھا''...... سپر ماسٹر نے پوچھا تو انھونی نے ٹی بی ایم فارمولے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''ڈیشا کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ اسپارگن کا ٹاپ ایجنٹ اسٹیفن عمران کے ہاتھ لگ گیا تھا جسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈیشا کو دوبارہ پاکیشیا بھیجا گیا ہے تاکہ وہ اصل فارمولے کی فلم حاصل کر کے لا سکے''...... انھونی نے کہا۔

''ہاں۔ اسپارگن کو پہلی بار کسی مشن میں ایسی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے حالانکہ آج سے پہلے بڑے بڑے مشن میں بھی کبھی ہمیں ایسی ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا۔ تم سیکشن تھرٹین کے آپریشن انچارج ہو۔ یقیناً تم نے سب کچھ دیکھا اور سنا ہو گا۔ بولو۔ غلطی

کہاں ہوئی ہے''...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔

''سپر ماسٹر۔ ایک نہیں کئی غلطیاں ہوئی ہیں۔ ایک تو ڈیشا کسی کو بتائے بغیر پاکیشیا پہنچ گئی اور اس نے اسٹیفن کو بھی بتائے بغیر بالا ہی بالا کام کرنا شروع کر دیا اور دوسری سب سے بڑی غلطی اس سے یہ ہوئی کہ اسے جو فارمولے کی فلم ملی اس نے اسے ہی اصل سمجھ لیا اور اسے چیک کئے بغیر ہی لے آئی۔ تیسری غلطی اسٹیفن نے کی تھی کہ اس نے ڈاکٹر رخسار کو آزاد چھوڑ دیا تھا۔ اسے عمران کے شاگرد ٹائیگر سے ملنے کا موقع دے دیا اور پھر اس نے صورتحال ہاتھوں سے نکلتے دیکھ کر ڈاکٹر رخسار کو ایس ایس تھری ڈیوائس کے ذریعے ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ ریموٹ کنٹرول سے کاشن ملتے ہی اس نے یہ سمجھ لیا کہ ایس ایس تھری ڈیوائس بلاسٹ ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں ڈاکٹر رخسار بھی ہلاک ہو گئی ہے حالانکہ اسے فوری طور پر سپیشل مشین سے چیکنگ کرانی چاہئے تھی کہ ڈاکٹر رخسار ہلاک ہوئی ہے یا نہیں''...... انھونی نے کہا۔

''ویری گڈ۔ تمہارا تجزیہ بے حد دانش مندانہ اور گہرائی کا حامل ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''تھینک یو سپر ماسٹر''...... انھونی نے خوشامندانہ لہجے میں کہا۔

''تم اب جا سکتے ہو''...... سپر ماسٹر نے کہا تو انھونی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا میں اس سیکشن کے کسی ایجنٹ کو یا گروپ کو وہاں

بھیجوں''...... انتھونی نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''بیٹھو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سے بھی اسٹیفن یا ڈیشا جیسی کوئی حماقت ہو اس لئے میں اس کی خود پلاننگ کروں گا۔ تمہیں میری پلاننگ کے تحت کام کرنا ہو گا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ ہمیں سوچ سمجھ کر اور فول پروف پلاننگ کے تحت ان کے خلاف کام کرنا ہو گا تاکہ ان کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی امکان نہ رہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔ گو اس کا لہجہ بے حد نرم اور معصومانہ تھا لیکن انتھونی کا چہرہ یکلخت زرد سا پڑ گیا اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ تو گیا لیکن اس انداز میں جیسے اسے موت کی سزا دینے والی کرسی پر بٹھا دیا گیا ہو کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سپر ماسٹر بظاہر انتہائی نرم لہجے میں بات کرتا ہے لیکن وہ حد درجہ سفاک اور بے رحم آدمی ہے۔ کسی انسان کو ہلاک کر دینا اس کے نزدیک مکھی مارنے سے بھی زیادہ آسان کام تھا اس لئے انتھونی کا چہرہ خوف کی وجہ سے زرد پڑ گیا تھا۔

''یس سپر ماسٹر۔ میں آپ کی ہدایات اور آپ کی ہی منصوبہ بندی پر عمل کروں گا''...... انتھونی نے کہا۔

''سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا چیف ایکسٹو پوری دنیا کے یہودیوں کے دشمن نمبر ایک ہیں۔ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ عمران ہی ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشن کے دوران لیڈر ہوتا ہے۔ آج تک

اس کے ہاتھوں لاکھوں نہیں تو بلامبالغہ سینکڑوں تنظیمیں جن میں یہودی تنظیمیں بھی شامل ہیں ختم ہو چکی ہیں۔ ہر بار اس سروس نے اسرائیل میں داخل ہو کر اسے شدید ترین نقصان پہنچایا ہے اور آج تک ان کا کوئی بال تک بیکا نہیں کر سکا۔ اولڈ اسپارگن تنظیم اپنے قیام سے ختم ہونے تک یہودیوں کے خلاف ہی کام کرتی رہی ہے لیکن پھر اس کی تنظیم نو اور اس کے مقاصد میں تبدیلی کے بعد اس کا دائرہ کار پوری دنیا تک وسیع کر دیا گیا۔ اس تنظیم کو مکمل طور پر خفیہ رکھا گیا اور اس طرح کئی برسوں تک کام ہوتا رہا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکا تو سب پوری طرح مطمئن ہو گئے۔ ٹی بی ایم فارمولا انتہائی طاقتور اور خوفناک میزائل کا فارمولا ہے جو خاموشی سے ایکریمیا پہنچا تھا اور ایکریمیا نے اسرائیل کے ساتھ مل کر اس فارمولے کو مکمل کرنا تھا اس لئے ایکریمین حکام نے یہ فارمولا اسپارگن کے سپرد کر دیا تاکہ اسپارگن اپنی خفیہ لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام کر کے یہ طاقتور میزائل تیار کر سکے۔ اسپارگن نے فیصلہ کیا تھا کہ اس میزائل کو بنا کر اس کا پہلا تجربہ پاکیشیا پر ہی کیا جائے گا اور اس میزائل سے اس کی تمام ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنا کر انہیں ختم کیا جائے گا۔ اس لئے اس فارمولے کی اہمیت زیادہ تھی اور اسپارگن تیزی سے اس فارمولے پر عمل کرانا چاہتا تھا لیکن پھر یہ سب کچھ ہو گیا اور اصل فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ لیبارٹری میں جو فارمولا موجود تھا اسے

یکسر بدل دیا گیا تھا جس سے پاکیشیا تو کیا ہم کسی چھوٹے سے
جزیرے کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے ہم ہر ممکن طریقے
سے اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میزائل بنا کر پاکیشیا
کو نیست و نابود بھی کرنا چاہتے ہیں اور یہی اسرائیل اور خاص طور
پر اسپارگن کا مشن ہے۔ اس لئے اب تم اس بات کا احساس کر
سکتے ہو کہ ٹی بی ایم فارمولا ہمارے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے''۔ سپر
ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سپر ماسٹر۔ آپ نے پوری تفصیل بتا کر اور میرے
ذہن میں موجود الجھن کو دور کر کے میری عزت افزائی کی ہے۔
اب آپ کا کیا حکم ہے۔ کیا اسی سیٹ اپ کو آگے بڑھایا جائے یا
کوئی نئی منصوبہ بندی کی جائے''...... انتھونی نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

''تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے''...... سپر ماسٹر نے پوچھا۔

''اس لڑکی ڈاکٹر رخسار کو اغوا کر کے اس سے سب کچھ پوچھ لیا
جائے''...... انتھونی نے کہا تو سپر ماسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم اسے عام سا مشن سمجھ رہے ہو۔ اس
مشن کے سلسلے میں اسٹیفن نے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے ہیں اور
تمہیں بھی لاسٹ وارننگ ہے۔ چونکہ اسپارگن کے اصول وضوابط
میں یہ بات موجود ہے کہ پہلی غلطی پر لاسٹ وارننگ دی جائے اس
لئے تمہیں لاسٹ وارننگ دی گئی ہے ورنہ اب تک تمہاری لاش بھی

برقی بھٹی میں جل رہی ہوتی''...... سپر ماسٹر کا لہجہ سرد ہوتا چلا گیا
اور جیسے جیسے اس کا لہجہ سرد ہوتا گیا ویسے ویسے انتھونی کا چہرہ بھی
زرد پڑتا چلا گیا لیکن جب آخر میں وارننگ کی بات ہوئی تو اس کا
چہرہ نارمل ہو گیا۔

''تھینک یو سپر ماسٹر''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک، فعال اور
خوفناک سروس ہے۔ اس کا ہر ممبر اپنی جگہ دس سروسز پر بھاری ہے
اور اس عمران نے کس قدر آسانی سے معلوم کر لیا کہ اسٹیفن کا
تعلق اسپارگن سے ہے حالانکہ کوئی اس بارے میں سوچ بھی نہ سکتا
تھا۔ عمران نے نئے طریقے سے پہلے اسٹیفن کا مائنڈ کمزور کیا اور
پھر اسے اپنی ٹرانس مین لے کر اس سے ساری سچائی معلوم کر لی۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ کرنا
بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ تمہیں میری
پلاننگ اور میری ہدایات پر ہی عمل کرنا پڑے گا کیونکہ اب عمران
کے کان بھی یقیناً اسپارگن کا نام سن کر کھڑے ہو چکے ہوں گے۔ تم
تھوڑا انتظار کرو۔ جلد ہی تمہیں مشن پر روانہ کر دیا جائے گا''...... سپر
ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس سپر ماسٹر''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ''...... سپر ماسٹر نے کہا تو انتھونی اٹھا اور اس
نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا اور آفس سے باہر نکل

گیا تو سپر ماسٹر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ایک طرف رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھ لی اور اسے ایک بار پھر انتہائی انہماک کے ساتھ پڑھنے میں مصروف ہو گیا اس کا انداز وہی تھا جیسے وہ فائل کے ایک ایک لفظ کو زبانی یاد کر کے ذہن نشین کر لینا چاہتا ہو۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات تھے اور آنکھیں سوجی ہوئی سی دکھائی دے رہی تھیں جیسے وہ کئی روز سے مسلسل جاگ رہا ہو۔ بلیک زیرو میز پر چائے کا ایک چھوٹا سا فلاسک اور دو پیالیاں اپنے سامنے رکھے بیٹھا ہوا تھا۔

''میں جانتا تھا کہ آپ لائبریری میں کتابیں پڑھ پڑھ کر ان میں سر کھپا کر آئیں گے اور آپ کے دماغ میں خشکی چھا گئی ہو گی اس لئے میں چائے لئے آپ کا انتظار کر رہا تھا''...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کئی گھنٹے پہلے دانش منزل میں آیا تھا اور آتے ہی لائبریری میں چلا گیا تھا اور اب وہ مسلسل کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری سے باہر آیا تھا۔

''ارے ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں کتابوں میں

سر نہیں کھپاتا بلکہ سر میں موجود جتنی بھی خالی جگہیں ہوتی ہیں کتابیں پڑھ پڑھ کر ساری جگہ فل ہو جاتی ہیں''...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میں نے تو محاورتاً کہا تھا''...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اسپارگن کے بارے میں کچھ معلومات ملی ہیں یا نہیں''۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے پوچھا کیونکہ عمران نے اسے ساری باتیں تفصیل سے بتا دی تھیں اور پھر وہ اسے یہ کہہ کر لائبریری گیا تھا کہ وہ اسپارگن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے جا رہا ہے۔

''وہی باتیں ہیں جو پہلے بھی پڑھی ہوئی ہیں۔ کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی۔ یہ ایک بہت پرانی عیسائیوں کی تنظیم کا نام ہے جو یہودیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے بنائی گئی تھی لیکن یہ تنظیم بہت عرصہ پہلے ختم ہو گئی تھی۔ اب ظاہر ہے کسی مجرم تنظیم نے یہ نام اپنا لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ایسا ہے عمران صاحب تو پھر یقیناً اس تنظیم کے بڑے اس کی تاریخ سے واقف نہیں ہوں گے ورنہ وہ ایسا خطرناک نام اپنی تنظیم کا نہ رکھتے اور سب سے اہم بات کہ یہ یہودیوں کی تنظیم ہے جو ایکریمیا میں کام کر رہی ہے۔ اس سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس تنظیم کا تعلق ایکریمیا سے ہے لیکن اس کا سارا کنٹرول یہودیوں کے پاس ہے''...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ڈاکٹر رخسار نے بتایا تھا کہ اس کے ڈیڈی نے تو فارمولے کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا تھا البتہ انہوں نے اسے ایک ڈائری دی تھی جس میں کوڈ میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر رخسار نے ڈائری سفر کے دوران پڑھ لی تھی۔ اس ڈائری میں ڈاکٹر رخسار کے ڈیڈی نے فارمولے کے حوالے سے سب کچھ لکھا ہوا تھا اور ڈاکٹر رخسار کو ہدایات دی تھیں کہ وہ اس مائیکرو فلم کی حفاظت کرے اور کسی بھی طرح سے اسے پاکیشیا لے جا کر اعلیٰ حکام کے حوالے کر دے۔ اس ڈائری میں اعلیٰ حکام کے لئے بھی ڈاکٹر نے سب کچھ تحریر کر دیا تھا۔ پھر ڈاکٹر رخسار نے پاکیشیا ایئر پورٹ اترتے ہی ایک ریسٹورنٹ میں اپنے جاننے والے ڈاکٹر ابراہیم کو فون کر کے کیوں بلایا تھا اور مائیکرو فلم اور ڈائری اس کے حوالے کیوں کر دی۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ فوری طور پر کسی اعلیٰ عہدے دار کے پاس جاتی اور پھر فلم اور ڈائری اس کے حوالے کر دیتی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''افسوس اس بات کا ہے کہ ڈاکٹر رخسار ٹی بی ایم فارمولا ہمارے حوالے کرنے آئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ اس نے پاکیشیا پہنچتے ہی حفاظت کی خاطر مائیکرو فلم اپنے ایک قریبی عزیز ڈاکٹر ابراہیم کے حوالے کر دی تھی۔ وہ ٹائیگر کو اپنے ساتھ ڈاکٹر ابراہیم کے پاس لے جا کر وہ فارمولا اسے دینا چاہتی تھی لیکن اس سے

پہلے ہی اسپارگن کی لیڈی ایجنٹ ڈیشا وہاں پہنچ گئی اور اس نے ڈاکٹر ابراہیم کے سارے خاندان کو اس کے تمام ملازمین سمیت ہلاک کیا اور ڈاکٹر ابراہیم پر غیر معمولی تشدد کر کے اس سے مائیکرو فلم حاصل کی اور یہاں سے نکل گئی۔ ڈاکٹر رخسار ان سب معاملات سے انجان تھی۔ پاکیشیا آ کر اس کا فوری طور پر کسی قابل اعتماد اور اعلیٰ عہدے دار سے ملنا ناممکن تھا اس لئے اس نے احتیاط کے پیش نظر یہ سب کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے لیکن پھر بھی ڈاکٹر رخسار کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے برا ہی ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب وہ محفوظ ہے۔ اس سے ہمیں فارمولے کی اصلیت کا پتہ چل گیا ہے اور باقی معلومات بھی مل گئی ہیں کہ فارمولا کہاں ہے اور کس کے پاس ہے۔ اب ہمیں بس اس اسپارگن کو ڈھونڈنا ہے اور اس سے فارمولا حاصل کر کے واپس لانا ہے تاکہ ڈاکٹر رخسار اور اس کے باپ کی خواہش پوری کی جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اسپارگن کے چیف کے بارے میں اسٹیفن تک نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور اس کے کہنے کے مطابق اسپارگن کا چیف انتہائی پراسرار ہے جو اپنے ناموں کے ساتھ ساتھ تیزی سے اپنے ٹھکانے بھی بدلتا رہتا ہے پھر اسے آپ کیسے ٹریس کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا اور نجانے کیوں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ عام سے معاملات نہیں ہیں اور کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا ہے۔ کیا ہونے والا ہے اس کے بارے میں پتہ کرانا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ایکریمیا نژاد ہے۔

''ریڈ فلاور کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو ایک لمحے کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ریڈ فلاور کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ جنرل منیجر کارڈر صاحب سے بات کرائیں۔ میرا نام راہول ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ جنرل منیجر کارڈر صاحب ایک روز قبل ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کی بیوی نے یہ کلب آج ہی فروخت کر دیا ہے۔ اب اس کلب کے مالک اور جنرل منیجر کراسٹر صاحب ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ان سے بات کرا دیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ وہ ابھی وزٹ پر ہیں۔ آفس میں نہیں بیٹھے۔ آپ کل فون کر لیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہی ایک آپشن تھا۔ اب یہ بھی ختم ہو گیا ہے''......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کون تھا یہ کارڈر''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اسٹیفن کا اسی سے رابطہ تھا۔ میں نے اس کے دماغ سے اس کا نمبر معلوم کر لیا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ اسٹیفن کی ہلاکت کے بعد یہی ایک آپشن بچا ہے جس کے ذریعے اسپارگن تک پہنچا جا سکتا ہے لیکن لگتا ہے اسپارگن کو بھی اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ میں کارڈر تک پہنچ سکتا ہوں اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے''......عمران نے کہا۔

''کارڈر کے علاوہ ہمارے پاس ڈیشا کا بھی تو نام ہے۔ اس کے بارے میں پتہ کرائیں۔ اصل فارمولا تو وہی لے گئی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''جس تیزی سے حالات بدل رہے ہیں۔ پہلے اسٹیفن کو ہلاک کیا گیا ہے اور اب کارڈر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اسپارگن سے کوئی بعید نہیں کہ وہ ڈیشا کو بھی ہلاک کر دیں۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا ورنہ ہم فارمولے تک نہیں پہنچ سکیں گے''......عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر رخسار کہاں ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''وہ بتا رہی تھی کہ اس کا ایک عزیز کرانس میں بھی موجود ہے۔ وہ اس معاملے میں بے قصور تھی اس لئے میں نے اسے کرانس بھجوانے کے انتظامات کر دیئے ہیں۔ اب تک ٹائیگر اسے ایئر پورٹ پر سی آف کر آیا ہو گا''......عمران نے کہا۔

''تو کیا کرانس میں اس کے لئے خطرہ نہیں ہو گا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ اب اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسپارگن اس کے پیچھے فارمولے کے لئے لگی ہوئی تھی۔ فارمولا انہیں مل چکا ہے اس لئے انہیں اب ڈاکٹر رخسار سے کوئی سروکار نہیں ہو گا۔ وہ کون سا اسپارگن کے بارے میں کچھ جانتی ہے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر رخسار کو سی آف کر دیا''......عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے اس کی فلائٹ روانہ ہوئی ہے میں اسے خود سی آف کرنے گیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا اس نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ کرانس میں اپنے کس عزیز سے ملنے گئی ہے اس کا کوئی پتہ ٹھکانہ''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ اس نے بتایا تھا کہ کرانس میں اس کا اپنا ذاتی فلیٹ روز کالونی میں ہے۔ فلیٹ نمبر ڈبل ون ڈی بلاک۔ اس کے علاوہ اس کے وہاں چند اور عزیز بھی رہتے ہیں وہ ان کے ساتھ یا پھر اپنے فلیٹ میں رہے گی''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس نے اپنا کوئی فون نمبر دیا ہے تمہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ اس نے اپنا سیل فون نمبر دیا ہے مجھے''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

''کیا آپ کو ڈاکٹر رخسار پر کوئی شک ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس کے دماغ کی اسکینگ کی ہے وہ واقعی ہر معاملے سے انجان ہے لیکن جس طرح سے اسٹیفن کے جسم میں ایک نہیں دو دو ڈیوائسز لگی ہوئی تھیں اور میں دوسری ڈیوائس کو چیک نہیں کر سکا تھا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر رخسار کے جسم میں بھی

اسپارگن نے ڈبل چپ لگائی ہو اور وہ اب بھی اس کی نگرانی کر رہی ہو اس لئے ڈاکٹر رخسار کی حفاظت کرنا اب بھی ضروری ہے''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ ڈاکٹر رخسار کے جسم میں دوسری کوئی چپ لگی ہوئی ہو گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس خیال کی وجہ''...... عمران نے کہا۔

''فارمولا اسپارگن تک پہنچ چکا ہے اس لحاظ سے ڈاکٹر رخسار ان کے لئے بے کار ہو چکی ہے۔ اگر وہ اسے ہلاک کرنا چاہتے تو جس طرح انہوں نے اسٹیفن کو ہلاک کیا ہے اسی طرح وہ دوسری چپ کے ذریعے ڈاکٹر رخسار کو بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ اس کا صحیح سلامت یہاں سے جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ اسپارگن کے لئے وہ اب قطعی غیر اہم ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی اس لحاظ سے تو ڈاکٹر رخسار کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا''...... عمران نے کہا۔

''ہماری ساری توجہ ڈیٹا کی طرف ہونی چاہئے۔ ہمیں اسے ٹریس کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ اس وقت تک جب تک وہ خود نہ مل جائے یہ تصدیق نہ ہو جائے کہ اسے اسٹیفن یا کارڈر کی طرح سے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لگتا ہے دانش منزل میں بیٹھ بیٹھ کر تمہاری دانش میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اور میری دانش محض فلیٹ تک محدود ہو کر رہ گئی

ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو پھر اس ڈیشا کو تلاش کرنے کے لئے فارن ایجنٹوں کو حرکت میں لایا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ اسپارگن کوئی چھوٹی موٹی یا عام سی تنظیم نہیں ہے اسے مکمل طور پر ایکریمیا اور اسرائیل کی سپورٹ حاصل ہے اور یہ ایک ٹاپ سیکرٹ تنظیم ہے جس کا کوئی بھی رکن آسانی سے ٹریس نہیں ہو سکتا۔ اسے تلاش کرنے کے لئے مجھے ہی وہاں جانا پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ایکریمیا جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جانا ہی پڑے گا ورنہ فارمولا واپس کیسے آئے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''راڈرک بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکریمیا کے فارن ایجنٹ راڈرک کی آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کرانس کے دارالحکومت کی روز کالونی کے ڈی بلاک، فلیٹ نمبر

گیارہ میں ایکریمین نژاد لڑکی ڈاکٹر رخسار رہتی ہے۔ فلیٹ اس کا ذاتی ہے۔ اس کا فون نمبر نوٹ کر لو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

''لیس چیف۔ میں نے نمبر نوٹ کر لیا ہے''...... راڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ڈاکٹر رخسار کی اس انداز میں نگرانی کرانی ہے کہ اسے کسی صورت بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس کا فون ٹیپ کرانا ہے۔ اس سے جو ملنے آئے یا وہ جس سے ملنے جائے ان سب کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں۔ مکمل اور بھرپور نگرانی''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... راڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''کوئی خاص بات ہو تو رپورٹ دے دینا ورنہ جب ضرورت ہو گی تو میں تم سے خود رپورٹ لے لوں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''اگر راڈرک کوئی خاص رپورٹ دے تو مجھے بتا دینا۔ میں فلیٹ پر ہی جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ان دنوں عمران کا زیادہ تر وقت فلیٹ پر کتابیں پڑھنے میں گزرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک ہاتھ میں کتاب پکڑے دوسرے ہاتھ سے چائے کی پیالی کو منہ سے لگائے ہوئے تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چائے کی پیالی میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

''کون ایکسٹو۔ میں تو کسی ایکسٹو کو نہیں جانتا۔ میں تو ایکس ون کو جانتا ہوں جو سیکرٹری خارجہ سر سلطان ہیں اور ایکس تھری بھی میرا جاننے والا ہے جو صفدر سعید یار جنگ بہادر ہے''...... عمران کی زباں رواں ہو گئی۔

''عمران صاحب۔ راڈرک کی کال آئی تھی''...... دوسری طرف

سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ کون سے گریڈ کی نوکری مل رہی ہے اسے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نوکری کے بعد اسے دوسری نوکری کیا پسند آنی ہے۔ بہرحال اس نے ایک اہم بات بتائی ہے کہ ڈاکٹر رخسار کرانس سے واپس ایکریمیا روانہ ہو گئی ہے۔ ایکریمیا میں بھی اس کا ایک ذاتی فلیٹ ہے اور وہ جب سے ایکریمیا پہنچی ہے وہ باقاعدگی سے ایک بوڑھی عورت سے ملتی ہے اور اس بوڑھی عورت کو روزانہ اس کے فلیٹ میں آتے جاتے دیکھا گیا ہے جو اس کے پاس دو سے تین گھنٹوں تک رہتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کون ہے وہ بوڑھی عورت۔ راڈرک نے اس کا پتہ کرایا''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ راڈرک نے اس کا پتہ کرایا ہے۔ اس بوڑھی عورت کا نام ڈاکٹر کلاشیا ہے۔ وہ ذہنی علوم کا ماہرہ سمجھی جاتی ہے۔ راڈرک نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت ٹیپ کرنے کی کوشش کی اور اس کام کے لئے اس نے ڈاکٹر رخسار کے جوتوں میں ڈبل اے لگایا تھا لیکن راڈرک کی رپورٹ ہے کہ ڈبل اے نے وہاں کام نہیں کیا''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کہاں رہتی ہے یہ ڈاکٹر کلاشیا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

''یہ تو میں نے اس سے پوچھا نہیں عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم اس سے پوچھو۔ میں دانش منزل آ رہا ہوں۔ یہ نام تو میرے ذہن میں موجود ہے لیکن کوئی تفصیل یاد نہیں ہے۔ لائبریری میں یقیناً اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی فائل موجود ہو گی۔ اسے بھی چیک کر لوں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ راڈرک نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر کلاشیا پاناما سٹریٹ پر واقع کوٹھی نمبر سات سو دس میں رہائش پذیر ہے۔ راڈرک کے بقول یہ کوٹھی پاناما سٹریٹ کی سب سے بڑی اور سب سے مہنگی رہائش گاہ ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پاناما سٹریٹ ایکریمیا کے دارالحکومت کا پوش علاقہ ہے۔ وہاں لارڈز کی رہائش گاہیں ہیں اگر ڈاکٹر کلاشیا وہیں رہتی ہے تو یقیناً اس کا تعلق کسی لارڈ سے ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں لائبریری میں جا کر اس ڈاکٹر کلاشیا کو چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور لائبریری کی طرف مڑ گیا۔ پھر لائبریری میں جب ایک گھنٹہ گزار کر وہ واپس آپریشن روم میں آیا تو بلیک

زیرو چونک پڑا۔

''کوئی خاص بات عمران صاحب۔ آپ بڑے پرجوش نظر آ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر کلاشیا کے بارے میں تفصیلات مل گئی ہیں۔ ڈاکٹر کلاشیا یہودی ہے اور نفسیات اور ذہنی علوم میں اس وقت اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ طویل عرصے تک وہ اسرائیل میں رہائش پذیر رہی اب وہ اپنی ریٹائرڈ لائف ایکریمیا میں گزار رہی ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر رخسار کے ذہن پر کوئی کام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی یہودیوں کی طرف سے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اور اب یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ نے کہا تھا کہ آپ نے ڈاکٹر رخسار کو چیک کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ڈاکٹر کلاشیا نے کوئی ایسا عمل کیا ہو گا جس کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔ بس میرے ذہن میں ایک بات کھٹک رہی تھی کہ ڈاکٹر رخسار اچانک ٹائیگر سے ملنے کیوں آ گئی اور معصوم نظر آنے والی لڑکی نے اچانک اپنے شوہر سے ریوالور چھین کر اس پر گولی کیسے چلا دی۔ اس کا نشانہ بھی بے داغ تھا۔ اس نے ایک گولی جیکی دادا کے سینے

پر ماری تھی اور دوسری اس کے عین سر پر۔ اگر وہ یہ سب نہ کرتی تو یقیناً ہمیں ان سارے معاملات کا سرے سے علم ہی نہ ہو سکتا''۔ عمران نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو ہوا ہو گا''...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ واقعی کچھ ایسا ہوا ہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاسٹرو بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کیسے اتنے طویل عرصے بعد یاد فرمایا ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر لیکن مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ارے۔ پچھلے ماہ تو تم سے ایکریمیا میں بہت بھرپور ملاقات ہوئی تھی اور تم کہہ رہے ہو اتنے طویل عرصے بعد میں نے یاد کیا ہے حالانکہ تمہارا فون نمبر مجھے زبانی یاد ہے''...... عمران نے شکوہ کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کاسٹرو بے اختیار کھلکھلا کر

ہنس پڑا۔

''آپ سے ملاقات واقعی اس قدر بھرپور ہوتی ہے کہ معمولی سا وقفہ بھی صدیوں جیسا لگتا ہے''...... کاسٹرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ یہ فقرے تو محبوبہ کو کہے جاتے ہیں۔ تم بوڑھے ہو کر اب مجھ پر استعمال کر رہے ہو''...... عمران نے کہا تو کاسٹرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ سے باتوں میں کون جیت سکتا ہے۔ بہرحال فرمائیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے''...... کاسٹرو نے کہا۔

''تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تم یہودی تنظیموں کے بارے میں معلومات کے انسائیکلو پیڈیا ہو۔ کیا میں تمہارا چھوٹا سا ایک امتحان لے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ضرور کیوں نہیں۔ ویسے میں آپ سے کوئی دعویٰ تو نہیں کر سکتا۔ بہرحال کسی حد تک یہ بات درست ہے اور یہی میرا اصل بزنس ہے''...... کاسٹرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اسپارگن کے بارے میں تفصیلات بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اسپارگن۔ کیا آپ اس قدیم دور کی تنظیم کے بارے میں کہہ رہے ہیں جو مذہبی جنونی عیسائی نوجوانوں نے یہودیوں کے خلاف بنائی تھی لیکن وہ تو ماضی کی تاریخ میں کہیں دفن ہو چکی ہے۔ آپ تو یہودی تنظیموں کے بارے میں کہہ رہے تھے''...... کاسٹرو نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم اس امتحان میں یکسر فیل ہو گئے ہو۔ اسپارگن ایکریمیا میں قائم کی گئی ہے اور اس نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا ہے۔ اس کا ایک ایجنٹ جس کا نام اسٹیفن تھا ہمارے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔ جب اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس کے جسم میں یکے بعد دیگرے بم پھٹے جس سے وہ ہلاک ہو گیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ مجھے تو آج تک اس بارے میں ایک لفظ کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ویری بیڈ''...... کاسٹرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یہ تمہاری کوتاہی نہیں ہے کاسٹرو بلکہ ان کا کمال ہے کہ آج تک کسی کو اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ البتہ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اگر میں تمہیں اس بارے میں چند ٹپس دے دوں تو کیا تم کم سے کم وقت میں اس کا سراغ لگا سکتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''آپ بتائیں مجھے۔ یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔ اب یہ میرے لئے ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکا ہے''...... کاسٹرو نے کہا۔

''ایکریمیا کے دارالحکومت میں ایک کلب ہے جس کا نام ریڈ فلاور کلب ہے۔ اس کا مالک اور منیجر کارڈر تھا جسے پاکیشیا میں مشن کی ناکامی پر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی بیوہ نے یہ کلب کسی دوسری پارٹی کو فروخت کر دیا ہے۔ اس دوسری پارٹی کا نام کراسٹر

ہے۔ دوسری ٹپ یہ ہے کہ ایک ایکریمین نژاد لڑکی ڈاکٹر رخسار پاکیشیا مشن کا مرکزی کردار رہی ہے وہ پاکیشیا میں ایک اہم مائیکرو فلم لائی تھی۔ اس نے فلم حفاظت کے لئے امانتاً اپنے ایک عزیز ڈاکٹر ابراہیم کے پاس رکھوائی تھی لیکن اسپارگن کی ایک لیڈی ایجنٹ جس کا نام ڈیشا ہے اس تک پہنچ گئی اور اس نے ڈاکٹر ابراہیم پر زبردست تشدد کیا اور اس سے مائیکرو فلم لے کر نکل گئی۔ ڈاکٹر رخسار ان سارے حالات سے لاعلم تھی۔ بظاہر وہ معصوم اور انتہائی سادہ لڑکی ہے لیکن مجھے نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ کچھ اور بھی جانتی ہے یا پھر شاید اسے کسی طریقے سے کنٹرول کیا گیا ہے۔ میں تمہیں اس کا پتہ بتا دیتا ہوں۔ تم اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرو اور یہ معلوم کرو کہ اس سے ایک بوڑھی عورت کیوں ملنے آتی ہے جس کا نام ڈاکٹر کلاشیا ہے۔ ڈاکٹر کلاشیا پاناما سٹریٹ کی رہائش گاہ نمبر سات سو دس میں رہتی ہے۔ وہ ذہنی علوم کی ماہرہ ہے اور وہ باقاعدگی سے ڈاکٹر رخسار کے فلیٹ میں آتی ہے اور اس کے پاس کئی کئی گھنٹے گزارتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کلاشیا اس ڈاکٹر رخسار پر کوئی خاص عمل کر رہی ہو یا اس کے دماغ کی اسکیننگ کر رہی ہو''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا کرنا ہو گا۔ آپ یہ بھی بتا دیں''...... کاسٹرو نے کہا۔

''تم ڈاکٹر رخسار کی نگرانی کراؤ۔ صرف نگرانی۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے اسپارگن کا کوئی آدمی ملاقات کرے۔ پھر اس آدمی کے

ذریعے تم آگے بڑھ سکتے ہو۔ ڈاکٹر کلاشیا کا فون ٹیپ کراؤ اور کارڈر کی ہسٹری، اس کے ملنے والے اور اس کے دوستوں کے بارے میں معلوم کراؤ۔ خاص طور پر اس کی بیوہ سے تمہیں خاص معلومات مل سکتی ہیں لیکن یہ خیال رکھنا کہ تم یا تمہارے آدمی کسی صورت سامنے نہ آئیں کیونکہ یہ تنظیم انتہائی خطرناک اور جدید ترین ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو''...... عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اب سمجھ گیا ہوں۔ میں آپ کو کہاں اطلاع دوں''...... کاسٹرو نے پوچھا۔

''تم مجھ سے رابطہ نہ کرنا۔ میں تمہیں ایک ہفتے کا وقت دیتا ہوں۔ ایک ہفتے میں تم یہ ساری معلومات حاصل کرو پھر میں تمہیں خود فون کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔ تمہاری ان معلومات کے عیوض میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا فی الحال میں تمہارے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالرز ٹرانسفر کرا دیتا ہوں۔ اس سے کام چلاؤ اس کے بعد مزید جتنے تم مانگو گے تمہیں مل جائیں گے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''کیا یہ کاسٹرو سب کچھ معلوم کر لے گا''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ وہ بے حد ذہین ہے اور اس کے ہاتھ بے حد لمبے

ہیں۔ اگر وہ چاہے تو گڑے ہوئے مردوں کا بھی کچا چٹھا نکال کر سامنے لا سکتا ہے۔ تم فارن ایجنٹ راڈرک سے کہہ کر اس کے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالرز ٹرانسفر کرا دو باقی بعد میں دیکھا جائے گا''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر نے کار اپنے رہائشی ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار کو پارک کر کے کار سے اترا اور تیز تیز چلتا ہوا ہوٹل کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں لفٹیں موجود تھیں۔ وہ ایک لفٹ میں سوار ہوا اور پھر اس لفٹ کے ذریعے اس فلور پر آ گیا جہاں اس کا سوٹ تھا۔

اس نے مین دروازے کا لاک کھولا اور پھر وہ واش روم میں گھس گیا۔ کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر واپس آیا اور کچن میں جا کر اپنے لئے کافی تیار کرنے لگا۔ کافی تیار کر کے وہ سٹنگ روم میں آ گیا اور صوفے پر بیٹھ کر گرم گرم کافی کے سپ لینے لگا تو اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا۔ اسکرین پر ایک نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ نمبر ان نان تھا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے سیل کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا کیونکہ ایکسٹو ہی اس سے کبھی کبھار عمران کی غیر موجودگی میں نئے اور ان نان نمبر سے بات کرتا تھا۔

''تم نے اپنی رہائش گاہ تبدیل کر لی ہے''...... چیف نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں آج یہ کام کر لوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سنو۔ تم فی الحال کچھ وقت کے لئے رانا ہاؤس شفٹ ہو جاؤ کیونکہ ڈاکٹر رخسار کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ وہ ایک دو روز میں واپس آ رہی ہے اور یقیناً وہ تم سے دوبارہ ملے گی۔ اس بار تم نے اس سے دوستی رکھنی ہے اور اس سے دوستانہ انداز میں یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کا اصل مقصد کیا ہے۔ عمران تمہیں ملے گا اور وہ اس سلسلے میں تمہیں مزید بریف کرے گا کیونکہ ایکریمیا سے رپورٹ ملی ہے کہ ذہنی علوم کی ماہر یہودی نژاد ڈاکٹر کلاشیا، ڈاکٹر رخسار سے ایکریمیا میں ملتی رہی ہے اور اس نے ڈاکٹر رخسار کے ذہن پر کوئی خصوصی کام کیا ہے اس کی وجہ سے اس سے اصل بات معلوم کرنا آسان نہیں ہو گا لیکن تم نے بہرحال اصل بات معلوم کرنی ہے اور میں فور سٹارز کو کال کر دیتا ہوں وہ تم دونوں کی نگرانی کریں گے۔ اگر کوئی آدمی پہلے کی طرح اس لڑکی کی نگرانی کر رہا

ہو گا تو فور سٹارز اسے خود ہی اٹھا لیں گے اور تم نے کوئی اہم بات معلوم ہونے پر مجھے اطلاع دینی ہے''...... چیف نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کوئی سوال''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''چیف۔ اگر ڈاکٹر رخسار واپس آ رہی ہے تو کیا اس سے جبراً معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ جبر کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس لئے تو میں نے عمران کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ تمہیں اس بارے میں بریف کرے۔ عمران کو میں نے منع کر دیا ہے کہ وہ سامنے نہیں آئے گا کیونکہ عمران کے بارے میں سب جانتے ہیں اس لئے اصل بات سامنے نہ آ سکے گی''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیا کھیل شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لڑکی کو دو تھپڑ مار کر آسانی سے سب کچھ پوچھا جا سکتا ہے۔ اب نجانے کیا کیا کرنا پڑے گا''...... ٹائیگر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اس نے اپنا سامان سمیٹا اور پھر وہ اپنے سوٹ سے نکل کر رانا ہاؤس روانہ ہو گیا۔ رانا ہاؤس میں صدیقی اور اس کے ساتھی پہلے سے ہی موجود تھے۔ انہوں نے علیک سلیک کی۔ جوزف نے ان کے لئے کافی بنا دی۔

''کیا تم سب بھی میرے ساتھ رانا ہاؤس میں رہو گے''۔ ٹائیگر نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ ابھی ڈاکٹر رخسار واپس نہیں آئی ہے۔ جب آئے گی تو ہم باہر رہ کر اس کی اور تمہاری نگرانی کریں گے۔ چیف نے ہدایات دی ہے کہ جب تک ڈاکٹر رخسار واپس نہیں آ جاتی تب تک ظاہر ہے ہمیں تمہارے ساتھ رہنا ہے''...... صدیقی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو''...... خاور نے ٹائیگر کے چہرے پر تردد کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

''میں اس ڈاکٹر رخسار کے بارے میں تردد کا شکار ہوں۔ وہ اگر یہاں سے چلی گئی تھی تو پھر اس کے واپس آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے اور چیف کو یہ کیوں لگ رہا ہے کہ وہ یہاں مجھ سے ملنے آ رہی ہے جو اس نے مجھے رانا ہاؤس منتقل ہونے کا کہا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے چیف کو کوئی ایسی رپورٹ ملی ہو یا پھر ڈاکٹر رخسار کی طرف سے کوئی ایسی بات کی گئی ہو کہ وہ تمہارے پاس یا رانا ہاؤس آنا چاہتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ویسے۔ تمہارے مزے ہیں ٹائیگر۔ چیف تمہیں خود ایک لڑکی سے دوستی کرنے کا حکم دے رہا ہے اور تم ہو کہ خواہ مخواہ پریشان ہو

رہے ہو''...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ایسی دوستیوں کا سرے سے قائل ہی نہیں ہوں۔ اس بار نجانے کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ رسی میری گردن میں فٹ کی جا رہی ہو''...... ٹائیگر نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''اب یہ بھی تو معلوم نہیں کہ عمران صاحب کس قسم کی ہدایات دیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ باس نے تو مجھے ایسی ہدایات دینی ہیں کہ ان پر عمل کرنا میرے لئے ناقابل برداشت ہو گا''...... ٹائیگر نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب کو یہیں بلوا لیں تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ تم نے کیا کرنا ہے کیونکہ ہم نے بہرحال تمہاری نگرانی کرنی ہے''...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی خوشگوار اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب۔ رانا ہاؤس سے''۔ صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''خود کو چیف صدیقی کہا کرو۔ میرا مطلب ہے کہ تم اپنے نام کے ساتھ چیف بھی لگا لیا کرو۔ لوگ تو ایسے القابات کے لئے

ترستے ہیں اور تم چیف ہو کر بھی خود کو چیف نہیں کہہ سکتے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تو سٹارز نے مل کر مجھے چیف بنا دیا ہے۔ بہرحال ہم سب انتہائی بے چینی سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے کیوں۔ کیا کوئی دعوت ولیمہ ہے لیکن کس کا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ابھی چیف کی کال آئی ہے اور انہوں نے ٹائیگر کو کہا ہے کہ ڈاکٹر رخسار ایک دو روز میں واپس آ رہی ہے۔ ٹائیگر اس سے دوستی کرے گا اور اس سے اصل حقائق معلوم کرے گا جبکہ ہم نے یہ چیک کرنا ہے کہ پہلے کی طرح کوئی آدمی ٹائیگر اور ڈاکٹر رخسار کی نگرانی تو نہیں کر رہا اور اگر ایسا ہو تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے اور چیف نے کہا ہے کہ آپ اس بارے میں ٹائیگر کو بریف کریں گے''...... صدیقی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ تو پھر میری ٹریننگ فیس کون دے گا''...... عمران نے کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اور سب عمران کی باتیں سن رہے تھے۔

''ٹریننگ فیس۔ کیا مطلب۔ کیسی ٹریننگ فیس''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے ٹائیگر کو عشق یونیورسٹی میں داخل ہونے کو کہا گیا ہے

تو اسے عشق کی اصل ٹریننگ تو میں ہی دوں گا اور ظاہر ہے ٹریننگ کی فیس تو دینی ہی پڑے گی۔ ویسے چیف نے مجھے یہ اچھا راستہ دکھایا ہے کمائی کرنے کا۔ آج کل تو ہر گلی کوچے میں اکیڈمیاں کھلی ہوئی ہیں۔ البتہ ابھی تک عشق اکیڈمی مجھے کہیں نظر نہیں آئی سوچ رہا ہوں کہ یہ کام میں ہی کر لوں۔ عشق اکیڈمی کا چیئر پرسن میں بن جاتا ہوں اور ماسٹر ٹیوٹر سلیمان کو بنا دیتا ہوں“...... عمران کی زبان رواں ہوگئی تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو پھر آپ کے سٹوڈنٹس کون ہوں گے“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم سب اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران“...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”تب پھر ہم میں سے آپ کو شاید ہی کوئی فیس دے سکے“۔ صدیقی نے کہا۔

”ارے۔ وہ کیوں“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”عشق کرنے والا سب کچھ اپنے عاشق پر لٹا دیتا ہے اور وہ ہمیشہ کنگال ہی رہتا ہے اس لئے عشق کرنے والا آپ کو بھلا کیا دے سکتا ہے“...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے رے۔ ارے۔ تم نے یہ سب کہہ کر میرا گولڈن فیوچر ہی تاریک کر کے رکھ دیا ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اپنے ساتھ کسی فی میل عاشق ٹیوٹر رکھ کر خود بھی اس سے عشق کر کے ماسٹر ڈگری

حاصل کر لوں گا بہرحال میں آ رہا ہوں۔ چلو فیس نہ سہی ایک کپ چائے تو مل ہی جائے گی فیس میں۔ آغا سلیمان پاشا نے تو چائے پلانے سے صاف انکار کر دیا ہے جبکہ وہ خود صبح سے آٹھواں کپ چائے پی رہا ہے وہ بھی کڑک چائے“...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ وہ خود تو چائے پیئے اور آپ کو نہ پلائے“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کل میں نے سارا دن کتابیں پڑھنے میں گزارا اور تمہیں معلوم ہے کہ جب تک معدہ چائے سے بھرا ہوا نہ ہو تو دماغ کام ہی نہیں کرتا اس لئے وہ سارا دن چائے بنا بنا کر تنگ آ گیا تو اس نے اماں بی کو شکایت لگا دی اور اماں بی نے فوراً ہی فوجداری حکم جاری کر دیا۔ اس کے نتیجے میں وہ صبح سے آٹھواں کپ پی رہا ہے اور میں بے چارہ اس کی منتیں کر رہا ہوں لیکن پلانا تو درکنار وہ مجھے چائے کی مہک بھی سونگھنے نہیں دے رہا“...... عمران نے کہا۔

”او کے پھر آپ یہاں آ جائیں۔ ہم ساری کسر نکال دیں گے اور آپ جتنی چاہیں چائے پی لیجئے گا“...... صدیقی نے کہا۔

”ارے۔ کہیں تم نے رانا ہاؤس کو ڈھابے میں تو تبدیل نہیں کر دیا جہاں چائے بنائی اور فروخت کی جاتی ہے لیکن میرے پاس چائے پینے کے لئے تو کیا زہر کھانے کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ اگر مفت میں چائے پلانے کا وعدہ کرو تو میں ابھی سر کے بل دوڑا

چلا آتا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بے فکر رہیں۔ آپ کو مفت کی چائے ہی ملے گی۔ آپ آ جائیں‘‘...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کہہ کر عمران نے بھی رسیور رکھ دیا تھا۔

’’اب دیکھتے ہیں عمران صاحب کیا کہتے ہیں اور ان کی ٹائیگر کے لئے کیا ہدایات ہوتی ہیں‘‘...... چوہان نے کہا۔

’’ظاہر ہے انہوں نے کچھ ایسا ہی کرنا ہے کہ ٹائیگر جنگل کا ہی ٹائیگر رہے سرکس یا کسی چڑیا گھر کے پنجرے کا ٹائیگر نہ بن جائے‘‘۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

سپر ماسٹر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’سپر ماسٹر بول رہا ہوں‘‘...... سپر ماسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’آپ کے لئے گرانڈ ماسٹر کی کال ہے ماسٹر۔ سپیشل فون پر رابطہ کریں‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سپر ماسٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور رکھا اور پھر اس نے سرخ فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس ایک نمبر کے پریس ہوتے ہی اسپارگن کے پاس ڈائریکٹ کال چلی جاتی تھی اور پھر وہ اس سے خود ہی رابطہ کر لیتا تھا البتہ گرانڈ ماسٹر نے جب اس سے بات کرنی ہوتی تھی تو وہ کسی

اور فون پر پہلے اس کے پرسنل سیکرٹری کو کہتا تھا تاکہ وہ اس سے رابطہ کر سکے۔ دوسرے لمحے فون پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا اس بلب کو دیکھتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی اس فون اور اس پورے کمرے کی چیکنگ شروع ہو گئی ہو گی۔ حتیٰ کہ اس کے جسم اور ذہن کی بھی چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ جب سب اوکے ہو جائے گا پھر یہ بلب سبز رنگ میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کے بعد بات ہو سکے گی ورنہ معمولی سی گڑبڑ کا مطلب فوری موت کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے لیکن چند لمحوں بعد جب بلب ایک جھماکے سے سبز ہو گیا تو سپر ماسٹر نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور یکے بعد دیگرے تین اور بٹن پریس کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایسے تھا جیسے بولنے والا بولنے کی بجائے سننے والے کو چابک مار رہا ہو۔

''سپر ماسٹر عرض کر رہا ہوں گرانڈ ماسٹر''...... سپر ماسٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم سے تفصیلی بات کرنی ہے۔ ایکس باکس پر بات کرو''۔ دوسری طرف اسی طرح چابک مارنے والے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سپر ماسٹر نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ کی دیوار کے پاس آ گیا۔ اس نے

دیوار کے ایک ابھار کو پریس کیا تو دیوار کے ایک حصے سے ایک سیف نکل کر سامنے آ گیا اس نے سیف پر موجود پینل کے کوڈ پریس کر کے سیف کھولا اور پھر اس نے سیف میں سے ایک سیاہ رنگ کا باکس نما آلہ اٹھایا۔ یہ ریموٹ کنٹرول طرز کا آلہ تھا۔ اس آلے کو لے کر وہ واپس اپنی میز کے پاس آ گیا۔ اس نے اسے میز پر رکھا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے آلے کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ یہ ایکس باکس تھا۔ اس پر ہونے والی بات گو ٹرانسمیٹر کی طرح ہوتی تھی لیکن اس میں بات کے اختتام پر اوور نہ کہنا پڑتا تھا بلکہ اس طرح بات چیت ہوتی تھی جیسے آمنے سامنے بیٹھ کر بات ہوتی ہے۔ انتہائی اہم ترین معاملات میں ایکس باکس استعمال کیا جاتا تھا۔ چند لمحوں بعد ایکس باکس پر ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔

''سپر ماسٹر بول رہا ہوں''...... بلب جلتے ہی سپر ماسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سپر ماسٹر فارمولے کا کیا ہوا۔ میں نے ڈیشا کو ہدایات دی تھیں کہ وہ تم سے رابطے میں رہے اور تمہیں ہی رپورٹ دے اور جب اسے فارمولا مل جائے تو وہ تمہارے حوالے کر دے۔ کیا اس نے تم سے ابھی تک رابطہ کر کے تمہیں کوئی رپورٹ نہیں دی ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے اسی طرح سے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''نو گرانڈ ماسٹر۔ ابھی تک ڈیشا نے مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا

ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ جب تک وہ نہ رابطہ کرے میں اس سے خود کوئی رابطہ نہ کروں۔ میں اسی لئے خاموش تھا''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارے خیال میں اب فارمولا کہاں موجود ہو سکتا ہے۔ اس کا کوئی آئیڈیا ہے تمہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ویسے اگر ڈاکٹر رخسار نے فارمولا ٹائیگر یا عمران کو دیا ہے تو پھر یہ فارمولا اب تک یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچ چکا ہو گا اور ظاہر ہے اسی کی تحویل میں ہو گا اور اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی اس سروس کے ممبران کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ البتہ انہیں ٹریس کرنے کے لئے میں نے ایک پلاننگ کی ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''کیا پلاننگ ہے تمہاری۔ بتاؤ مجھے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''میں نے اپنے سیکشن کی ایک ذہین لڑکی ایلیا جو ڈاکٹر رخسار کے قد کاٹھ کی ہے کو ڈاکٹر رخسار کا میک اپ کرا دیا ہے۔ ڈاکٹر رخسار کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ پاکیشیا سے کرانس روانہ ہوئی ہے تو میں نے فوری طور پر اس کے پیچھے اپنے آدمی لگا دیئے جنہوں نے ڈاکٹر رخسار کو ایئر پورٹ سے غائب کر دیا اور ایئر پورٹ سے نکل کر باہر آنے والی ڈاکٹر رخسار کے میک اپ میں ایلیا تھی۔ ایلیا کو پہلے ہی ساری پلاننگ بتا دی گئی تھی۔ وہ مکمل طور پر ڈاکٹر رخسار کی جگہ لے لے اس کے لئے میں نے ڈاکٹر کلاشیا

کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ڈاکٹر کلاشیا روزانہ ایلیا سے ملنے جاتی ہے اور ایک خاص عمل کے ذریعے اسے مکمل طور پر ڈاکٹر رخسار بنا رہی ہے وہ ڈاکٹر رخسار کی ہر بات ایلیا کے دماغ میں فیڈ کر رہی ہے تاکہ اسے ہر لحاظ سے ڈاکٹر رخسار بنایا جا سکے۔ جب ایلیا مکمل طور پر ڈاکٹر رخسار جیسی بن جائے گی تو اسے واپس پاکیشیا بھیج دیا جائے گا تاکہ وہ ایک بار ٹائیگر یا پھر عمران سے ملے اور پھر ہم اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے چیف تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ایکسٹو کا ہیڈ کوارٹر تلاش کر لیا جائے گا اور جیسے ہی ہمارے ایجنٹوں کو ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلے گا وہ پوری قوت سے وہاں حملہ کر دیں گے اور ہیڈ کوارٹر سے فارمولا حاصل کر کے ایکسٹو سمیت اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں گے''...... سپر ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''سپر ماسٹر۔ ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور تم اس قدر طویل پلاننگ میں لگے ہوئے ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہاری پلاننگ بے حد شاندار ہے لیکن اس میں کافی طویل عرصہ لگ جائے گا جبکہ ہمارے پاس ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کے لئے نہیں ہے۔ فارمولے کو جلد سے جلد عملی شکل میں لا کر ہم نے پاکیشیا کو ہٹ کرنا ہے اور اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کرنا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''گرانڈ ماسٹر۔ اصل مسئلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف اور

ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پاکیشیا کے صدر اور وزیر اعظم کو بھی علم نہیں ہے''...... سپر ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے بتایا تھا کہ چار افراد کو ٹریس کر لیا گیا ہے اور یہ چاروں سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن یہ انتہائی تربیت یافتہ افراد ہیں اور ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں اس لئے میں نے اس لڑکی ڈاکٹر رخسار کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ وہ چاروں افراد پاکیشیا میں فور سٹارز نامی تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں یہی شک ہے کہ وہ درپردہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے ہیں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹاپ فورس کو حرکت میں لے آؤ۔ تم ڈاکٹر کلاشیا کو کہہ دو کہ جب ٹاپ فورس کے چار افراد اس کے پاس پہنچیں تو وہ فوراً ان کے ساتھ پاکیشیا جائے۔ ٹاپ فورس کا چیف جیکسن ساتھ جائے گا اور وہاں تمام کارروائی کر لے گا۔ وہ ابھی تم سے رابطہ کرے گا۔ تم اسے اس عمران کے بارے میں تفصیل بتا دینا وہ خود ہی مشن مکمل کر لے گا''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آلے پر موجود جلتا ہوا بلب بجھ گیا تو سپر

ماسٹر نے اس طرح لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے جیسے اس کے سر پر رکھا ہوا ہزاروں ٹن کا وزن ہٹ گیا ہو۔ اس نے اٹھ کر ایکس باکس کو سیف میں رکھا اور کھلا ہوا سیف بند کر کے وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''تھینک گاڈ۔ اس مشن میں میری جان بھی جا سکتی تھی۔ اب ٹاپ فورس جانے اور یہ مشن جانے۔ میری تو جان بچی''...... سپر ماسٹر نے بچوں کی طرح سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سپر ماسٹر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر کلاشیا سے بات کراؤ فوراً''...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ڈاکٹر کلاشیا لائن پر ہیں۔ بات کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ میں ڈاکٹر کلاشیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے ایک عورت کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر کلاشیا۔ گرانڈ ماسٹر کے حکم پر اب پاکیشیا مشن کو فوری

طور پر مکمل کرنے کے لئے ٹاپ فورس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ ٹاپ فورس کا چیف جیکسن آپ سے فوری رابطہ کرے گا۔ آپ نے اس کے ساتھ پاکیشیا جانا ہے۔ وہ لوگ وہاں سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو اغوا کر کے آپ کے پاس لائیں گے اور آپ نے اس کے ذہن کو کھنگال کر سیکرٹ سروس کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مسٹر جیکسن کو دینی ہیں۔ ان معلومات کی بناء پر وہ مشن مکمل کریں گے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اوکے۔ گرانڈ ماسٹر اور آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی''...... ڈاکٹر کلاشیا نے کہا تو سپر ماسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس مشن کے آغاز سے ہی اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ معاملات دن بدن گمبھیر ہوتے جائیں گے اس لئے اب جبکہ گرانڈ ماسٹر نے مشن اس سے لے کر ٹاپ فورس کو دے دیا تھا تو اسے بے حد اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹاپ فورس گرانڈ ماسٹر کے تحت ایک فعال اور انتہائی خطرناک تنظیم ہے جس میں کٹر مذہبی جنونی لیکن انتہائی تربیت یافتہ یہودی ایجنٹ شامل کئے گئے تھے۔

اسے معلوم تھا کہ گرانڈ ماسٹر کا نام فرضی ہے اور وہ بظاہر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ایکریمیا کی کسی ریاست میں رہتا ہے لیکن سپر ماسٹر کو معلوم تھا کہ وہ ایکریمیا کے دارالحکومت میں ہی رہتا ہے اور

اسے اس کے اصل نام کا بھی علم تھا لیکن اس نے آج تک اس بارے میں منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گرانڈ ماسٹر کا ایک اشارہ اسرائیل کے صدر کو بھی معزول کرا سکتا ہے تو سپر ماسٹر تو کسی قطار شمار میں ہی نہ تھا۔

یہ بات اپنی جگہ درست تھی کہ وہ اسپارگن کے ٹاپ سیکشن کا چیف تھا اور اسپارگن کے رابطے پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلے ہوئے تھے اور اسپارگن ڈرگ اور اسلحہ بزنس میں مافیا سے بھی آگے جا رہی تھی لیکن اس کے باوجود گرانڈ ماسٹر بہرحال گرانڈ ماسٹر تھا۔ پوری دنیا کے معاشی اور سماجی طور پر انتہائی طاقتور یہودی اس کے ایک اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر سکتے تھے اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اب تک جو کچھ معلوم کیا تھا اس لحاظ سے اسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ خفیہ، فعال اور خطرناک تنظیم ہونے کے باوجود ٹاپ فورس کا کسی صورت مقابلہ نہ کر سکے گی۔ وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر انٹر کام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''چیف جیکسن یہاں موجود ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بھجوا دو''...... سپر ماسٹر نے مختصر الفاظ میں کہا اور رسیور رکھ

دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک دیو ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تیز طرار ٹائپ آدمی ہے۔ اس کی چھوٹی لیکن چمکدار آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح حلقوں میں گھوم رہی تھیں۔

''آؤ جیکسن۔ بیٹھو''...... سپر ماسٹر نے اٹھے بغیر کہا۔

''شکریہ۔ آج بڑے طویل عرصے بعد ہماری ملاقات ہو رہی ہے''...... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ میرے خیال میں ہماری ملاقات دو سال بعد ہو رہی ہے''...... سپر ماسٹر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے میں شراب کی ایک بڑی بوتل اور گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے بوتل اور گلاس جیکسن کے سامنے رکھے اور خالی ٹرے لئے واپس چلا گیا۔

''کمال ہے۔ تمہارے آدمیوں کو ابھی تک یاد ہے کہ میں کون سی شراب پسند کرتا ہوں''...... جیکسن نے بوتل دیکھ کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہاں ہر چیز کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے''...... سپر ماسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''گڈ۔ یہ واقعی شاندار انتظام ہے''...... جیکسن نے کہا اور بوتل کھول کر اس نے شراب گلاس میں ڈالنے کی بجائے براہ راست

منہ سے لگا لی اور اس وقت تک اس نے اسے منہ سے نہیں ہٹایا جب تک آدھے سے زیادہ بوتل خالی نہ ہو گئی۔ اس کا سرخ چہرہ مزید سرخ ہو کر پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔

''گرانڈ ماسٹر نے کہا تھا کہ تم مجھے نئے مشن کے سلسلے میں بریف کرو گے''...... جیکسن نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا تو سپر ماسٹر نے سامنے موجود فائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دی۔

''اسے پڑھ لو۔ تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا''...... سپر ماسٹر نے کہا تو جیکسن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فائل کھول کر اسے پڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے۔

''گڈ۔ تم نے بہترین اور بے داغ پلاننگ کی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس عفریت ہے اور اس عفریت سے نمٹنے کا یہ بہترین طریقہ ہے لیکن گڑبڑ کہاں سے ہوئی''...... جیکسن نے فائل پڑھ کر اسے بند کرتے ہوئے کہا۔

''گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی جب عمران کے ہاتھ اسٹیفن لگ گیا۔ پھر اسپارگن کا نام بھی سامنے آ گیا اور اس کو اغوا کر لیا گیا اور مجبوراً ہمیں اپنے آدمی کے جسم میں موجود ڈیوائس کو بلاسٹ کر کے اسے ہلاک کرنا پڑا''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''کیا یہ بات حتمی ہے کہ فارمولے کی مائیکروفلم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہے''...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ حتمی رپورٹ ہے"...... سپر ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہارا یہ منصوبہ کس پوزیشن میں ہے"۔ جیکسن نے پوچھا۔

"میں نے ڈاکٹر کلاشیا سے کہا تھا کہ وہ اس لڑکی ایلیا کو ڈاکٹر رخسار بنا کر اس کے ذہن پر مزید محنت کرے تاکہ ڈاکٹر رخسار صرف دوستی کی آڑ میں اس ٹائیگر سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لے لیکن اب گرانڈ ماسٹر نے یہ معاملہ تمہارے سپرد کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کھیل کو ہم سے زیادہ اچھے انداز میں کھیل سکتے ہو کیونکہ تم اس کھیل کے ماہر کھلاڑی ہو"...... سپر ماسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا بے حد شکریہ۔ مجھے واقعی اب اس معاملے میں خاصے غور وفکر کے بعد قدم آگے بڑھانا ہوں گے کیونکہ یہ عام سا مشن نہیں ہے۔تم نے ڈاکٹر کلاشیا سے بات کر لی ہے"...... جیکسن نے اس بار قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"گرانڈ ماسٹر نے مجھے کہا تھا کہ میں ڈاکٹر کلاشیا کو تمہارے ساتھ پاکیشیا جانے کا کہہ دوں۔ وہاں جا کر تم اس آدمی ٹائیگر یا پھر فور سٹارز کے کسی ممبر کو اغوا کر کے ڈاکٹر کلاشیا کے حوالے کرو گے اور ڈاکٹر کلاشیا اپنی مہارت سے اس کے ذہن میں موجود ساری معلومات حاصل کرے گی۔ اس طرح تم آسانی سے اور فوری یہ

مائیکروفلم حاصل کر سکو گے جس پر میں نے ڈاکٹر کلاشیا کو حکم دے دیا ہے کہ وہ پاکیشیا جانے کے لئے تیار رہے اور اس نے تمہارا ہر حکم بلا کسی چوں چرا کے ماننا ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو اور وہ اب تمہاری منتظر ہے"...... سپر ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فائل پڑھنے سے پہلے میرا واقعی یہی پروگرام تھا لیکن اس فائل میں عمران کا ذکر موجود ہے اور جہاں عمران موجود ہو وہاں معاملات اس انداز میں آگے نہیں بڑھتے جیسے ہم چاہیں اس لئے پہلے مجھے اس عمران کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ پھر ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت۔ میں ڈاکٹر کلاشیا سے مل لوں گا اور تم یقین کرو فارمولے والی فلم زیادہ سے زیادہ دس دنوں میں تمہارے پاس پہنچ جائے گی"...... جیکسن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا اور اس وقت اسے منہ سے ہٹایا جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ اس بھی کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔

"ہر کام نہایت احتیاط سے کرنا۔ عمران اور سیکرٹ سروس کے بارے میں تم سب کچھ جانتے ہو کہ وہ کس پائے کے ایجنٹ ہیں۔ اس لئے کوشش کرنا کہ اگر وہ تمہارے راستے میں آئیں تو ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچے"...... سپر ماسٹر نے کہا۔

"جیکسن کے سامنے بڑے بڑے سورما ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر

سکتے پھر میرے سامنے ان سیکرٹ ایجنٹوں اور عمران کی کیا مجال ہے جو ٹھہر جائیں۔ ان کی موت طے ہے اور ان سب کو میں ہی ہلاک کروں گا''...... جیکسن نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہوا تو تم پوری دنیا کے یہودیوں کے ہیرو کہلاؤ گے''۔ سپر ماسٹر نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ او کے۔ گڈ بائی''...... جیکسن نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار فائیو سٹار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں روکی اور پھر کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ ایک لڑکی جس کا قد کاٹھ ڈیشا جیسا تھا اس ہوٹل میں دیکھی گئی تھی۔ اس لڑکی کا حلیہ ڈیشا سے مختلف تھا البتہ ڈیشا کی ایک مخصوص نشانی تھی کہ وہ قدرے لڑکھڑا کر چلتی تھی۔ ایکریمیا میں کسی مشن کے دوران مجرموں سے مقابلہ کرتے ہوئے اس کی ٹانگ میں گولی لگی تھی علاج سے اس کی ٹانگ تو ٹھیک ہو گئی تھی لیکن ٹانگ میں معمولی سی لچک رہ گئی تھی اس لئے کبھی کبھی چلتے ہوئے وہ ڈگمگا سی جاتی تھی۔

عمران نے ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ سے ملنے والی سی سی کیمروں کی فوٹیج سے ڈیشا کو غور سے دیکھتا تھا اور اس کے لڑکھڑانے اور ڈگمگا کر چلنے کی کیفیت کو بھی نوٹ کیا تھا۔ اسے اس بات کا تو علم تھا کہ ڈیشا مشن مکمل کر کے واپس ایکریمیا جا چکی ہے لیکن احتیاطاً اس نے چند ویٹروں کو جو مخبری کا دھندا بھی کرتے تھے

ڈیشا کی معلومات فراہم کر دی تھیں کہ اگر وہ دوبارہ کہیں دکھائی دے تو وہ اسے فوراً مطلع کر سکیں۔ اب وہ اپنے فلیٹ میں تھا کہ اسے ہوٹل سی روز کے ہیڈ ویٹر نے کال کیا اور اسے بتایا کہ اس نے ایک لڑکی کو دیکھا ہے جس کا قد کاٹھ اس لڑکی جیسا ہے جس کے بارے میں عمران نے اسے بتایا تھا اور وہ قدرے لڑکھڑانے والے انداز میں چلتی تھی۔ اس کی اطلاع پر عمران کو حیرت تو ہوئی کہ ڈیشا جو اپنا مشن مکمل کر کے واپس جا چکی تھی تو پھر اسے اس طرح واپس آنے کی بھلا کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس نے کسی ممبر کو اس لڑکی کے بارے میں بتانے کی بجائے ایک بار خود اسے چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اب وہ اسی سلسلے میں اس ہوٹل میں آیا تھا۔

مخبر کی اطلاع کے مطابق لڑکی اسی ہوٹل کے چوتھے فلور کے کمرہ نمبر چار میں ٹھہری ہوئی تھی اور وہ آئی بھی ایکریمیا سے تھی۔ عمران کار سے اتر کر لفٹوں کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے فوراً سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر اسی مخبر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا جس نے ڈیشا کے حوالے سے اسے اطلاع دی تھی۔ عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور کان سے لگا لیا۔

''سعید بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے اس مخبر کی آواز سنائی دی۔

''میں ہوٹل پہنچ چکا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کیا ہے کہ وہ لڑکی ابھی کچھ دیر پہلے ہوٹل سے نکل گئی ہے''...... سعید نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کہاں گئی ہے وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اسے ایک ٹیکسی میں جاتے دیکھا تھا۔ ٹیکسی مین روڈ کی طرف گئی ہے''...... سعید نے بتایا۔

''کیا نمبر ہے ٹیکسی کا۔ اس کا ماڈل بھی بتاؤ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سعید نے اسے ٹیکسی کا نمبر رنگ اور ماڈل بھی بتا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں وہ کہاں گئی ہے۔ تم ایک کام کرو ماسٹر کی سے اس کا کمرہ کھولو اور اس کا سامان چیک کرو۔ وہاں جو کچھ بھی ملے مجھے اس کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ خاص طور پر اس کے کاغذات کی ایک ایک تفصیل''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں آپ کو تھوڑی دیر بعد کال کرتا ہوں''...... سعید نے کہا تو عمران نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس نے چند لمحے کچھ سوچا پھر وہ دوبارہ اپنی کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر اسے ریورس کر کے سائیڈ پر لایا اور تیزی سے ہوٹل کی پارکنگ سے نکالتا لے گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی کار تیزی سے مین روڈ پر

دوڑتی جا رہی تھی۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکال کر اس کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سیل فون کا اسپیکر آن کر کے اسے سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

''رجسٹریشن آفس''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں''۔ عمران نے سوپر فیاض کی آواز میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سن کر دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ سوپر فیاض نے اپنے عہدے کا ہر طرف اچھا خاصا رعب جمایا ہوا تھا۔ اس کی آواز سنتے ہی اچھے اچھوں کو چکر آ جاتے تھے۔

''ایک ٹیکسی کا نمبر نوٹ کرو اور اسے ٹریکنگ سسٹم پر ڈال کر چیک کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ کن راستوں پر سفر کر رہی ہے۔ اس کی ایک ایک ڈیٹیل مجھے بتاؤ خاص طور پر وہ ہوٹل سی روز سے ایک سواری کو لے کر نکلی ہے۔ اس کے بعد وہ کہاں گئی ہے اور کہاں کہاں رکتی ہے سب معلوم کرو جلدی''...... عمران نے کہا اور پھر اسے ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔

''یس سر۔ ایک منٹ سر۔ میں سرچنگ ڈیوائس آن کر کے آپ کو تفصیل بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جلدی کرو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... اس آدمی نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''سر کیا آپ آن لائن ہیں''...... چند لمحوں بعد آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ بولو''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی مطلوبہ ٹیکسی سلطان روڈ کی طرف جا رہی ہے۔ مین چوراہے سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''اس کی رفتار بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''تقریباً اسی کلو میٹر فی گھنٹہ رفتار ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''او کے۔ اس پر نظر رکھو اور یہ بتاؤ چوراہے سے سڑکیں کن کن علاقوں کی طرف جاتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''سلطان روڈ چوراہے سے مشرق کی طرف ہے جناب۔ چوراہے سے ایک سیدھی سڑک عالم روڈ کی طرف جاتی ہے۔ دائیں طرف موجود روڈ حاصل آباد اور بائیں طرف والا روڈ مین شہر کی طرف جاتا ہے اور یہ سڑک مین شہر سے ہوتی ہوئی آفیسرز کالونی کی طرف جاتی ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹیکسی جس طرف جائے مجھے اس کے بارے میں بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... آپریٹر نے کہا۔ عمران نے کار کی رفتار بڑھا دی ور تیزی سے سلطان روڈ کی طرف جانے والی سڑک کی طرف

بڑھتا چلا گیا۔

''ٹیکسی چوراہے سے بائیں جانب مڑ گئی ہے جناب''۔ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''مطلب یہ کہ ٹیکسی آفیسر کالونی کی طرف جا رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''یس سر لگتا تو ایسا ہی ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''اوکے۔ اس ٹیکسی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ اس میں ایک مجرم ہے اور میں اس کے پیچھے ہوں۔ اگر تم نے ٹیکسی کو کھو دیا تو مجرم ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا اور تم جانتے ہو اس کا خمیازہ تمہیں بھی بھگتنا پڑ سکتا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ ہمارے پاس جدید سیٹلائٹ سسٹم ہے۔ ٹریکر کی مدد سے ہم شہر کی تمام گاڑیوں کی لوکیشن چیک کر سکتے ہیں خواہ وہ پاکیشیا کے کسی بھی حصے میں کیوں نہ چلی جائیں''۔ آپریٹر نے کہا۔

''ویری گڈ''...... عمران نے کہا۔ سلطان روڈ پر آتے ہی اس نے اپنی کار کی رفتار اور تیز کی اور اس چوراہے تک پہنچ گیا جہاں سے ٹیکسی بائیں جانب مڑی تھی۔

''اب بتاؤ۔ کس طرف گئی ہے ٹیکسی''...... عمران نے پوچھا۔

''آفیسرز کالونی کی طرف ہی گئی جناب۔ ابھی ٹیکسی مختلف

بلاکس سے گزر رہی ہے۔ جیسے ہی کہیں رکتی ہے مین آپ کو بتا دوں گا''...... آپریٹر نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔ وہ تیزی سے کار آفیسرز کالونی کی جانب بڑھائے لے گیا۔

''ٹیکسی آفیسرز کالونی کے بلیو ایریا بلاک نمبر آٹھ میں رکی ہے جناب۔ یہ ایک بڑی رہائش گاہ ہے جو کسی بڑے آدمی کی معلوم ہو رہی ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''عمارت کا نمبر کیا ہے اور کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ کس کی رہائش گاہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نو سر۔ ہمارا کام وہیکلز کو کنٹرول کرنا اور ان کی لوکیشن چیک کرنا ہے۔ لوکل ایریاز کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں ہوتا''۔ آپریٹر نے کہا۔

''اوکے۔ ٹیکسی جس رہائش گاہ کے سامنے رکی ہے اس کی ایگزیکٹ لوکیشن بتاؤ مجھے''...... عمران نے کہا تو آپریٹر اسے تفصیل سے لوکیشن کے بارے میں بتانے لگا۔

''اس ٹیکسی پر مسلسل نظر رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے دوبارہ تم سے بات کرنی پڑے۔ اور مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اٹ از ٹاپ سٹیٹ سیکرٹ تم اپنا منہ بند رکھو گے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر''...... آپریٹر نے کہا اور عمران نے

گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''اس کالونی میں تو ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ ہے۔ اگر یہ ڈیٹا ہے تو پھر وہ دوبارہ اس رہائش گاہ میں کیا کرنے گئی ہے۔ رہائش گاہ تو سیلڈ ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جس سڑک پر سفر کر رہا تھا اس طرف ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ اچانک عمران کو عقبی شیشے میں سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اپنے پیچھے آتی دکھائی دی۔ اس کار کو وہ چوراہے پر بھی دیکھ چکا تھا لیکن وہاں ایسی کئی کاریں تھیں اور مختلف اطراف کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھیں اس لئے عمران نے اس کار پر توجہ نہ دی تھی لیکن یہ سیاہ کار جس انداز میں اس کی کار کے پیچھے آ رہی تھی اس سے عمران کا ماتھا ٹھنک گیا۔

''تو میرا تعاقب کیا جا رہا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کی رفتار قدرے کم کی تو یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی کہ سیاہ کار کی رفتار بھی کم ہونا شروع ہو گئی تھی۔ عمران نے چند لمحے توقف کے بعد کار کی رفتار بڑھائی تو سیاہ کار کی رفتار بھی بڑھ گئی۔

''کون ہو سکتے ہیں یہ''...... عمران نے کہا۔ وہ کار ڈرائیو کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا ایک موڑ آتے ہی اس نے یکلخت کار کو بریک لگا دیئے کیونکہ موڑ مڑتے ہی اسے ایسی ہی ایک سیاہ کار دکھائی دی جیسی اس کی کار کا تعاقب کر رہی تھی۔ دوسری سیاہ کار سڑک کے عین درمیان میں ترچھے انداز میں کھڑی ہوئی تھی

اور کار کی سائیڈ کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں جہاں دو نقاب پوش افراد دکھائی دے رہے تھے۔ یہی نہیں انہوں نے کاروں کی کھڑکیوں پر مارٹر گنیں رکھی ہوئی تھیں جن کے دہانوں پر ہیوی گولے فکسڈ تھے۔ عمران نے کار کو بریک لگائے ہی تھے کہ اسی لمحے پیچھے سے آنے والی کار بھی مڑ کر اس طرف آ گئی اور اس نے بھی عمران کی کار کے عین پیچھے بریک لگا دیئے۔

''تو یہ میرا شکار کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سامنے موجود کار پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بیک مرر پر پیچھے رکنے والی کار کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔ اس کا ہاتھ سٹیئرنگ سے ہٹ کر کار کی ڈیش بورڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں رکھا ہوا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اسی لمحے عقبی کار سے اس کی کار پر یکلخت مشین گن کی تڑتڑاہٹ ہوئی۔ عمران نے فوراً اپنا سر نیچے کر لیا اور یہ شاید اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی جو وہ اس ڈاج میں آ گیا تھا۔ پیچھے سے کار پر جان بوجھ کر فائرنگ کی گئی تھی تاکہ عمران کی توجہ اگلی کار سے ہٹائی جا سکے۔ جیسے ہی عمران نے سر نیچے کیا اسی لمحے سامنے کھڑی کار کی کھڑکی میں موجود مارٹر گنوں سے گولے نکلے اور عمران کی کار کی طرف بڑھے۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کرتا مارٹر گولے عمران کی کار کے فرنٹ سے ٹکرائے۔ یکے بعد دیگر دو دھماکے ہوئے اور عمران کی کار کو ایک زور دار جھٹکا لگا

گیا جہاں ایک ڈاکٹر نے اسے پہچان لیا تھا اور پھر سرسلطان کو اطلاع دی گئی۔ سرسلطان نے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی سے بات کی اور عمران کو فوری طور پر سٹی ہسپتال سے سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ خصوصی ساخت کی سپورٹس کار کی وجہ سے اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود عمران کو شدید چوٹیں تو ضرور آئی تھیں لیکن کوئی فریکچر نہیں ہوا تھا لیکن اس کی حالت چونکہ خاصی خستہ تھی اس لئے ڈاکٹر صدیقی نے اسے سپیشل وارڈ میں منتقل کر دیا تھا اور جب سرسلطان نے بلیک زیرو کو اطلاع دی تو بلیک زیرو کے سپیشل ہسپتال فون کرنے پر ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتایا کہ عمران کو کم از کم ایک ماہ تک ہرصورت میں ہسپتال رہنا ہو گا تاکہ وہ پوری طرح فٹ ہو سکے۔

بلیک زیرو نے جولیا کو فون کر کے اسے عمران پر ہونے والے حملے کے بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ یہ حکم دے دیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کو ان لوگوں کو ٹریس کرنے پر لگا دے جنہوں نے اس انداز میں عمران پر قاتلانہ حملہ کیا تھا لیکن آج حادثہ ہوئے دوسرا روز تھا لیکن ابھی تک کہیں سے بھی کوئی کلیو نہ مل سکا تھا۔ وہ بے چینی سے حملہ کرنے والوں کے بارے میں کسی اطلاع کا منتظر تھا کہ فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صدیقی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے صدیقی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''یس۔ بولو۔ کوئی رپورٹ''...... بلیک زیرو نے بے چین لہجے میں پوچھا البتہ اس نے اپنے لہجے سے بے چینی ظاہر نہ ہونے دی تھی۔

''چیف ٹائیگر رانا ہاؤس سے غائب ہو چکا ہے''...... صدیقی نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''غائب ہو چکا ہے۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''کل ڈاکٹر رخسار کا اسے فون آیا تھا۔ اس نے ٹائیگر سے ایک ہوٹل میں ملاقات کرنے کی درخواست کی تھی۔ ہم سے مشورہ کرنے کے بعد ٹائیگر نے اس سے ملاقات کرنے کی حامی بھر لی تھی اور پھر اگلے روز ہی ٹائیگر، ڈاکٹر رخسار سے ملنے متعلقہ ہوٹل پہنچ گیا۔ ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں اس کی ملاقات ڈاکٹر رخسار سے ہوئی۔ ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ پھر وہ ڈاکٹر رخسار کے ساتھ رانا ہاؤس آ گیا۔ ڈاکٹر رخسار دو گھنٹوں تک رانا ہاؤس رہی اور پھر وہ اکیلی وہاں سے واپس چلی گئی اور نعمانی نے اس کی نگرانی کی۔ ڈاکٹر رخسار کے پیچھے کوئی اور آدمی نہ تھا اور ڈاکٹر رخسار سیدھی اپنے فلیٹ پر چلی گئی۔ میں نے فون پر ٹائیگر سے بات کی تو ٹائیگر نے بتایا کہ ڈاکٹر رخسار اس سے عام باتیں کرتی رہی ہے لیکن اس کا انداز بڑا

عجیب سا تھا۔ وہ کوئی بات کرتے کرتے اچانک پہلے سے یکسر مختلف بات شروع کر دیتی تھی۔ ٹائیگر کے مطابق ڈاکٹر رخسار ذہنی طور پر ڈپریشن کا شکار لگتی تھی۔ وہ دوسرے روز ملنے کا کہہ کر واپس چلی گئی تھی۔ ہم رات تک ٹائیگر اور ڈاکٹر رخسار دونوں کو چیک کرتے رہے۔ ڈاکٹر رخسار اپنے فلیٹ میں رہی اور ٹائیگر رانا ہاؤس میں ہی رکا رہا۔ آج صبح میں نے ٹائیگر کو فون کیا تو فون اٹنڈ نہیں کیا گیا۔ میں نے رانا ہاؤس فون کر کے جوزف سے بات کی تو اس نے بتایا کہ ٹائیگر اسے کچھ بتائے بغیر صبح صبح ہی چلا گیا تھا۔ وہ چونکہ اپنی کار میں گیا تھا اس لئے جوزف کو بھلا اس پر کیا اعتراض ہوسکتا تھا۔ میں نے ٹائیگر کا فلیٹ چیک کیا تو فلیٹ لاکڈ تھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کی گئی۔ ٹائیگر کی کار اس کے فلیٹ کے پلازہ کی پارکنگ میں موجود ہے۔ ہم فور سٹارز نے اسے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا کہیں سے سراغ نہیں مل سکا اس لئے میں اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں''...... صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر رخسار کہاں ہے''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''وہ ابھی تک اپنے فلیٹ میں ہی موجود ہے۔ ویسے وہ بالکل نارمل ہے۔ اس کے انداز سے ہرگز یہ محسوس نہیں ہوتا کہ اس کا کوئی تعلق ٹائیگر کی گمشدگی سے ہے''...... صدیقی نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''ٹائیگر کو ٹریس کرو۔ ویسے وہ اتنا تر نوالہ نہیں ہے کہ آسانی سے مجرموں کے حلق سے اتر جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ گو اس نے صدیقی سے تو یہی کہا تھا کہ ٹائیگر تر نوالہ نہیں ہے لیکن خود اس کا ذہن ٹائیگر کے بارے میں ایسی رپورٹ سن کر واقعی گھوم سا گیا تھا۔ ٹائیگر کہاں غائب ہوسکتا تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن اسے بہرحال ٹائیگر کے اس طرح غائب ہونے سے یہ احساس ہو گیا تھا کہ معاملات اس کی توقع سے کہیں زیادہ گمبھیر ہیں۔ پہلے عمران پر اس طرح قاتلانہ حملہ اور پھر ٹائیگر کا اس طرح غائب ہو جانا ظاہر کرتا تھا کہ کوئی خاص گروہ پاکیشیا میں کسی خاص مشن پر کام کر رہا تھا۔ اسی لمحے اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے ٹائیگر کو ایک اجنبی کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا

ہے۔ ٹائیگر نے بھی مجھے دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں میرے لئے اجنبیت تھی۔ میں نے اس کار کا تعاقب کیا تو یہ کار مرکری ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں داخل ہو گئی۔ میں نے قریبی پبلک فون بوتھ سے مس جولیا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے رابطہ نہیں ہو سکا جس پر میں نے احتیاطاً کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم ٹائیگر کے پیچھے کوٹھی کے اندر جائیں یا واپس اپنے کام پر چلے جائیں۔ ٹائیگر کے بارے میں آپ تک یقیناً رپورٹ پہنچ چکی ہو گی''۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ابھی تمہارے فون سے چند لمحے پہلے صدیقی کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ ٹائیگر رات گئے رانا ہاؤس میں موجود تھا لیکن صبح کو جب اسے چیک کیا گیا تو وہ رانا ہاؤس میں موجود نہ تھا جبکہ اس کی کار اس کے رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں موجود ہے۔ صدیقی اور اس کے ساتھی ٹائیگر کو تلاش کر رہے ہیں۔ تم کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ مل کر ٹائیگر کو ان لوگوں کی قید سے رہائی دلاؤ اور جن لوگوں نے اسے اغوا کیا ہے انہیں ہر حال میں فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دو''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ان لوگوں نے ٹائیگر کو کیوں اغوا کیا ہے اور ٹائیگر کی

آنکھوں میں اپنے ساتھیوں کے لئے اجنبیت کیوں ہے۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ڈاکٹر کلاشیا کا نام ابھرا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کہیں ڈاکٹر کلاشیا یہاں پاکیشیا تو نہیں پہنچ گئی اور اس کے ذریعے ٹائیگر کے ذہن کو کنٹرول تو نہیں کیا گیا''...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سپیشل ہسپتال''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... ایکسٹو کا نام سنتے ہی دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ڈاکٹر صدیقی سے بات کراؤ''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں جناب''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر صدیقی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر صدیقی۔ کیا میری عمران سے بات ہو سکتی ہے۔ کیا

پوزیشن ہے اس کی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس سر۔ اب وہ خطرے سے باہر ہیں اور وہ پوری طرح ہوش میں ہیں لیکن سر زیادہ لمبی بات ان کے ذہن پر دباؤ ڈال سکتی ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بات کرائیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے گا جو آپ کہہ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس سر۔ تھینک یو سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بفضل خدا زندہ سلامت ہونے کی وجہ سے بزبان خود بلکہ بدہان خود مع ہوش وحواس بول رہا ہوں''...... عمران کے لہجے میں شگفتہ پن موجود تھا لیکن کمزوری کی وجہ سے آواز ہلکی تھی۔

''ایکسٹو۔ کیا فون سیف ہے''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس کالے صفرے۔ اب کھل کر بات ہو سکتی ہے''...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

''عمران صاحب۔ آپ کم سے کم بولیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ زیادہ بولنے سے آپ کے ذہن پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ میں

آپ کو تفصیل بتاتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کے ڈاکٹر رخسار کے ملنے اور صبح سویرے رانا ہاؤس سے غائب ہونے سے لے کر صفدر کی رپورٹ تک کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی ڈاکٹر کلاشیا کے ذریعے ٹائیگر کے ذہن کو کنٹرول کرنے کے بارے میں اپنے خدشے کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''پہلے تو یہی معلوم ہوا تھا کہ ڈیشا یہاں سے فارمولا لے کر جا چکی ہے۔ فارمولا ملنے کے بعد انہیں مطمئن ہو جانا چاہئے تھا اور ڈاکٹر رخسار کا پیچھا چھوڑ دینا چاہئے تھا لیکن اس کے باوجود وہ ڈاکٹر رخسار کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہی نہیں مجھے بھی اطلاع ملی تھی کہ ڈیشا ایک بار پھر یہاں آئی ہوئی ہے۔ میں اس کی ٹپ ملنے پر اس کے پیچھے جا رہا تھا۔ ٹریکنگ آفس سے لنک کر کے مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر گئی ہے۔ وہ آفیسرز کالونی میں جس ایریئے میں گئی تھی وہاں اسی ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ ہے جہاں ڈیشا نے ڈاکٹر ابراہیم سمیت ان کے سارے خاندان کو قتل کیا تھا۔ وہ دوبارہ اس رہائش گاہ میں کیوں جا رہی تھی یہی معلوم کرنے کے لئے میں وہاں جا رہا تھا تو اچانک مجھ پر حملہ ہو گیا۔ یہ سارا کھیل ہے کیا اور دشمن اس طرح مجھے ہلاک کرنے کے درپے کیوں ہو گئے ہیں اس کی سمجھ نہیں آ رہی پھر ڈاکٹر رخسار کو اس طرف کنٹرول میں لینا بھی میرے لئے حیرت کا باعث بنا ہوا ہے۔ وہ بھی پاکیشیا آ گئی ہے اور اب تم بتا رہے ہو کہ ٹائیگر کو بھی انہوں

نے اغوا کر لیا ہے اور اس کی حالت ایسی ہے جیسے اس کے دماغ کو کنٹرول کیا گیا ہو۔ نجانے کیا چکر چل رہا ہے مجھے تو یہ اونٹ کسی کروٹ بیٹھتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ بہرحال جو بھی ہے جلد ہی سامنے آ جائے گا۔ تم فوری طور پر تمام ممبران کو رہائش گاہیں تبدیل کرنے کا حکم دے دو اور وہ سب لوگ اس وقت تک میک اپ میں رہیں جب تک یہ لوگ قابو نہیں آ جاتے اور سنو۔ تم نے دانش منزل کا خصوصی حفاظتی نظام آن رکھنا ہے۔ یہی ہدایات رانا ہاؤس میں جوزف کو بھی دے دو کہ وہ خصوصی حفاظتی سسٹم آن کر دے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ دانش منزل یا پھر رانا ہاؤس پر حملہ کریں اور جولیا کو کہہ دو کہ وہ ان لوگوں کا جلد از جلد سراغ لگائے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ آرام کریں۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیس چیف''...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''ٹائیگر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہم نے چیک کیا ہے چیف۔ جس کوٹھی میں ٹائیگر کو لے جایا گیا تھا وہ کوٹھی خالی ملی ہے۔ تنویر نے میرے کہنے پر پہلے اس رہائش گاہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر ہم اندر گئے لیکن کوٹھی خالی تھی۔ کوٹھی کے تہہ خانے بھی چیک کئے گئے ہیں لیکن نہ ہی ٹائیگر وہاں ملا ہے اور نہ ہی کوئی اور آدمی۔ البتہ وہ کار گیراج میں موجود ہے جس میں ٹائیگر کو دیکھا گیا تھا۔ اب وہ ٹائیگر کو ارد گرد کے علاقے میں تلاش کر رہے ہیں''...... جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''تم تمام ممبران کو فوری طور پر ہدایات دے دو کہ وہ سب متبادل ٹھکانوں پر شفٹ ہو جائیں اور سب میک اپ میں رہیں۔ تم خود بھی ایسا ہی کرو کیونکہ ٹائیگر کے بارے میں جو رپورٹ تم نے دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹائیگر کے ذہن کو کنٹرول کر کے سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیل اس سے حاصل کی گئی ہو گی اور اب جب تک یہ لوگ ٹریس ہو کر ختم نہیں ہو جاتے تم نے مجھے سپیشل فون پر کال کرنی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیس چیف''...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب واپس آپریشن روم میں آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے دانش منزل کا خصوصی حفاظتی نظام آن کر دیا تھا۔ ان

ساری باتوں میں اس کا دماغ بھی الجھا ہوا تھا اور اس بات نے اسے اور بھی الجھا دیا تھا کہ عمران کو ڈیشا کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم ہوا تھا اور ڈیشا دوبارہ اس رہائش گاہ میں گئی تھی جہاں اس نے ڈاکٹر ابراہیم پر تشدد کر کے اس سے ٹی بی ایم فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کی تھی۔ اگر وہ فارمولے کی فلم یہاں سے لے گئی تھی تو پھر اسے واپس پاکیشیا آنے اور دوبارہ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں جانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی اور پھر عمران پر بھی تب حملہ کیا گیا جب عمران ڈیشا کے پیچھے ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا۔

بلیک زیرو کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی۔ پھر سوچتے سوچتے اسے خیال آیا کہ ایک بار اسے خود بھی جا کر ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ چیک کر لینی چاہئے۔ وہاں اور کچھ نہ ملے لیکن ہوسکتا ہے کہ اسے ایسا کوئی کلیو مل جائے جس سے یہ پتہ چل سکے کہ ڈیشا آخر وہاں کیوں گئی تھی۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا اور پھر اس نے دانش منزل کو آٹو کنٹرول سسٹم پر سیٹ کیا اور میک اپ کر کے اپنی کار میں دانش منزل سے نکل کر ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ چیک کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

سیاہ رنگ کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پاکیشیائی دارالحکومت کی سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر بھی ایک غیر ملکی موجود تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے ڈرائیور نے کار روک دی۔

''تم کار واپس لے جاؤ۔ تمہارے چیف جیکب سے میں فون پر بات کرلوں گا''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے باس نے کار رکتے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ سے دوسرا غیر ملکی بھی نیچے اتر آیا تھا۔ ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔ فرنٹ سیٹ سے اترنے والے غیر ملکی نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک غیر ملکی باہر آ گیا۔

"اوہ۔ باس آپ۔ آئیں"...... غیر ملکی نے چونک کر کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ باس اور اس کے پیچھے دوسرا غیر ملکی اندر داخل ہو گئے تو کھڑکی کھولنے والا دوبارہ اسے بند کر کے ان دونوں کے پیچھے اندر داخل ہوا۔

"کوئی پرابلم۔ کوئی نئی خبر ہیرٹ"...... باس نے آخر میں آنے والے غیر ملکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو باس۔ کوئی نئی بات نہیں ہے"...... ہیرٹ نے جواب دیا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوسرے غیر ملکی کے ساتھ ایک کمرے میں آ گیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ ٹیلر تاکہ میں سپر ماسٹر کو رپورٹ دے سکوں"...... باس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرا غیر ملکی جس کا نام ٹیلر تھا اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر باس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"تم شراب کے دو جام بنا کر لے آؤ"...... باس نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹیلر نے کہا اور ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ باس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر سرخ

رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ کچھ دیر وہ بلب جلتا رہا اور پھر یکلخت ایک جھماکے سے سبز ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف ٹاپ فورس جیکسن بول رہا ہوں۔ اوور"...... باس نے بلب کا رنگ سبز ہوتے ہی بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سپر ماسٹر اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے جیکسن۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ڈیشا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہے سپر ماسٹر۔ اس نے ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں دوبارہ چیکنگ کی تھی۔ وہ اپنے ساتھ مخصوص ساخت کے سائنسی آلات لے گئی تھی جن سے مائیکرو چپس اور خصوصی طور پر مائیکروفلموں کا سراغ لگایا جا سکتا تھا۔ اس نے ان آلات سے ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ کی چیکنگ کی تو اسے ڈاکٹر ابراہیم کے کمرے کی ایک دیوار میں ایک خفیہ سیف مل گیا۔ اس نے سیف کھولا تو اس میں اسے ایک فلم ملی۔ فلم دیکھ کر اس نے اسے وہیں چیک کیا۔ اس فلم میں ایک سائنسی فارمولا موجود ہے اور یہ وہی فلم ہے جو ڈاکٹر رخسار نے ڈاکٹر ابراہیم کو امانتاً دی تھی۔ ڈاکٹر ابراہیم نے اپنی اور اپنے خاندان کی جان دے دی تھی لیکن ڈیشا کو اصل فلم دینے کی بجائے اسے ایک بلینک فلم کا بتا دیا تھا جو اس کے دوسرے لاکر میں موجود تھی اور ڈیشا اسے ہی اصل فلم سمجھ کر لے گئی تھی۔ اس بار ڈیشا نے مکمل جانچ پڑتال کر لی ہے اسے اصل فلم

مل گئی ہے۔ میں اس سے مسلسل رابطے میں تھا۔ اس نے فلم حاصل کرتے ہی مجھ سے رابطہ کیا اور وہ فلم لا کر مجھے دے دی۔ اب وہ فلم میرے پاس موجود ہے۔ میں نے ڈیشا کو واپس بھیج دیا ہے اور اب وہ فلم لے کر میں خود آ رہا ہوں۔ اوور''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اور کیا تفصیل ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ہم نے احتیاطاً ڈاکٹر رخسار کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ٹائیگر کو گھیرا اور پھر ڈاکٹر کلاشیا نے اس کے ذہن پر کام شروع کر دیا لیکن ذہنی طور پر وہ آدمی بے حد سخت ثابت ہوا لیکن ڈاکٹر کلاشیا بہرحال چند انجکشنز لگانے کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ ٹائیگر کے ذریعے ہمیں سیکرٹ سروس کے چند اہم راز معلوم ہوئے ہیں۔ اگر ڈیشا کو ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ سے اصل فلم نہ مل جاتی تو پھر ہمارا ٹارگٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے چیف کا ہیڈ کوارٹر ہوتا کیونکہ آپ کے کہنے کے مطابق اگر ڈاکٹر رخسار نے فلم عمران یا ٹائیگر کے حوالے کی تھی تو وہ لازماً ان کے چیف کی تحویل میں ہوتی لیکن ایسی کوئی نوبت نہیں آئی ہے اور ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے البتہ جب میں اپنے ساتھیوں سمیت ڈیشا سے ملاقات کرنے اس کے ہوٹل کی طرف آ رہا تھا تو میں نے عمران کو اپنی کار میں اس طرف جاتے دیکھا جس طرف ڈیشا گئی تھی۔ عمران، ڈیشا کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا اس لئے

میں نے فوری طور پر اپنے دو ساتھیوں سے رابطہ کیا اور انہیں اسلحہ سمیت مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دیا اور پھر جیسے ہی عمران ہماری رینج میں آیا ہم نے اسے گھیر لیا۔ وہ کار میں ہی موجود تھا۔ اس کی توجہ ہٹانے کے لئے میں نے اس کی کار پر عقب سے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں عمران جھک گیا۔ اس دوران میرے ساتھیوں نے مارٹر گن سے ایک ساتھ اس کی کار پر دو مارٹر بم فائر کر دیئے جس سے اس کی کار ہوا میں اڑ کر دور جا گری۔ کار کی جو حالت ہوئی تھی اس سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ عمران کے کار سمیت پرخچے اُڑ گئے ہوں گے اس لئے ہم فوری طور پر وہاں سے نکل گئے۔ بہرحال اب فلم میرے پاس موجود ہے۔ اب آپ حکم دیں کہ اس فلم کو کیسے آپ کو بھجوایا جائے۔ کسی کوریئر سروس کے ذریعے بھجوایا جائے یا میں خود لے کر آؤں یا کوئی اور ذریعہ آپ استعمال کرنا چاہتے ہیں اور مزید ہمارے لئے کیا حکم ہے''...... جیکسن نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران کا کیا ہوا۔ کیا وہ واقعی ہلاک ہو گیا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ہم اسے شدید زخمی حالت میں چھوڑ آئے تھے سپر ماسٹر۔ پولیس وہاں پہنچ گئی تھی اور اسے شدید زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا کر سٹی ہسپتال لے گئی تھی۔ وہاں میں نے اس کے بارے میں پتہ کرایا تو معلوم ہوا کہ اسے سٹی ہسپتال سے کسی خصوصی ہسپتال شفٹ

کر دیا گیا ہے لیکن اگر وہ زندہ بھی بچ گیا تو بھی کئی مہینوں تک
حرکت نہ کر سکے گا اس لئے ہم مطمئن ہو کر اپنی کارروائی میں
مصروف ہو گئے تھے۔ آپ نے بتایا نہیں کہ مائیکروفلم کو کس طرح
بھجوایا جائے۔ اوور‘‘...... جیکسن نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

’’نانسنس۔ یہ کام ڈیشا کے کرنے کا تھا۔ میں نے تمہیں عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے بھیجا تھا۔ تم دوسرے
کاموں میں لگ گئے۔ عمران پر تم نے حملہ کرایا اور اس بات کی تم
نے تصدیق کرنا بھی گوارا نہیں کی کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ ڈیشا فلم
حاصل کر کے خود ہی واپس آ جاتی لیکن اسپارگن کے لئے سب
سے بڑا خطرہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے جن کے خاتمے
کے لئے تمہیں بھیجا گیا تھا اور تم نے اپنا کام ہی پورا نہیں کیا۔
بولو۔ کیوں نہیں کیا۔ اوور‘‘...... سپر ماسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا۔

’’مم مم۔ میں نے عمران کو ہلاک کر دیا ہے سپر ماسٹر۔ اس کے
زندہ بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ٹائیگر کے ذریعے ہمیں فور سٹارز
اور ان کے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم ہو گیا ہے۔ ہم کبھی بھی جا کر ان کا
خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اوور‘‘...... جیکسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں
کہا۔

’’کبھی بھی سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ تمہیں ان سب کا خاتمہ
کرنے کے بعد مجھے رپورٹ کرنی چاہئے تھی۔ نانسنس۔ اوور‘‘۔ سپر

ماسٹر نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

’’یہ کام آج ہی ہو جائے گا سپر ماسٹر۔ میں ابھی اپنے ساتھیوں
کو لے جا کر فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیتا ہوں اور پھر میں
فور سٹارز میں سے کسی ایک کو زندہ پکڑ کر اس سے باقی ممبران کے
بارے میں بھی پوچھ لوں گا۔ ان کے ذریعے مجھے ان کے چیف کا
بھی پتہ مل جائے گا تو میں اس کا ہیڈ کوارٹر میزائلوں سے اُڑا دوں
گا۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔
اوور‘‘...... جیکسن نے کہا۔

’’ٹائیگر اب کہاں ہے‘‘...... سپر ماسٹر نے اس کی بات کی طرف
توجہ دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

’’ٹائیگر کو میرے حکم پر شہر سے باہر ایک ویران علاقے میں لے
جا کر چھوڑ دیا گیا ہے البتہ اس کی گردن کے عقبی حصے میں ایم سی
بھی لگا دیا گیا ہے تاکہ جو لوگ اس سے باتیں کریں وہ باتیں اور
ارد گرد کا علاقہ ہماری مشین چیک کرتی رہے۔ اس طرح ہمیں یقین
ہے کہ ہم پوری سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ختم کر دینے میں
کامیاب ہو جائیں گے‘‘...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ایلیا کہاں ہے جسے ڈاکٹر رخسار بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اوور‘‘۔ سپر
ماسٹر نے پوچھا۔

’’ایلیا کا کام ختم ہو گیا تھا سپر ماسٹر۔ اس کے ذریعے ہمیں
ٹائیگر کو باہر لانا تھا اور اس نے یہ کام کر دیا تھا اس لئے میں نے

اسے فوری طور پر واپس جانے کی ہدایات دے دی تھیں۔ اب تک وہ یقیناً ایکریمیا واپس پہنچ چکی ہو گی۔ اوور''...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے سارا کھیل ہی الٹ دیا ہے اب وہ مائیکروفلم بھی تمہارے پاس ہے۔ ہوسکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ اصل فارمولا ہمارے ہاتھ لگ چکا ہے۔ تمہارا عمران پر حملہ کرنے اور ٹائیگر کو اغوا کرنے کے بعد اب تک یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہو گی اور یقیناً انہوں نے ایئر پورٹ، بندرگاہ اور دارالحکومت سے نکلنے والے تمام راستوں پر سخت چیکنگ شروع کر دی ہو گی۔ اس طرح تمام انٹرنیشنل کوریئرز کی بھی چیکنگ کی جا سکتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ ایکریمیا کے سفارت خانے کی بھی نگرانی کی جا رہی ہو۔ اس لئے تم اپنے تمام ساتھیوں سمیت فوری طور پر میک اپ کر لو۔ کاغذات کا دوسرا سیٹ بنوا لو اور مائیکروفلم کو تم فوری طور پر دارالحکومت کے مشہور کلب کاٹان کے جنرل مینجر اور مالک ڈوفرے کے حوالے کر دو۔ اپنی تمام رہائش گاہیں بھی تبدیل کر دو اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ ہو تو ڈوفرے سے کہہ دینا وہ فوری بندوبست کر دے گا۔ ڈوفرے کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ وہ حالات دیکھ کر تمہیں بھی وہاں سے نکلوا دے گا اور مائیکروفلم بھی مجھ تک پہنچ جائے گی لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ تم ازخود ڈوفرے سے رابطہ نہیں کرو گے۔ وہ جب بھی مناسب سمجھے گا تم سے خود رابطہ کر

لے گا۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اس طرح تو سپر ماسٹر ہم سب مکمل اندھیرے میں رہیں گے۔ اوور''...... جیکسن نے قدرے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''تم وہاں کے حالات نہیں سمجھتے۔ عمران کے زخمی ہونے اور تمہارے مائیکروفلم حاصل کر لینے کے باوجود اگر پانسہ پلٹ گیا تو یہ لوگ چند لمحوں میں ٹاپ فورس کو ادھیڑ کر رکھ دیں گے اس لئے یہ تمام انتظامات پہلے سے ہی کر لئے گئے تھے۔ ڈوفرے پر مجھے مکمل اعتماد ہے۔ وہ تمہیں بھی اور مائیکروفلم کو بھی وہاں سے نکلوا دے گا اور سنو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جیکسن کا پورا جسم یکلخت کپکپا کر رہ گیا۔

''یس سر۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی۔ اوور''...... جیکسن نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

''میک اپ کر کے جاؤ اور مائیکروفلم ڈوفرے کو دے دو۔ میں اسے فون پر تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تم نے اسے بطور کوڈ ٹاپ فورس اور اپنا نام جیکسن بتانا ہے۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''سپر ماسٹر کا فیصلہ درست ہے۔ وہ واقعی انتہائی دوراندیش ہیں۔ ہم دشمن ملک میں ہیں اور کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... جیکسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اب سپر ماسٹر کی

ہدایات کے مطابق پہلے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نیا میک اپ کرنا تھا اور پھر انہیں نئی کوٹھی میں شفٹ کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے وہ مائیکروفلم ڈوفرے کے حوالے کرنا چاہتا تھا تاکہ مائیکرو فلم کی طرف سے ہر طرح سے مطمئن ہو جائے۔

عمران کی ہدایات پر خصوصی طور پر ڈاکٹر ابراہیم کے گھر میں لگے ہوئے سی سی سرکٹ ٹی وی کیمروں کو آن رکھا گیا تھا۔ عمران کے ذہن میں نجانے ایسا کیا چپکا ہوا تھا کہ اس کے خیال کے مطابق ڈاکٹر ابراہیم کے خالی گھر میں کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا۔ جلد یا بدیر یہاں کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا اور ان کے لئے کوئی نہ کوئی کلیو ضرور چھوڑ جائے گا جو اس معاملے میں انہیں آگے بڑھنے میں معاونت فراہم کرے گا۔

ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ خالی تھی اسے جائے واردات کے طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا اور وہاں ایک سپاہی کو تعینات کر دیا گیا تھا جو ہر وقت رہائش گاہ کے باہر رہتا تھا اور رہائش گاہ کی نگرانی کرتا تھا۔ بلیک زیرو وہاں پہنچا تو وہ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں ڈائریکٹ داخل ہونے کی بجائے عقبی طرف آ گیا اور پھر وہ عقبی راستے کی ایک دیوار پھاند کر رہائش گاہ کے اندر داخل ہوا۔ اس نے رہائش گاہ

کے اندر آ کر جب اپنی تحقیقات کا آغاز کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہاں واقعی کوئی لڑکی آئی تھی جس نے رہائش گاہ کے اندر ہر چیز ادھیڑ کر رکھ دی تھی۔ ڈاکٹر ابراہیم کے کمرے کی دیوار میں ایک سیف بھی کھلا ہوا تھا۔ اس سیف کے بارے میں عمران نے اسے پہلے کچھ نہیں بتایا تھا اور شاید اس سیف کو پہلے کسی نے دریافت بھی نہ کیا تھا۔ اس سیف کو دیکھ کر بلیک زیرو نے وہاں اور زیادہ باریک بینی سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔ جلد ہی اسے چند ایسے کلیو مل گئے جن سے اسے یقین ہو گیا کہ رہائش گاہ میں داخل ہونے والی لڑکی نے یہاں سے ضرور کوئی چیز حاصل کی ہے۔ وہ فوراً سی سی ٹی وی کیمروں کے ریکارڈنگ روم میں گیا اور پھر اس نے جب ریکارڈنگ چیک کی تو اسے ایک لڑکی دکھائی دی۔ اس لڑکی کا حلیہ مختلف تھا لیکن اس کا قد کاٹھ اور اس کے چلنے کا انداز ڈیشا جیسا تھا۔ ڈیشا کے پاس سائنسی آلات تھے وہ ان سائنسی آلات سے رہائش گاہ کی چیکنگ کر رہی تھی اور پھر اسے ایک گائیگر کی مدد سے ڈاکٹر ابراہیم کے کمرے کے خفیہ سیف کا پتہ چل گیا۔ اس نے اس سیف کو کھولنے کے لئے بھی سائنسی آلات استعمال کئے تھے اور پھر جب بلیک زیرو نے اس سیف سے ڈیشا کو ایک مائیکرو فلم نکالتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔

اس نے فوراً پینل کے بٹن پریس کئے اور ڈیشا کے ہاتھ میں موجود مائیکرو فلم کو کلوز کر کے چیک کیا تو یہ دیکھ کر وہ بری طرح

سے اچھل پڑا کہ مائیکرو فلم پر ٹی بی ایم لکھا ہوا تھا۔

''ٹی بی ایم مائیکرو فلم۔ یہ تو اسی فارمولے کی فلم ہے جو ڈاکٹر رخسار نے ڈاکٹر ابراہیم کو امانت کے طور پر دی تھی۔ کیا مطلب۔ کیا ڈیشا پہلے جو فلم لے گئی تھی وہ یہ فلم نہ تھی اور اصل فلم اسے اب ملی ہے''...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے اس ساری فلم کو ایک میموری کارڈ میں فیڈ کیا اور اسے جیب میں ڈال کر باہر آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ سے نکل کر اپنی کار میں سوار دانش منزل کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔

دانش منزل پہنچ کر وہ آپریشن روم میں آ گیا۔ اس نے ایک مشین پر موجود کور ہٹایا اور اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور ساتھ لایا ہوا میموری کارڈ اس مشین کے ایک خانے میں ڈال دیا۔ اس نے مائیکرو فلم پر خصوصی طور پر لکھا ہوا آئی پی ایڈریس دیکھ لیا تھا جس کے ذریعے اسے ٹریکنگ مشین کے ذریعے چیک کیا جا سکتا تھا۔ ہر قسم کی مائیکرو فلمز پر خصوصی طور پر آئی پی نمبر لکھا جاتا تھا اور ان میں ٹریکنگ ڈیوائس لگی ہوتی تھی تاکہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے اگر مائیکرو فلم گم جائے تو اسے آئی پی ایڈریس کے ذریعے ٹریک کر کے ڈھونڈا جا سکتا تھا۔ اس ٹریکنگ نمبر کو دیکھ کر ہی بلیک زیرو اس کا ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ سے ریکارڈ نکال کر لے آیا تھا تاکہ وہ چیک کر سکے کہ اب وہ فلم کہاں پر موجود تھی۔ چونکہ فلم کا ٹریکنگ سسٹم محدود

فاصلے تک مارک کیا جا سکتا ہے اس لئے اگر فلم دارالحکومت میں کہیں ہوتی تو بلیک زیرو اس مشین کے ذریعے اس فلم کا پتہ لگا سکتا تھا اور اگر ڈیشا اس مائیکروفلم کو لے کر نکل گئی تھی تو پھر اس مشین کے ذریعے اس مائیکروفلم کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا تھا اور بلیک زیرو دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ فلم ابھی پاکیشیا میں اور خاص طور پر دارالحکومت میں ہی کہیں موجود ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ اس جگہ پہنچ کر اس مائیکروفلم کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا تھا اسی لئے وہ دانش منزل میں آتے ہی اس مشین سے چپک گیا تھا تاکہ مائیکروفلم کو ٹریک کر کے اس کی لوکیشن کا پتہ لگا سکے۔

اس نے مشین کا بٹن آن کر دیا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس پر دارالحکومت کا نقشہ موجود تھا اور ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نمبر کی چپ والی مائیکروفلم اس جگہ موجود تھی۔ بلیک زیرو کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔ اس نے جھک کر غور سے اس جگہ کو دیکھا جہاں نقطہ جل بجھ رہا تھا۔ وہاں کاٹان کلب لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کاٹان کلب''...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین آف کر دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ جولیا کو کال کر کے مائیکروفلم کے حصول کے

لئے کہہ دے لیکن پھر اس نے یہ خیال مسترد کر دیا۔ اس نے خود جانے کا فیصلہ کیا۔ پھر میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے اس نے ایک الماری سے مشین پسٹل نکال کر جیب میں ڈالا اور فون کو ٹیپ پر لگا کر اور دانش منزل کا خودکار حفاظتی نظام آن کر کے وہ عقبی دروازے سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے کاٹان کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈیشا کا تعلق چونکہ اسپارگن جیسی تنظیم سے تھا اس لئے بلیک زیرو کو احساس تھا کہ یہ لوگ اتنے باوسائل بہرحال ضرور ہوں گے کہ وہ اسے فوری طور پر ملک سے باہر نکال دیں۔ کاٹان کلب اس نے دیکھا ہوا تھا اس لئے جلد ہی اس کی کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر مڑی اور پھر پارکنگ میں جا کر اس نے کار روک دی۔

بلیک زیرو نے ایکریمین میک اپ کر رکھا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے کارڈ اس کی طرف بڑھایا تو بلیک زیرو کو اسے دیکھ کر ایک خیال آیا کہ اس سے جنرل منیجر کے آفس کا کوئی عقبی راستہ معلوم کر لے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اسے معلوم تھا کہ زیادہ دیر ہو گئی یا وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تو مائیکروفلم یہاں سے غائب بھی ہو سکتی تھی اور پھر اسے ایک بار پھر اسے ٹریس کرنا پڑے گا اس لئے اس نے لمبے چکر میں پڑنے کا ارادہ ترک کر دیا اور تیز

تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مشین سے اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ مائیکرو فلم کاٹان کلب کے ایریئے میں ہے لیکن کہاں ہے اس بارے میں اسے علم نہ تھا۔ لامحالہ اس ڈیٹا کا تعلق جنرل مینجر سے ہی ہو سکتا تھا۔ مین گیٹ کھول کر وہ ہال میں داخل ہوا تو اندرونی ماحول دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے دروازہ کھولتے ہی وہ پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچ گیا ہو۔ کاؤنٹر پر دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔

''یس سر''...... بلیک زیرو کے قریب جانے پر ایک لڑکی نے مخصوص انداز میں مسکرا کر کہا۔

''کلب کا مینجر کون ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''جی مالک اور جنرل مینجر ڈوفرے ہیں''...... لڑکی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ شاید اسے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی تھی۔

''میرا نام ہوشان ہے اور میرا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے ہے۔ میں فرسٹ سیکرٹری کا پرسنل سیکرٹری ہوں۔ سیکرٹری صاحب نے اس کلب کی بڑی تعریف سنی ہے۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں ان کے یہاں آنے اور رہنے کے بارے میں یہاں کے جنرل مینجر سے بات کر سکوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''آپ جنرل مینجر صاحب سے مل لیں۔ وہ آفس میں موجود ہیں''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید فرسٹ سیکرٹری کا

نام سن کر ہی مرعوب ہو گئی تھی۔

''آپ ان سے فون پر بات کر کے اجازت تو لے لیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے اچانک جانے پر ناراض ہو جائیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''آپ کی ملاقات پہلے ان کی پرسنل سیکرٹری مس گلوریا سے ہو گی۔ وہی باس سے آپ کی ملاقات کے سلسلے میں بات چیت کرے گی''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ کہاں ہے مس گلوریا کا آفس''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ادھر سائیڈ میں۔ راہداری کے آخر میں۔ دربان موجود ہو گا وہاں''...... لڑکی نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تو بلیک زیرو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے آخری حصے میں ایک بند دروازے کے سامنے باوردی دربان موجود تھا۔ بلیک زیرو کے قریب پہنچنے پر اس نے سلام کیا اور پھر ہاتھ سے دروازہ کھول دیا۔ بلیک زیرو اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر سکرٹ تھا اور وہ فون پر بات کر رہی تھی۔ اس نے بات کرتے ہوئے بلیک زیرو کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو بلیک زیرو کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یس سر۔ فرمایئے سر۔ میرا نام گلوریا ہے''...... لڑکی نے بڑے

مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اسے بھی وہی کہانی سنا دی جو وہ پہلے کاؤنٹر گرل کو سنا چکا تھا۔ لڑکی نے بات سن کر اثبات میں سر ہلایا اور سامنے موجود انٹر کام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''گلوریا بول رہی ہوں باس''...... گلوریا نے کہا اور پھر وہی بات دوہرا دی جو بلیک زیرو نے اس سے کی تھی۔

''سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے پرسنل سیکرٹری۔ اوہ۔ اوہ۔ ان کو فوراً بھجوائیں۔ یہ تو ہمارے لئے اعزاز ہے کہ فرسٹ سیکرٹری صاحب یہاں خود تشریف لانا چاہتے ہیں''...... ڈوفرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو گلوریا نے اوکے کہہ کر انٹر کام آف کر دیا۔

''آیئے سر۔ میں آپ کو باس تک چھوڑ آؤں''...... گلوریا نے انتہائی مرعوب لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر وہ بلیک زیرو کو ساتھ لئے ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

''تشریف لے جائیں سر''...... گلوریا نے کہا تو بلیک زیرو نے دروازہ کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور اس کے کھلنے کے انداز سے ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

یہ ایک خاصا بڑا وسیع کمرہ تھا جس میں مہاگنی کی بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور

بھاری جسم کا ایکریمین نژاد آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا لیکن آنکھیں چہرے کی مناسبت سے خاصی چھوٹی تھیں جن میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ اس نے ڈارک براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور سرخ رنگ کی ٹائی باندھی ہوئی تھی۔ بظاہر وہ ایک بارعب سا آدمی دکھائی دے رہا تھا لیکن بلیک زیرو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی حد درجہ عیار، شیطانی ذہن کا مالک، انتہائی خودغرض اور موقع پرست آدمی ہے۔ یہ اپنے معمولی سے مفاد کے لئے دوسروں کی زندگیوں سے بھی کھیل سکتا ہے۔

''میرا نام ہوشان ہے''...... بلیک زیرو نے دروازہ بند کر کے اسے باقاعدہ لاک کرتے ہوئے کہا۔ ڈوفرے اسے دروازہ لاک کرتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔

''جی۔ لیکن آپ نے دروازہ کیوں لاک کیا ہے''...... ڈوفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فرسٹ سیکرٹری صاحب کے سلسلے میں چند ایسی باتیں کرنی ہیں جنہیں آؤٹ نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی ڈسٹربنس ہونی چاہئے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ میرا نام ڈوفرے ہے اور میں کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہوں''...... ڈوفرے نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور پھر بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کر کے اس نے بلیک

زیرو کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی کی بجائے وہیں صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔

''میرے لئے تو یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ فرسٹ سیکرٹری صاحب یہاں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ ہم ان کی کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... ڈوفرے نے بڑے مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو آپ ٹی بی ایم مائیکروفلم مجھے دے دیں۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی''...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈوفرے اس طرح اچھل پڑا جیسے اچانک اس کا پیر کسی بارودی سرنگ پر آ گیا ہو۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی مائیکروفلم''...... ڈوفرے نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کا ردعمل دیکھ کر ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اسے مائیکروفلم کے بارے میں پوری طرح علم ہے۔

''ٹی بی ایم مائیکروفلم''...... بلیک زیرو نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سوری۔ آپ جا سکتے ہیں۔ میرے پاس مزید وقت نہیں ہے''...... ڈوفرے کا لہجہ بدل گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تو آپ انکار کر رہے ہیں حالانکہ فرسٹ سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ آپ انکار نہیں کریں گے''...... بلیک زیرو نے بھی اٹھ کر

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''پلیز آپ تشریف لے جائیں۔ فوراً اور اسی وقت ورنہ......''

اس بار ڈوفرے کا لہجہ خاصا بدلا ہوا تھا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا بلیک زیرو کا بازو گھوما اور اس کے ساتھ ہی ڈوفرے چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل میز پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو موڑ دیا۔ اس نے عمران سے سیکھے ہوئے اس طریقے پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ڈوفرے کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''بولو۔ کہاں ہے مائیکروفلم۔ بولو جلدی۔ ورنہ......'' بلیک زیرو نے پیر کو ذرا سا پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ ڈوفرے بار بار ہاتھ اٹھا کر بلیک زیرو کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے دونوں ہاتھ بس معمولی سی حد تک اٹھتے اور پھر نیچے گر جاتے۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

''وہ۔ وہ گلوریا۔ گلوریا کے پاس ہے۔ گگ گگ۔ گلوریا کے پاس''...... ڈوفرے نے رک رک کر خرخراہٹ اور تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

''گلوریا تمہاری سیکرٹری کے پاس۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس قدر اہم مائیکروفلم تم اسے دے دو۔ سچ بتاؤ ورنہ......'' بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو موڑ دیا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہی تو اس کی حفاظت ہے کہ کسی کو معلوم بھی ہو جائے تو کوئی یقین ہی نہ کرے''...... ڈوفرے نے رک رک کر کہا تو بلیک زیرو نے اس کی گردن سے پیر ہٹایا اور دوسرے لمحے جھک کر اس نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا۔ اس کا چہرہ ابھی تک بگڑا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنی گردن مسلنے کے لئے اٹھائے لیکن ابھی اس کے ہاتھ گردن تک نہ پہنچے تھے کہ بلیک زیرو نے جبراً اس کا کوٹ اس کی پشت پر آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا۔ ڈوفرے اب مکمل طور پر بے بس کر دیا گیا تھا۔

''تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا کر رہے ہو''...... ڈوفرے نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کر دوں ورنہ میرے لئے تمہارے دل میں گولیاں اتارنا مشکل نہیں ہے۔ مجھے صرف وہ مائیکرو فلم چاہئے۔ میں تمہاری بات گلوریا سے کرا دیتا ہوں۔ اسے کہو کہ مائیکرو فلم لے کر یہاں آ جائے''...... بلیک زیرو نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کے سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مائیکرو فلم لے جاؤ۔ مجھے مت مارو''...... ڈوفرے نے اس بار ہکلاتے ہوئے کہا۔

''بولو۔ کیا نمبر ہے گلوریا کا۔ بولو۔ اور سنو۔ اسے کوئی اشارہ نہ

کرنا ورنہ تم پلک جھپکنے میں ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور پھر تمہاری لاش گٹر کے کیڑے کھائیں گے''...... بلیک زیرو نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''دو نمبر پریس کر دو۔ میں بلاتا ہوں اسے''...... ڈوفرے نے مزید خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اسے کہنا مائیکرو فلم لے کر آئے''...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈوفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے میز پر پڑے ہوئے فون سیٹ کو اٹھا کر قریب رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیا اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے رسیور ڈوفرے کے کان سے لگا دیا۔

''یس باس''...... چند لمحوں بعد گلوریا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''گلوریا۔ ٹی بی ایم والی مائیکرو فلم جو میں نے تمہیں سیف میں رکھنے کے لئے دی تھی وہ لے کر میرے آفس میں آؤ۔ جلدی''۔ ڈوفرے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کا لاک کھول دیا لیکن اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ ابھی تک ڈوفرے کی طرف ہی تھا۔ البتہ وہ خود وہیں دروازے کے پاس ہی کھڑا رہا۔

''عمران پر جن لوگوں نے حملہ کیا تھا وہ کون تھے اور اب کہاں

ہیں وہ''...... بلیک زیرو نے ڈوفرے کی طرف دیکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے کی سردمہری دیکھ کر ڈوفرے کانپ کر رہ گیا۔

''وہ ٹاپ فورس کے آدمی ہیں''...... ڈوفرے نے کہا۔

''کہاں ہیں وہ''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نیلم کالونی کوٹھی نمبر ایک سو سات میں موجود ہیں وہ''۔ ڈوفرے نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس سے کچھ اور پوچھتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور گلوریا اندر داخل ہوئی۔ بلیک زیرو دروازے کے پٹ کے پیچھے موجود تھا۔

''کیا مطلب۔ یہ۔ بب۔ بب۔ باس یہ۔ یہ کیا......'' گلوریا نے اندر داخل ہو کر حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے ڈوفرے کو جس پوزیشن میں دیکھا تھا۔ وہ اسے حیرت زدہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ عقب میں بلیک زیرو نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر وہ تیزی سے بلیک زیرو کی طرف مڑی ہی تھی کہ بلیک زیرو کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی گلوریا چیختی ہوئی اچھل کر سامنے موجود صوفے سے ٹکرا کر پلٹ کر نیچے قالین پر گر گئی۔ اس کے ہاتھ میں مائیکروفلم تھی جو گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ بلیک زیرو اس مائیکروفلم پر جھپٹا۔

اس نے جھک کر مائیکروفلم اٹھانی چاہی تھی کہ یکلخت اس کی

کنپٹی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ الٹ کر پہلو کے بل گرا ہی تھا کہ اس کے سینے پر ایک اور ضرب لگی لیکن اب وہ یہ دیکھ چکا تھا کہ ضربیں ڈوفرے لگا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک جکڑے ہوئے تھے لیکن دونوں ٹانگیں آزاد تھیں اور وہ اچھل اچھل کر اسے ضربیں لگانے میں مصروف تھا لیکن اب بلیک زیرو سنبھل گیا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے جس طرح بند سپرنگ کھلتا ہے اس طرح وہ یکلخت اچھلا اور ہاتھ سے نکل کر قالین پر گر جانے والا مشین پسٹل اٹھا کر اٹھا تو سیدھی ہوتی ہوئی گلوریا چیختی ہوئی اچھل کر ایک طرف جا گری۔

بلیک زیرو اچھل کر اس سے ٹکرایا تھا اور اس دوران مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک بار پھر قالین پر گر گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈوفرے اور گلوریا سنبھلتے بلیک زیرو نے پلک جھپکنے میں مشین پسٹل جھپٹا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی گلوریا جو ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل گری۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور میز کی سائیڈ کی طرف جاتا ہوا ڈوفرے ٹانگ کی ضرب کھا کر چیختا ہوا میز اور دیوار کے درمیان جا گرا۔

پھر اس نے سیدھا ہو کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں

ڈوفرے کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

بلیک زیرو تیزی سے ایک بار پھر مائیکروفلم پر جھپٹا اور اسے اٹھا کر اس نے اسے کھول کر سرسری طور پر دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ مائیکروفلم وہی تھی جو ڈیشا نے ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ کے خفیہ سیف سے نکالی تھی۔ اس پر وہی کوڈ اور آئی پی ایڈریس موجود تھا جسے ٹریک کر کے بلیک زیرو یہاں تک پہنچا تھا۔ اس نے مائیکروفلم جیب میں ڈالی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو اس کا خیال یہی تھا کہ مائیکروفلم ملنے کے بعد وہ گلوریا کو بے ہوش کر دے گا اور پھر اس ڈوفرے سے سارے حالات معلوم کرے گا لیکن چونکہ حالات یکلخت بدل گئے تھے اس لئے اس نے فی الحال مائیکروفلم واپس لے جانے پر ہی اکتفاء کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

دانش منزل کے عقبی طرف جا کر اس نے مخصوص جگہ پر کار روکی اور نیچے اتر کر مخصوص گیٹ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عقبی دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور بڑے محتاط اور چوکنا انداز میں آگے بڑھنے لگا لیکن جب وہ آپریشن روم میں پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں عمران اپنی مخصوص کرسی پر

بیٹھا ہوا تھا۔

''آؤ۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... عمران نے بلیک زیرو کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''میں میک اپ واش کر کے آتا ہوں''...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

صدیقی سے ٹائیگر کی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے صدیقی کو بتایا تھا کہ اسے جو لوگ نیم بے ہوشی کی حالت میں اغوا کر کے لے جا رہے تھے ان میں سے اسے ایک آدمی کا دھندلا سا چہرہ یاد ہے۔ اس آدمی کا نام تو کچھ اور تھا لیکن سب اسے کالی کے نام سے جانتے تھے اور اس کا تعلق کاٹان کلب سے ہے۔ وہ کاٹان کلب کے منیجر کے لئے کام کرتا ہے جس کا نام ڈوفرے ہے۔

ٹائیگر کی بات سن کر صدیقی نے ایک بار اس ڈوفرے کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے وہ ٹائیگر سے ہسپتال میں ملاقات کرنے کے بعد کاٹان کلب کی جانب روانہ ہو گیا اور جب صدیقی کی کار کاٹان کلب میں داخل ہوئی تو وہاں پولیس اور ایمبولینس کاروں کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ اس نے تیزی سے کار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ سے کاریں ایک ایک کر کے یوں تیزی سے نکلتی جا رہی

تھیں جیسے ان پر ابھی کوئی قیامت ٹوٹنے والی ہو۔ صدیقی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر اتر کر نیچے آ گیا۔

وہ تو یہاں اس آدمی کی تلاش میں آیا تھا جس کے بارے میں اسے ٹائیگر نے بتایا تھا لیکن یہاں تو ماحول ہی بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جیسے یہاں کوئی بہت بڑی واردات ہو گئی ہو۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

''جناب۔ کلب تو بند کر دیا گیا ہے''...... نوجوان نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں۔ کیا ہوا ہے یہاں''...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

''کلب کے مالک اور جنرل منیجر جناب ڈوفرے اور ان کی پرسنل سیکرٹری گلوریا کو جنرل منیجر کے آفس میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے جناب''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کب ہوا ہے یہ واقعہ اور کس نے کیا ہے''...... صدیقی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جناب ایک گھنٹہ قبل عملے کو ان دونوں کی ہلاکت کا پتہ چلا اور پھر پولیس کو کال کیا گیا۔ پولیس نے کلب کے اندر موجود افراد کو کافی دیر روکے رکھا۔ اب انہیں واپس جانے کی اجازت ملی ہے اور قاتل یا قاتلوں کا علم نہیں ہو سکا''...... پارکنگ بوائے نے جواب

دیا۔

''پھر بھی کچھ تو معلوم ہوا ہی ہوگا''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ بتایا جا رہا ہے جناب کہ آخری بار ایکریمیا کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری صاحب کا پرسنل سیکرٹری، جنرل مینجر سے ملاقات کے لئے گیا تھا۔ پھر اس کو واپس جاتے بھی دیکھا گیا۔ اس کے جانے کے کافی دیر بعد ان ہلاکتوں کا علم ہوا ہے اور جو حلیہ ان صاحب کا بتایا جا رہا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحب کا تعلق بھی ایکریمیا سے ہی تھا''...... پارکنگ بوائے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک اور کار کی طرف بڑھ گیا تو صدیقی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب فوری طور پر یہاں کوئی کارروائی کرنا ممکن نہ تھا۔ صدیقی ادھر ادھر گھومتا رہا پھر اس نے ایک ویٹر کو دیکھا تو اس کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو''...... صدیقی نے اسے آواز دیتے ہوئے کہا تو ویٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

''جی صاحب''...... اس آدمی نے اس کے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم کلب کے ویٹر معلوم ہو رہے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا''۔ صدیقی نے پوچھا۔

''میرا نام اقبال ہے جناب اور میں اس کلب کا ہی ویٹر ہوں''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''سنو۔ یہاں میرا ایک دوست ہے میں اس سے ملنے آیا ہوں لیکن یہاں تو معاملہ ہی بگڑا ہوا ہے اور مجھے اپنا دوست کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''کیا نام ہے آپ کے دوست کا''...... اقبال نے پوچھا۔

''وہ کلب کے مینجر ڈوفرے کے ساتھ کام کرتا ہے اور اس کا نام کالی ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ کالی استاد۔ لیکن وہ یہاں تو نہیں ہے''...... اقبال نے چونک کر کہا۔

''تو کہاں ہے وہ''...... صدیقی نے پوچھا۔

''باس نے اسے اپنے چند دوستوں کی خدمت کے لئے مامور کیا ہوا ہے۔ وہ انہی کے ساتھ ہوتا ہے''...... اقبال نے کہا۔

''کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں مل سکتا ہے''...... صدیقی نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اقبال نوٹ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکا پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ویسے تو کالی استاد کہاں ہیں اور کن کے ساتھ ہے باس نے کسی کو بتانے سے منع کر رکھا ہے لیکن آپ چونکہ کالی استاد کے دوست ہیں اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آپ کسی اور کو نہ بتانا اس کے ٹھکانے کے بارے میں''...... اقبال نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا''...... صدیقی نے کہا۔

”وہ چند غیر ملکیوں کے ساتھ ہے جناب اور باس نے اسے ان غیر ملکیوں کی خدمت کے لئے مامور کر رکھا ہے۔ وہ غیر ملکیوں کے ساتھ نیلم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو سات میں رہتا ہے“...... اقبال نے کہا۔

”اس کا کوئی فون نمبر“...... صدیقی نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کے فون نمبر کا نہیں پتہ۔ باس نے اس کا نمبر اپنے تک محدود کر رکھا تھا وہ اپنا نمبر اپنی مرضی سے کسی کو دے دے تو دے دے ورنہ کسی کو اس کا نمبر نہیں معلوم“...... اقبال نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اچھا کیا تم ان غیر ملکیوں کو جانتے ہو جن کی کالی خدمت کر رہا ہے“...... صدیقی نے پوچھا۔

”نہیں صاحب۔ ان کے بارے میں اتنا معلوم ہے کہ وہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور باس کے خاص مہمان ہیں اور بس“۔ اقبال نے جواب دیا۔

”ان کی تعداد کتنی ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”ٹھیک سے نہیں معلوم لیکن چار پانچ ضرور ہیں“...... اقبال نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ“...... صدیقی نے کہا اور ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ڈال دیا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا پارکنگ میں آ گیا۔ اس نے اپنی کار نکالی اور پھر وہ ویٹر

اقبال کے بتائے ہوئے پتے کی جانب روانہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد مضافات میں بنی ہوئی نئی نیلم کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کوٹھی نمبر ایک سو سات سے کچھ فاصلے پر آ کر ایک سائیڈ پر کار روک دی۔ اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھا کر اسے جیب میں رکھا اور پھر سیٹ واپس ایڈجسٹ کر کے وہ کار سے نیچے اتر کر ٹہلنے کے انداز میں اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کی چار دیواری شروع ہونے سے پہلے گلی تھی۔ وہ اس گلی میں مڑ گیا اور پھر اس نے جیب سے گیس پسٹل نکال کر یکے بعد دیگرے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے چار کیپسول فائر کر دیئے اور پھر گیس پسٹل جیب میں ڈال کر وہ کوٹھی کی عقبی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کوٹھی کی دیواریں کچھ زیادہ اونچی نہ تھیں اس لئے عقبی دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اور پھر اس کا جسم بازوؤں کے بل اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ہلکے سے دھماکے سے کوٹھی کے لان میں پہنچ چکا تھا۔ وہ کچھ دیر وہاں رکا رہا تاکہ کھلی فضا میں اگر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کچھ اثرات موجود ہوں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔ پھر وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا فرنٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کوٹھی میں مکمل خاموشی طاری تھی۔ کوٹھی کے گیراج میں دو سفید

رنگ کی کاریں موجود تھیں اور پھر کوٹھی کی مکمل چیکنگ کے بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کوٹھی میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کوٹھی خالی تھی۔ البتہ وہاں ایسے آثار موجود تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کچھ دیر پہلے چھ سات افراد رہتے رہے ہوں۔ صدیقی نے ایک الماری کھولی تو الماری خالی تھی لیکن سب سے نچلے خانے میں ایک چھوٹا سا پرس پڑا ہوا تھا۔

یوں لگتا تھا جیسے الماری میں کوٹ یا پینٹ رکھا گیا تھا اور اس کی جیب میں سے یہ چھوٹا سا پرس نکل کر نیچے گر گیا اور الماری خالی کرنے والا جلدی میں اسے نظرانداز کر کے چلا گیا۔ صدیقی نے وہ پرس اٹھایا۔ اس میں چند ایکریمیا کے کرنسی نوٹ تھے اور ایک کاغذ پر ایکریمیا کے ایک کلب کا نام اور اس کے نیچے فون نمبر درج تھا۔ البتہ پرس کے ایک خفیہ خانے میں سے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ مل گیا۔ کارڈ پر تیرہ کا ہندسہ اور نیچے دو سیاہ ہاتھی دکھائی دے رہی تھے جو سونڈ سے سونڈ ملائے ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ صدیقی نے کارڈ روشنی کی طرف کر کے دیکھا تو کارڈ کے اندر ایکریمیا کا قومی جھنڈا نظر آ رہا تھا۔ جس پر لائٹ کلر میں ٹاپ فورس لکھا ہوا تھا۔

''ٹاپ فورس ایکریمیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو کلب کے جنرل منیجر اور اس کی سیکرٹری کی ہلاکت کی اطلاع مل گئی اور وہ فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہو گئے''...... صدیقی نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا اور پھر اس نے پرس اور کارڈ کو علیحدہ علیحدہ جیب میں رکھا اور ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ چیف کو رپورٹ دے دے لیکن پھر رسیور اٹھاتے اٹھاتے وہ رک گیا۔

''ہونہہ۔ ان لوگوں کو ٹریس کئے بغیر رپورٹ دینا حماقت ہی ہو گی''...... صدیقی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا کوٹھی کی عقبی سمت پہنچا اور پھر عقبی دروازہ کھول کر وہ کوٹھی سے باہر آ گیا۔

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک وہ کالی اور ان غیر ملکیوں کو ٹریس نہ کر لے اس وقت تک چیف کو کوئی رپورٹ نہ دے گا چنانچہ اس کی کار تیزی سے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اب وہ چوہان، نعمانی اور خاور کو وہاں کال کر کے ان کے ساتھ مل کر ان لوگوں کو ٹریس کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

جیکسن اپنے ساتھیوں سمیت نیلم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو
سات میں موجود تھا۔ جیکسن سمیت اس کے ساتھیوں نے متبادل
کاغذات کے مطابق اپنے میک اپ کر لئے تھے اور اب نئے میک
اپ میں جیکسن کا نام روڈی تھا۔ گرانڈ ماسٹر کے حکم کے مطابق
جیکسن اس روڈی کے میک اپ میں کاٹان کلب جا کر ڈوفرے
سے ملا اور گرانڈ ماسٹر کی ہدایات کے مطابق اس نے اسے ٹاپ
فورس کے حوالہ کے ساتھ ساتھ اپنا اصل نام جیکسن بتایا تھا۔

ڈوفرے نے اسے بتایا کہ سپر ماسٹر نے فون پر اسے تفصیلی
ہدایات دے دی ہیں اس لئے وہ مائیکروفلم اس کے حوالے کر
دے۔ اب مائیکروفلم کو سپر ماسٹر تک پہنچانا اس کی ذمہ داری ہے۔
چونکہ سپر ماسٹر نے اسے بھی یہی ہدایات دی تھیں اس لئے اس نے
مائیکروفلم ڈوفرے کو دے دی۔ ڈوفرے نے اس کے سامنے اپنی
پرسنل سیکرٹری کو کال کیا اور پھر مائیکروفلم اسے دے کر ہدایت کی کہ

اس مائیکروفلم کو وہ اپنے سپیشل سیف میں محفوظ کر دے اور اس کے
ساتھ ہی اس نے سیکرٹری کو حکم دیا کہ وہ جیکسن اور اس کے
ساتھیوں کے لئے نیلم کالونی کی کوٹھی کی چابیاں بھی لا دے۔ چنانچہ
ڈوفرے کی پرسنل سیکرٹری گلوریا مائیکروفلم لے کر چلی گئی تو جیکسن
نے ڈوفرے کے سامنے حیرت کا اظہار کیا کہ اس قدر اہم مائیکروفلم
اس نے سیکرٹری کے حوالے کر دی ہے لیکن ڈوفرے نے اسے
مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ یہ مائیکروفلم گلوریا کی تحویل میں زیادہ
محفوظ رہے گی۔ بقول ڈوفرے کسی کا بھی اس طرف خیال نہیں جا
سکتا کہ اس قدر اہم مائیکروفلم سیکرٹری کی تحویل میں بھی ہو سکتی
ہے۔ تھوڑی دیر بعد گلوریا نے چابیوں کا گچھا لا کر اسے دیا جس کے
ساتھ ایک ٹوکن موجود تھا جس پر کوٹھی کا نمبر اور کالونی کا نام درج
تھا۔

جیکسن چابیاں لے کر کلب سے نکلا اور پھر وہ سیدھا اس کوٹھی
میں آ گیا۔ اس نے یہیں سے اپنے ساتھیوں کو فون کر کے یہاں
بلا لیا تھا اور تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچ گئے تھے۔
یہاں ان کے پاس ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی اور ان کی
خدمت کے لئے ڈوفرے کا خاص آدمی کالی بھی ان کے ساتھ تھا
لیکن اس کے باوجود جیکسن کو ایک عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی
تھی۔ ایک لحاظ سے انہوں نے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا۔ اب اسے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا تھا اور جیکسن وہاں رک کر

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے لئے فول پروف منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا تاکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ بچنے کا موقع نہ مل سکے۔ لیکن سپر ماسٹر نے اسے دوبارہ کال کر کے حکم دیا تھا کہ جب تک ڈوفرے اسے مائیکرو فلم نہیں پہنچا دیتا اس وقت تک وہ چھپ کر رہے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران پر حملے نہ کرے۔ جب فلم اس تک پہنچ جائے گی تب وہ اسے گرین سگنل دے دے گا اور پھر وہ پوری قوت کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔

ڈوفرے نے جس طرح اس قدر اہم مائیکرو فلم اپنی پرسنل سیکرٹری کے حوالے کر دی تھی اس سے جیکسن کو بے حد ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ سپر ماسٹر کا یہ خیال بھی درست تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مائیکرو فلم کے حصول کے لئے پاگل ہو رہی ہو گی لیکن اس کے باوجود ڈوفرے کا اس مائیکرو فلم کو اہمیت نہ دینا اس پر شاق گزرا تھا اور وہ کرسی پر بیٹھا مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ ان حالات میں اسے کیا کرنا چاہئے۔ پھر اس نے سوچا کہ گرانڈ ماسٹر سے بات کی جائے اور اسے بتایا جائے کہ ڈوفرے نے مائیکرو فلم کو اہمیت نہیں دی اور کسی بھی لمحے یہ راز اس کی سیکرٹری سے آؤٹ ہو سکتا ہے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے کہ ٹیلر اندر داخل ہوا۔

''باس۔ آپ مجھے بے حد پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔

خیریت ہے نا''...... ٹیلر نے اندر داخل ہو کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹیلر نہ صرف اس کا نائب تھا بلکہ دوست بھی تھا اس لئے وہ اس سے کھل کر بات کر لیتا تھا جبکہ باقی ساتھی صرف ماتحت تھے اور اس کے احکامات کی تعمیل کرتے تھے۔

''ہاں ٹیلر۔ میں واقعی پریشان ہوں۔ بیٹھو''...... جیکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے''...... ٹیلر نے چونک کر پوچھا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ غور سے جیکسن کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

''تمہیں تو معلوم ہے ٹیلر کہ سپر ماسٹر کے حکم پر میں نے وہ مائیکرو فلم کاٹان کلب کے جنرل مینجر اور مالک ڈوفرے کو دے دی لیکن ڈوفرے نے اس مائیکرو فلم کو معمولی سی اہمیت بھی نہ دی بلکہ اسے اپنی پرسنل سیکرٹری گلوریا کے حوالے کر دیا کہ وہ اسے اپنی تحویل میں رکھے۔ میں تب سے بے حد پریشان ہوں''...... جیکسن نے کہا تو ڈوفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس رہے ہو۔ نانسنس۔ تمہارا خیال ہے کہ میں پاگل ہوں''...... جیکسن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نو باس۔ آپ کو غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل میں آپ ضرورت سے زیادہ ٹچی ہو رہے ہیں۔ مائیکرو فلم آپ نے

تو حاصل نہیں کی یہ ڈیشا نے حاصل کی تھی اور اس نے فلم لا کر آپ کے حوالے کر دی تھی۔ اس کے خیال کے مطابق آپ اسے زیادہ حفاظت سے ایکریمیا لے جا سکتے ہیں جبکہ سپر ماسٹر کے مطابق یہ فلم ڈوفرے حفاظت سے باآسانی ان کے پاس پہنچا سکتا ہے اور آپ شاید نہیں جانتے ڈوفرے بے حد تیز آدمی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اس نے یہ مائیکروفلم اپنے پاس رکھی تو اسے ٹریس کر لیا جائے گا جبکہ فلم اس کی پرسنل سیکرٹری کی تحویل میں ہونے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکے گا۔ آپ خود سوچیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر کسی طرح اس مائیکروفلم کا سراغ لگاتی ہوئی کاٹان کلب پہنچ جاتی ہے تو کیا اسے یہ خیال آئے گا کہ اس قدر اہم مائیکروفلم پرسنل سیکرٹری کی تحویل میں ہو سکتی۔ وہ اسے ظاہر ہے ڈوفرے کے پاس تلاش کریں گے اور وہاں نہ ملنے کی صورت میں ان کا شک ختم ہو جائے گا''...... ٹیلر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جیکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن مجھے عجیب سی بے چینی مسلسل محسوس ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے سپر ماسٹر تک یہ بات پہنچا دینی چاہئے۔ جب تک مجھے تسلی نہیں ہو جاتی اس وقت تک مجھے سکون نہیں ملے گا''...... جیکسن نے کہا۔

''تو پھر سپر ماسٹر کی بجائے آپ یہی بات ڈوفرے سے کریں اور اسے مجبور کریں کہ وہ مائیکروفلم اپنی پرسنل سیکرٹری سے واپس

لے کر اپنی تحویل میں رکھے تاکہ آپ کی بے چینی ختم ہو سکے اور اگر وہ نہ مانے تب سپر ماسٹر سے بات کریں''...... ٹیلر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری یہ تجویز درست ہے''...... جیکسن نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو تاکہ میں بھی ڈوفرے کا جواب سن سکوں''...... ٹیلر نے کہا تو جیکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ کون ہے''...... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

''میرا نام روڈی ہے۔ مجھے جنرل مینجر ڈوفرے سے بات کرنی ہے''...... جیکسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری مسٹر۔ اب آپ کی ان سے بات نہیں ہو سکتی۔ میں پولیس آفیسر بول رہا ہوں۔ ڈوفرے اور اس کی پرسنل سیکرٹری گلوریا دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور یہ سن کر نہ صرف جیکسن بلکہ ٹیلر بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ ان دونوں کے چہرے تیزی سے بگڑتے چلے گئے۔ جیکسن نے انتہائی ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

''وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ تھا۔ ڈیشا کی تمام محنت ضائع ہو گئی

ہے''...... جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے باس کہ ان کی موت کی وجہ کچھ اور ہو''...... ٹیلر نے کہا۔

''ہاں۔ ہونے کو تو کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ان کی موت کی وجہ مائیکروفلم ہی بنی ہے۔ بہرحال اب ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنی ہو گی۔ تم سب ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ فوری طور پر سامان سمیٹ لیں اور واپس اس کوٹھی میں پہنچ جائیں جہاں سے ہم یہاں آئے تھے''...... جیکسن نے کہا۔

''میرے خیال میں بہتر ہو گا کہ ہم نئی رہائش گاہ کا بندوبست کر لیں''...... ٹیلر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ فوری طور پر ممکن نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمام رئیل اسٹیٹ ایجنسیوں کو کور کر چکی ہو۔ وہ کوٹھی ابھی تک ہمارے پاس ہے اور ہم نئے میک اپ میں وہاں نئے سمجھیں جائیں گے''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ساتھیوں کو کہہ دیتا ہوں لیکن کیا آپ یہیں رہیں گے''...... ٹیلر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''احمق تو نہیں ہو گئے تم۔ میں یہاں رہ کر کیا کروں گا جب تم سب چلے جاؤ گے تو میں پہلے کاٹان کلب جاؤں گا اور پھر وہاں سے تمہارے پاس پہنچوں گا''...... جیکسن نے کہا تو ٹیلر سر ہلاتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

''وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ لاحق تھا لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس براہ راست وہاں کیسے پہنچ گئی۔ انہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے مائیکروفلم کاٹان کلب پہنچائی ہے''۔ جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس سوال کا کوئی جواب اس کے پاس موجود نہ تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جیکسن واپس اپنی اس پرانی رہائش گاہ پر پہنچا جہاں سے وہ نیلم کالونی میں شفٹ ہو گئے تھے تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

''کیا ہوا باس۔ کوئی خاص بات''...... ٹیلر نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

''میں کاٹان کلب گیا تھا۔ وہاں سے جو حالات معلوم ہوئے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ آخری بار ایک آدمی جو کہ ایکریمیا نژاد تھا ڈوفرے سے ملنے گیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کا پرسنل سیکرٹری ہے۔ پھر ڈوفرے نے اپنی پرسنل سیکرٹری کو فون پر کال کیا تھا۔ اس کے بعد وہ آدمی واپس جاتا دیکھا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پتہ چلا کہ ڈوفرے اور اس کی پرسنل سیکرٹری کو آفس میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ڈوفرے کا کوٹ نیچے کر کے اس کے بازوؤں کو جکڑا گیا تھا اور اس بات کی بھی شہادت ملی ہے کہ گلوریا جب اپنے آفس سے نکل کر ڈوفرے کے آفس میں گئی تو اس کے ہاتھ میں ایک مائیکروفلم بھی موجود تھی جبکہ ڈوفرے کے آفس سے ایسی کوئی

مائیکروفلم نہیں ملی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مائیکروفلم پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نہیں بلکہ ایکریمیا کی کسی تنظیم نے حاصل کی ہے لیکن یہ تنظیم کون سی ہو سکتی ہے اور اسے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس بات نے مجھے پریشان کر دیا ہے''...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے باس کہ آپ فوراً سپر ماسٹر سے رابطہ کریں پھر وہ جیسے حکم دیں ہمیں ویسے ہی کرنا چاہئے کیونکہ معاملات بے حد پیچیدہ ہو چکے ہیں''...... ٹیلر نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہی کرنا ہو گا۔ سپر ماسٹر ہی اب بتا سکتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ تم جا کر ایکس باکس لے آؤ بلیک بیگ سے''...... جیکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹیلر اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا فون موجود تھا۔ اس نے فون جیکسن کے سامنے رکھا اور واپس مڑ گیا۔

''تم بیٹھ جاؤ لیکن درمیان میں بولنا مت''...... جیکسن نے کہا۔

''یس باس''...... ٹیلر نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیکسن نے فون کا ایک بٹن پریس کیا تو فون کے کونے میں سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے بلب سبز ہو گیا تو اس نے چند بٹن پریس کر دیئے۔

''یس''...... سپر ماسٹر کی چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

''جیکسن بول رہا ہوں سپر ماسٹر پاکیشیا سے''...... جیکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس جیکسن۔ کوئی خاص بات''...... سپر ماسٹر نے پوچھا تو جیکسن نے کاٹان کلب فون کرنے سے لے کر اب تک ہونے والے تمام واقعات تفصیل اسے بتا دیئے۔

''ویری بیڈ۔ لیکن ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری تو ایسے کسی کام میں کبھی ملوث نہیں رہے اور نہ ان کا کوئی تعلق کسی تنظیم سے ہے۔ پھر یہ سب کیوں ہوا ہے''...... سپر ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپر ماسٹر۔ پہلے تو میں یہی سمجھا تھا کہ یہ مائیکروفلم پاکیشیا سیکرٹ سروس نے واپس حاصل کی ہے لیکن اب یہ حالات سامنے آنے پر معاملات بے حد پیچیدہ ہو گئے ہیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ ہم نے یہ مائیکروفلم کاٹان کلب پہنچائی ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں نصف گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں''...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بلب ایک جھماکے سے سرخ ہو گیا تو جیکسن نے فون آف کر دیا اور بلب بھی بجھ گیا۔

''میرے خیال میں سپر ماسٹر اب فرسٹ سیکرٹری کے بارے

میں حتمی معلومات حاصل کریں گے''...... ٹیلر نے کہا جو اس دوران خاموش بیٹھا رہا تھا۔

''ہاں۔ دیکھو کیا رزلٹ نکلتا ہے۔ عجیب چکر میں پھنس گئے ہیں ہم''...... جیکسن نے کہا تو ٹیلر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آدھے گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزر گیا تو اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے جدید فون کا سرخ بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ جیکسن خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ کا بلب جھماکے سے سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد سپر ماسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جیکسن بول رہا ہوں سپر ماسٹر''...... جیکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ فرسٹ سیکرٹری کا صرف نام استعمال کیا گیا ہے۔ ایکریمین فرسٹ سیکرٹری تو پاکیشیا میں موجود ہی نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے کسی پرسنل سیکرٹری کا نام ہوسٹان ہے بلکہ ان کا کوئی مرد پرسنل سیکرٹری نہیں ہے۔ ان کے پرسنل سٹاف میں تمام عورتیں ہیں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''تو پھر یہ سب کیا ہوا ہے سپر ماسٹر۔ کون وہ مائیکرو فلم لے گیا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ ہم نے مائیکرو فلم کاٹان کلب پہنچا دی ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''جو کچھ بھی ہوا ہے بہت غلط ہوا ہے۔ میرے ذہن میں یہ

تصور بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں بہرحال مائیکرو فلم ہر قیمت پر دوبارہ حاصل کرنی ہے''...... سپر ماسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تو اب ہم اسے کہاں تلاش کریں''...... جیکسن نے کہا۔

''اس ٹائیگر کو یقیناً اپنے ساتھیوں کا علم ہو گا اور اس کا ان سے لازماً رابطہ بھی ہو گا۔ تم اس ٹائیگر کے ذریعے معلوم کراؤ کہ مائیکرو فلم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈوفرے کے قاتل کی تلاش بھی جاری رکھو۔ کہیں نہ کہیں سے بہرحال معلومات مل جائیں گی اور پھر جیسے ہی معلومات ملیں قاتل پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑو ان سب کا خاتمہ کر کے ان سے ہر صورت میں مائیکرو فلم حاصل کرو''...... گرانڈ ماسٹر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اگر مائیکرو فلم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہوئی تو ہم کیا کریں گے سپر ماسٹر''...... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تو اس کا ہیڈ کوارٹر تلاش کرو اور پوری قوت سے اس پر حملہ کر کے وہاں سے فلم نکال لاؤ''...... سپر ماسٹر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''وہاں بے حد حفاظتی انتظامات ہو سکتے ہیں سپر ماسٹر۔ کسی بھی حفاظتی سسٹم کو ختم کرنے کے لئے ہمیں ایکس زیرو مشین کی ضرورت ہو گی۔ اس مشین کے بغیر تو وہاں پر کسی صورت بھی ریڈ نہیں کیا جا

سکتا''...... جیکسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایکریمیا سے مشین حاصل کر کے تمہیں بھجوا دوں گا۔ تم اب کہاں موجود ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے پوچھا۔

''ہم اپنی پرانی رہائش گاہ پر ہیں۔ متبادل میک اپ میں''۔ جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایڈریس بھی تفصیل سے بتا دیا۔

''اوکے۔ ایک دو روز کے اندر مشین تمہیں مل جائے گی لیکن اب تم لوگوں نے جو کچھ بھی کرنا ہے انتہائی محتاط انداز میں کرنا ہے۔ تم نے عمران کو ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگلوں کی طرح تمہیں تلاش کرتی پھر رہی ہو گی''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ ہمیں اندازہ ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں ٹاپ فورس کے مقابلے پر نہیں آ سکتے''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سبز بلب پہلے سرخ رنگ میں تبدیل ہوا اور پھر بجھ گیا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... ٹیلر نے کہا۔

''سپر ماسٹر نے ٹائیگر کا حوالہ دیا ہے۔ اسے پھر سے اغوا کرنا ہو گا۔ اب ہم اس کے ذریعے ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ فلم پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کی ہے یا نہیں''...... جیکسن نے کہا۔

''لیکن ہم اسے کیسے اغوا کریں گے وہ تو کسی ہسپتال میں ہے''...... ٹیلر نے کہا۔

''وہ اتنا بیمار نہیں ہے کہ کئی روز تک ہسپتال کے بستر پر پڑا رہے۔ اب تک اسے ہسپتال سے ڈسچارج ہو جانا چاہئے۔ وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنے ہوٹل میں ہی جائے گا اور تمہیں اس کے ہوٹل کا علم ہے۔ اس کے ہوٹل کی نگرانی کرو وہ جیسے ہی آئے اسے اٹھا کر لے آنا''...... جیکسن نے کہا تو ٹیلر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایکس باکس فون اٹھا کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”ڈاکٹر صدیقی تو کہہ رہے تھے کہ ابھی آپ کو ایک ماہ تک کسی صورت بھی ہسپتال سے ڈسچارج نہیں کیا جا سکتا پھر آپ اچانک یہاں کیسے آ گئے“...... بلیک زیرو نے میک اپ واش کر کے اور لباس تبدیل کر کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ ٹی بی ایم مائیکروفلم تم نے واپس حاصل کر لی ہے یا نہیں“...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں ٹی بی ایم مائیکروفلم کے حصول کے لئے گیا تھا“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں جب یہاں آیا تو تم نے ٹریکنگ مشین آن کر رکھی تھی۔ اس میں وہ میموری کارڈ بھی لگا ہوا تھا جو تم ڈاکٹر ابراہیم کے گھر سے لائے ہو اس کے علاوہ مشین پر وہ سارا ڈیٹا بھی موجود ہے جس سے تم نے اس فلم کو ٹریک کیا تھا“...... عمران نے کہا تو بلیک

زیرو بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ واقعی جاتے ہوئے سسٹم آف کر کے نہ گیا تھا۔ اس پر ساری تفصیل موجود تھی۔

”ہاں۔ وہ مائیکروفلم مجھے مل گئی ہے۔ ڈیشا پہلے جو فلم لے گئی تھی وہ اصل نہیں تھی۔ اسی لئے اسے یہاں دوبارہ بھیجا گیا تھا۔ آپ سے بات کرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ کو چیک کیا جائے اور اس کے لئے میں کسی اور کو بھیجنے کی بجائے خود وہاں چلا گیا تھا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ ڈیشا وہاں کیسے پہنچی تھی اور اس نے وہاں سے فلم کیسے حاصل کی تھی“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”مجھے ڈیشا کی واپسی نے حیران کر رکھا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جب وہ مائیکروفلم لے کر یہاں سے جا چکی ہے تو پھر وہ یہاں واپس کس لئے آئی ہے اور اس کا دوبارہ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں جانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہی تھا کہ میں ڈاکٹر ابراہیم کے گھر جاؤں۔ وہاں چونکہ سی سی ٹی وی کیمرے اب تک آن ہیں اس لئے وہاں سے یہ ساری فوٹیج حاصل کی جا سکتی ہیں کہ ڈیشا آخر وہاں دوبارہ کیا کرنے گئی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر صدیقی سے کہہ کر میں نے کچھ خصوصی انجکشن لگوائے اور ان سے اجازت لے کر آ گیا۔ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ جانے سے پہلے میں یہاں آنا چاہتا تھا۔ یہاں آیا تو تم یہاں موجود نہ تھے۔ چنانچہ ایمرجنسی راستے سے میں اندر آیا۔ تمہارے

آنے سے پہلے میں نے تمام چیکنگ کر لی ہے۔ خصوصی حفاظتی نظام بھی آن تھا اور ٹریکنگ سسٹم بھی چل رہا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ تم مائیکرو فلم حاصل کرنے کے لئے گئے ہو۔ بہتر ہوتا کہ تم وہاں کسی ممبر کو بھیج دیتے اور خود یہاں رک کر انہیں ہدایات دیتے رہتے''۔ عمران نے اپنے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ چونکہ میں نے دیکھ لیا تھا کہ مائیکرو فلم پر ٹریکنگ چپ موجود ہے اس لئے میں نے فوری اسے چیک کیا تو معلوم وا کہ مائیکرو فلم اس وقت کاٹان کلب میں موجود ہے۔ جس پر میں سب سے پہلے یہ مائیکرو فلم حاصل کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر میک اپ کر کے میں کاٹان کلب روانہ ہو گیا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر کیسے ملی مائیکرو فلم''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے کاٹان کلب پہنچنے سے لے کر مائیکرو فلم سمیت واپس آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

''ویل ڈن بلیک زیرو۔ تم نے فوری طور پر مائیکرو فلم واپس حاصل کر کے واقعی کام دکھایا ہے۔ رئیلی ویری ویل ڈن۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو ایسا ہی ہونا چاہئے فوری فیصلہ کرنے والا اور ہر خطرے کا مقابلہ کرنے والا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ پر جن لوگوں نے حملہ کرایا تھا ان کا تعلق ایکریمیا کی کسی تنظیم کی ٹاپ فورس سے ہے اور وہ نیلم کالونی

کی کوٹھی نمبر ایک سو سات میں موجود ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے ڈوفرے نے بتایا تھا۔ اگر آپ کہیں تو اس رہائش گاہ کو چیک کیا جائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ وہاں موجود ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''صدیقی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیوں براہ راست کال کی ہے''...... عمران غرایا۔

''ایک اہم بات براہ راست آپ کے نوٹس میں لانی ضروری تھی چیف''...... صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تفصیل سے بات کرو''...... عمران نے کہا تو صدیقی نے ٹائیگر سے کالی استاد کی ٹپ ملنے سے لے کر کاٹان کلب جانے، وہاں کی صورت حال سے لے کر نیلم کالونی کی کوٹھی میں جانے سے لے کر وہاں سے پرس اور کارڈ کے ملنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''اگر تمہیں ان غیر ملکیوں کی ٹپ ملی تھی تو تمہیں چاہئے تھا کہ اس رہائش گاہ پر جانے سے پہلے مجھے کال کرتے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ آپ کو بتانے سے پہلے میں ان افراد کو ٹریس

کرنا چاہتا تھا‘‘...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’آئندہ محتاط رہنا‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ وہ پرس اور کارڈ میرے پاس موجود ہے۔ کیا میں انہیں دانش منزل پہنچا دوں‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’ہاں اور تم اپنے ساتھیوں سمیت فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں رہو۔ تمہیں کسی بھی وقت کال کیا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس چیف۔ میں، خاور، چوہان اور نعمانی کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں۔ میں نے انہیں یہاں اس لئے کال کیا تھا کہ ان سے مل کر مجرموں کو ٹریس کیا جائے۔ لیکن باہم مشورے کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے آپ کو رپورٹ دی جائے‘‘...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’او کے‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

’’عمران صاحب۔ جو کارڈ صدیقی کو ملا ہے اس پر تو بقول صدیقی اسپارگن کا مخصوص نشان موجود نہیں ہے بلکہ اس کارڈ پر دو سیاہ ہاتھی سونڈیں ملائے ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہیں جس پر ٹاپ فورس بھی لکھا ہوا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ صدیقی کے ذہن میں بھی کارڈ دیکھ کر یہی نام آیا ہے اور اب تم نے بھی یہی نام لیا تھا۔ میرا خیال ہے مجھے کاسٹرو سے رابطہ کرنا ہوگا۔ پہلے بھی قاتلانہ حملے کی وجہ سے اس سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ وہ انتظار کر رہا ہو گا۔ میں اسے فون کرتا ہوں‘‘...... عمران

نے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’کاسٹرو بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کاسٹرو کی آواز سنائی دی۔

’’علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے‘‘...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

’’عمران صاحب۔ آپ نے ایک ہفتے بعد رابطہ کرنا تھا۔ میں تو آپ کی کال کا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا‘‘...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

’’مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے میری زندگی بچا لی لیکن میں ہسپتال میں ایڈمٹ تھا۔ اب ٹھیک ہوا ہوں تو تمہیں کال کر رہا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ تھینک گاڈ کہ آپ کی جان بچ گئی۔ بہرحال میں نے اسپارگن کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس نام کی ایک تنظیم یہودیوں نے قائم کی ہوئی ہے جسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کے کسی مضافاتی علاقے میں ہے۔ ریڈ فلاور کلب کا جنرل مینجر کارڈر اس کا خاص آدمی تھا لیکن وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ بہت زیادہ کوششوں کے باوجود صرف اتنی ہی معلومات مل سکی ہیں‘‘۔ کاسٹرو نے کہا۔

''کیا تم کسی ایسی تنظیم کے بارے میں جانتے ہو جس کا مخصوص نشان دو ہاتھی ہوں۔ سیاہ ہاتھی جو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوں اور ان کی سونڈ ملی ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ کارڈ پر ٹاپ فورس کا نام بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ یہ مخصوص نشان ٹاپ فورس کا ہے۔ یہ تنظیم بھی یہودیوں کی ہے اور اسے یہودیوں کی سب سے خطرناک تنظیم سمجھا جاتا ہے۔ اس کا چیف ایک لارڈ ہے جس کا نام تو ایڈورڈ ہے لیکن وہ سپر ماسٹر کہلاتا ہے۔ اس تنظیم کے چیف ایجنٹ کا نام جیکسن ہے اور جیکسن کو انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ تنظیم انتہائی جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرتی ہے''...... کاسٹرو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ باتیں سب کو معلوم ہیں یا صرف تمہیں معلوم ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے پچھلی کال کے دوران مجھے انسائیکلو پیڈیا کہا تھا۔ یہ درست ہے کہ اسپارگن کے بارے میں مجھے واقعی علم نہ تھا۔ البتہ باقی تنظیموں کے بارے میں کچھ نہ کچھ بہرحال مجھے معلوم ہوتا ہے اور ٹاپ فورس بھی ان میں سے ایک ہے اور اب میرا خیال ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ٹاپ فورس نے ہی کرایا ہو گا۔ اگر ایسا ہے عمران صاحب تو آپ کو انتہائی محتاط رہنا ہو گا۔ یہ لوگ حد سے زیادہ تیز اور شاطر ہیں''...... کاسٹرو نے کہا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے۔ ان لوگوں نے پاکیشیا سے ایک فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جو ناکام بنا دی گئی ہے۔ کیا تم مزید پتہ لگا سکتے ہو کہ ٹاپ فورس اصل میں کس تنظیم سے وابستہ ہے اور اسپارگن کا چیف کون ہے۔ تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایک آدمی ایسا ہے جو اس سپر ماسٹر کے قریب ہے۔ میں اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔ گو اسے اس کا منہ مانگا معاوضہ دینا پڑے گا۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ معلومات مل جائیں گی''...... کاسٹرو نے کہا۔

''تم معاوضے کی فکر مت کرو۔ بس معلومات حتمی ہونی چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ مجھے اپنا فون نمبر دے دیں''...... کاسٹرو نے کہا۔

''کب تک معلومات حاصل کر سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''دو تین روز تو بہرحال لگ ہی جائیں گے''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''او کے۔ میں ایک ہفتے بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر کو ایک جھٹکا سا لگا اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں
بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں بجلی کی چمک سی
ابھری اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔
اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تو اس نے
اپنے آپ کو ایک خاصے بڑے کمرے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا۔
اس کا جسم رسی کی مدد سے کرسی سے بندھا ہوا تھا۔
اس کی کرسی کے سامنے دو خالی کرسیاں موجود تھیں جبکہ اس
کمرے میں دروازے کے قریب مشین گنوں سے مسلح دو غیر ملکی
کھڑے تھے۔ دونوں ہی ایکریمیا نژاد تھے۔ اسے ہوش میں آتا
دیکھ کر ایک غیر ملکی جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ دوسرا
وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا جبکہ ٹائیگر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کن
لوگوں کے درمیان پہنچ گیا ہے۔ اسے یاد تھا کہ ہسپتال میں ڈاکٹر
صدیقی نے اس کی خصوصی کیئر کی تھی اور اس کی بھرپور ٹریٹ منٹ

کر کے اسے ڈسچارج کر دیا تھا۔
ڈاکٹر صدیقی نے اسے چند روز ریسٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔
یہی مشورہ چونکہ عمران نے بھی اسے دیا تھا اس لئے ہسپتال سے
ڈسچارج ہو کر اور عمران سے ملنے کے بعد وہ واپس اپنے ہوٹل کے
سوٹ میں آ گیا تھا۔ پھر وہ اپنے بیڈ روم میں چلا گیا اور پھر وہ
لیٹ کر سوچنے لگا کہ اس بار جب ڈاکٹر رخسار نے رانا ہاؤس میں
اس سے ملاقات کی تھی تو وہ پہلے سے خاصی مختلف نظر آ رہی تھی۔
جب وہ پہلی بار ڈاکٹر رخسار سے ملا تو اس وقت وہ بے حد معصوم سی
تھی اور اس کا انداز بھی مختلف تھا لیکن رانا ہاؤس میں جب ڈاکٹر
رخسار اس سے ملنے کے لئے آئی تو ٹائیگر کو اس کے انداز میں بے
حد فرق محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی چند باتوں سے اسے ایسا لگنا
شروع ہو گیا تھا جیسے اس کے سامنے ڈاکٹر رخسار نہ ہو بلکہ کوئی اور
ہو۔ وہ باتوں باتوں میں بڑے خوبصورت انداز میں ٹائیگر سے یہ
پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کون ہیں۔
کہاں رہتے ہیں اور ان کے ساتھ اس کے تعلقات کیسے ہیں۔
اس کی باتوں سے ٹائیگر کو ایسا لگنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ اس
سے ملنے نہیں بلکہ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں
معلومات لینے کے لئے آئی ہو۔ ٹائیگر نے کئی بار اس سے پوچھا
کہ آخر وہ ایکریمیا جا کر واپس کیوں آئی ہے لیکن اس نے ٹائیگر
کی کسی بات کا تسلی بخش جواب نہ دیا۔ پھر وہ چلی گئی۔ دوسرے دن

صبح صبح اس نے ٹائیگر کو کال کر کے بتایا کہ اس کے فلیٹ میں کوئی آیا تھا اس نے اسے گولی مار دی ہے اور وہ شدید زخمی حالت میں فلیٹ میں پڑی ہوئی ہے۔ اسے ٹائیگر کی مدد کی ضرورت ہے۔

اس کی آواز سے یہی لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی جان کنی کی حالت میں ہو۔ ٹائیگر فوراً کار لے کر نکلا۔ لیکن ابھی وہ راستے میں ہی تھا اچانک اس کی کار کے قریب سے ایک کار گزری اور اس کار سے ایک ہاتھ باہر آیا اور اس نے ٹائیگر کی کار کی کھڑکی میں کچھ اچھال دیا۔ ٹائیگر نے بوکھلا کر فوراً کار روک دی کیونکہ اس کی کار میں جو چیز پھینکی گئی تھی وہ بم بھی ہو سکتا تھا۔ ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور پھر اس کا دماغ جیسے ماؤف سا ہو گیا۔ وہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اسے جب اسے پوری طرح سے ہوش آیا تو وہ ایک راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کرسی پر ایک بوڑھی عورت موجود تھی۔

اس کے بعد اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس بوڑھی عورت کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے جیسے فکس سا ہو کر رہ گیا تھا۔ مزید اسے کچھ یاد نہ تھا کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کے بعد جب اس کے ذہن نے کام شروع کیا تو وہ ہسپتال میں موجود تھا اور ڈاکٹر صدیقی اس کے سامنے کھڑے تھے اور پھر ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتایا کہ کس طرح اسے ایک ویران جگہ پر بے ہوش پڑے پایا گیا اور کس طرح وہ ہسپتال پہنچا تھا اور آج دو روز بعد اسے ہوش آیا ہے۔

اب جب وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر آیا اور بیڈ پر لیٹا یہی سب باتیں سوچ رہا تھا تو نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

اب آنکھ کھلی تو وہ خود کو اپنے بیڈ روم کی بجائے اس جگہ پا رہا تھا۔ اسے کیا ہوا تھا اور اسے یہاں کیسے لایا گیا تھا اس کے شعور میں کوئی بھی بات اجاگر نہ ہو رہی تھی۔ ابھی ٹائیگر یہ سب باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو ایکریمیا نژاد آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وہ آدمی تھا جو ٹائیگر کو ہوش میں آتے دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ یہ دونوں ٹائیگر کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... ایک آدمی نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام واقعی ٹائیگر ہے لیکن میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں بلکہ فور سٹارز سے ہے"...... ٹائیگر نے خود کو سنبھالتے ہوئے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم جانتے ہیں۔ فور سٹارز بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک حصہ ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم سے جو پوچھا جائے سچ سچ بتا دو"...... اس آدمی نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم نے مجھے اس انداز میں کیوں باندھ کر بٹھایا ہے۔ میں اپنے بیڈ روم میں سو رہا تھا پھر میں یہاں

کیسے پہنچ گیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرے آدمی تمہارے ہوٹل کی نگرانی کر رہے تھے۔ تم ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر جب اپنے ہوٹل پہنچے تو میرے آدمیوں نے تمہارے سوٹ میں کلراٹ گیس فائر کر دی تھی جو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیتی ہے۔ پھر میرے ساتھی ماسٹر کی سے تمہارے سوٹ کے دروازے کا لاک کھول کر اندر داخل ہوئے اور تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب اپنا تعارف بھی کرا دو''...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''اگر میں تمہیں اپنا تعارف کرا دوں تو تم خوف کی وجہ سے بول ہی نہ سکو گے''...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم الٹی بات کر رہے ہو۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ خوف کی وجہ سے خودبخود منہ سے سچ نکل جاتا ہے لیکن تم بے فکر رہو اگر تم سچ بولو گے تو میں بھی سچ بولوں گا''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ میرا نام جیکسن ہے اور یہ میرا نائب ٹیلر ہے۔ پہلے بھی میرے ہی آدمیوں نے تمہیں اغوا کیا تھا اور تمہاری کار میں اس وقت بھی ایسا ہی گیس بم پھینکا گیا تھا جیسی گیس تمہارے سوٹ میں اب فائر کر کے تمہیں بے ہوش کیا گیا ہے۔ پہلے تمہیں اغوا کر کے ہم ڈاکٹر

کلاشیا کی مدد سے تمہارے دماغ کو کنٹرول کرنا چاہتے تھے تاکہ تم سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا پتہ معلوم کیا جا سکے۔ ہمیں تم سے بے حد مفید باتیں معلوم ہوئی ہیں لیکن بعد میں پتہ چلا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فوری طور پر اپنی رہائش گاہیں تبدیل کر لی ہیں اور نئے میک اپ میں غائب ہو گئے ہیں۔ ہمارا مقصد ان سب کو ہلاک کرنے کا ہے۔ ہم تمہارے ذریعے ان سب تک پہنچنا چاہتے ہیں اور تم سے یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بی ٹی ایم فارمولے کی مائیکرو فلم کہاں ہے۔ اسی مقصد کے لئے تمہیں ہم نے دوبارہ اغوا کیا ہے۔ اگر تم ہمیں سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو تمہارے لئے بہتر رہے گا ورنہ ہمیں دوبارہ ڈاکٹر کلاشیا کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گی اور وہ تمہارے دماغ سے ہر بات نکلوا لے گی''...... جیکسن نے تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''بی ٹی ایم فارمولے کی مائیکرو فلم۔ کیا مطلب''...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

''سنو۔ تمہارا ذہن چونکہ کمزور ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں کچھ یاد نہ ہو۔ ہماری ایک ساتھی جس کا نام ڈیشا ہے اس نے ڈاکٹر رخسار کے ایک عزیز ڈاکٹر ابراہیم کے گھر پہنچ کر کارروائی کی تھی۔ اس نے ڈاکٹر ابراہیم کے سارے خاندان کو ان کے ملازمین سمیت ہلاک کر دیا تھا اور پھر اس نے جب ڈاکٹر ابراہیم پر تشدد کیا تو اس

نے ڈیشا کو اس مائیکروفلم کے بارے میں بتا دیا جو اسے ڈاکٹر رخسار
نے دی تھی۔ ڈیشا نے وہ فلم ڈاکٹر ابراہیم کے ایک خفیہ لاکر سے
نکالی اور پھر اس نے ڈاکٹر ابراہیم کو بھی ہلاک کر دیا اس نے اس
بات کی تصدیق تک نہیں کی کہ اس کے پاس جو فلم ہے وہ اصل
فارمولے کی فلم ہے یا پھر بلینک۔ اس کے خیال کے مطابق مرتا ہوا
آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا اس لئے اسے جو فلم ملی ہے اس میں ہی
اصل فارمولا موجود ہو سکتا ہے اس لئے وہ فلم لے کر ایکریمیا پہنچ
گئی اور اس نے وہ فلم گرانڈ ماسٹر کے حوالے کر دی لیکن جب گرانڈ
ماسٹر نے فلم چیک کرائی تو وہ بلینک فلم تھی۔ ڈاکٹر ابراہیم نے
مرتے ہوئے بھی ڈیشا کو ڈاج دیا تھا۔ اس نے ڈیشا کو سیف میں
موجود بلینک فلم کا بتایا تھا جبکہ اصل فلم اس کے دوسرے خفیہ سیف
میں تھی۔ گرانڈ ماسٹر نے ڈیشا کو چند دنوں کا وقت دیا اور اسے
دوبارہ پاکیشیا بھیج دیا تاکہ وہ اصل فلم تلاش کر کے لائے۔ ڈیشا کو
یقین تھا کہ فلم ابھی تک ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں ہو گی اس
لئے وہ سائنسی آلات کے ساتھ ڈاکٹر ابراہیم کی رہائش گاہ میں پہنچی
اسے دوسرا خفیہ سیف مل گیا اور پھر اس نے سیف کھول کر وہ فلم
وہاں سے نکال لی۔ اس بار اس نے پوری تسلی کی تھی کہ اسے اصل
فلم ہی ملی ہے۔ اس نے وہ فلم مجھے لا کر دے دی تاکہ میں اسے
حفاظت سے ایکریمیا پہنچا سکوں۔ میں نے اپنے چیف کو اس فلم
کے بارے میں تفصیل بتائی تو چیف نے مجھے فلم کاٹان کلب کے

جنرل منیجر کے حوالے کرنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے چیف کے کہنے
پر وہ مائیکروفلم کاٹان کلب کے جنرل منیجر کے حوالے کر دی لیکن پھر
ہمیں معلوم ہوا کہ کاٹان کلب کے جنرل منیجر کو ہلاک کر کے مائیکرو
فلم واپس حاصل کر لی گئی ہے۔ فلم حاصل کرنے کے لئے وہاں
ایک ایکریمین آیا تھا جس نے اپنا تعلق ایکریمین سفارت خانے
کے فرسٹ سیکرٹری سے بتایا تھا لیکن ہماری معلومات کے مطابق اس
آدمی کا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے نہیں ہے۔ وہ یقیناً پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا ہی کوئی آدمی تھا جو ایکریمی میک اپ میں کاٹان
کلب گیا تھا اور اس نے جنرل منیجر ڈوفرے پر تشدد کر کے اس سے
فلم حاصل کر لی تھی۔ اگر وہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق
رکھتا ہے تو پھر یقینی بات ہے کہ وہ مائیکروفلم اب تک سیکرٹ سروس
کے چیف ایکسٹو تک پہنچ چکی ہو گی اور تمہارے ذہن سے ہم نے
اس پراسرار چیف ایکسٹو کا پتہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ وہ دانش منزل
ہے۔ ہمیں کچھ مشینری کی آمد کا انتظار ہے۔ جیسے ہی وہ مشینری
ہمارے پاس پہنچے گی تو ہم اس عمارت پر ریڈ کر کے نہ صرف مائیکرو
فلم حاصل کر لیں گے بلکہ اس بار اس پوری عمارت کو بھی مکمل طور
تباہ کر دیں گے''...... جیکسن نے کہا۔

''تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''اب چونکہ تم نے زندہ یہاں سے واپس نہیں جانا اس لئے
تمہیں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہمارا تعلق ایک بین

الاقوامی تنظیم اسپارگن سے ہے اور میں اسپارگن کی ٹاپ فورس کا چیف ہوں۔ جیکسن''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیکسن کی یہ بات سنتے ہی اپنی انگلیوں کی حرکت تیز کر دی۔ وہ مسلسل انگلیوں کی مدد سے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے میں مصروف تھا لیکن ابھی تک اسے کامیابی نہ ہوئی تھی۔

''تو پھر یہ بھی بتا دو کہ اس فارمولے کی ایسی کیا خصوصیت ہے کہ تم اس کے حصول کے لئے اتنی محنت کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے بات کو طول دے کر مزید وقت حاصل کرنے کے لئے کہا۔

''اسپارگن یہودیوں کی خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور اس تنظیم کے تحت ایک خفیہ لیبارٹری میں اس فارمولے کے ذریعے ایک طاقتور میزائل بنایا جائے گا جس کی مدد سے یہودی پوری دنیا پر آسانی سے قبضہ کر لیں گے اور اس میزائل کا پہلا استعمال پاکیشیا کے خلاف ہی ہو گا کیونکہ پاکیشیا یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔ اس جیسا طاقتور میزائل پوری دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جو یہ میزائل بنائے گا اس کی جنگی طاقت پوری دنیا کی جنگی طاقت سے سینکڑوں گنا بڑھ جائے گی اس لئے ہم ہر صورت میں وہ فارمولا حاصل کر کے میزائل تیار کرنا چاہتے ہیں تا کہ اسرائیل پوری دنیا پر حکمرانی کر سکے اور یہ حکمرانی اسپارگن تنظیم کے تحت پوری دنیا پر قائم ہو گی''...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ ہے تمہارا اصل منصوبہ''...... ٹائیگر نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسپارگن کا یہ منصوبہ ہر صورت [illegible] پورا ہو گا''۔ جیکسن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ کیوں ا[illegible] ری تفصیل بتا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ زندہ بچ جائے اور [illegible] ہمارے لئے مسائل پیدا ہو جائیں''...... ساتھ بیٹھے ہوئے ٹیلر نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''احمق مت بنو ٹیلر۔ اب یہ کیسے یہاں سے بچ کر جا سکتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تربیت یافتہ ایجنٹوں سے اگر سچی باتیں کی جائیں تو وہ بھی جواب میں سچ بول دیتے ہیں''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اسپارگن کی کوئی الگ سے لیبارٹری موجود ہے''۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ بہت بڑی لیبارٹری۔ ایسی لیبارٹری جو ایکریمیا کی ٹاپ لیبارٹریوں میں سے ایک ہے البتہ مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہے''...... جیکسن نے اسی انداز میں کہا۔

جس لیبارٹری کا تم ذکر کر رہے ہو یہ کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہمیں نہیں معلوم۔ گرانڈ ماسٹر کو معلوم ہو گا اور اب بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ کیا واقعی ایکریمین کے روپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر نے ڈوفرے سے مائیکروفلم حاصل کی

ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ کون ہے اور وہ فلم اب کہاں ہے۔ میں نے تمہیں سچ بتایا ہے اس لئے اب تم بھی مجھے سچ بتاؤ''...... جیکسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں سب کچھ سچ سچ بتا دوں گا لیکن ابھی میرے چند سوال باقی ہیں۔ ان کا جواب دے دو پھر جو چاہے پوچھتے رہنا۔ کم از کم مرنے سے پہلے میں ذہنی طور پر مطمئن تو ہو جاؤں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل سانپوں کے پھنوں کی طرح رینگ رینگ کر حرکت کر رہی تھیں لیکن اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو رہی تھی اس لئے اب اس نے بازوؤں کو آہستہ آہستہ اوپر نیچے حرکت دینا شروع کر دی تھی تاکہ کسی طرح گانٹھ تک اس کی انگلیاں پہنچ سکیں۔

اسے معلوم تھا کہ اس کمرے میں مخالفوں کی تعداد چار ہے اور باہر نجانے اور کتنے افراد موجود ہوں گے اور یہ سب انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے اور ان کے پاس یقیناً اسلحہ بھی ہو گا جبکہ اسے یقین تھا کہ تلاشی کے دوران اس کی جیبوں سے مشین پسٹل اور گیس پسٹل دونوں نکال لئے گئے ہوں گے لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ان کی ٹریننگ ہی اس انداز میں کی گئی تھی کہ وہ نازک سے نازک حالات میں بھی پریشان نہ ہوتے تھے۔ ان کا یقین کامل تھا کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتے تھے کہ

بظاہر سامنے موت کھڑی نظر آنے کے باوجود ضروری نہیں کہ وہ موت کا شکار ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنا ان کی فطرت کا حصہ بن چکی تھی اس لئے ٹائیگر بھی انتہائی اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

''جو سوالات ہیں ایک ہی بار کر لو''...... جیکسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے ٹائیگر کے اس طرح اطمینان بھرے انداز میں بات کرنے پر دل ہی دل میں بے حد حیرت ہو رہی ہے۔

''کیا ڈاکٹر رخسار بھی تمہاری آلہ کار ہے اور کیا اسے جان بوجھ کر پلاننگ کے تحت مجھ تک پہنچایا گیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ہماری آلہ کار نہیں تھی۔ اسی کے پاس تو وہ مائیکرو فلم تھی۔ اسپارگن کے ایجنٹ اسی کے پیچھے آئے تھے۔ بہرحال تمہاری اطلاع کے لئے بتا دیتا ہوں کہ ایکریمیا سے دوسری بار جو ڈاکٹر رخسار تم سے ملنے آئی تھی وہ ڈاکٹر رخسار نہیں بلکہ ہماری ہی ایک لیڈی ایجنٹ ایلیا تھی جس نے ڈاکٹر رخسار کا میک اپ کیا ہوا تھا۔ اس کے ذریعے ہم تمہیں اس رانا ہاؤس کی عمارت سے باہر لانا چاہتے تھے تاکہ تمہیں اغوا کر کے تمہارے دماغ کو ڈاکٹر کلاشیا کی مدد سے کنٹرول کیا جا سکے۔ ڈاکٹر رخسار کو کرانس پہنچتے ہی اس کے فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا تھا اور اسے ہلاک کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے گٹر میں پھینک دیئے گئے تھے''...... جیکسن نے مسکراتے

ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ کرب کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

''اب وہ ایلیا کہاں ہے جو مجھ سے اکٹر رخسار بن کر ملی تھی''...... ٹائیگر نے۔

''وہ واپس جا چکی ہے''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''اور ڈیشا جس نے ڈاکٹر ابراہیم کی بیلی کو ہلاک کیا تھا''۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

''مائیکروفلم مجھے دے کر وہ بھی واپس چلی گئی ہے تا کہ اگر وہ کسی مرحلے پر پکڑی جاتی تو فلم اس سے نہ ملتی''...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ڈاکٹر کلاشیا نے واقعی میرے دماغ کو ٹرانس میں لے کر سیکرٹ سروس کے ممبران اور دانش منزل کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کہو تو ایک ایک پتہ بتا دوں''...... جیکسن نے کہا اور پھر اس نے سیکرٹ سروس کے ممبران کے نام اور پتے بتانا شروع کر دیئے جہاں وہ پہلے رہائش پذیر تھے اور اس نے دانش منزل کا پتہ بھی بتایا تو ٹائیگر کے ذہن میں یہ سن کر دھماکے سے ہونے لگے کہ دانش منزل کا ایڈریس اس سے معلوم کیا گیا تھا اور اس کو اس بات کا سرے سے علم تک نہ تھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب ہر صورت میں ان سب کا خاتمہ

ضروری ہو گیا ہے اور عین اسی لمحے قدرت نے بھی اس کی مدد کی اور گانٹھ کی مخصوص رسی اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ رسی اس کے جسم کے گرد بھی بندھی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ گانٹھ کھلنے سے صرف رسی ڈھیلی ہو گی۔ اسے کھولنے اور اس کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے کافی وقت چاہئے تھا جو بظاہر اس کے پاس نہ تھا لیکن بہرحال اس نے کوشش تو کرنی ہی تھی۔ اب اس کا نتیجہ جو بھی نکلتا اس کی ٹائیگر کو پرواہ نہ تھی۔

''اب تم بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ ڈوفرے سے فلم کس نے حاصل کی ہے''...... جیکسن نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں۔ اس بارے میں مجھے سرے سے ہی کچھ معلوم نہیں ہے کہ مائیکروفلم ڈاکٹر ابراہیم کے گھر سے دوبارہ حاصل کی گئی ہے یا اسے تم نے کسی ڈوفرے کو پہنچائی ہے البتہ تمہاری باتوں سے مجھے شک ہو رہا ہے کہ وہ تم ہی تھے جنہوں نے باس پر حملہ کرایا تھا اور انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ اگر تمہارا مطلب عمران سے ہے تو یہ درست ہے۔ اس پر ہم نے ہی حملہ کیا تھا لیکن افسوس کہ وہ اب بھی زندہ ہے۔ لیکن کب تک ہم پھر سے اس پر حملہ کریں گے۔ اس سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک ایک ممبر کو ہلاک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس بار ہم تمہارے چیف ایکسٹو کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے ہم

ایک بار وہ فلم حاصل کر لیں پھر ہم ایکسٹو سمیت دانش منزل کو ہی طاقتور میزائلوں سے راکھ کا ڈھیر بنا دیں گے''...... جیکسن نے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد عام سے مجرم ہیں جنہیں تم اس قدر آسانی سے ہلاک کر دو گے''۔ ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔

''پہلے تم یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کرتے''...... جیکسن نے پوچھا۔

''کرتا ہوں لیکن اس وقت جب چیف ہمیں حکم دیتا ہے ورنہ میں فور سٹارز کے لئے کام کرتا ہوں۔ یہ بھی سرکاری تنظیم ہے لیکن اس کا دائرہ کار مقامی مجرموں تک ہی محدود ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے اور اب وہ باتیں کرتے ہوئے بازوؤں کو غیر محسوس طور پر اس انداز میں حرکت دے رہا تھا کہ رسیاں ڈھیلی پڑتی جا رہی تھیں لیکن ظاہر ہے وہ زیادہ کھل کر یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔

''تو بتاؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی نئی رہائش گاہیں کہاں ہیں اور وہ کن حلیوں میں ہیں''...... جیکسن نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ میں ہسپتال میں تھا اور اس دوران ہی انہوں نے اپنے حلیے اور رہائش گاہیں تبدیل کی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر تم ہمارے کسی کام کے نہیں ہو۔ ویسے بھی اب ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ تم اسپارگن اور اس کے

اصل منصوبے کے بارے میں سب کچھ جان چکے ہو۔ اس لئے اب تمہیں مرنا ہو گا''...... جیکسن نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھے گولی مارنے سے پہلے ایک اور کام کر سکتے ہو''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''کون سا کام''...... جیکسن نے پوچھا۔

''مجھے پانی پلا دو''...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں اس سے کیا فرق پڑے گا۔ تم نے تو بہرحال مر ہی جانا ہے''...... جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم مسلمان ہیں۔ ہم تو بکری کو ذبح کرنے سے پہلے اسے بھی پانی پلاتے ہیں اور تمہیں اس میں کیا رسک نظر آ رہا ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... جیکسن نے کہا اور پھر اس نے گردن گھما کر عقب میں موجود افراد میں سے ایک کو اشارے سے قریب بلایا۔

''یس باس۔ حکم''...... اس آدمی نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا۔

''ساتھ والے کمرے کی الماری سے پانی کی بوتل لے آؤ اور اسے پانی پلا دو''...... جیکسن نے کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے

سے باہر چلا گیا۔
"یہ مسٹر جیکسن۔ ایک آخری بات بھی بتا دو کہ تمہارے گھر کتنے آدمی یہاں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"میرے علاوہ پانچ آدمی"...... جیکسن نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی کمرے میں داخل ہوا جسے جیکسن نے پانی لینے کے بھیجا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی جبکہ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔
وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا ٹائیگر کے پاس پہنچا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل ٹائیگر کے منہ سے لگا دی لیکن ٹائیگر نے منہ کو اس انداز میں جھٹکا دیا کہ بوتل کا رخ خودبخود نیچے ہو گیا اور اس آدمی کی توجہ ایک لمحے کے لئے ٹائیگر سے ہٹی تو ٹائیگر یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ آدمی ناک پر ٹائیگر کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔ چونکہ نیچے دیکھنے کی وجہ سے اس کے سر کا رخ نیچے کی طرف ہو گیا تھا اس لئے ٹائیگر کے سر کی زوردار ٹکر اس کی ناک پر پڑی تھی۔
"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... جیکسن نے یکلخت چونک کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں بازو رسیوں سے نکالے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا ٹائیگر نے کرسی سمیت اٹھتے ہوئے اسے بجلی کی سی تیزی سے پکڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اڑتا ہوا اپنے عقب میں موجود جیکسن

اور ٹیلر سے جا ٹکرایا اور پھر وہ تینوں ہی الٹ کر نیچے گرے تو دروازے کے قریب کھڑا آدمی دوڑتا ہوا جیکسن کی طرف بڑھا۔
وہ شاید ان کی مدد کرنا چاہتا تھا اور ٹائیگر نے یہ سارا کھیل صرف وقت لینے کی خاطر کھیلا تھا۔ اس کے بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت کر رہے تھے اور چند لمحوں بعد ہی وہ رسیوں اور کرسی سے آزاد حاصل کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت دائیں طرف چھلانگ لگا دی اور صرف ایک لمحے کے فرق سے جیکسن کے مشین پسٹل کی گولیاں عین اس جگہ پڑیں جہاں ایک لمحہ پہلے ٹائیگر موجود تھا۔
ٹائیگر کے چھلانگ لگاتے ہی جیکسن جو اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا، نے اپنے مشین پسٹل کا رخ بدلا لیکن ٹائیگر تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیکسن کے صرف ہاتھ گھمانے پر ہی وہ گولیوں کا شکار ہو جائے گا اس لئے دائیں طرف چھلانگ لگاتے ہی اس کے دونوں پیر جیسے ہی فرش پر لگے اس کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے دوبارہ اپنی جگہ آ گیا۔ اس طرح جیکسن کی طرف سے چلائی گئی گولیاں اس بار بھی ایک لمحے کے وقفے کی وجہ سے ٹائیگر کو چھو نہ سکیں لیکن اس سے پہلے کہ جیکسن دوبارہ ہاتھ سیدھا کرتا ٹائیگر کے بازو گھومے اور جیکسن کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل نیچے جا گرا۔ ٹائیگر نے وہ کرسی جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا ہاتھ کے ہی جھٹکے سے جیکسن پر اچھال دی تھی اور یہ کرسی کی

ضرب ہی تھی جس نے جیکسن کو پہلو کے بل گرنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اسی لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ٹائیگر چیختا ہوا گھوم کر نیچے فرش پر جا گرا۔

یہ فائرنگ اس آدمی کی طرف سے کی گئی تھی جو دروازے کے قریب کھڑا تھا اور ٹائیگر چونکہ جیکسن کی طرف متوجہ تھا اس لئے وہ اسے چیک نہ کر سکا تھا۔ ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں اور پھر فوراً ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ البتہ تاریک پڑتے ہوئے ذہن میں آخری آوازیں مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں کی پڑی تھیں۔ شاید چیخیں اس کے منہ سے نکل رہی تھیں اور پھر جیسے ہر چیز تاریکی کا حصہ بن کر ختم ہو گئی۔

چیف کے حکم پر جولیا اور اس کے ساتھی ان حملہ آوروں کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے جنہوں نے عمران کی کار پر حملہ کیا تھا۔ ان افراد کا ان کے پاس کوئی حلیہ موجود نہ تھا اور نہ ہی ان کے بارے میں ان کے پاس کوئی معلومات تھیں لیکن چیف کے کہنے کے مطابق وہ لوگ ٹائیگر کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچنے کی کوشش میں ہیں۔

چیف نے فوری طور پر ان سب کو اپنی رہائش گاہیں بدلنے اور میک اپ بدل کر رہنے کا حکم دیا تھا اور ساتھ ہی یہ کہا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کو تلاش کریں جو خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تلاش میں ہوں۔ جولیا کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ آخر ان مجرموں کا مقصد کیا ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو کیوں تلاش کر رہے ہیں لیکن چونکہ چیف کا حکم تھا اس لئے وہ چیف کے حکم کی تعمیل کر رہی تھی۔ وہ کبھی کسی ممبر کے ساتھ ہوتی تھی

اور کبھی کسی کے ساتھ۔ زیادہ تر وہ صالحہ کو ہی اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ آج صالحہ کو اس نے تنویر اور صفدر کے ساتھ بھیج دیا تھا اور خود اکیلی ہی نکل کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے پاس کوئی آپشن کوئی کلیو نہ تھا اس لئے وہ کار میں مختلف سڑکوں پر ہی گھومتی پھر رہی تھی۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر میں ان لوگوں کو کیسے اور کہاں تلاش کروں۔ اگر وہ لوگ ہماری تلاش میں ہیں تو پھر چیف کو چاہیے تھا کہ ہمیں ہمارے اصل حلیوں میں ہی گھومنے پھرنے کا حکم دیتے تاکہ وہ ہمارے پیچھے آتے تو ہم انہیں قابو کر لیتے لیکن اس میک اپ میں بھلا وہ ہمیں کیسے پہچان سکتے ہیں"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت مین روڈ پر تھی اسی لمحے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فوراً کار کو سائیڈ پر روکا اور ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا۔ اسکرین پر چیف کا خصوصی نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ جولیا نے بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ ٹائیگر کو ایک بار پھر اغوا کر لیا گیا ہے"...... ایکسٹو نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ کب کیسے چیف"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے اغوا ہوئے دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔ ہسپتال سے اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ وہ ہسپتال سے اپنے ہوٹل میں گیا تھا۔ اسے وہیں سے ہی اغوا کیا گیا ہے۔ اس سے فون سمیت اس کے واچ ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ کیا گیا لیکن وہ کال رسیو نہیں کر رہا۔ عمران کے کہنے پر میں نے اسے ٹریکنگ مشین سے چیک کیا تو پتہ چلا کہ وہ ہوٹل میں نہیں ہے بلکہ شہر سے دور ایک قصبے میں ہے جو شرجیل آباد ہے۔ میں تمہیں اس جگہ کی لوکیشن بتاتا ہوں تم فوراً اپنے ساتھیوں کو لے جا کر وہاں ریڈ کرو اور ٹائیگر کو وہاں سے آزاد کراؤ۔ اس کی حالت ابھی پوری طرح سے سنبھلی نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ مجرم اسے پھر نقصان پہنچانے کی کوشش کریں"۔ چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چیف نے جولیا کو شرجیل آباد کی لوکیشن بتا دی۔

"یس چیف۔ میں ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں جاتی ہوں اور ٹائیگر کو دشمنوں سے چھڑا کر لے آتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جنہوں نے ٹائیگر کو پہلے اغوا کیا تھا اور عمران پر حملہ کیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ امکان یہی ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر کسی ضروری کام کے سلسلے میں خود ہی شرجیل آباد گیا ہو"...... جولیا نے کچھ سوچ کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے جب اس کے واچ ٹرانسمیٹر سے اسے ٹریس کیا تو اس کا واچ ٹرانسمیٹر آف تھا میں نے واچ ٹرانسمیٹر میں لگی ہوئی خصوصی چپ کو کنٹرول کر کے اس کا اسپیکر آن کیا تھا۔ اس اسپیکر سے ٹائیگر کے ارد گرد سے جو آوازیں سنائی دے رہی تھیں ان کے مطابق ٹائیگر کو باقاعدہ اغوا کیا گیا تھا۔ ٹائیگر کی آواز سنائی نہیں دے رہی وہ شاید بے ہوشی کی حالت میں ہے اور ہاں اغوا کار اس کی کار بھی اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ وہ بھی تمہیں وہیں کہیں مل جائے گی"...... چیف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ واقعی دشمنوں کے نرغے میں ہے۔ اوکے چیف۔ میں ابھی وہاں پہنچتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو چیف نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اتفاق سے جولیا شہر سے باہر جانے والی سڑک پر تھی اس نے سوچا کہ اگر وہ اپنے ساتھیوں کو کال کر کے بلائے گی تو انہیں اس طرف آنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔

اس کے پاس لوڈڈ مشین پسٹل موجود تھا اس لئے اس نے اکیلی ہی ٹائیگر کو دشمنوں کے چنگل سے بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے کار آگے بڑھائی اور تیزی سے شرجیل آباد کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چیف نے اسے ایگزکٹ لوکیشن بتا دی تھی۔ چیف نے اسے جو لوکیشن بتائی تھی وہاں درختوں کی بہتات تھی اور اسے اس علاقے

کا چھوٹا جنگل کہا جاتا تھا۔ جنگل میں جانے کا ایک ہی راستہ تھا جو ٹیڑھے میڑھے انداز میں آگے بڑھتا تھا۔ ایک سڑک سے گھوم کر وہ اس حصے میں پہنچی جہاں ایک جگہ درختوں کے جھنڈ میں کھڑی ٹائیگر کی کار اسے نظر آ گئی۔ اس نے اپنی کار اس کے قریب لے جا کر روکی اور پھر وہ تیزی سے نیچے اتر آئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے ٹائیگر کی کار کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر کو ضرور یہاں کہیں آس پاس ہی رکھا گیا ہے لیکن یہاں سوائے ٹائیگر کی کار کے دوسری کوئی کار نہیں ہے۔ کیا اغوا کرنے والوں کے پاس اپنی کوئی کار نہیں تھی جو وہ ٹائیگر کی کار لے آئے ہیں"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ درختوں کے جھنڈ میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دور جا کر اسے ایک پرانی حویلی نما عمارت دکھائی دی۔ جس کا مخصوص ساخت کا بڑا پھاٹک یہاں سے بخوبی نظر آ رہا تھا۔

"مجھے اندر جانا ہو گا۔ ٹائیگر یقیناً یہیں ہے اور نجانے میرا دل کیوں کہہ رہا ہے وہ خطرے میں ہے"...... جولیا نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس حویلی نما عمارت کی عقبی طرف بڑھ گئی۔ عقبی طرف پہنچ کر اس کی نظریں ایک طرف موجود گٹر کے دہانے پر پڑیں تو وہ چونک پڑی۔

"مجھے ڈائریکٹ اندر جانے کی بجائے اس گٹر لائن کے ذریعے اندر جانا چاہئے۔ نجانے اندر کتنے لوگ ہوں"...... جولیا نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے گٹر کے دہانے پر رکھا ہوا ڈھکن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور پھر نیچے جھانکنے لگی۔ گٹر کی دیوار کے ساتھ لوہے کی سیڑھی موجود تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اسی راستے سے اندر جائے گی۔ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ گٹر میں اتر گئی اور پھر وہ گٹر کی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی۔ گٹر میں زہریلی گیس کا اتنا دباؤ نہ تھا جتنا بند گٹر میں ہونا چاہئے تھا یہ سوکھا ہوا اور غیر استعمال شدہ گٹر تھا جو نجانے کتنے سالوں سے بند پڑا ہوا تھا۔ وہ آگے بڑھتی ہوئی ایک اور دہانے پر پہنچ گئی لیکن اس کا ڈھکن بند تھا۔ وہ سیڑھی چڑھتی ہوئی اوپر پہنچی اور پھر دونوں ہاتھوں سے کئی جھٹکے دینے کے بعد وہ اس ڈھکن کو ہٹانے میں کامیاب ہو گئی۔ ڈھکن کو ایک طرف کر کے وہ مزید اوپر آئی اور سر باہر نکال کر دیکھنے لگی۔ یہ کوٹھی کا عقبی حصہ تھا اور یہاں ایک خاصا وسیع باغ تھا۔ البتہ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ اوپر چڑھ کر گٹر کے دہانے سے باہر آ گئی۔

سائیڈ سے چوڑی گلی فرنٹ کی طرف جا رہی تھی لیکن جولیا چونکہ تربیت یافتہ تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ سامنے کے رخ پر مسلح افراد موجود ہوں گے۔ کوٹھی میں خاموشی طاری تھی اس لئے وہ سب سے پہلے ٹائیگر کی پوزیشن چیک کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر فرنٹ سائیڈ سے اندر جانے کی بجائے پائپ کے

ذریعے چھت پر جا کر سیڑھیوں سے فرنٹ کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ پائپوں پر چڑھنا اسے بخوبی آتا تھا اس لئے یہ اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ آگے بڑھی اور پھر چھت سے نیچے آنے والے پانی کے موٹے پائپ کے پاس پہنچ کر اس نے ایک لمحے کے لئے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ اس کا انداز ماہرانہ تھا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اس دو منزلہ عمارت کی چھت پر پہنچ چکی تھی۔ چھت پر پہنچ کر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور پھر احتیاط سے سیڑھیاں اترتی ہوئی دوسری منزل پر پہنچ گئی لیکن یہ منزل مکمل طور پر بند تھی۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن نیچے جانے سے پہلے وہ یہاں کا مکمل جائزہ لینا چاہتی تھی تاکہ عقب سے اس پر حملہ نہ کیا جا سکے۔ جولیا ایک گیلری کو چیک کر رہی تھی کہ اس کے کانوں میں ٹائیگر کی ہلکی سی آواز پڑی تو وہ چونک کر آگے بڑھی۔ اس گیلری نما راہداری میں دو بڑے بڑے روشن دان تھے جو روشن تھے۔ ایک روشن دان قدرے کھلا ہوا تھا اور آواز اسی روشن دان سے آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کھلے ہوئے روشن دان کی سائیڈ سے نیچے جھانکا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ نیچے بڑے ہال نما کمرے میں اس نے ٹائیگر کو کرسی پر رسیوں سے بندھے بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ کمرے میں ٹائیگر کے علاوہ چار افراد موجود تھے جن میں سے دو اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے

تھے۔ ایک مسلح آدمی دروازے کے قریب کھڑا تھا جبکہ ایک آدمی
جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی ہاتھ میں پانی کی بوتل
پکڑے ٹائیگر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر اس آدمی نے بوتل کا
ڈھکن ہٹا کر بوتل ٹائیگر کے منہ سے لگائی ہی تھی کہ وہ یکلخت لڑکھڑا
کر ایک قدم پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے ٹائیگر کو تیزی
سے رسیاں کھولتے دیکھا۔

''یہ کیا حماقت ہے چار مسلح افراد کے سامنے ٹائیگر کیا کرے
گا''..... جولیا نے بے اختیار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کی
نظریں مسلسل ٹائیگر اور ان لوگوں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہاں
انتہائی خوفناک جدوجہد شروع ہو گئی۔ جولیا نے تیزی سے جیکٹ کی
جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے نیچے فائرنگ شروع ہو گئی
اور جولیا نے تیزی سے مشین پسٹل کا رخ نیچے کیا۔ اسی لمحے اس
نے ٹائیگر کو ہٹ ہو کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ اس پر مشین گن
سے فائرنگ کی گئی تھی اور یہ دیکھتے ہی جولیا کا دماغ جیسے پھٹ سا
گیا۔ اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر نیچے موجود مسلح افراد پر جیسے
قیامت ٹوٹ پڑی۔ اوپر سے ہونے والی اچانک فائرنگ سے وہ بچ
نہ سکے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں گولیاں کھا کر نیچے گر گئے۔
جولیا اس وقت تک گولیاں چلاتی رہی جب تک وہ چاروں ساکت
نہ ہو گئے۔ ان کے ساکت ہوتے ہی اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی
ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ

ہی مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے تو جولیا نے ایک
بار پھر ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں بھی سنبھلنے سے پہلے چیختے ہوئے نیچے
گرے اور ساکت ہو گئے۔ ٹائیگر بھی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔
جولیا نے بعد میں آنے والے ان دونوں آدمیوں کے ساکت
ہوتے ہی ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور پھر اٹھ کر واپس سیڑھیوں کی
طرف دوڑ پڑی۔ ٹائیگر کو ساکت پڑے دیکھ کر اس کے دماغ میں
بگولے سے ناچنے لگ گئے تھے۔ اب اسے کسی کی پرواہ نہ تھی۔ وہ
آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر بیرونی
برآمدے میں پہنچی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں داخل ہو
رہی تھی جہاں ٹائیگر کے ساتھ چھ غیر ملکی پڑے ہوئے تھے۔ وہ
دوڑتی ہوئی ٹائیگر کے پاس گئی اور اس پر جھک گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو زندہ ہے۔ اسے زندہ رہنا چاہئے''...... جولیا
نے جھک کر ٹائیگر کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر کے
بازو اور پہلوؤں میں گولیاں لگی تھیں جن سے خون تیزی سے نکل رہا
تھا۔ اس کی حالت انتہائی مخدوش دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ۔ یہ تو آخری سانسوں پر ہے۔ آخری سانسوں پر۔ اب
میں کیا کروں۔ کیا کروں''...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں
چیختے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ دوڑتی ہوئی اس کمرے سے باہر آ
گئی۔ چند لمحوں میں ہی اس نے دیوانگی کے سے انداز میں پوری
عمارت گھوم لی اور پھر ایک کمرے کی الماری سے اسے ایک بڑا سا

میڈیکل باکس مل گیا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور بجلی کی سی
تیزی سے دوڑتی ہوئی وہ واپس اس کمرے میں آئی۔ اس نے
میڈیکل باکس کو زمین پر رکھ کر اسے کھولا اور پھر تیزی سے اس میں
سے سامان نکالنے لگی۔ اس نے ایسے مواقع پر طبی امداد دینے کی
مکمل ٹریننگ لی ہوئی تھی اس لئے اس کے ہاتھ بے حد ماہرانہ
انداز میں چل رہے تھے۔ جولیا نے سب سے پہلے تو فوری طور پر
طاقت کا انجکشن ٹائیگر کے بازو میں لگایا اور پھر اس نے اس کے
زخموں کی جن سے خون نکل رہا تھا بینڈیج کر دی تاکہ مزید خون نہ
نکلے اور پھر یکے بعد دیگرے اس نے چار مختلف انجکشنز ٹائیگر کو
لگائے اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے
ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ
ٹائیگر کی ڈوبتی ہوئی دل کی دھڑکن اب خاصی حد تک بحال ہو چکی
تھی۔ وہ تیزی سے مڑی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ حویلی کا پھاٹک کھول
کر باہر نکلی اور بغیر ادھر ادھر دیکھے وہ ایک بار پھر دوڑتی ہوئی
درختوں کے جھنڈ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ کار میں بیٹھ
کر اس نے کار سٹارٹ کی اور چند لمحوں بعد وہ کار کو کھلے پھاٹک
سے اندر لے آئی اور برآمدے کے قریب روک کر وہ کار سے نیچے
اتری اور اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور ایک بار پھر دوڑتی
ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں ٹائیگر موجود تھا۔ جولیا نے
ایک بار پھر جھک کر ٹائیگر کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان ہو جانے

پر اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور خود نیچے جھک کر
اس نے ٹائیگر کو کاندھے پر ڈالا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی
ہو گئی۔ گو ٹائیگر کا وزن اس کے تصور سے کہیں زیادہ تھا لیکن اس
وقت چونکہ ٹائیگر کی جان بچانے کا مسئلہ تھا اس لئے اسے اس کی
پرواہ نہ تھی۔ وہ ہر قیمت پر ٹائیگر کو ہسپتال پہنچانا چاہتی تھی تاکہ اس
کی جان بچ جائے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چار گولیاں ٹائیگر کے جسم
میں موجود ہیں اور جو کچھ اس نے کیا تھا وہ عارضی تھا۔ ٹائیگر کی
حالت کسی وقت بھی بگڑ سکتی تھی۔

جولیا جھکے جھکے انداز میں چلتی ہوئی ٹائیگر کو اٹھائے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر اس
نے بڑے محتاط انداز میں ٹائیگر کو کار کے عقبی دروازے سے دونوں
سیٹوں کے درمیان لٹا دیا۔ گو اس میں اسے خاصی جدوجہد کرنا پڑی
لیکن بہرحال وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ جب اس کی تسلی
ہو گئی کہ ٹائیگر کو اس نے درست انداز میں سیٹوں کے درمیان
ایڈجسٹ کر دیا ہے تو اس نے ایک بار پھر ٹائیگر کے سینے پر ہاتھ
رکھ کر اس کی دھڑکن کو چیک کیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار کھلے پھاٹک کو
کراس کر کے باہر آ گئی تو اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی
اور نیچے اتر کر دوڑتی ہوئی پھاٹک کراس کر کے اس نے پھاٹک کو
اندر سے بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے اسے

باہر سے بند کر دیا۔ گو اسے بظاہر اس کی ضرورت نہ تھی لیکن اس کے ذہن میں خیال آ گیا تھا کہ ٹائیگر کی کار یہاں موجود ہے اور اگر پولیس نے اندر موجود لاشیں چیک کر لیں تو لامحالہ وہ ٹائیگر کی کار کو بھی چیک کرے گی اور اس طرح ٹائیگر کے لئے کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ خاصی تیز رفتاری سے کار دوڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جولیا نے ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی محتاط لیکن تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ ہسپتال پہنچ گئی۔ ڈاکٹر صدیقی کو جب ٹائیگر کی اس حالت کا پتہ چلا تو وہ دوڑتا ہوا باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کو کار سے نکال کر سٹریچر پر ڈال کر آپریشن روم میں پہنچا دیا گیا جبکہ اس دوران جولیا نے ڈاکٹر صدیقی کو ٹائیگر کو دی جانے والی فرسٹ ایڈ کے بارے میں بتا دیا اور ڈاکٹر صدیقی نے اسے دعا کرنے کے لئے کہا اور خود وہ آپریشن روم میں چلا گیا۔ جولیا باہر برآمدے میں موجود بنچ پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اسے اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل ڈوب رہا ہو۔

جولیا نے خود کو سنبھالا اور پھر تیزی ہسپتال سے باہر آ گئی۔ باہر آتے ہی وہ لان کے خالی حصے میں آئی اور اس نے ہینڈ بیگ سے اپنا سیل فون نکالا اور چیف کو کال کرنے لگی۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف''...... جولیا نے رندھی ہوئی آواز

میں کہا۔

''اوہ۔ یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ تم ٹھیک ہو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ٹھیک ہوں''...... جولیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہو تم''...... چیف نے پوچھا۔

''میں سپیشل ہسپتال میں ہوں چیف۔ ٹائیگر کو چار گولیاں لگی ہیں اور میں اسے ہسپتال لے آئی ہوں۔ وہ اس وقت آپریشن روم میں ہے اور میرا دل نجانے کیوں ڈوب رہا ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے چیف کو ساری صورتحال بتا دی۔

''اوہ۔ اللہ کرم کرے گا۔ تم فکر نہ کرو۔ ٹائیگر کو کچھ نہیں ہو گا۔ میں کسی کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ تم حوصلہ رکھو۔ ٹائیگر مضبوط دل گردے کا مالک ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا''...... چیف نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھ آپریشن تھیٹر کے سامنے برآمدے میں بنچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ تقر آدھے گھنٹے بعد تیز تیز قدموں کی آوازیں سن کر وہ بے اختیار چونک اور پھر صدیقی اور اس کے ساتھ نعمانی، چوہان اور خاور کو آتے دیک کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کیا ہوا ہے''...... صدیقی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔ تو جولیا نے چیف کی کال آنے اور شر

آباد جانے اور پھر وہاں پیش آنے والے تمام حالات سے لے کر ٹائیگر کو یہاں تک لے آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔ وہ جب بولنے پر آئی تو اس طرح مسلسل بولتی چلی گئی جیسے اس کے دل کے اندر کا غبار باہر نکل رہا ہو۔

''آپ نے تو کمال کر دیا ہے مس جولیا۔ ویل ڈن۔ اگر آپ یہ ساری ہمت نہ کرتی تو ٹائیگر کے ساتھ نجانے کیا ہو جاتا۔ رئیلی ویل ڈن''...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب ہی اسی برآمدے میں بے چینی سے ٹہلنے لگے۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی باہر آ گیا۔

''کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔ ٹائیگر ٹھیک ہے نا۔ وہ زندہ تو ہے نا''...... صدیقی سمیت سب نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص کرم کر دیا ہے۔ ویسے مس جولیا کی ہمت کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی ہے۔ اگر یہ ٹائیگر کو بڑے ماہرانہ انداز میں فوری طبی امداد نہ دیتیں اور پھر اسے یہاں نہ لے آتی تو نجانے کیا ہو جاتا''...... ڈاکٹر صدیقی نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

عمران رانا ہاؤس میں ایک بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر صدیقی نے اسے مکمل ریسٹ کرنے کے لئے کہا تھا اس لئے عمران کسی قسم کی جدوجہد نہ کر رہا تھا اور وہ کہیں اور جانے کی بجائے رانا ہاؤس میں آ گیا تھا کیونکہ فلیٹ میں اس کا خیال رکھنے والا سلیمان موجود نہ تھا وہ ابھی تک اپنے آبائی گاؤں سے نہ لوٹا تھا۔ رانا ہاؤس میں چونکہ جوزف موجود تھا اور وہ اس کی سلیمان سے زیادہ کیئر کرتا تھا اس لئے وہ اس کے کہنے پر وہیں رک گیا تھا اور اس وقت وہ ایک کمرے میں لیٹا آرام کر رہا تھا۔ وہ جاگ رہا تھا البتہ وہ آنکھیں بند کئے ٹی بی ایم مائیکروفلم والے کیس پر غور کر رہا تھا۔

بلیک زیرو نے اسے بتا دیا تھا کہ جن لوگوں نے اس پر حملہ کیا تھا اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ پوری سیکرٹ سروس انہیں تلاش کر رہی تھی لیکن ان کا کہیں اتا پتہ نہیں مل رہا تھا اور وہ اسی بارے میں سوچ رہا

کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ کمرے میں صدیقی اور جولیا داخل ہو رہے تھے۔ ان دونوں کے چہروں سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔

''کیا ہوا ہے۔ کوئی بری خبر''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اوہ نہیں عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا ہے۔ کوئی بری خبر نہیں ہے آپ کوئی ٹینشن نہ لیں''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ صدیقی اور جولیا اندر آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تو پھر تم دونوں کے چہروں پر بارہ کیوں بج رہے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ٹائیگر انتہائی نازک حالت میں سپیشل ہسپتال پہنچایا گیا تھا۔ اسے چار گولیاں لگی تھیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس کا آپریشن کیا اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے''...... صدیقی نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت سُت سا گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے''...... عمران نے یکلخت سنجیدگی سے کہا۔

''مس جولیا اسے ہسپتال لے گئی تھیں اور میں اس لئے انہیں آپ کے پاس لے آیا ہوں کہ آپ شاید اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''کیا ہوا تھا جولیا۔ پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک بار پھر پوری تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

''ویل ڈن جولیا۔ تم نے واقعی ہمت اور حوصلے سے کام لیا ہے اور تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ورنہ ٹائیگر کا اس بار اس طرح زندہ بچنا ناممکن ہو جاتا۔ رئیلی ویری ویل ڈن۔ تم واقعی گریٹ ہو''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سے اپنی تعریف سن کر جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''تھینک یو''...... جولیا نے کہا۔

''کیا ان غیر ملکیوں کی لاشیں اب بھی وہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ میں نے نعمانی، چوہان او خاور کو وہاں بھجوا دیا ہے۔ نعمانی تو ٹائیگر کی کار وہاں سے لے کر جائے گا جبکہ خاور اور چوہان وہیں رہیں گے تاکہ اگر ان کے مز ساتھی وہاں آئیں تو انہیں کور کیا جا سکے''...... صدیقی نے کہا۔

''جولیا۔ کتنے افراد کو تم نے ہلاک کیا ہے''...... عمران نے جو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''چھ آدمی تھے اور چھ کے چھ غیر ملکی تھے۔ پہلے چار افراد کمر کے اندر تھے۔ پھر فائرنگ کی آوازیں سن کر باہر موجود دو آدمی

اندر آ گئے تھے۔ اس وقت تو مجھے ہوش ہی نہ تھا۔ بس اتنا معلوم تھا کہ ٹائیگر فائرنگ سے ہٹ ہو گیا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ یقیناً وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ ان کا تعلق اسی تنظیم سے معلوم ہوتا ہے جو یہاں ٹی بی ایم فارمولے کی مائیکروفلم کے لئے آئے تھے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میں نے ان سب کو ہلاک کر کے ان سے تم پر کئے گئے حملے کا بدلہ لے لیا ہے''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہو۔ بہرحال جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ وہ لوگ کون تھے۔ تم فکر نہ کرو اور جا کر اپنے فلیٹ میں ریسٹ کرو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چلی جاتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''صدیقی۔ تم اسے لے جاؤ اور اسے اس کے فلیٹ میں چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''اگر ان میں سے ایک بھی بچ جاتا تو اس سے بہت کام کی معلومات مل سکتی تھیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد صدیقی واپس آ گیا۔

''تمہیں آنے کی کیا ضرورت تھی جولیا کو چھوڑ کر تم بھی چلے جاتے''...... عمران نے کہا۔

''میں ویسے ہی آ گیا کہ شاید آپ کو میری ضرورت ہو''۔ صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ یہاں میری کیئر کرنے کے لئے جوزف موجود ہے۔ خیر آ ہی گئے ہو تو ڈاکٹر صدیقی کو فون کرو اور ان سے پوچھو کہ ٹائیگر کو ہوش آیا ہے یا نہیں۔ میں اس سے جلد سے جلد ملنا چاہتا ہوں ہوسکتا ہے اس کے پاس ہمارے لئے کوئی اہم خبر ہو''۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے سیل فون نکالا اور سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کرنے لگا۔

''ٹائیگر کو ہوش آ گیا ہے عمران صاحب۔ ڈاکٹر صدیقی نے ٹائیگر سے مختصر بات چیت کرنے کی اجازت دے دی ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ اس سے بات کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ جوتے پہن کر وہ صدیقی کے ساتھ باہر آیا اور پھر وہ جوزف کو بتا کر صدیقی کے ساتھ اس کی کار میں سپیشل ہسپتال روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ صدیقی کے ساتھ سپیشل سرجیکل وارڈ کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہوئے تو بیڈ پر ٹائیگر آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا جبکہ دو نرسیں اور ایک ڈاکٹر اس کے بیڈ کے

قریب کھڑے تھے۔ اسے گلوکوز لگا ہوا تھا۔ سینے تک کمبل تھا۔
قدموں کی آواز سن کر ٹائیگر کی آنکھیں کھل گئیں اور عمران کو دیکھ کر
وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہیں نئی زندگی بہت مبارک ہو ٹائیگر''...... عمران نے قریب
جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو باس''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ زیادہ دیر تک باتیں نہ کریں''...... ڈاکٹر نے کہا اور
پھر وہ نرسوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ نرسیں بھی اس کے پیچھے باہر نکل گئیں۔

''ہمیں جولیا نے تفصیل تو بتا دی ہے۔ تم نے اپنی طرف سے
واقعی بے پناہ جرأت سے جدوجہد کی ہے لیکن ان کی تعداد بھی زیادہ
تھی اور وہ مسلح بھی تھے''...... عمران نے ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی
دیتے ہوئے کہا۔

''جدوجہد تو کرنی ہی تھی باس ورنہ وہ مجھے ویسے ہی چوہے کی
طرح مار ڈالتے''...... ٹائیگر نے آہستہ سے جواب دیا۔

''تمہاری ان سے کوئی بات چیت بھی ہوئی تھی یا نہیں۔ اگر
ہوئی تھی تو کیا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے شروع سے آخر تک
کے تمام حالات اور جیکسن سے ہونے والی تمام بات چیت آہستہ
آہستہ اور رک رک کر بتا دی۔

''ٹاپ فورس۔ تمہارا مطلب ہے کہ ان کا تعلق اسپارگن سے ہی

تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس اور انہوں نے دانش منزل پر بھی ریڈ کرنے کا
پروگرام بنایا ہوا تھا۔ انہیں ایکریمیا سے کسی خاص مشینری کے آنے
کا انتظار تھا جس کی مدد سے وہ دانش منزل کے تمام حفاظتی سسٹم کو
کنٹرول کر کے ختم کر سکتے تھے اس کے علاوہ وہ آپ کو اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو بھی ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتے
تھے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ ان کی بدقسمتی ہی تھی کہ وہ تمہیں پھر اغوا کر کے لے گئے۔
میں نے تم سے بات کرنے کے لئے کال لیا تھا لیکن تم کال رسیو
نہ کر رہے تھے تو میں نے چیف سے کہہ کر تمہارے واچ
ٹرانسمیٹر کے ذریعے تمہیں ٹریک کرایا۔ جولیا کو چیف نے ہی تمہاری
تلاش میں بھیجا تھا۔ بہرحال جولیا نے تمہارے لئے جو کچھ کیا ہے
وہ واقعی اس کا کارنامہ ہے۔ مجھ پر حملہ کرنے اور ڈیٹا سے مائیکروفلم
لے کر یہ لوگ غائب ہو گئے تھے۔ سیکرٹ سروس ابھی تک ان کو
تلاش کر رہی ہے لیکن شاید انہوں نے میک اپ کر لئے اور پھر وہ
شرجیل آباد جیسے مضافاتی علاقے میں چھپے ہوئے تھے اس لئے
ٹریس نہ ہو سکے اور تمہارے اغوا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے انجام کو
پہنچ گئے اور یہ تمہاری بھی بھرپور صلاحیت ہے کہ تم نے ان سے نہ
صرف ان کی اصلیت اگلوا لی بلکہ اسپارگن کے اصل مقاصد کا بھی
پتہ چلا لیا۔ ویل ڈن''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کا زرد پڑا ہوا چہرہ

یکلخت مسرت سے چمک اٹھا۔

''باس۔ میں تو ہٹ ہو گیا تھا۔ یہ تو مس جولیا نے کام دکھایا ہے کہ وہاں بروقت پہنچ بھی گئی اور مجھے وہاں سے یہاں بھی لے آئیں۔ اصل کارنامہ تو انہوں نے سرانجام دیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔

''بس عمران صاحب۔ اتنا کافی ہے ورنہ اگر اس کی حالت بگڑ گئی تو سنبھلنا مشکل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے شکریہ۔ اوکے ٹائیگر اب ہم چلتے ہیں تم آرام کرو''...... عمران نے ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دے کر اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور صدیقی باہر آ گئے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''ان لاشوں کا کیا کرنا ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''تم بھی وہاں جاؤ اور اس عمارت کی تفصیلی تلاشی لو۔ ان لوگوں کا سامان بھی چیک کرو۔ پھر فارغ ہونے کے بعد پولیس کو فون کر کے اطلاع دے دینا''...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کو میں آپ کے فلیٹ پر ڈراپ کر کے آگے چلا جاؤں گا''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ تم جاؤ میں ٹیکسی میں چلا جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران

نے ٹیکسی ہائر کی اور پھر وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

دانش منزل سے کافی فاصلے پر اس نے ٹیکسی رکوائی اور نیچے اتر کر کرایہ دینے کے بعد وہ ایک گلی کی طرف بڑھ گیا۔ جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو عمران کچھ دیر بعد واپس سڑک پر آ کر دانش منزل کی طرف جانے والی سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں داخل ہوا۔

''صحت یابی مبارک ہو عمران صاحب''...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ ویسے ان دنوں سیکرٹ سروس کا ہسپتال آنے جانے کا دورانیہ بڑھ گیا ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ کا اشارہ ٹائیگر کے دوسری بار وہاں پہنچ جانے کی طرف ہے۔ مجھے جولیا نے رپورٹ دی تھی۔ اب کیسی حالت ہے اس کی''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ٹائیگر نے واقعی بڑی بہادری کا ثبوت دیا ہے اور یہ واقعی اس کی خوش قسمتی ہے کہ وہ یقینی موت کے منہ سے نکل کر واپس آیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی زندگی مقصود تھی اسی لئے نجانے کیوں مجھے احساس ہو رہا تھا کہ ٹائیگر کی جان کو خطرہ ہے۔ اس

لئے ہی میں نے تمہیں واچ ٹرانسمیٹر سے اسے ٹریس کرنے کا کہا تھا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جولیا بروقت وہاں پہنچ گئی اور ٹائیگر کی جان بچ گئی ورنہ نجانے کیا ہو جاتا''...... عمران نے کہا۔

''یہ سچ ہے جولیا واقعی ٹائیگر کے لئے فرشتہ ثابت ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ بھی لیڈی اینجل''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بھی جواباً مسکرا دیا۔

''آپ کی اگر طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ ابھی آرام کر لیتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے کاسٹرو سے بات کرنی تھی۔ ٹائیگر نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد میرا کاسٹرو سے بات کرنا انتہائی ضروری ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاسٹرو بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ جس انداز میں آپ اپنی ڈگریاں دوہراتے ہیں لگتا ہے کہ اس پوری دنیا میں صرف آپ نے ہی یہ ڈگریاں

حاصل کی ہوئی ہیں اور کسی کے پاس ایسی ڈگریاں سرے سے ہی موجود نہیں ہیں''...... کاسٹرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اور وہ بھی اتفاقاً''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے کاسٹرو کافی دیر تک ہنستا رہا۔

''ہمارے ہاں فون کال کے ریٹس دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہیں اس لئے تمہاری ہنسی سننے کے لئے بھی مجھے اپنی اکلوتی سپورٹس کار فروخت کرنا پڑے گی''...... عمران نے کہا تو کاسٹرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ ٹاپ فورس کے بارے میں آپ نے جو معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا وہ تو میں نے حاصل کر لی ہیں لیکن مجھے اس وقت اندازہ نہ تھا کہ یہ ایسی معلومات ہیں جن کے حصول کے لئے مجھے عام حالات سے چار گنا معاوضہ ادا کرنا پڑے گا''...... کاسٹرو نے کہا۔

''مطلب ہے کہ تم میری سپورٹس کار ہر حال میں بکوانا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں آپ سے زائد معاوضے کا کوئی مطالبہ نہیں کروں گا۔ یہ غلطی میری ہے کہ میں اس بارے میں پہلے سے محتاط نہیں رہا اس لئے آپ وہی طے شدہ معاوضہ ہی دیں گے۔ میں تو صرف آپ کو اس کی اہمیت کے بارے میں بتا رہا تھا''...... کاسٹرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں میرے بارے میں اچھی طرح علم ہے کہ مجھے معلومات تفصیلی اور حتمی چاہئے ہوتی ہیں۔ معاوضے کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی اس لئے بے فکر رہو۔ تمہیں تمہاری توقع سے بھی زیادہ معاوضہ ملے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''شکریہ عمران صاحب۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں۔ بہرحال آپ نے کہا تھا کہ ٹاپ فورس آپ کے ملک سے ایک مائیکرو فلم ٹی بی ایم حاصل کرنا چاہتی ہے انہیں اس فارمولے میں اس قدر دلچسپی کیوں ہے''...... کاسٹرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں تو پھر کیا معلوم ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''عمران صاحب۔ سب سے پہلے تو یہ سن لیں کہ ٹاپ فورس ایکریمیا میں موجود یہودیوں کی ایک تنظیم اسپارگن کا حصہ ہے اور یہ تنظیم اسپارگن کے لئے ہی کام کرتی ہے۔ اسپارگن یہودیوں کی اب تک کی بنائی جانے والی تمام تنظیموں سے سب سے زیادہ فعال اور انتہائی خطرناک تنظیم ہے جس کا مقصد صرف اور صرف مسلم کشی ہے۔ پاکیشیا سمیت وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو نہ صرف ختم کر دینا چاہتی ہے بلکہ یہ تنظیم پوری دنیا پر بھی قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے۔ اس تنظیم کا ایک پراسرار سربراہ ہے جو گرانڈ ماسٹر کہلاتا ہے۔ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق مسلم کشی

اور خاص طور پر دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے اسپارگن نے ایک بہت بڑی سائنسی لیبارٹری بھی بنائی ہوئی ہے جس کے بارے میں گرانڈ ماسٹر کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس لیبارٹری میں دنیا کے سب سے خطرناک اور طاقتور ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں جن میں کیمیائی ہتھیار سرفہرست ہیں۔ وہ اس اسلحے کے ساتھ ساتھ ایک پاور فورس بھی بنا رہے ہیں جن کے ذریعے وہ دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ پاور فورس بنانے کے لئے پوری دنیا میں ان کے نمائندے کام کر رہے ہیں جن کا تعلق حقیقتاً یہودیوں سے ہے لیکن وہ مسلم بن کر اور شرافت کا نقاب اوڑھ کر مسلمانوں کی ہی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ اب تک اس لیبارٹری میں بے شمار اسلحہ تیار کیا جا چکا ہے جن میں کثیر تعداد خوفناک میزائلوں کی ہے لیکن اسپارگن نے اب تک جتنے بھی میزائل بنائے ہیں ان سب سے تباہ کن اور طاقتور میزائل ٹی بی میزائل ہے جسے بنا کر وہ واقعی پوری دنیا پر اپنی طاقت کی دھاک بٹھا سکتا ہے۔ ابھی تو اس تنظیم کا سارا دھیان طاقتور سے طاقتور اسلحہ بنانے پر ہے اس کے بعد یہ تنظیم پاور فورس کو بنا کر یکجا کرنا شروع کر دے گی اور پھر یہ فورس جب چاہے گی اور جس ملک پر چاہے گی پوری قوت سے حملے کرنا شروع کر دے گی۔ ان کے ارادے انتہائی ہولناک ہیں جن سے ایکریمیا بھی لاعلم ہے''...... دوسری طرف سے کاسٹرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’کیا تم جانتے ہو کہ ان کی لیبارٹری ہے کہاں‘‘...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر سے اسے اسپارگن تنظیم کے ارادوں کے بارے میں معلوم تو ہو گیا تھا لیکن اب جو تفصیل کاسٹرو بتا رہا تھا اسے سن کر عمران کے دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے اور اس کے کہنے کے مطابق یہ تنظیم جس قدر تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہی تھی اس سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت جلد مسلم کشی کرنے اور پھر دنیا پر قبضہ کرنے کے منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دے گی۔

’’اس کا اصل مقام تو معلوم نہیں ہے لیکن یہ ضرور پتہ چلا ہے کہ یہ لیبارٹری جوڈان کے شہر سڈگان میں قائم کی گئی ہے۔ اس ریڈ ٹاپ لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ اس کا اصل نام مجھے معلوم نہیں ہے البتہ اس لیبارٹری میں گزشتہ دس سالوں سے ایسے ہی اسلحہ پر ریسرچ کی جا رہی ہے اور اب ان کی ساری توجہ ٹی بی ایم فارمولے پر ہے جس کی یہ پاکیشیا سے مائیکروفلم ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ٹی بی میزائل بنا کر دنیا کے تمام مسلم ممالک کا خاتمہ کر سکیں اور یہ بھی اس تنظیم کے بورڈ آف گورنرز نے طے کر رکھا ہے کہ اس میزائل کا پہلا ہدف پاکیشیا ہو گا کیونکہ دنیا کی نظروں میں پاکیشیا تمام مسلم ممالک کا فوجی اور دفاعی اعتبار سے ماڈل ملک ہے۔ یہ تنظیم خفیہ ہے اس لئے خود سامنے آنے کی بجائے انہوں نے ایکریمیا میں واقع یہودیوں کی ایک اور انتہائی

خفیہ تنظیم سپر ماسٹر کو آگے کر دیا جس نے اپنی ذیلی تنظیم ٹاپ فورس کے ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوا دیا جس کا چیف ایجنٹ جیکسن ہے جو انتہائی تیز طرار اور شاطر ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیکسن نے پاکیشیا سے پاکیشیائی ٹی بی ایم فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل بھی کر لی ہے لیکن یہ مائیکروفلم ابھی تک سپر ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر نہیں پہنچی‘‘۔ کاسٹرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’تم نے بتایا تھا کہ سپر ماسٹر ایکریمیا میں رہتا ہے۔ کیا اس کا ہیڈ کوارٹر بھی ایکریمیا میں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ سپر ماسٹر کا ہیڈ کوارٹر جوڈان کے مغرب میں مشہور و معروف شہر کراس ٹاؤن میں ہے۔ کراس ٹاؤن مکمل طور پر پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں کا ماحول ایسا ہے کہ وہاں پہنچتے ہی انسان اپنے آپ کو قدیم دور میں محسوس کرتا ہے‘‘...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

’’ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی خاص ٹپ‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں عمران صاحب۔ کوئی ٹپ معلوم نہیں ہو سکی‘‘...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

’’کراس ٹاؤن اور سڈگان میں کتنا فاصلہ ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’سڈگان ایک ٹاؤن ہے۔ بڑا شہر نہیں ہے۔ وہاں معدنیات صاف کرنے کے کارخانے ہیں اور بس۔ دونوں کے درمیان تقریباً چار سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے لیکن یہ سارا علاقہ ہی تقریباً بنجر پہاڑی

ہے''...... کاسٹرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا میں سپر ماسٹر کہاں رہتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

'' ولنگٹن میں اس کا عالی شان اور قدیم دور کا بنا ہوا محل ہے جس کا نام ڈیاگا پیلس ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں کم ہی رہتا ہے۔ زیادہ عرصہ کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''تم نے اسے کبھی دیکھا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ پبلک کے سامنے نہیں آئے۔ اس کا نام سامنے آتا ہے''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''معلوم تو نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے''۔ کاسٹرو نے جواب دیا۔

''جیکسن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں تم نے کہ وہ کیا کر رہا ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ہے اور اس نے مائیکرو فلم بھی وہاں سے حاصل کر لی ہے''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''او کے۔ بے حد شکریہ۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ تفصیل سے بتا دو تا کہ تمہاری توقع سے زیادہ معاوضہ بھجوایا جا سکے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

''او کے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو پہلے ہی لاؤڈر پر بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیلات سن کر نوٹ کر چکا تھا۔

''اسے دس لاکھ ڈالر بھجوا دینا۔ اس قدر اہم معلومات ہمیں اور کہیں سے نہیں مل سکتی تھیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کئے اور ایکریمیا میں اپنے فارن ایجنٹ کو اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل نوٹ کرا کر اسے اس اکاؤنٹ میں دس لاکھ ڈالر جمع کرانے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''اب آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمیں ہیڈ کوارٹر کی بجائے سڈگان میں موجود ریڈ ٹاپ لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہیڈ کوارٹر قائم رہا تو وہ دوسری لیبارٹری بنا لیں گے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری کوئی لیبارٹری پہلے سے ہی کام کر رہی ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ہے کیونکہ یہ ہر قسم کا اسلحہ تیار کر رہے ہیں۔ نجانے مسلم دشمنی میں ان لوگوں نے کہاں کہاں جال پھیلا رکھے ہوں۔ جیکسن اور اس کا سیکشن تو جولیا کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا

ہے۔ اب اگر ہیڈ کوارٹر اور اس کے ساتھ ہی سڈگان میں موجود ریڈ ٹاپ لیبارٹری بھی تباہ کر دی جائے تو اس تنظیم سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ سکتی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس اسپارگن کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے بیک وقت تین مشنز مکمل کئے جائیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ مین مشن پر کام کریں جبکہ اسپارگن کے خلاف فور سٹارز کی ڈیوٹی لگا دیں۔ تیسرا مشن میرے حوالے کر دیں۔ اس طرح تینوں مشنز مکمل ہو سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح کام نہیں ہو سکتا۔ ہمیں پہلے ایک مشن پر کام کرنا ہو گا۔ اس کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے مشن پر کام ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ ٹیم کو دو تین حصوں میں تقسیم کر کے بھی تمام مشنز پر بیک وقت کام کیا جا سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح طاقت بٹ جاتی ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اس ریڈ ٹاپ لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو گا کیونکہ ضروری نہیں کہ وہ لوگ صرف پاکیشیائی مائیکرو فلم کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے فارغ بیٹھے ہوں گے۔ دنیا میں قابل سائنس دانوں کی کمی نہیں ہے۔ وہ ٹی بی ایم جیسا کوئی بھی میزائل تیار کر سکتے ہیں اور یہ درست ہے کہ

یہودی سب سے پہلے پاکیشیا کو ہی نشانہ بنائیں گے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات واقعی درست ہے۔ ہیڈ کوارٹر اور اسپارگن کی طرف سے ہمیں فوری خطرہ نہیں ہے اس لئے ہمیں تمام تر توجہ اس ریڈ ٹاپ لیبارٹری کی طرف ہی رکھنی چاہئے“...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس مشن پر اصل کام ٹائیگر کے ساتھ فور سٹارز نے کیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس مشن پر انہیں لے جایا جائے“۔ عمران نے کہا۔

”اصل کام تو ٹائیگر نے کیا ہے اور ٹائیگر ہسپتال میں ہے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری یہ بات بھی درست ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس چیف“...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

”جوڈان کے مغربی علاقے میں یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ٹاپ فورس نے ایک خفیہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے جس میں ہر قسم کا اسلحہ اور خصوصی میزائل تیار کئے جا رہے ہیں جس سے وہ

پوری دنیا کے مسلم ممالک اور خصوصاً پاکیشیا کو آسانی سے تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے پاکیشیا اور اس کے کروڑوں عوام کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مشن پر تمہارے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر جائیں گے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ ٹائیگر ہسپتال میں ہے اور فور اسٹارز کو اس لئے یہاں چھوڑا جا رہا ہے کہ یہ تنظیم پاکیشیا میں دوبارہ کارروائی کر سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ وہی تنظیم ہے باس جس نے مائیکروفلم حاصل کی تھی“۔ جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ اسی پلاننگ کی وجہ سے تو سارا معاملہ کھل کر سامنے آیا ہے۔ اس تنظیم کی ٹاپ فورس کا انچارج جیکسن جو انتہائی خطرناک ایجنٹ تھا اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود تھا جس کی تلاش تم اور تمہارے ساتھی کر رہے تھے لیکن پھر ٹائیگر ان تک پہنچ گیا اور اس کے پیچھے تم بھی وہاں پہنچی اور تمہاری فائرنگ سے جیکسن اور اس کے باقی سب ساتھی ہلاک ہو گئے“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”ممبران کے کاغذات تیار کراؤ۔ میں سڈگان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لوں“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

سپر ماسٹر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے فائل سے نظریں ہٹائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... گرانڈ ماسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ہیڈ کوارٹر سے جیکی بول رہا ہوں سپر ماسٹر“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ کوئی خاص رپورٹ“...... گرانڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”سپر ماسٹر۔ جیکسن کو اس کے پانچوں ساتھیوں سمیت پاکیشیا میں ہلاک کر دیا گیا ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سپر ماسٹر بے اختیار پتھر کی طرح ساکت ہو گیا۔ اس کا ذہن جیسے یکلخت منجمد سا ہو گیا تھا۔ یہ خبر ہی ایسی تھی کہ جس نے اس کے اعصاب کو منجمد کر دیا تھا اور وہ شاکڈ ہو کر رہ گیا تھا۔

”ہیلو سپر ماسٹر“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف

سے کہا گیا تو سپر ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

''کک۔ کک۔ کیا یہ خبر درست ہے''...... سپر ماسٹر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''یس سپر ماسٹر۔ آپ کے حکم پر میں نے سپر ایکس زیرو مشین جیکسن کو بھجوائی تھی۔ مشین کا انتظام کرنے کے بعد میں نے جیکسن سے فون پر رابطہ کیا لیکن جب فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں نے سپیشل فون پر رابطہ کیا لیکن سپیشل فون بھی اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے جیکسن اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں لگی ہوئی ٹریکنگ چپ سے بھی ان کا پتہ لگانے کی کوشش کی لیکن ان کی ٹریکنگ چپ آف تھیں۔ پھر میں نے پاکیشیائی دارالحکومت میں موجود زگورا کو کال کر کے حکم دیا کہ وہ جیکسن اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور مجھے بتائے کہ جیکسن فون کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا۔ پھر زگورا کا فون آیا کہ جیکسن اور اس کے پانچوں ساتھیوں کو ان کی رہائش گاہ پر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاشیں پولیس کے ہیڈ آفس میں موجود ہیں۔ اس نے خود وہاں جا کر تصدیق کی ہے۔ جیکسن اور اس کے پانچوں ساتھی سیکنڈ میک اپ میں تھے جنہیں زگورا پہچانتا ہے۔ اس پر میں نے زگورا سے اس بارے میں مزید انکوائری کرنے کا کہا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اصل واقعات کیسے پیش آئے ہیں پھر آپ کو تفصیلی رپورٹ دی جا سکے۔ زگورا نے انکوائری کے بعد جو رپورٹ

دی ہے اس کے مطابق پولیس کو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ان کی رہائش گاہ کا پھاٹک کھول کر ایک لڑکی پیدل باہر گئی اور قریب ہی پارکنگ سے کار لے کر واپس رہائش گاہ میں چلی گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار واپس چلی گئی اور پھاٹک بھی اس لڑکی نے ہی بند کیا۔ اس لڑکی کا جو حلیہ معلوم ہوا ہے وہ بھی چونکا دینے والا ہے۔ اس لڑکی کی چال ڈھال اور اس کا قد کاٹھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والی سوئس نژاد لڑکی جولیا کا ہے جو سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے''...... جیکی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن وہ جیکسن تک کیسے پہنچ گئی''...... سپر ماسٹر نے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال چکا تھا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو اسے پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں''...... جیکی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بے حد اہم ہے۔ ہماری ٹاپ فورس کی اس طرح موت نے مجھے ہلا دیا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اس کے علاوہ میرے پاس ایک اور اہم خبر ہے سپر ماسٹر''۔ جیکی نے کہا۔

''وہ کیا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں ایکریمیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ اس

نے معلومات فروخت کرنے والی ایک ایجنسی کے سربراہ کاسٹرو سے اسپارگن اور ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں“...... جیکی نے کہا تو سپر ماسٹر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”کیسی معلومات اور تمہیں یہ اطلاع کیسے ملی ہے“...... سپر ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی میں ہمارا ایک آدمی کام کرتا ہے۔ اس نے نہ صرف رپورٹ دی ہے بلکہ اس نے کاسٹرو اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی بھجوا دیا ہے اور ٹیپ سے معلوم ہوا ہے کہ کاسٹرو نے نہ صرف ہمارے ہیڈ کوارٹر کے مقام کے بارے میں اطلاع دی ہے بلکہ ہماری لیبارٹری کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری سڈگان میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے عمران کو یہ بھی بتایا کہ آپ کا محل کہاں ہے“...... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وری بیڈ۔ یہ معلومات اس کاسٹرو کو کوئی اندر کا آدمی ہی دے سکتا ہے“...... سپر ماسٹر نے کہا۔

”یس سپر ماسٹر۔ میرا بھی یہی خیال ہے اور میں اس آدمی کو ڈھونڈ نکالوں گا“...... جیکی نے جواب دیا۔

”اب یہ لوگ سڈگان میں موجود ریڈ ٹاپ لیبارٹری پر چڑھ دوڑیں گے اور جیکسن اور اس کا گروپ ختم ہو گیا ہے۔ اب کیا کیا جائے“...... سپر ماسٹر نے انتہائی متفکرانہ لہجے میں کہا۔

”سپر ماسٹر۔ اسپارگن کے پاس سپر کلنگ گروپ بھی موجود ہے۔ پوری دنیا کے بہترین یہودی ایجنٹوں کو اس گروپ میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس گروپ کو ریڈ ٹاپ لیبارٹری کی حفاظت کا ٹارگٹ دے دیں تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقیناً لاشوں میں تبدیل کر دیں گے“...... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ ان لوگوں کے مقابلے کے لئے نظریاتی اور کٹر تربیت یافتہ لوگ ہی ہونے چاہئیں تاکہ وہ یہودی کاز کے لئے کٹ مریں لیکن دشمن کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ اوکے میں کرتا ہوں گرانڈ ماسٹر سے بات“...... سپر ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”وری بیڈ۔ جیکسن اور اس کا پورا سیکشن ختم ہو گیا۔ یہ تو میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ جیکسن اور اس کے ساتھی اس طرح احمق پاکیشیائیوں سے مار کھا جائیں گے“...... سپر ماسٹر نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے مخصوص طریقے سے گرانڈ ماسٹر سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا گرانڈ ماسٹر سے رابطہ قائم ہو گیا۔

”یس سپر ماسٹر۔ کیوں کال کیا ہے“...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر کی مخصوص چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”گرانڈ ماسٹر ہماری ٹاپ فورس کا گروپ جیکسن سمیت احمق پاکیشیائیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی پاکیش

سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ نے یہ بھی معلوم کرلیا ہے کہ ہماری لیبارٹری سڈگان میں ہے اور اب وہ سڈگان میں اس لیبارٹری کو تباہ کرنے پر تل جائیں گے اور یہ لیبارٹری اگر تباہ ہوگئی تو پوری دنیا کے یہودیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ گزشتہ آٹھ سالوں سے اس لیبارٹری میں اسلحہ تیار ہو رہا ہے اس پر پوری دنیا کے یہودیوں کی نہ صرف کثیر رقم لگی ہوئی ہے بلکہ اس لیبارٹری کی تباہی سے یہودیوں کا یہ خواب کہ وہ پوری دنیا پر حکومت کریں گے بکھر کر رہ جائے گا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اسپارگن کے پاس ایک سپر کلنگ گروپ ہے جو پوری دنیا کے بہترین یہودی ایجنٹوں پر مشتمل ہے''...... سپر ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیس سپر ماسٹر۔ لیکن میں نے اس سیکشن کو نہ صرف انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے بلکہ ہم اسے صرف یہودی کاز کے انتہائی اہم ترین مشنز پر ہی استعمال کرتے ہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس سے زیادہ اہم مشن اور کیا ہوسکتا ہے کہ لیبارٹری داؤ پر لگ چکی ہے''...... سپر ماسٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''لیس سپر ماسٹر۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''اگر آپ مہربانی فرمائیں تو مجھے بتائیں کہ اس سپر کلنگ گروپ کا چیف کون ہے اور اس گروپ میں کتنے ممبرز ہیں''...... سپر ماسٹر

نے پوچھا۔

''چیف کا نام ڈگلس ہے اور اس گروپ میں ڈگلس سمیت دس ممبران ہیں جن میں ایک لڑکی ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

''میں ان دنوں پیلس میں ہوں۔ آپ ڈگلس کو کال کر کے اسے میرے پاس بھیج دیں تاکہ میں اسے مشن کے بارے میں تفصیل بتا سکوں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے چونکہ یہ اسپارگن کی عزت اور بقا کا معاملہ ہے اس لئے میں ڈگلس کی خدمات تمہارے سپرد کر دیتا ہوں۔ میں اسے کال کرتا ہوں۔ وہ جلد ہی تمہارے پاس پہنچ جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو سپر ماسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سکون تھا کہ گرانڈ ماسٹر نے اس کی بات سمجھ بھی لی تھی اور مان بھی لی تھی ورنہ گرانڈ ماسٹر کو سمجھانا اور اس سے کوئی بات منوانا اس کے لئے بھی مشکل تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس۔ سپر ماسٹر بول رہا ہوں''...... سپر ماسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں۔ ڈگلس ایکریمیا سے باہر ہے۔ میں نے اسے کال کرلیا ہے۔ وہ کل یہاں پہنچے گا تو وہ تمہارے پاس آ جائے گا''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''آپ کے پاس یقیناً اس سپر کلنگ گروپ کی فائل تو ہو گی''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''ہاں۔ مکمل فائل موجود ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو پھر گرانڈ ماسٹر وہ فائل بھی مجھے بھجوا دیں تاکہ میں اسے دیکھ کر اندازہ لگا سکوں کہ اسپارگن سپر کلنگ گروپ واقعی اس قابل ہے یا نہیں کہ وہ اس مشن پر کام کر سکے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''میں فائل بھجوا دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو سپر ماسٹر نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔ ٹاپ فورس کے ہلاک ہونے اور اسپارگن کا راز لیک آؤٹ ہونے پر بھی گرانڈ ماسٹر نے اس کی سرزنش نہیں کی تھی بلکہ اس کی بات بھی مان گیا تھا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کے تاثرات ابھر آئے تھے ورنہ یہ کام اس کے لئے انتہائی تھا۔

ختم شد

عمران اور ڈاکٹر سائمن جان کا سائبریا کے یخ بستہ علاقوں میں یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

سرد جہنم

مصنف

سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر سائمن — گریٹ لینڈ کا معروف سیکرٹ ایجنٹ جن کے ایک سائنسدان کو بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے اغوا کرلیا۔ مگر کیوں ——؟

عمران — جو اپنے سات ساتھیوں کے ساتھ سائبریا کے ایک خاص سردترین علاقے میں پہنچ گیا جہاں درجہ حرارت منفی نوے تک پہنچ جاتا تھا۔ کیا اتنی شدید سردی میں عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن مکمل کر سکے ——؟

نیوکلیئر پاور لیباٹری — جہاں گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر فرینک ایک فارمولے کی ایجاد میں مصروف تھے مگر اس فارمولے کی خبر بلیک ڈیتھ کو ہوگئی۔ کیسے ؟

بلیک ڈیتھ — جس کے چار خطرناک ایجنٹوں میجر سارگن، جیفرڈ سلاکا، رینا مونٹڈارے اور زونڈاری سائبریا کے اس خاص علاقے پر قبضہ کرنا چاہتے تھے جہاں نیوکلیئر پاور لیباٹری تھی۔ کیا یہ چاروں اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکے؟

بیرسٹر کلارہ — جو ڈاکٹر سائمن کی منگیتر تھی۔ سائبریا کے علاقے میں اسے ایک برفانی ٹائیگر اٹھا کر لے گیا۔ کیا بیرسٹر کلارہ برفانی درندے سے بچ سکی۔ یا موت کا شکار ہوگئی ——؟

وہ خوفناک لمحہ — جب رابرٹ، ٹائیگر، روزی راسکل اور کراسٹی ایک گاڑی میں سفر کر رہے تھے کہ اچانک وہ گاڑی ایک خوفناک کھائی میں جا گری۔ کیا عمران کے یہ چاروں ساتھی بچ گئے یا بھیانک موت ان کا مقدر بنی ——؟

ہاٹ پاور اور سلور سٹون، حیرت انگیز لباس

یہ لباس عمران اور ڈاکٹر سائمن کی ایجادات تھے مگر یہ لباس عمران اور اور ڈاکٹر سائمن نے کیوں بنائے اور ان لباسوں کا مقصد کیا تھا ——؟

وہ خوفناک لمحہ — جب کراسٹی اور روزی راسکل کو برفانی ریچھ اٹھا کر اپنے مسکن میں لے گئے۔ کیا یہ دونوں خود کو خونخوار ریچھوں کے چنگل سے چھڑوا سکیں یا موت کا شکار ہوگئیں ——؟

وہ لمحہ — جب ڈاکٹر سائمن کی ساتھی کوشیلا گلیشئر میں برف کی پرت ٹوٹنے سے کھائی کے برفیلے پانی میں جا گری۔ کیا مادام کوشیلا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ؟

وہ سنسنی خیز لمحہ — جب رابرٹ، ٹائیگر، روزی راسکل اور کراسٹی کی عالمی دہشت گرد تنظیم بلیک ڈیتھ کے چار خطرناک ایجنٹوں سے خونی فائٹ ہوئی ؟

وہ دلچسپ لمحہ — جب ڈاکٹر سائمن کا دوست ٹونی روزی راسکل کا بھرپور تھپڑ کھا کر خوش ہوگیا اور پھر اس نے ایک زبردست انکشاف کیا۔ وہ انکشاف کیا تھا ؟

کیا عمران اور ڈاکٹر سائمن نیوکلیئر پاور لیباٹری کو ٹریس کر سکے یا اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بجائے سائبریا کی خوفناک سردی کا شکار ہوگئے۔

— انتہائی تیز رفتار ٹیمپو پر لکھا گیا ایک سنسنی خیز اور یادگار برفانی ایڈونچر —

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف

ظہیر احمد

ڈارک کیمپ

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس کے لئے عمران کو پوری ٹیم لے کر کافرستان جانا پڑا۔ کیوں ----؟

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔

پلوشہ ---- ایک معصوم سی لڑکی جو صالحہ سے ملی تھی اور صالحہ اسے جولیا کے پاس لئے آئی تھی، اس نے ان دونوں کے سامنے ایک انکشاف کیا، ایسا انکشاف جسے سن کر جولیا اور صالحہ دنگ رہ گئیں۔ وہ انکشاف کیا تھا ----؟

پلوشہ ---- جس کے پاس ایک کوڈ بک تھی۔ اس کوڈ بک میں کیا تھا ----؟

پلوشہ ---- جو جولیا اور صالحہ کے فلیٹ میں تھی کہ مسلح افراد نے وہاں حملہ کیا اور انہوں نے جولیا اور صالحہ کو گولیاں ماردیں اور پلوشہ کو اٹھا کر لے گئے۔ کیوں؟

ڈی کیمپ ---- ایک ایسا کیمپ جہاں پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازش کی جارہی تھی۔

ڈی کیمپ ---- جس کا نقشہ کافرستان کے ڈی کلب میں تھا اور عمران اس ڈی کیمپ سے وہ نقشہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ----؟

ڈی فورس ---- ڈی کیمپ کی حفاظت کرنے والی فورس جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے سوہان روح بن گئی تھی اور انہیں ایک انچ آگے بڑھنے کا موقع نہ دے رہی تھی۔

عمران ---- جسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت پکڑ لیا گیا اور انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ کیا واقعی ----؟

وہ لمحہ ---- جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں میں موجود ڈی کیمپ کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن ایکشن میں آگئے۔

وہ لمحہ ---- جب ان پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہر طرف سے گولیوں اور بموں کی بارش شروع ہو گئی اور پھر ----؟

کیا ---- عمران ڈی کلب سے ڈارک کیمپ کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ----؟

کیا ---- عمران اور اس کے ساتھی ڈی کیمپ تباہ کر سکے۔ یا ----؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ناول۔ ایسا فاسٹ ایکشن جسے آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ یادگار اور انوکھے واقعات سے لبریز دلوں کی دھڑکن روک دینے والی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز کی دنیا میں ایک عجوبہ کہانی

ماورائی نمبر

اسفل دنیا

مصنف
ظہیر احمد

اسفل دنیا ... ایک ایسی دنیا جو شیطان کی دنیا تھی اور اس دنیا کا تعلق آج سے چار ہزار سال قدیم کی دنیا سے تھا جہاں جنات کے سات قبیلے آباد تھے اور یہ قبیلے ایک دوسرے کے دشمن بن کر ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف تھے۔ کیوں؟

بھٹیار ... پاکیشیا کے سرحدی علاقے کا ایک قصبہ، جہاں ایک رینجر نے ہر طرف سیاہ سایوں کو منڈلاتے اور پہاڑی پر چڑھتے دیکھا تھا۔

بھٹیار ... جس میں سات سو سے زیادہ نفوس تھے لیکن اگلے روز اس قصبے میں ایک انسان بھی موجود نہ تھا۔ وہ سب کے سب غائب ہو گئے تھے۔ لیکن کہاں؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو ایک نیک مقصد کے لئے بھٹیار پہنچے ہوئے تھے۔ وہ بھی بھٹیار کے لوگوں سمیت غائب ہو گئے۔

جوزف، جوانا اور ٹائیگر ... جو ایک غار میں داخل ہوئے اور غار انہیں لے کر گھوم گیا۔ غار کا دہانہ جب دوسری جانب کھلا تو وہ تینوں اپنی دنیا سے چار ہزار سال قدیم دنیا میں پہنچ چکے تھے۔

زرانا ... ایک زبردست ساحرہ، جو عمران کو اپنی گرفت میں لینا چاہتی تھی۔ کیوں؟

زرانا ... جس نے عمران کو قابو کرنے کے لئے اس پر ساحرانہ وار کئے لیکن؟

عمران ... جسے سید چراغ شاہ صاحب ایک جن کے ساتھ چار ہزار سال قدیم دنیا میں بھیجنا چاہتے تھے۔

عنقام ... نیک دنیا کا ایک جن جو عمران کا دوست بن گیا تھا۔

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو چار ہزار سال قدیم، جنات کی اسفل دنیا میں پہنچ کر خود بھی جنات بن گئے۔ کیسے ---؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جنہیں جنات نے زندان میں قید کر رکھا تھا۔ کیوں ---؟

سنگِ حیات ... ایک ایسا ہیرا جو چراغ کی شکل میں تھا اور اسفل دنیا کے بڑے سردار اخنات کے قبضے میں تھا۔ سید چراغ شاہ صاحب عمران کے ذریعے وہ چراغ نما ہیرا حاصل کرنا چاہتے تھے کیوں ---؟

عمران ... جو صالحہ کے ساتھ چار ہزار سال قدیم جنات کی اسفل دنیا میں پہنچا تو

وہ لمحہ ... جب جنات کی اسفل دنیا میں جولیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے موت کے کنوؤں میں کودنا شروع ہو گئے۔ کنوؤں میں آگ بھری ہوئی تھی اور وہ سب کنوؤں سمیت وہاں سے غائب ہو گئے۔

پراسرار دنیا کی انتہائی اثر انگیز کہانی جو اس سے پہلے کبھی صفحہ قرطاس پر نہ ابھری ہوگی۔ ایک حیران کن اور نئے انداز کی انوکھی کہانی جس کا اب تک کسی رائٹر نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔ ایک چیلنجنگ ناول جو آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
333-6106573
336-3644440
336-3644441
061-4018666

عمران سیریز
اسپار گن
مظہر کلیم ایم اے
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
PP
پاکستانی پوائنٹ
وقار عظیم
پاکستانی پوائنٹ

عمران سیریز

اسپارگن

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین سلام مسنون۔ میرے نئے ناول "اسپارگن" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اپنے عروج کی طرف بڑھتی ہوئی اس کہانی کو آپ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے دو خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہیں۔

شیخوپورہ سے حمید بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر وہ ناول جو سائنس پر لکھے گئے ہیں اور آپ یقین کریں کہ آپ کے سائنس فکشن ناولوں سے متاثر ہو کر میں نے بھی سائنس کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی ہے کیونکہ اس سے مجھے احساس ہوا ہے کہ موجودہ دور میں سائنس کی کیا قدر اور اہمیت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ وادیِ مشکبار پر کوئی نیا ناول تحریر کریں کیونکہ اس موضوع پر لکھا ہوا آپ کا ناول کئی سالوں سے سامنے نہیں آیا ہے۔

محترم حمید بھٹی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے سائنس کے مضامین رکھ کر بہت اچھا کیا ہے کیونکہ یہ بات درست ہے کہ ہمارے ملک کو سائنس دانوں کی بے حد ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سائنس کے مضامین انتہائی
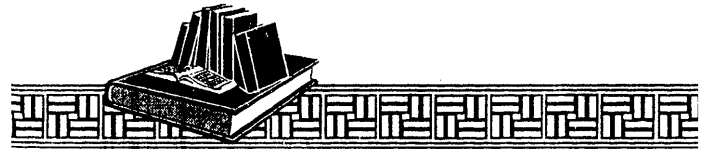
دلچسپی سے پڑھیں گے اور ہر امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کر کے ملک و قوم کی خدمت کر سکیں گے۔ میں جلد سے جلد آپ کی فرمائش پوری کرنے کی کوشش کروں گا اور انشاء اللہ جلد ہی آپ کو وادیٔ مشکبار پر لکھا نیا ناول پڑھنے کو مل جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حیدر آباد سے سکندر پیرزادہ صاحب لکھتے ہیں۔ ویسے تو مجھے آپ کا ہر ناول بے حد پسند ہے لیکن آپ کے لکھے ہوئے سپیشل نمبر مجھے انتہائی اچھوتے لگتے ہیں کہ آپ کی خداداد صلاحت کو بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ سپیشل نمبر لکھیں گے

محترم سکندر پیرزادہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ سپیشل نمبر لکھتا رہوں گا اور آپ کی خواہش ضرور پوری کروں گا۔ بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں نئے اور انوکھے موضوعات کے حامل سپیشل نمبر بھی ہوں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی ایک کار سڈگان کی مصروف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر اسپارگن کی کلنگ فورس کا چیف ڈگلس موجود تھا وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح سپاٹ رہتا تھا جیسے اس کے اندر سرے سے جذبات کی رمق تک موجود نہ ہو۔ لیکن جب وہ بولتا تھا تو اس کا لہجہ نرم ہوتا تھا۔

اس وقت وہ سپر ماسٹر کے آفس جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بڑی اور خوبصورت عمارت کی انڈر گراؤنڈ پارکنگ میں داخل ہوئی اور پھر ڈگلس کار پارک کر کے خصوصی لفٹ کے ذریعے میٹنگ ہال میں داخل ہوا تو وہاں اسپارگن کے ایک اور سیکشن جسے ہارڈ سیکشن کہا جاتا تھا، کا چیف ڈی کارٹر اور ایک نوجوان لڑکی بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈگلس اس نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اسے پہچانتا تھا۔ لڑکی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہیلو"...... ڈگلس نے میٹنگ ہال میں داخل ہوتے ہی کہا تو ڈی کارٹر اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ ہی وہ لڑکی بھی اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہیلو ڈگلس کیسے ہو تم"...... ڈی کارٹر نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"فائن۔ تم سناؤ اور سارتھا تم کیسی ہو۔ بہت عرصہ بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں"...... ڈگلس نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جیسے اس لڑکی کو وہاں دیکھ کر اسے واقعی حیرت ہو رہی ہو۔

"میں ٹھیک ہوں"...... ڈی کارٹر نے کہا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں سر۔ سپر ماسٹر نے کال کیا تھا اور آپ جانتے ہیں سپر ماسٹر کال کرے تو آنا ہی پڑتا ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بیٹھو"...... ڈگلس نے کہا تو وہ دونوں بیٹھ گئے۔ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی اندرونی دروازہ کھلا اور اسپارگن کا سپر ماسٹر اندر داخل ہوا تو وہ تینوں اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... سپر ماسٹر نے کہا اور خود بھی وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سارتھا کو دیکھ کر تم حیران ہو رہے ہو گے اسے میں نے

خصوصی کال کر کے گریٹ لینڈ سے بلایا ہے۔ یہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں عمران کے ساتھ پڑھتی رہی ہے اور اس نے بھی عمران کی طرح آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں اعلیٰ ڈگری لی ہوئی ہے۔ عمران ایکریمیا جاتا ہے تو وہ سارتھا سے بھی ملاقات کرتا ہے۔ سارتھا کے بارے میں عمران صرف اتنا جانتا ہے کہ سارتھا نے ایکریمیا میں سارتھا انفارمیشن کے نام سے ایک وسیع نیٹ ورک بنایا ہوا ہے اور بظاہر ایسا ہی ہے لیکن حقیقت میں یہ اسپارگن کے ریڈ سیکشن کی انچارج ہے اور انتہائی منجھی ہوئی لیڈی ایجنٹ ہے"...... سپر ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ آپ نے مس سارتھا کو یہاں کس لئے کال کیا ہے"...... ڈگلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تفصیل بتاتا ہوں۔ عمران کی یہاں آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہرحال اسپارگن کی سڈگان میں موجود ریڈ ٹاپ لیبارٹری کی تباہی کے سلسلے میں ہی آ رہا ہے۔ اسے روکنے کے لئے میں نے گرانڈ ماسٹر سے بات کی تھی اور اس کے لئے میں نے خصوصی طور پر گرانڈ ماسٹر سے اسپارگن کے کلنگ سیکشن کو حرکت میں لانے کی درخواست کی تھی۔ گرانڈ ماسٹر نے مجھے ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کی تفصیلات کی فائل بھجوا دی تھی۔ میں نے اس فائل کو اسٹڈی کیا اور پھر میں نے ڈگلس کو یہاں بلا لیا۔ لیکن معاملہ چونکہ انتہائی حساس اور خوفناک ہے۔ علی عمران نے جس طرح سے ریڈ ٹاپ

لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ اب وہ نہ صرف اسپارگن کے خلاف کام کرے گا بلکہ اس
لیبارٹری کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کرے گا جو اسپارگن کی خصوصی
لیبارٹری ہے چنانچہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا کہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے اسپارگن کا کلنگ سیکشن ہی کافی
نہیں رہے گا اس لئے میں نے ہارڈ گروپ کے ڈی کارٹر اور ریڈ
سیکشن کی سارتھا کو بھی بلا لیا تا کہ تم تینوں اپنے گروپس کے ساتھ
مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں آنے سے روکو اور اس
سے نہ صرف اسپارگن کا تحفظ کرو بلکہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری کی حفاظت
کے بھی انتظامات کرو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت
میں اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکیں''...... سپر ماسٹر نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران اس لیبارٹری کو کہاں اور کیسے تلاش کرے گا جبکہ
اس لیبارٹری کے بارے میں ہمیں بھی کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ
کہاں ہے اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے''...... ڈگلس نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں واقعی معلوم نہیں ہے لیکن مجھے تو معلوم ہے اور ڈی
کارٹر کو بھی معلوم ہے اور بھی ایسے افراد موجود ہیں جنہیں معلوم ہے
کہ لیبارٹری کہاں پر موجود ہے۔ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری کو اس
انداز میں تو خفیہ نہیں رکھا جا سکتا کہ سرے سے کسی کو معلوم ہی نہ

ہو سکے''...... سپر ماسٹر نے جواب دیا۔

''آپ کی باتوں سے لگ رہا ہے جیسے عمران یہاں پہنچ چکا ہو۔
کیا یہ سچ ہے''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی اس کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہیں
ہیں لیکن لیبارٹری کا علم ہونے کے بعد وہ نچلا نہیں بیٹھے گا وہ ہر
صورت میں یہاں آئے گا اور اس کے آنے سے پہلے تم نے
لیبارٹری کی حفاظت کے انتظامات کرنے ہیں۔ وہ کسی بھی وقت
اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ سکتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ
کسی بھی صورت میں لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے بلکہ وہ جیسے ہی یہاں
آئے تم تینوں مل کر ایسی پلاننگ کرو کہ وہ اور اس کے ساتھی
تمہارے ہاتھوں مارے جائیں''...... سپر ماسٹر نے سپاٹ لہجے میں
کہا۔

''آپ نے ہم تین گروپس کو اکٹھا کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے
کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے کہ آپ نے ہم سے
کیسے کام لینا ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ایک پلان سوچا ہے کہ سارتھا کو لیبارٹری کی
سیکورٹی کا خصوصی انچارج بنا دیا جائے گا اسے لیبارٹری کی حفاظت
کا خصوصی تجربہ حاصل ہے۔ اگر عمران لیبارٹری تک پہنچ بھی گیا تو
سارتھا اس کی حفاظت کرے گی اور اس عمران کا خاتمہ کر دے گی
جبکہ باہر تم دونوں گروپس اسے ٹریس بھی کرو گے اور موقع ملتے ہی

اسے ہلاک بھی کرو گے لیکن یہ کام تمہیں فوراً نہیں کرنا ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... ڈگلس نے کہا۔ ڈی کارٹر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم عمران پر اس وقت تک حملہ نہیں کرو گے جب تک کہ وہ اور اس کے ساتھی لیبارٹری کے لئے خطرہ نہیں بن جاتے''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ہم اس انتظار میں بیٹھے رہیں کہ وہ کب لیبارٹری پر حملہ کرنے جاتا ہے۔ تب تک ہم اسے نہ چھیڑیں''...... ڈی کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ اگر عمران پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور وہ بچ گیا تو پھر وہ انڈر گراؤنڈ ہو جائے گا اور اس کے بعد اسے ٹریس کرنا ہی مشکل ہو جائے گا اس لئے جیسے ہی وہ سامنے آئے اس کے خلاف کام شروع کر دینا ہے۔ ڈی کارٹر اور تم اس علاقے کے انچارج ہو گے جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے۔ میرا مطلب ہے تم دونوں گروپس لیبارٹری کی بیرونی حفاظت کرو گے اور کسی بھی صورت، میں عمران کو لیبارٹری تک نہ پہنچنے دو گے۔ تم تینوں کا مجھ سے براہ راست رابطہ ہو گا۔ اس دوران میں انڈر گراؤنڈ رہوں گا تاکہ عمران میرے ذریعے اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے۔ تمہارے ذمے ایک اور کام یہ

ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی سڈگان پہنچیں تو تم اس کی اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل نگرانی کرو اور اس بارے میں مجھے باقاعدگی سے رپورٹیں دیتے رہو تاکہ یہ معلوم ہوتا رہے کہ عمران کیا کر رہا ہے اور یہ کام تم بخوبی کر سکتے ہو اور پھر مجھے جیسے ہی پتہ چلے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری کے لئے واقعی خطرہ بن چکے ہیں اور وہ لیبارٹری کو نقصان پہنچا سکتے ہیں تو پھر میں تمہیں ان کے خلاف کھل کر مقابلے پر آنے کا حکم دے دوں گا اور اس کے بعد اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے ہم پوری طرح حرکت میں آ جائیں گے''...... سپر ماسٹر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''یہ بہت شاندار آئیڈیا ہے سپر ماسٹر۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی بھی ہوتی رہے گی اور وہ ہم تینوں گروپس میں سے آخر کار کسی گروپ کے ہاتھوں مارا بھی جا سکتا ہے۔ چونکہ ہم تینوں گروپس کا تعلق اسپارگن سے ہے اس لئے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ عمران کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ کس گروپ کو ملے گا۔ ہمارے لئے یہی خوشی کی بات ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھی اسپارگن کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ جائیں اور بس''۔ ڈی کارٹر نے کہا۔

''گڈ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں اور سارتھا تم کیا کہتی ہو''...... سپر ماسٹر نے سارتھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سپر ماسٹر۔ میں عمران کے بارے میں جانتی ہوں۔ وہ بے حد

تیز اور فعال آدمی ہے۔ میرے خیال کے مطابق مسٹر ڈی کارٹر اور مسٹر ڈگلس اسے نہیں روک سکیں گے اور وہ انہیں کسی نہ کسی ڈاج دے کر یا پھر کوئی خفیہ راستہ تلاش کر کے لامحالہ لیبارٹری تک پہنچ جائے گا لیکن آپ بے فکر رہیں میں اس لیبارٹری کو اس طرح سیلڈ کر دوں گی کہ وہ چاہے لاکھ سر پٹخ لے وہ اس لیبارٹری میں کسی صورت داخل نہ ہو سکے گا اور نہ اسے تباہ کر سکے گا۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی''...... سارتھا نے کہا۔

''مس سارتھا آپ بے فکر رہیں میں اسے زندہ لیبارٹری تک پہنچنے ہی نہ دوں گا''...... ڈگلس نے کہا۔

''اور اگر وہ لیبارٹری والے علاقے میں داخل ہو بھی گیا تب بھی وہ زندہ آپ تک نہ پہنچ سکے گا''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''او کے پھر سب باتیں طے ہو گئیں اور اب میٹنگ برخواست۔ سارتھا تم میرے ساتھ آؤ''...... سپر ماسٹر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ڈگلس اور ڈی کارٹر اور سارتھا تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سارتھا سپر ماسٹر کے پیچھے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''ڈگلس آپ کا اور میرا آپس میں رابطہ رہے گا''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''ہاں لیکن ایک بات ہے اس عمران کے بارے میں سپر ماسٹر کچھ زیادہ ہی محتاط نظر آ رہے ہیں''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

''ہاں شاید سارتھا نے انہیں کچھ زیادہ ہی ڈرا دیا ہے''...... ڈی کارٹر نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

''مجھے چیف کی یہ بات پسند نہیں آئی ہے کہ عمران یہاں آئے تو مجھے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ جب سپر ماسٹر جانتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں اسپارگن کی لیبارٹری تباہی کرنے کے لئے آ رہے ہیں تو پھر سپر ماسٹر کو چاہئے کہ وہ ہمیں فوری طور پر اس کے کلنگ آرڈر دے دیں۔ میرے پاس ایسے ذرائع ہیں کہ میں ایئر پورٹ سے نکلتے ہی عمران کو نشانہ بنا سکتا ہوں اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت ختم کر سکتا ہوں''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہم سپر ماسٹر کے احکامات کے پابند ہیں اور سپر ماسٹر کیا سوچتا ہے یہ اس کی مرضی ہے۔ ہمیں تو وہی کرنا ہوتا ہے جو ہمیں سپر ماسٹر یا پھر گرانڈ ماسٹر ہدایات دیتا ہے اور ہم اس سے انحراف نہیں کر سکتے کیونکہ یہی اسپارگن کا اصول ہے''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''ہاں۔ انہی اصولوں نے ہمارے ہاتھ باندھ رکھے ہیں ورنہ عمران اور اس کے ساتھی میرے لئے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے ہیں''...... ڈگلس نے کہا۔

''اس میں کچھ تو بات ہے جو سپر ماسٹر اس سے خوفزدہ ہو رہا ہے اور اس کے خوفزدہ ہونے کا ثبوت اس کا انڈر گراؤنڈ ہونا ہے''...... ڈی کارٹر نے کہا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے چار ساتھی جن میں جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر شامل تھے سڈگان کے ایک متوسط ہوٹل سن شائن کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ دو گھنٹے قبل ایکریمین میک اپ میں یہاں پہنچے تھے۔ عمران نے چونکہ آنے سے پہلے ہی اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اس ہوٹل میں کمرے بک کرا دیئے تھے اس لئے ایئر پورٹ سے نکلتے ہی وہ ہوٹل پہنچ گئے تھے اور پھر کاؤنٹر پر ضروری اندراج کے بعد وہ اپنے کمروں میں آ گئے تھے۔

”عمران۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ہم جس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں وہ یہاں سڈگان میں ہی موجود ہے“...... دو گھنٹوں تک آرام کرنے کے بعد وہ سب عمران کے کمرے میں جمع ہوئے تو جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ کاسٹرو کی اطلاع کے مطابق لیبارٹری سڈگان میں ہی ہے لیکن کہاں ہے اس کی اصل لوکیشن کیا ہے اس کے بارے میں

ابھی کچھ بھی کنفرم نہیں ہے۔ کاسٹرو اور ہمارے چند فارن ایجنٹس کوشش کر رہے ہیں کہ لیبارٹری کو ٹریس کر سکیں۔ وہ بہرحال کوشش میں لگے ہوئے ہیں امید ہے جلد ہی ہمارے لئے امید افزاء خبر آ جائے گی“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا آپ نے یہاں آ کر کاسٹرو سے رابطہ کیا ہے“...... صفدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اسپارگن کے سپر ماسٹر کو اس بات کا یقین ہے کہ ہم اس کی تنظیم اور خاص طور پر اسپارگن کی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں ضرور پہنچیں گے اس لئے اس نے لیبارٹری کی حفاظت اور خاص طور پر ہمیں ٹارگٹ کرنے کے لئے نہایت خاص انتظامات کئے ہیں۔ وہ ہمارا راستہ روکنے اور لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اسپارگن کے تین خصوصی سیکشنوں کو حرکت میں لے آیا ہے جن میں ایک سیکشن سپر کلنگ گروپ کا ہے جس کا باس ڈگلس ہے۔ دوسرا ہارڈ سیکشن ہے جس کا باس ڈی کارٹر ہے اور تیسری کوئی لڑکی ہے جس کا تعلق اسپارگن کے ریڈ سیکشن سے ہے۔ اس لڑکی کے بارے میں کاسٹرو کو زیادہ معلومات نہیں ملی ہیں لیکن اس کے کہنے کے مطابق سپر ماسٹر نے ریڈ ٹاپ لیبارٹری کی اندرونی حفاظت کی ذمہ داری ریڈ سیکشن کو دی ہے جبکہ لیبارٹری کی بیرونی حفاظت کا ٹاسک ہارڈ سیکشن کے پاس ہے اور سپر کلنگ گروپ کو ہماری آمد پر محض ہماری نگرانی کا حکم دیا ہے۔ ان سب کا

تعلق پیرا ملٹری فورس سے ہے۔ وہ خاص طور پر اسپارگن کے لئے
کام کرتے ہیں۔ چونکہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری ایکریمیا اور اسرائیل کے
اشتراک سے بنائی گئی ہے اس لئے ایکریمیا درپردہ اسرائیل اور
خاص طور پر اسپارگن کی بھرپور انداز میں مدد کر رہا ہے اور اس
لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ داری اسپارگن کو دے دی گئی ہے۔
اسپارگن کا سپرکلنگ سیکشن جیسا کہ میں نے بتایا کہ ان کا تعلق پیرا
ملٹری فورس سے ہے۔ لیبارٹری کو خطرہ ہونے کی صورت میں یہ
سیکشن کھل کر ہمارے خلاف کام کرے گا اور ہمیں ہر صورت میں
ٹارگٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا''۔
عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن کاسٹرو کو یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔ کیا وہ بھی
اسپارگن کے کسی سیکشن کے لئے کام کرتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔

''نہیں۔ کاسٹرو خود تو اسپارگن کے کسی سیکشن میں کام نہیں کرتا
ہے لیکن اس کے چند ساتھی ضرور ڈگلس کے سپرکلنگ گروپ میں اور
ڈی کارٹر کے سیکشن میں موجود ہیں۔ ان دونوں نے اپنے گروپس
کے ارکان کو ساری تفصیلات بتائی تھیں جس کے نتیجے میں کاسٹرو تک
اس کے ساتھیوں نے تفصیل پہنچا دیں اور کاسٹرو نے مجھے سب کچھ
بتا دیا''...... عمران نے کہا۔

''تب تو انہیں یقیناً ہمارے یہاں پہنچنے کا علم ہو گیا ہو گا''۔ جولیا

نے کہا۔

''ہاں یقینی بات ہے۔ اسپارگن کے ایجنٹ پوری دنیا میں پھیلے
ہوئے ہیں۔ خطرہ محسوس کرتے ہی اسپارگن کے گرانڈ ماسٹر یا سپر
ماسٹر نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو متحرک کر دیا ہو گا۔ وہ تمہارے بارے
میں تو کچھ نہیں جانتے لیکن میں ان کا اوپن ٹارگٹ ہوں اس لئے
وہ مسلسل میری نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے یقیناً ہمیں
پاکیشیا سے روانہ ہوتے چیک کر لیا ہو گا اور یہ رپورٹ اسپارگن تک
پہنچ گئی ہو گی۔ ایئر پورٹ پر سپیشل کیمرے بھی لگے ہوئے تھے جن
سے ہمیں خصوصی طور پر چیک کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہاں سادہ سے
میک اپ میں آئے ہیں اس لئے انہیں اب تک ہماری تصویریں مل
چکی ہوں گی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہم کہاں موجود ہیں لیکن
جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر ہمارے لئے خطرہ نہیں
ہیں اس لئے میں یہاں مطمئن بیٹھا ہوں۔ میں نے ہوٹل میں سپر
کلنگ سیکشن کے چند افراد کو چیک کیا تھا جو ہماری نگرانی پر مامور
ہیں۔ ان کی تفصیل بھی مجھے کاسٹرو نے ہی بتائی تھی''...... عمران نے
کہا۔

''اگر سپرکلنگ سیکشن کے افراد یہاں موجود ہیں تو ہم انہیں پکڑ
کر ان سے ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر
لیتے ہیں۔ اس طرح ہمیں لیبارٹری کی تلاش میں بھاگ دوڑ نہیں
کرنی پڑے گی اور لیبارٹری کا پتہ ملتے ہی ہم اسے ٹارگٹ کرنے

کے لئے نکل جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''کاسٹرو کی رپورٹ کے مطابق ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے بارے میں سپر ماسٹر اور اسپارگن کے ہارڈ سیکشن کا باس ڈی کارٹر جانتا ہے یا پھر وہ لڑکی جس کا نام ابھی سامنے نہیں آیا ہے اور وہ لیبارٹری کی اندرونی حفاظت پر مامور ہے۔ سپر کلنگ فورس کے چیف ڈگلس اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے محل وقوع کا پتہ نہیں ہے اس لئے انہیں چھیڑنے یا قابو کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم کاسٹرو کی کال کے انتظار میں بیٹھے رہیں کہ وہ کب ہمیں لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور کب ہم اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے جائیں گے۔ ہم یہاں کام کرنے کے لئے آئے ہیں مفت میں روٹیاں توڑنے کے لئے نہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم مفت میں روٹیاں توڑو۔ محنت مزدوری کی روٹی کھانی ہے تو پھر جاؤ باہر جا کر محنت مزدوری کرو۔ یہاں گدھا گاڑی چلانے والے ہم سے زیادہ کما لیتے ہیں۔ اگر ہم سب کچھ عرصہ یہاں گدھا گاڑیاں چلا لیں تو یقین کرو جاتے ہوئے ہم اتنی رقم لے جا سکتے ہیں کہ ایک تو کیا دو دو بلکہ تین تین شادیاں بھی کر سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کام گدھوں کو ہی سوٹ کرتا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اسی لئے تو تم سے کہہ رہا ہوں''...... عمران نے برجستہ کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر عمران کو تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا جولیا نے اشارے سے اسے بولنے سے روک دیا۔

''تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے عمران۔ ہم کام کرنا چاہتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو منافع بخش کام کے بارے میں بتا تو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ فائدہ یہاں کسی کام میں نہیں ہے''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''لگتا ہے اس پر حماقت کا بھوت سوار ہو گیا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''لیکن تنویر تو مجھ سے کافی فاصلے پر بیٹھا ہوا ہے''...... عمران نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''تمہیں میں بھوت نظر آتا ہوں''...... تنویر نے غصے سے کہا۔

''نہیں۔ بھوتوں کے سردار''...... عمران نے کہا تو ان کی ہنسی اور تیز ہو گئی۔

''خیر یہ تو نہ کہو۔ ہمیشہ لیڈر تم ہی بنتے ہو اور لیڈر کو دوسرے لفظوں میں سردار بھی کہا جا سکتا ہے''...... تنویر نے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اگر ایسی بات ہے تو آج سے یہ لیڈر شپ میں تمہارے نام کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''پلیز عمران ۔ سنجیدہ ہو جاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''سنجیدہ ہونے کے لئے مجھے رنجیدہ ہونا پڑے گا اور اس وقت میرا رنجیدہ ہونے کا موڈ نہیں ہے۔ خیر کاسٹرو اپنا کام کرتا رہے گا لیکن ہم بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھیں گے۔ میں نے یہاں آ کر اپنے دوسرے ذرائع سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان معلومات کے تحت مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ضرور ہے لیکن وہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری ہے یا کوئی اور اس کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس کے علاوہ یہ لیبارٹری کہاں ہے یہ کسی کے علم میں نہیں ہے لیکن اس لیبارٹری میں تقریباً ہر ہفتے شراب کی بوتلوں کی خصوصی کھیپ پہنچائی جاتی ہے۔ اس کا ٹھیکہ کس کے پاس ہے یہ بات یہاں موجود ڈیاگا کلب کے مینجر راڈرک کو معلوم ہے۔ چونکہ یہاں سپر کلنگ سیکشن کے افراد موجود ہیں اور ہم ان کی نظروں میں ہیں اس لئے ہم یہاں سے میک اپ بدل کر ہوٹل کے عقبی راستے سے نکلیں گے اور پھر ڈیاگا کلب پہنچیں گے۔ ڈیاگا کلب کے مینجر راڈرک سے اگر ہمیں یہ معلومات مل جائیں کہ لیبارٹری میں شراب پہنچانے کا ٹھیکہ کس کے پاس ہے تو ہم اس تک پہنچ کر اس سے لیبارٹری کی لوکیشن کا پتہ کر سکتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر انتظار کس بات ہے۔ ہم نے اچھا خاصا ریسٹ کر لیا

ہے۔ اب ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہئے''...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے کاسٹرو سے ملنے جانا ہے تاکہ اس سے یہاں کوئی رہائش گاہ اور ضرورت کا سامان حاصل کروں۔ تب تک تم جا کر ڈیاگا کلب کے مینجر راڈرک سے مل لو۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے''...... عمران نے تنویر کی بات مانتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت سے سرخ ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم اس مینجر کو سنبھال لیں گے۔ اگر وہ لیبارٹری کے بارے میں کچھ بھی جانتا ہوا تو ہم اس کا ہر حال میں منہ کھلوا لیں گے لیکن تم کب واپس آؤ گے۔ یہیں آؤ گے یا کہیں اور جاؤ گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔ کاسٹرو سے رہائش گاہ حاصل کرنے کے بعد ظاہر ہے ہمارا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہ رہ جائے گا اس لئے جاتے ہوئے اپنا سامان لے جانا اور میک اپ بدل کر ہوٹل کے عقبی راستے سے جانا تاکہ تمہیں سپر کلنگ گروپ کے افراد چیک نہ کر سکیں اور اسلحہ مارکیٹ سے اپنے لئے ہلکا پھلکا اسلحہ خرید لینا۔ یہاں اسلحہ کی خرید وفروخت پر کوئی پابندی نہیں ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''آپ اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی

دیکھ کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ ایک خطرناک مشن ہے کیونکہ لیبارٹری اسپارگن کے تین بڑے اور خطرناک سیکشنوں کے حصار میں ہیں۔ بظاہر یہ مشن جتنا آسان نظر آ رہا ہے لیکن حقیقت میں یہ مشن ہمارے لئے انتہائی خطرناک اور جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔ ایک انجان سا خطرہ مجھے مسلسل محسوس ہو رہا ہے اور اسی خطرے نے مجھ پر سنجیدگی طاری کر رکھی ہے لیکن اگر تمہیں میری سنجیدگی اچھی نہیں لگ رہی تو میں اسے اتار کر یہیں رکھ دیتا ہوں اور اگر میں نے ایسا کیا تو پھر تم نے ہی سب سے پہلے یہاں سے بھاگنا ہے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''نہیں۔ ایسی صورتحال میں آپ کا سنجیدہ رہنا ہی مناسب ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران مسکرا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''اچھا ہوگیا کہ عمران نے ہمیں ڈیاگا کلب جانے کا کہہ دیا۔ اگر وہ انکار کرتا تو میں اس کی بات نہ مانتا اور اکیلا ہی ڈیاگا کلب پہنچ جاتا اور اس مینجر کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے لیبارٹری کے بارے میں اگلوا لیتا''...... تنویر نے کہا۔

''یہ کام تو ہمیں اب بھی کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے مینجر راڈرک آسانی سے تو زبان کھولے گا نہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسے تم میرے حوالے کرنا پھر دیکھنا وہ کیسے زبان نہیں کھولتا''...... تنویر نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''میرے خیال میں ہمیں وہاں جانے سے پہلے ایک بار چیک کر لینا چاہئے کہ راڈرک اپنے کلب میں موجود بھی ہے یا نہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ سب وہاں جا کر بھی دیکھا جا سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پہلے چیک کر لینا ضروری ہے تاکہ وہاں جا کر ہمارا وقت ضائع نہ ہو''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈیاگا کلب کا نمبر بتائیں''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگی۔

''ڈیاگا کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایکریمیا سے ٹاپ گینگ کی مادام میلیسا بول رہی ہوں۔ مینجر راڈرک سے بات کراؤ''...... جولیا نے انتہائی کرخت اور سرد آواز

میں کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید وہ پہلے سے ہی کسی ٹاپ گینگ کا نام جانتا تھا اور اس سے خائف تھا اس لئے ٹاپ گینگ کا نام سنتے ہی وہ بوکھلا گیا تھا۔

"یس منیجر راڈرک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور تیز آواز سنائی دی۔

"ٹاپ گینگ کی چیف میلسیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ٹاپ گینگ کا نام سنا تو ہوا ہے یہ ونگٹن کا ٹاپ کلر گروپ ہے لیکن میلسیا۔ یہ نام کچھ انجانا سا معلوم ہو رہا ہے"...... منیجر راڈرک نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک بار ملاقات کرو تو تمہارے لئے نہ تو میرا نام انجانا رہے گا اور نہ میں۔ میں خصوصی طور پر تم سے ونگٹن سے ملنے آئی ہوں راڈرک۔ تم سے ایک سپیشل ڈیل کرنی ہے۔ اگر تمہارے پاس وقت ہے تو بتاؤ میں ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم سے ملنے آ جاتی ہوں اور اگر تمہارے پاس وقت نہیں ہے تو مجھے صاف بتا دو۔ میں کسی اور سے رابطہ کر لیتی ہوں لیکن پھر بعد میں پچھتانا مت کہ تم نے کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کھو دی ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کروڑوں ڈالرز۔ اوہ اوہ۔ میں نے کب تم سے ملنے سے انکار کیا ہے ڈیئر۔ میں ڈیاگا کلب میں ہی موجود ہوں اور سمجھو تمہارا ہی منتظر ہوں"...... کروڑوں ڈالرز کا سن کر منیجر راڈرک نے تیز تیز اور بڑے خوشامدانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہی ہوں۔ باقی باتیں بلمشافہ ہوں گی۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹاپ گینگ کا سن کر وہ خاصا گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ کیا آپ جانتی ہیں ایسے کسی گینگ کو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چونکہ جولیا نے کال کرتے ہوئے لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے ان سب نے ان کی باتیں سنی تھیں۔

"نہیں۔ میں نے محض ایک نام لیا تھا اور یہ اتفاق ہے کہ ایسا کوئی خطرناک گینگ یہاں موجود ہے جس سے منیجر راڈرک اور اس کے ساتھی ڈرتے ہیں اور اب ان کا یہی ڈر ہمارے کام آئے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے اور پھر وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنے کمروں میں جا کر انہوں نے نہ صرف میک اپ بدلے بلکہ اپنے لباس بدلے اور پھر اپنا ضروری سامان اٹھا کر وہ کمروں کی بیرونی کھڑکیوں سے نکل کر عقبی راہداری میں آئے اور پھر الگ الگ چلتے ہوئے ہوٹل کے عقبی راستے سے نکلتے چلے گئے۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ چاروں اکٹھے ہوئے اور پھر وہ ایک ٹیکسی میں سوار خاصی تیز رفتاری سے سڈگان

شہر کے شمالی نواحی علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور کی مدد سے وہ ایک سٹیٹ ڈیلر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے سٹیٹ ڈیلر سے ایک رہائش گاہ حاصل کی اور پھر وہ دوسری ٹیکسی میں واپس شہر آ گئے۔ شہر میں آ کر جولیا کے کہنے پر صفدر نے ایک پلازا کی پارکنگ سے کار چوری کی اور پھر وہ اس کار میں سوار ہو کر اسلحہ مارکیٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔ انہوں نے مارکیٹ سے جا کر اپنی مرضی کا اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ سڈگان میں اسلحہ کی خرید وفروخت پر کسی قسم کی کوئی قانونی پابندی نہیں تھی اس لئے یہاں مارکیٹوں میں ہر قسم کا جدید ترین اسلحہ آسانی سے مل جاتا تھا۔ البتہ اسلحے کے غیر قانونی استعمال پر پابندی تھی اور اس وقت وہ کار میں بیٹھے سڈگان کے شمالی نواحی علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی سڑک پر ٹریفک کارش تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔

''ہم اس کار کو زیادہ دیر اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ کوشش کرنا کہ کلب کی پارکنگ میں یہ کار چھوڑ دینا اور اس کی جگہ پارکنگ سے کوئی اور کار اڑا لینا''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب، کاسٹرو سے مل کر ہمارے لئے رہائش گاہ ہی حاصل کرنے گئے ہیں۔ پھر ہمیں الگ سے رہائش گاہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ ضروری تھا۔ عمران کو آنے میں دیر ہو سکتی ہے۔ یہاں سے کام ختم کر کے ہمیں کہیں تو جانا ہے۔ اب ظاہر ہے ہم واپس ہوٹل میں تو جا نہیں سکتے اس لئے میں نے وقتی طور پر رہائش گاہ حاصل کی ہے''...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار نواحی علاقے میں داخل ہو کر ایک دو منزلہ عمارت کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمارت کے اوپر ڈیاگا کلب کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ وہ کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھائے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں آنے سے پہلے انہوں نے کلب کے بارے میں اور خاص طور پر راڈرک کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی تھیں تاکہ اس سے ملاقات کرنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کلب کا ہال اس وقت خاصا بھرا ہوا تھا۔ ہال میں موجود افراد کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا۔ ہال میں منشیات کا دھواں اور شراب کی بو جیسے ماحول کا حصہ بن چکی تھی۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو سروس دینے میں مصروف تھیں۔ ایک نے رسیور کان سے لگایا ہوا

تھا جبکہ چوتھی سٹول پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں جولیا اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا میں بات کروں''...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... جولیا سے اجازت ملتے ہی تنویر نے آگے بڑھ کر اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''ماریا۔ میرا نام ماریا ہے''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اپنے باس راڈرک سے کہو کہ مادام میلسیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئی ہے''...... تنویر نے سٹول پر بیٹھی ہوئی ماریا سے انتہائی جارحانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا باس راڈرک سے آپ کی ملاقات پہلے سے طے ہے''...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تو تم کیا سمجھتی ہو ہم ایسے ہی منہ اٹھا کر یہاں آ گئے ہیں۔ تمہاری پہاڑی بکری جیسی شکل کو دیکھنے''...... تنویر نے اور زیادہ جارحانہ لہجے میں کہا تو ماریا کے چہرے پر یکلخت انتہائی کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''باس کاؤنٹر سے ماریا بول رہی ہوں ایک مقامی لڑکی میلسیا اپنے تین مرد ساتھیوں کے ساتھ آپ سے ملاقات کے لئے آئی ہیں''...... ماریا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ساتھ ہی راہداری میں چلے جاؤ آخر میں دروازہ باس راڈرک کے آفس کا ہے''...... لڑکی نے اسی طرح ناراض سے لہجے میں کہا۔

''اپنا لہجہ درست کرو ورنہ ایک لمحے میں تمہارا بھدا سا جسم قبر میں اتر سکتا ہے سمجھیں تم''...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ چاروں تیزی سے اس راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ ماریا کے چہرے پر اس بار حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کے باہر نیم پلیٹ پر راڈرک اور منیجر کے الفاظ درج تھے۔ باہر کوئی دربان نہیں تھا۔ جولیا نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئی اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے قیمتی سامان سے سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خباثت کے تاثرات جیسے ثبت تھے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور جولیا کو دیکھ کر یہ چمک واضح طور پر شیطانی چمک میں تبدیل ہو گئی تھی اور وہ اسے حرص بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"خوش آمدید مس میلسیا۔ خوش آمدید۔ راڈرک تم جیسی حسین لڑکی کو اپنے آفس میں خوش آمدید کہتا ہے"...... اس بھاری جسم والے آدمی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی میز کی سائیڈ سے نکل کر جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"سوری مسٹر راڈرک۔ مجھے الرجی ہے اس لئے میں کسی سے مصافحہ نہیں کرتی۔ یہ میرے ساتھی ہیں اور ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... جولیا کا لہجہ اسی طرح جارحانہ تھا۔

"اوہ اچھا تشریف رکھیں"...... راڈرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا کے ساتھی میز کی دوسری طرف صوفوں پر بیٹھ گئے جبکہ جولیا میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ راڈرک کی نظریں بدستور جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہم تم سے کچھ معلومات خریدنے آئے ہیں۔ اگر تم نے صحیح معلومات دیں تو تمہیں تمہاری اوقات سے بڑھ کر انعام ملے گا"۔ جولیا نے راڈرک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"معلومات۔ کیا مطلب۔ تم نے فون پر تو کہا تھا کہ تم مجھ سے کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کرنا چاہتی ہو"...... راڈرک نے چونک کر کہا۔

"معلومات بھی ڈیل کے زمرے میں آتی ہیں راڈرک۔ اگر تم صحیح معلومات فراہم کرو گے تو کروڑوں تو نہیں لیکن لاکھوں ڈالرز

ضرور کما سکتے ہو۔ مارک۔ راڈرک کو ایڈوانس میں معاوضہ دو"۔ جولیا نے پہلے راڈرک سے اور پھر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... صفدر نے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے راڈرک کے سامنے اچھال دی۔ راڈرک نے چونک کر گڈی کی طرف دیکھا اور پھر اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا اس کے چہرے پر ڈالرز کی گڈی دیکھ کر عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ اس نے میز کی دراز کھول کر گڈی اس میں رکھ دی۔

"دس ہزار ڈالرز۔ بہت خوب۔ اب بتائیں۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتی ہیں"...... راڈرک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... جولیا نے کہا تو راڈرک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور وہ جولیا کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے جولیا نے ریڈ ٹاپ لیبارٹری کا نام لے کر اس کے سر پر لٹھ دے ماری ہو۔

"رر۔ رر۔ ریڈ ٹاپ لیبارٹری۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ یہ کون سی لیبارٹری ہے۔ میں تو یہ نام آج پہلی بار آپ کے منہ سے سن رہا ہوں"...... راڈرک نے خود کو سنبھال کر حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''ریڈ ٹاپ لیبارٹری کا نام سن کر تم جس بری طرح سے اچھلے ہو اور تمہارے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ تم اس لیبارٹری کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''نن نن۔نہیں نہیں۔ میں اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ نجانے کس لیبارٹری کے بارے میں بات کر رہی ہیں''...... راڈرک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ ایک عام سا مجرم تھا۔ تربیت یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے چہرے پر نمودار ہونے والی پریشانی اور خوف اس کے لئے چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔

''تمہارا چہرہ صاف بتا رہا ہے کہ تم اس لیبارٹری کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں بتا دو۔ اگر تم نے ہمیں سب کچھ بتا دیا تو ہم تمہیں منہ مانگی رقم دیں گے۔ ورنہ......'' جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''وو۔ ورنہ کیا''...... راڈرک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ورنہ ٹاپ گینگ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تمہارا یہ کلب تم سمیت میزائلوں سے تنکوں کی طرح اڑایا جا سکتا ہے ہم نے تمہیں رقم دی ہے ورنہ اگر ہم چاہتے تو تمہیں یہاں سے اغوا کر کے لے جاتے اور پھر تمہاری روح سے بھی سب کچھ معلوم کر لیتے لیکن ہم اپنے اصولوں کے تحت کام کرتے ہیں''......جولیا نے کاٹ کھانے والے

لہجے میں کہا تو راڈرک نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جولیا کی طرف پھینک دی۔ اس نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔ اور اب اس کے چہرے پر انتہائی ناگواری اور غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم سب جا سکتے ہو یہاں سے۔ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی اس سلسلے میں تم لوگوں کی کوئی مدد کر سکتا ہوں''...... راڈرک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید اسے جولیا کا دھمکی دینا پسند نہیں آیا تھا۔

''کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... راڈرک نے زہر انگیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی''...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی نوٹوں کی گڈی اٹھا کر صفدر کی طرف اچھال دی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''سنو راڈرک۔ تم سے میں آخری بار کہہ رہی ہوں۔ میرا وعدہ ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا''...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ جولیا کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اسی لمحے راڈرک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ہاتھ میں اب مشن پسٹل پکڑا ہوا تھا یہ شاید اس نے اس کھلی دراز سے اٹھایا تھا جس میں سے اس نے نوٹوں کی گڈی نکال کر واپس کی تھی۔

"ہونہہ۔ نجانے تم خود کو کیا سمجھ رہی ہو۔ مجھے دھمکیاں دینے کے باوجود تم لوگ زندہ واپس جا رہے ہو اسے میری مہربانی سمجھو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ تم نے راڈرک کو شاید کوئی عام سا غنڈہ بدمعاش سمجھ رکھا ہے جبکہ راڈرک سڈگان کا سب سے بڑا نام ہے۔ سڈگان کا کنگ جو کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا۔ جاؤ۔ فوراً چلے جاؤ یہاں سے ورنہ میں تم سب کو گولیاں مار دوں گا۔" راڈرک نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام میلسیا ہے راڈرک اور میں ٹاپ گینگ کی چیف ہوں۔ میرے سامنے تم جیسے گیدڑ ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ دوسرے ہی لمحے راڈرک کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر سائیڈ پر آ گرا۔ جولیا کا بازو اچانک گھوما تھا۔ اسی لمحے تنویر نے آگے بڑھ کر لات چلائی اور جھٹکا کھا کر اٹھتا ہوا راڈرک ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا اور ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ جولیا کا ہاتھ پڑتے ہی اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا۔

"کیپٹن شکیل اس کا مشین پسٹل اٹھا کر اپنے پاس رکھ لو۔ کام آئے گا اور تنویر تم اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور رسی سے باندھ دو"...... جولیا نے پہلے کیپٹن شکیل سے اور پھر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر ایک ساتھ آگے بڑھے اور کیپٹن شکیل نے راڈرک کا مشین پسٹل اٹھایا اور اسے اپنے جیب میں ڈال لیا جبکہ

تنویر نے آگے بڑھ کر راڈرک کو اٹھایا اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا پھر اس نے جیب سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور اس سے راڈرک کو باندھنے لگا۔ رسی کا یہ بنڈل وہ بازار سے اسی ضرورت کے پیش نظر لیتا آیا تھا۔ اس نے راڈرک کو مضبوطی سے باندھا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"ہوش میں لاؤ اسے"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحے بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"میں بات کروں اس سے"...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کر لو۔ لیکن جلدی۔ ہمارے پاس اس پر ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا راڈرک کے سامنے آ گیا اور پھر جیسے ہی راڈرک کی آنکھیں کھلیں تنویر کا ہاتھ گھوما اور راڈرک کے چہرے پر زور دار تھپڑ پڑا اور راڈرک کا چہرہ ایک سائیڈ پر گھوم گیا لیکن پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"اس تھپڑ کا مقصد صرف تمہیں پوری طرح ہوش میں لانا تھا کیونکہ ہمارے پاس تم جیسے تھرڈ کلاس بدمعاشوں پر ضائع کرنے کا وقت نہیں ہے"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم تمہیں اس کے لئے بھگتنا پڑے گا''۔ راڈرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ ایسے نہیں مانے گا۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے جیب سے پتلی دھار والا ایک خنجر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ راڈرک کچھ کہتا اچانک تنویر کا بازو گھوما اور کمرہ راڈرک کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے اس کی دائیں آنکھ میں خنجر کی نوک اتار دی تھی۔

''ہم باہر کا خیال رکھتے ہیں۔ کوئی اندر نہ آ جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیپٹن شکیل اور صفدر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ تنویر نے اس دوران خنجر کو بڑے اطمینان سے راڈرک کے کوٹ سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ راڈرک کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا اور اس کے منہ سے چیخوں کا طوفان نکل رہا تھا۔ جولیا اطمینان سے ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے راڈرک کے آفس میں داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ یہ آفس ساؤنڈ پروف ہے۔ اندر کی آواز باہر نہ جا سکتی تھی اور باہر کی آواز اندر نہ آ سکتی تھی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل احتیاطاً باہر گئے تھے کیونکہ راڈرک کلب کا منیجر تھا جس سے کسی بھی وقت کوئی بھی ملنے اچانک اندر آ سکتا تھا۔

''اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی۔ اس پر بھی تم نہ مانے تو پھر تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں بھی توڑ دی جائیں گی اور تم جب بے حس و حرکت حالت میں کلب کے سامنے فٹ پاتھ پر پڑے ہو گے تب میں دیکھوں گی کہ تمہارے وارث تمہارے بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہیں''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت تت۔ تم۔ تم کون ہو اس قدر ظالم اور سفاک عورت میں نے پہلے نہیں دیکھی۔ تمہاری طرح تمہارا ساتھی بھی بے رحم اور درندہ صفت ہے۔ آخر کون ہو تم''...... راڈرک نے ہکلا کر اور رک رک کر کہا۔

''کروک میں اب صرف تین تک گنوں گی اگر تین گننے تک راڈرک نے مطلوبہ جواب نہ دیا تو دوسری آنکھ بھی نکال دینا''۔ جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔

''اوہ اوہ۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں اس حالت میں مرنا نہیں چاہتا رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ''...... یکلخت راڈرک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ رک جاتے ہیں لیکن یہ سن لو کہ ہمیں صرف سچ سننا ہے ورنہ تمہاری حالت اس سے بھی بری کر دی جائے گی''۔

جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی کسی ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے بارے میں نہیں جانتا لیکن میں ایک اور لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہوں جس کا کوڈ نام آر ٹی لیبارٹری ہے میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ لیبارٹری کے ساتھ ایک میزائل فیکٹری بھی ہے جو اس لیبارٹری کا ہی حصہ ہے۔ میں نے وہاں میزائل بنتے دیکھے تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہی ریڈ ٹاپ لیبارٹری ہو۔اس کی سپلائی براہ راست میرے پاس ہے کیونکہ اس لیبارٹری میں ایک خاص برانڈ کی شراب پہنچائی جاتی ہے۔ بلیو لیبل برانڈ کی شراب جو اس شہر میں سوائے میرے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ ایکریمیا کی انتہائی مہنگی اور مخصوص شراب ہے جس کا اس شہر کا ٹھیکہ میں نے لے رکھا ہے۔ اس لیبارٹری کے افراد یہی شراب استعمال کرتے ہیں اور چونکہ یہ خصوصی شراب ہے اس لئے میں خود اسے اپنی نگرانی میں وہاں پہنچاتا ہوں۔ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج میرا کزن ہے۔ اسی نے مجھے یہ ٹھیکہ دلایا تھا۔ میں ایک بار اس سے ملنے گیا تھا۔ وہ مجھے لیبارٹری کے اندر بھی لے گیا تھا اور لیبارٹری میں موجود افراد سے میرا تعارف بھی کرایا تھا۔ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ڈی مورگن ہے میری اس سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر ڈی مورگن مجھ سے پرتپاک انداز میں ملا تھا لیکن بعد میں اس نے میرے کزن کی سرزنش کی تھی کہ وہ غیر متعلقہ آدمی کو لیبارٹری میں کیوں لایا تھا۔

اس کی نوکری خطرے میں پڑ گئی تھی لیکن اس نے کسی نہ کسی طرح سے ڈاکٹر ڈی مورگن کو سنبھال لیا تھا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ دوبارہ وہ کسی کو لیبارٹری میں نہ لائے گا۔ اس لئے میں باہر سے ہی شراب کی بوتلیں اپنے کزن کے حوالے کرتا ہوں اور پھر واپس آ جاتا ہوں۔ میں ایک ماہ کا کوٹہ وہاں پہنچاتا ہوں اور بس"۔ راڈرک نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کزن کا نام کیا ہے جو وہاں کا سیکورٹی انچارج ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میلڈن۔ اس کا نام میلڈن ہے"...... راڈرک نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سارے علاقے سے واقف ہو اور آسانی سے وہاں جا سکتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں وہ انتہائی سخت ممنوعہ علاقہ ہے۔ مجھے بھی وہاں ایک بند ویگن میں لے جایا جاتا ہے"...... راڈرک نے جواب دیا۔

"ابھی تم کہہ رہے تھے کہ تم شراب کا کوٹہ اپنی نگرانی میں وہاں پہنچاتے ہو اور اب بات بدل رہے ہو"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی کچھ نہیں جانتا"۔ راڈرک نے کہا۔

"کروک میں دوبارہ تین تک گنتی شروع کر رہی ہوں تیار ہو جاؤ"......جولیا نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا۔

''لیس مادام''...... تنویر نے بھی سرد مہرانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔

''رک جاؤ۔ مجھے جو کچھ معلوم ہے بتا دیتا ہوں''...... راڈرک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف گنتی بند کر دی بلکہ ہاتھ اٹھا کر اس نے تنویر کو بھی روک دیا۔

''دیکھو راڈرک۔ میں تمہیں آخری موقع فراہم کر رہی ہوں بہتر ہو گا اس موقع کا فائدہ اٹھاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''مم مم۔ میں نے تمہیں سچ بتایا ہے کہ میں وہاں جاتا ہوں لیکن لیبارٹری سے میرا کزن مجھے فون پر آرڈر دیتا ہے اور پھر وہ ایک بند باڈی کی ویگن بھیجتے ہیں جس میں بوتلیں لادی جاتی ہیں۔ میں بند باڈی کی ویگن میں ڈرائیور کے ساتھ جاتا ہوں اور بوتلیں وہاں پہنچا کر اسی بند باڈی کی ویگن میں واپس آ جاتا ہوں۔ بند باڈی کی ویگن میں گو کہ مجھے کچھ نظر نہیں آتا لیکن میں پیدا یہیں ہوا ہوں اور سڈگان اور اس کے گرد نواح کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جو میں نے نہ دیکھ رکھا ہو۔ بند باڈی کی ویگن ایک طویل سرنگ سے بھی گزرتی ہے۔ سرنگ سے گزرتے ہوئے آوازوں میں لامحالہ فرق پڑ جاتا ہے اور اندر بیٹھے ہونے کے باوجود مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ گاڑی سرنگ سے گزر رہی ہے پھر گاڑی کا انداز بتا دیتا تھا کہ وہ پہاڑی علاقے میں دوڑ رہی ہے کیونکہ کبھی اس کا رخ اونچائی کی طرف ہو جاتا اور کبھی ڈھلوان کی طرف۔ اس طرح مجھے

معلوم ہو گیا کہ مجھے سڈگان کے شمال مشرق میں تقریباً ساٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک خشک ویران پہاڑی علاقہ براسکن میں لے جایا جاتا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ طویل سرنگ صرف براسکن کے علاقے ہی میں ہے اور اب گزشتہ کئی سالوں سے اس پورے علاقے کو مسلح افراد نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے جن کا تعلق یقیناً ملٹری فورس سے ہے اور وہاں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔ اسے انتہائی سختی سے ممنوعہ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ سرنگ سے نکل کر ویگن تقریباً پانچ کلو میٹر دور جا کر رک جاتی ہے اور پھر اس طرح کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے جیسے کوئی بھاری چٹان اپنی جگہ سے ہٹائی گئی ہو اور مجھے نیچے اتارا جاتا ہے۔ یہ جگہ انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی سرنگ نما راہداری ہے اس راہداری سے گزار کر مجھے ایک بڑے کمرے میں لے جایا جاتا ہے جو میرے کزن میلڈن کا آفس ہے۔ مجھے وہاں بٹھایا جاتا ہے اور پھر ویگن سے ساری بوتلیں اتار لی جاتی ہیں۔ کچھ دیر میلڈن میرے ساتھ رہتا ہے پھر جب اسے بتایا جاتا ہے کہ ویگن ان لوڈ کر لی گئی ہے تو وہ مجھے اپنے ساتھ واپس اسی سرنگ نما راہداری میں لاتا ہے اور پھر اسی بند باڈی ویگن میں بٹھا دیتا ہے اور پھر وہ بند باڈی والی ویگن مجھے واپس چھوڑ جاتی ہے۔ ایک روز میں نے اس سے ضد کی تو وہ مجھے لیبارٹری کے اندر لے گیا۔ اسے پتہ چلا تھا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن لیبارٹری میں نہیں ہے اس لئے اس نے مجھے ساتھ لے جانے میں

کوئی جھجک نہیں دکھائی تھی لیکن یہ اس کی اور میری بدقسمتی تھی کہ ہم لیبارٹری میں گھوم رہے تھے تو ڈاکٹر ڈی مورگن وہاں پہنچ گیا۔ بظاہر ڈاکٹر ڈی مورگن مجھ سے اچھے انداز میں ملا تھا لیکن بعد میں جو کچھ ہوا میں تمہیں بتا چکا ہوں''...... راڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جولیا اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی اس بار جولیا نے صاف محسوس کیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ ہی کہہ رہا ہے۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری باتوں پر یقین کر لیتی ہوں۔ اب تم مجھے اس ڈاکٹر ڈی مورگن کا حلیہ بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو راڈرک اسے ڈاکٹر ڈی مورگن کا حلیہ بتانے لگا۔

''اور کوئی اہم بات تمہارے ذہن میں موجود ہے تو بتا دو''۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے''...... راڈرک نے کہا تو جولیا سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''میلڈن کا حلیہ بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو راڈرک نے اسے اپنے کزن میلڈن کا بھی حلیہ بتا دیا۔

''اس سے تم فون پر بات کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ مجھ سے صرف فون پر بات کرتا ہے۔ لوکل نمبر پر سیل فون کا استعمال کبھی نہیں کرتا''...... راڈرک نے کہا۔

''کس نمبر سے کال کرتا ہے وہ''...... جولیا نے پوچھا تو راڈرک

نے اسے میلڈن کا نمبر بھی بتا دیا۔

''ایک بار پھر پوچھ رہی ہوں کوئی اور بات جانتے ہو تو بتا دو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھے جو کچھ بھی معلوم تھا وہ میں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس کے علاوہ میں اور کچھ بھی نہیں جانتا''...... راڈرک نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ راڈرک اس بار بھی سچ بول رہا تھا جس کے تاثرات اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔

''اوکے راڈرک۔ تم نے ہم سے مکمل تعاون کیا ہے اور چونکہ سچ بتایا ہے اس لئے اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ اب تمہاری موت آسان کر دی جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''مم مم۔ موت۔ کیا۔ کیا مطلب''...... راڈرک نے چیخ کر کہا۔ اسی لمحے جولیا نے تنویر کو ہاتھ کا مخصوص اشارہ کیا تو تنویر نے پلک جھپکنے میں ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر راڈرک کے سینے میں اتار دیا۔ راڈرک کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ بندھا ہونے کے باوجود مچھلی کی طرح تڑپنے لگا لیکن دل میں گھس جانے والے خنجر نے اسے زیادہ تڑپنے کی مہلت نہ دی اور وہ چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا تو تنویر نے اس کے سینے میں گھسا ہوا خنجر نکال کر اطمینان سے اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اس نے خنجر واپس اپنے کوٹ کے اندر بنی ہوئی مخصوص جیب میں ڈال لیا۔ جولیا اس دوران خاموش کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

''آ ؤ چلو''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے سے نکل کر انہوں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لیا اور کلب سے نکل آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کی پارکنگ سے دوسری کار چوری کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ان کی کار تیزی سے اس رہائش گاہ کی طرف اُڑی جا رہی تھی جو انہوں نے سٹیٹ ڈیلر سے حاصل کی تھی۔

''کار ہم راستے میں چھوڑ دیں گے اور رہائش گاہ ٹیکسی میں ہی جائیں گے''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اس راڈرک نے کام کی کوئی بات بتائی''...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے پوچھا اور جولیا نے اسے وہ ساری تفصیل بتا دی جو راڈرک نے بتائی تھی۔

''ویری گڈ۔ علاقہ تو مارک ہو گیا۔ اب اس علاقے پر کام ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب کی شراب کی سپلائی والی ٹپ خاصی کامیاب رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ ٹپ کامیاب نہیں رہے گی لیکن واقعی یہ بہت فائدہ مند رہی ہے''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیکسی ایک جدید ریسٹورنٹ کے باہر رکی تو عمران ٹیکسی سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں ریسٹورنٹ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک باوردی دربان بڑے اکڑے ہوئے انداز میں کھڑا تھا۔ اس نے سیل فون پر کاسٹرو سے بات کی تھی اور کاسٹرو نے اسے اسی ریسٹورنٹ کا پتہ بتایا تھا کہ وہ اس ریسٹورنٹ میں آ جائے وہ اس سے ملنے وہیں پہنچ جائے گا چنانچہ عمران ٹیکسی کے ذریعے یہاں پہنچا تھا۔ ریسٹورنٹ کے ہال میں داخل ہوتے ہی اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں اور پھر وہ ایک کونے میں موجود ایک نوجوان لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑا اور اس کی نظریں اس لڑکی پر جم گئیں جو اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کافی پینے میں مصروف تھی۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا میں مس سارتھا کی خدمت عالیہ میں سلام پیش کر سکتا

ہوں''...... عمران نے قریب جا کر اصلی آواز میں کہا تو لڑکی بری طرح اچھلی اور پھر سائیڈ پر کھڑے عمران کو دیکھتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو عمران صاحب کی ہے۔ کیا آپ واقعی عمران صاحب ہیں''...... لڑکی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میرے ماں باپ نے تو میرا یہی نام رکھا تھا لیکن نجانے کیوں سب جاننے والے مجھے احمق اعظم کہتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو لڑکی کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

''اوہ اوہ۔ تو آپ عمران صاحب ہی ہیں لیکن آپ یہاں۔ اس طرح اچانک۔ آپ نے اپنی آمد کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا اور اگر آپ آ ہی گئے تھے تو پھر آپ سیدھے میرے پیلس میں کیوں نہیں آئے۔ آپ میرے آکسفورڈ کے زمانے کے دوست ہیں اور ڈیڈی بھی آپ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ آپ جب بھی سڈگان آئیں تو سیدھے پیلس میں آیا کریں۔ ڈیڈی کو پتہ چلا کہ آپ یہاں ہیں اور ان سے ملنے نہیں آئے تو وہ آپ سے کتنے ناراض ہوں گے۔ پتہ ہے اس بات کا آپ کو''۔ لڑکی کی زبان نان اسٹاپ چل پڑی۔

''ارے ارے۔ لوگ تو کہتے ہیں کہ نان اسٹاپ زبان چلانے میں صرف میں ہی ماہر ہوں لیکن تم تو مجھ سے بھی دو بلکہ چار قدم

آگے معلوم ہوتی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری سوری عمران صاحب۔ اصل میں مجھے آپ کو اچانک دیکھ کر شدید حیرت ہو رہی ہے اس لئے نان اسٹاپ بولتی چلی گئی''...... لڑکی نے جھینپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب اسی طرح کھڑے کھڑے ہی باتیں کرو گی یا بیٹھو گی اور مجھے بھی بیٹھنے کے لئے کہو گی۔ کھڑے کھڑے میری بے چاری ٹانگیں بھی سوکھ رہی ہیں بلکہ سوکھ کر خشک ہو گئی ہیں اور باقاعدہ بیساکھیاں بن گئی ہیں۔ انکل جوزف بیساکھیوں کے سہارے چلتے ہیں ایسا نہ ہو کہ جب میں ان کے پاس جاؤں تو وہ اپنی بیساکھیاں چھوڑ کر میری ٹانگوں کی جدید بیساکھیاں استعمال کرنا شروع کر دیں''...... عمران نے کہا تو سارتھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''سوری۔ بیٹھیں''...... سارتھا نے کہا۔

''یہ بیٹھنے کے لئے مجھے کہہ رہی ہو یا سوری کو کیونکہ میرا نام سوری نہیں۔ عمران ہے۔ علی عمران''...... عمران نے کہا تو سارتھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''میں آپ سے کہہ رہی ہوں عمران صاحب''...... سارتھا نے کہا تو عمران سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سارتھا اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔

''اوہ شاید میں گونگا ہو گیا ہوں اس لئے میں نے سنا نہیں۔ کیا کہہ رہی تھی تم مجھ سے''...... عمران نے کہا تو سارتھا ہنس پڑی۔

"میں نے آپ کو بیٹھنے کے لئے کہا تھا اور گونگا وہ ہوتا ہے جو بول نہیں سکتا۔ اگر آپ نے میری بات نہیں سنی تھی تو آپ کو کہنا چاہئے تھا کہ میں بہرہ ہو گیا ہوں"...... سارتھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں بہرہ نہیں ہوا ہوں۔ تم میرے سامنے بیٹھی ہو اور وہ بھی زرق برق اور شاہانہ لباس میں۔ تمہارے سامنے کافی کا مگ ہے جسے تم آدھے سے زیادہ خالی کر چکے ہو۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میری بینائی خراب نہیں ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو سارتھا ایک بار پھر ہنس دی۔

"اچھا چھوڑیں۔ یہ بتائیں کہ آپ کب آئے ہیں"...... سارتھا نے پوچھا۔

"اس دنیا میں آئے تو مجھے زمانہ بیت چکا۔ اب اس دوران کیا کیا بیتا ہے یہ بتانے کے لئے مجھے تمہیں اپنی پوری داستان غم سنانی پڑے گی لیکن میری یادداشت کی بیٹری ڈاؤن ہو چکی ہے اس لئے پیدا ہونے کے بعد میرے ساتھ کیا کیا ہوا تھا میں کیسے جوان ہوا اور مجھ پر کیا کیا بیتی اس کے لئے مجھے اپنے گھٹنوں پر بہت زیادہ دباؤ ڈالنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"گھٹنوں پر نہیں دماغ پر"...... سارتھا نے تصحیح کی۔

"چلو دماغ پر ہی سہی بوجھ تو ڈالنا ہی پڑے گا اور میں ابھی تک اپنے باورچی سلیمان کا بوجھ ہی نہیں سنبھال پا رہا تو تم سے شادی کر کے تمہارا بوجھ کیسے سنبھالوں گا"...... عمران نے کہا تو سارتھا نے

بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ عمران کو پسند کرتی تھی لیکن وہ عمران کے بارے میں جانتی تھی کہ عمران کو صرف جذبات سے کھیلنا آتا ہے۔ کسی لڑکی کے لئے بلکہ اس کے لئے بھی عمران کے دل میں ایسا کچھ نہ تھا کہ وہ اس کے لئے سنجیدہ ہوتی اس لئے آکسفورڈ چھوڑتے ہی اس نے عمران کو دل سے نکال دیا تھا اور اس کے بعد عمران کے ساتھ وہ محض ایک فرینڈ کی حیثیت سے ہی ملتی تھی۔

"میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ آپ یہاں سڈگان میں کب آئے ہیں"...... سارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سمجھ لو کہ ابھی ابھی آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"خیر ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ آپ ابھی ابھی آئے ہوں اور یہ میک اپ کیوں۔ آپ تو یہاں عموماً اپنے اصل روپ میں آتے ہیں"...... سارتھا نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ شاید تمہیں میرا اصل روپ پسند نہ ہو اس لئے میں روپ بدل کر اور پہلے سے زیادہ ہینڈسم بن کر آیا ہوں کہ شاید تم مجھے اس چہرے میں پسند کر لو"...... عمران نے کہا تو سارتھا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"رہنے دیں۔ میں آپ کی باتوں میں آنے والی نہیں ہوں۔ مجھے آپ کی ساری عادتوں کا پتہ ہے"...... سارتھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں چکر دینے کا

کوئی اسکوپ نہیں ہے''...... عمران نے سرد آہ بھر کر کہا تو سارتھا ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

''اچھا باتیں بعد میں ہوتی رہیں گے یہ بتائیں کہ آپ کے لئے کیا منگواؤں۔ میں نے ابھی ابھی لنچ کیا ہے اور کافی بھی آدھی پی چکی ہوں۔ اگر آپ تھوڑی دیر پہلے آ جاتے تو ہم ساتھ ہی لنچ کر لیتے''...... سارتھا نے کہا۔

''میں بھی یہاں لنچ کے لئے ہی آیا تھا لیکن تم نے پہلے ہی کر لیا ہے اس لئے اکیلے لنچ کرنے میں کوئی لطف نہیں آئے گا۔ تمہارے مگ میں آدھی کافی ابھی باقی ہے۔ میرے لئے بھی کافی منگوا لو۔ میں آدھی گرا دوں گا اور آدھی تمہارے ساتھ پی لوں گا''...... عمران نے کہا تو سارتھا پھر سے ہنسنے لگی۔

''اگر آپ نے لنچ کرنا ہے تو میں کرا دیتی ہوں۔ اس میں کون سی بڑی بات ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''نہیں۔ میرا لنچ کا موڈ نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو سارتھا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے ویٹر کو بلانے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

''ایک منٹ رکو۔ مت بلاؤ کسی ویٹر کو''...... اچانک عمران نے کہا تو سارتھا ویٹر کو بلاتے بلاتے رک گئی۔

''کیوں کیا ہوا''...... سارتھا نے حیران ہو کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ خالی پیٹ چائے اور

کافی نہیں پینی چاہئے۔ اس لئے اب میرا کافی پینے کا بھی موڈ نہیں ہے۔ تم اپنی کافی ختم کرو اور پھر آؤ اس ہال کی بجائے باہر لان میں بیٹھتے ہیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سارتھا نے ایک طویل سانس لیا اور کافی کے گھونٹ بھر کر اس نے مگ رکھا اور ہینڈ بیگ سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر مگ کے نیچے رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی اٹھا اور پھر وہ دونوں خراماں خراماں قدم اٹھاتے ہوئے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے خوبصورت لان کے ایک کونے میں موجود تھے۔

''اب بتائیں آپ یہاں کیسے آئے ہیں اور کیا آپ جانتے تھے کہ میں یہاں موجود ہوں''...... سارتھا نے بیٹھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''میں ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں۔ یہاں میں اپنے ایک دوست سے ملنے آیا تھا تو تم مجھے دکھائی دے گئی۔ ویسے مجھے دوست سے ملنے کے بعد انکل جوزف اور تم سے رابطہ کرنا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس میں تم میری کچھ معاونت کر سکو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو سارتھا چونک پڑی۔

''کیسا کام اور کیسی معاونت''...... سارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ایکریمیا کی جس ایجنسی سے متعلق ہو اس ایجنسی کی ذمہ داری سائنسی لیبارٹریوں اور سائنس دانوں کی سرگرمیوں کی چھان بین ہے“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ میں یہی کام کرتی ہوں“...... سارتھا نے جواب دیا۔

”پھر تو تم لیبارٹریوں میں کام کرنے والے سائنس دانوں کے بارے میں بھی جانتی ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”ہاں جانتی ہوں لیکن اتنا نہیں۔ چند ایک سے علیک سلیک ہو جاتی ہے اور بس“...... سارتھا نے جواب دیا۔

”جن سے علیک سلیک ہے کیا ان میں کوئی ڈاکٹر ڈی مورگن بھی ہے اگر اس کے بارے میں جانتی ہو تو مجھے بتاؤ کہ وہ اس وقت سڈگان کی کس لیبارٹری میں کام کر رہا ہے“...... عمران نے کہا تو سارتھا چونک پڑی۔

”کیوں ڈاکٹر ڈی مورگن میں تمہیں یا پاکیشیا کو کیا دلچسپی ہو گئی ہے“...... سارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایک سائنسی پرابلم پاکیشیا کے سائنس دانوں کو درپیش ہے اور یہ پرابلم صرف ڈاکٹر ڈی مورگن ہی حل کر سکتا ہے کیونکہ وہ جدید میزائلوں پر پوری دنیا میں اتھارٹی کا درجہ رکھتا ہے لیکن ڈاکٹر ڈی مورگن گزشتہ کئی سالوں سے غائب ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ بڑی مشکل سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ سڈگان کی کسی خفیہ لیبارٹری کا انچارج ہے اس لئے مجھے یہاں آنا

پڑا۔ اب چونکہ یہ لیبارٹری خفیہ ہے اس لئے ظاہر ہے ایکریمی حکومت تو اس بارے میں کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ چنانچہ میں نے بہت سوچ بچار کے بعد تمہارا انتخاب کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسی باصلاحیت ایجنٹ کو اس بارے میں لامحالہ معلوم ہو گا۔ اسی لئے میں تم سے ملنے کا سوچ رہا تھا اور یہ اتفاق ہے کہ میری تم سے یہاں ملاقات ہو گئی حالانکہ میں نہیں جانتا تھا کہ تم یہاں موجود ہو“...... عمران نے کہا۔

”چلیں آپ کی یہ بات تو میں مان لیتی ہوں کہ یہاں آپ کی مجھ سے ملاقات اتفاقیہ ہے لیکن آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ میں ان دنوں سڈگان میں ہوں گریٹ لینڈ میں نہیں۔ جبکہ میری اور آپ آخری ملاقات کئی سال پہلے گریٹ لینڈ میں ہی ہوئی تھی“۔ سارتھا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”تمہاری ایجنسی میں تمہارے علاوہ اور بھی میرے کرم فرما موجود ہیں۔ میں نے ان سے اتنا معلوم کیا تھا کہ سڈگان میں تمہاری ایجنسی کا کون انچارج ہے اور انہوں نے تمہارا نام بتا دیا اور پھر میرے اصرار پر ازراہ کرم مجھے تمہارا فون نمبر بھی بتا دیا گیا لیکن مجھے تم سے فون پر بات کرنے کی نوبت ہی نہ آئی اور تم اتفاقاً یہیں مل گئی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تم واقعی شیطان ہو۔ تم جس کو تلاش کرنا چاہو اس انسان کو

پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالتے ہو''...... سارتھا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب بتاؤ۔ تم مجھے ڈاکٹر ڈی مورگن کے بارے میں کچھ بتا رہی ہو یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں کسی ڈاکٹر ڈی مورگن کے بارے میں نہیں جانتی''۔ سارتھا نے کہا۔

''اگر تم نہیں بتانا چاہتی سارتھا تو نہ بتاؤ لیکن کم از کم میرے سامنے جھوٹ نہ بولا کرو۔ تم جیسی باصلاحیت اور نڈر ایجنٹ کے منہ سے جھوٹ اچھا نہیں لگتا''...... عمران نے کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہی سچ کہہ رہی ہوں''...... سارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو پھر سچ ہی ہو گا۔ آئی ایم سوری۔ میں نے تمہیں تکلیف دی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم ناراض ہو گئے ہو عمران حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''دیکھو سارتھا مجھے تسلیم ہے کہ تم بہت باصلاحیت ایجنٹ ہو۔ میں تمہاری ایجنسی اور تمہاری صلاحیتوں کی بے حد تعریف کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے اور یہ بات تم بھی جانتی ہو کہ مجھے جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنا آتا ہے۔ تم کہہ کچھ رہی ہو اور تمہاری آنکھیں کچھ اور ہی بیان کر رہی ہیں۔

اب تمہاری مرضی اگر تم مجھے نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں میں اس کے لئے تمہیں مجبور نہیں کروں گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم تو ناراض ہو رہے ہو''...... سارتھا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کو ناراض نہ کرنا چاہتی ہو تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب تم جھوٹ کو سچ بنا کر مجھے یقین دلانے کی کوشش کرو گی تو میں نے ناراض ہی ہونا ہے اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں اور مجھے اس بات پر ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میری آکسفورڈ فیلو، میری فرینڈ اور خاص طور پر انکل جوزف کی بیٹی مجھ سے بھی جھوٹ بولتی ہے''...... عمران نے کہا تو سارتھا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم سے کچھ چھپانا ناممکن ہے۔ ٹھیک ہے میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ ڈاکٹر ڈی مورگن سڈگان کی ایک ٹاپ سیکرٹ دفاعی لیبارٹری جسے آر ٹی لیبارٹری کہا جاتا ہے کا انچارج ہے اور یہ آر ٹی لیبارٹری سڈگان کے شمال مشرق میں ایک پہاڑی علاقے براسکن میں زیر زمین واقع ہے اور اس پورے علاقے کو ممنوع علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اور وہاں ہر طرف فوج کا کنٹرول ہے اور باقاعدہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ وہاں ایسے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں کہ ایکریمیا کے جاسوسی مصنوعی

سیارے بھی اس لیبارٹری کی موجودگی کا وہاں پتہ نہیں چلا سکے اس لئے میں چاہوں بھی تو تمہیں ان سے نہیں ملا سکتی۔ اب تم میری بات کا یقین کرو یا نہ کرو"...... سارتھا نے کہا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا یہ سب کچھ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اسے تم ایک اتفاق ہی کہہ سکتے ہو۔ میرے متعلق تم جانتے ہو کہ میں اعلیٰ فوجی آفیسرز کے ساتھ بہت گہرے تعلقات رکھتی ہوں اس طرح مجھے اپنے مقاصد کے حصول میں کافی آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی ایک افسر سے میرے گہرے تعلقات ہیں اور یہ افسر براسکن کے علاقے میں تعینات تھا اور پھر میں نے اپنے مخصوص حربے کے تحت جب اس علاقے کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کیں تو اس نے وہ سب کچھ بتایا جو میں نے ابھی تمہیں بتایا ہے"...... سارتھا نے جواب دیا۔

"یہ بات کہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ جاسوسی سیارے بھی معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ تمہارا اندازہ ہے یا یہ بات بھی اس آفیسر نے بتائی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا کہ آج کل تو کسی لیبارٹری کو خفیہ رکھنا حماقت ہے کیونکہ جاسوسی سیارے پاتال میں بنی ہوئی لیبارٹریوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیتے ہیں تو اس نے بتایا کہ وہاں ایسے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں کہ جاسوسی

سیارے بھی اس لیبارٹری کا کھوج نہیں لگا سکتے"...... سارتھا نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس افسر کا اور تمہاری اس سے کہاں اور کیسے ملاقات ہوئی"...... عمران نے پوچھا تو سارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ اس کے عہدے سے اندازہ لگا سکوں کہ کیا واقعی اسے یہ بات معلوم بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہ خاصی اہم بات ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ براسکن کا سیکورٹی انچارج ڈی کارٹر ہے۔ انتہائی تیز اور خرانٹ آدمی ہے۔ یہ میرا ہی کام تھا کہ میں نے اس سے یہ سب کچھ اگلوا لیا ورنہ اس ٹائپ کے آفیسر تو ہوا کا رخ پہچان لیتے ہیں"...... سارتھا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ کیا یہ ڈی کارٹر اب بھی وہاں تعینات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ گزشتہ ہفتے اس کا کسی اور چھاؤنی میں تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ جنرل ہڈسن آیا ہے۔ ابھی اس سے ملاقات نہیں ہو سکی اور سچی بات تو یہ ہے کہ جب ایجنسی نے اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی تو میں نے بھی دلچسپی چھوڑ دی ہے"...... سارتھا نے

سنجیدگی سے کہا۔

''تب تو وہاں کا فون نمبر تمہیں معلوم ہو گا''...... عمران نے پوچھا اور سارتھا نے نہ صرف اثبات میں سر ہلا دیا بلکہ ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

''او کے سارتھا۔ بے حد شکریہ۔ اب مجھے اجازت دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سارتھا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی پارکنگ کی طرف بڑھ گئے جہاں ان کی کاریں موجود تھیں۔

''تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو''...... سارتھا نے پوچھا۔

''ایک سستا سا ہوٹل ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ بالکل اکیلا ہوں نہ کوئی ہم نوا ہے اور نہ کوئی غمخوار''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارتھا پہلے بے اختیار چونک پڑی اور پھر ہنس دی۔

''تم جیسے آدمی اکیلے ہی رہتے ہیں۔ تم کسی کو بخشتے بھی تو نہیں''...... سارتھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں ابھی تک اپنے آپ کو نہیں بخشوا سکا تو پھر سوچو کہ بھلا میں دوسروں کو کیسے بخش سکتا ہوں چاہے کوئی مجھے کتنی ہی کیوں نہ بخشش دے دے''...... عمران نے جواب دیا اور سارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم ڈاکٹر ڈی مورگن سے کیسے رابطہ کرو گے۔ کیا جنرل ہڈسن کے ذریعے''...... سارتھا نے پارکنگ کے قریب پہنچ کر کہا۔

''سچ پوچھو تو مجھے ذاتی طور پر اس سے رابطے کی ضرورت نہیں ہے میں تو صرف اپنے ملک کے سائنسدانوں کو اطلاع دوں گا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن کہاں موجود ہے پھر وہ خود ہی اس سے رابطہ کر لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کس طرح جب ڈاکٹر ڈی مورگن سامنے ہی نہیں آ رہا تو وہ بھلا اس سے کیسے رابطہ کریں گے''...... سارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اچانک بڑے کام کی چیز ہے۔ جس طرح تم مجھے اچانک ملی ہو ممکن ہے ان کا بھی اچانک کام ہو جائے''...... عمران نے کہا تو سارتھا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم پاکیشیائی واقعی رابطے کرنے میں ماہر ہو لیکن بس رابطے تک ہی محدود رہتے ہو آگے نہیں بڑھتے''...... سارتھا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت پارکنگ میں داخل ہو چکے تھے۔

''پاکیشیائیوں کو خطرہ رہتا ہے کہ آگے بڑھنے کے بعد واپسی کے سارے راستے ہی بند ہو جاتے ہیں اس لئے ایسے معاملے میں خود کو بھی بخشوانا چاہئے اور دوسروں کو بھی بخش دینا چاہئے۔ اسی میں سب کی بھلائی ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دور کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا جبکہ سارتھا ہنستی ہوئی دوسری طرف اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا ڈگلس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ ہاتھ میں بال پوائنٹ پکڑے اسے پڑھنے اور ساتھ ساتھ مخصوص حصوں کو انڈر لائن کرنے میں مصروف تھا۔ گھنٹی بجتے ہی اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پال آپ سے بات کرنا چاہتا ہے باس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پال۔ کون پال''...... ڈگلس نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میک پال باس''......نسوانی آواز نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا ٹھیک ہے بات کراؤ''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں میک پال بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک قدرے بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

''یس کیا بات ہے کیوں براہ راست کال کی ہے''...... ڈگلس کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

''ایک اہم اطلاع ہے باس۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے ریڈ سیکشن کی چیف سارتھا سے ایک ریسٹورنٹ میں ملاقات کی ہے۔ اتفاق سے میں بھی اسی ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے پہنچا ہوا تھا۔ میری موجودگی میں سارتھا بھی وہاں لنچ کرنے کے لئے آئی تھی اور پھر وہ لنچ کر کے کافی پی رہی تھی کہ ایک مقامی آدمی اس کے پاس آ گیا۔ جس نے اس سے ایسے لہجے میں بات کی کہ وہ بری طرح سے چونک پڑی۔ میں سارتھا کے قریب والی میز پر بیٹھا تھا اس لئے میں ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر لان میں چلے گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے باہر آیا لیکن باوجود کوشش کے میں ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہیں سن سکا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بات چیت اسپارگن کے مفادات کے خلاف ہی ہو رہی تھی اور سارتھا، عمران سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی''...... میک پال نے کہا۔

''جب تم ان کے درمیان ہونے والی بات چیت ہی نہیں سن سکے تو پھر مجھے اس طرح ڈائریکٹ کال کرنے کا فائدہ۔ ملاقاتیں تو ہوتی رہتی ہیں''...... ڈگلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ میرا مقصد آپ کو ڈسٹرب کرنا نہ تھا۔ عمران کے بارے میں آپ کی ہی ہدایات ہیں کہ وہ جہاں نظر آئے اس کے بارے میں آپ کو رپورٹ دی جائے"...... میک پال نے کہا۔

"اگر بات چیت کا علم ہو جاتا تو زیادہ بہتر تھا"...... ڈگلس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ کام مارٹن آسانی سے کر سکتا ہے باس۔ وہ اس سارتھا کا بڑا گہرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہے کہ سارتھا جیسی لڑکیاں اس کے لئے جان دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہیں"...... میک پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات تم نے بڑے کام کی بتائی ہے۔ تھینک یو میک پال"...... ڈگلس نے کہا۔

"تھینک یو باس"...... میک پال نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو ڈگلس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"مارٹن جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ اور اس کے بعد رابرٹ سے بات کراؤ"...... ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈگلس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈگلس نے کہا۔

"مارٹن لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... ڈگلس نے کہا۔

"ہیلو باس میں مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن۔ ریڈ سیکشن کی انچارج سارتھا کو جانتے ہو"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس باس"...... مارٹن نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ باس اچانک سارتھا کے بارے میں کیوں پوچھ رہا ہے۔

"پاکیشائی ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں اسپارگن کے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچا ہوا ہے اور اس نے شاید خصوصی طور پر اس سلسلے میں سارتھا سے ملاقات کی ہے۔ ہمارے ساتھی کوشش کے باوجود ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہیں سن سکے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے درمیان کیا بات ہوئی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ سارتھا جیسی تیز طرار ایجنٹ تم سے غلط بیانی نہ کر دے"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ سارتھا مجھ سے غلط بیانی نہیں کر سکتی۔ میں اس سے ساری باتیں اگلوا لوں گا اور پھر کال کر کے

آپ کو مطلع کر دوں گا''...... دوسری طرف سے مارٹن نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

''او کے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ معلومات حاصل کرو اور مجھے رپورٹ دو''...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... ڈگلس نے کہا۔

''رابرٹ بول رہا ہوں باس''...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''رابرٹ۔ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیوں''...... ڈگلس نے سرد لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی سیکرٹری کی کال آ گئی۔ عمران تو ابھی تک ہوٹل سن شائن میں ہی ہے اس نے ایک ریسٹورنٹ میں جا کر ریڈ سیکشن کی انچارج سارتھا سے ملاقات کی ہے۔ ان کی یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ نہ تھی۔ سارتھا اس ریسٹورنٹ میں پہلے سے موجود تھی۔ عمران وہاں ایکریمی میک اپ میں پہنچا تو خود ہی سارتھا کے پاس چلا گیا۔ ملاقات کے دوران ہونے والی بات چیت باوجود کوشش کے سنی نہیں جا سکی کیونکہ زیادہ

کوشش سے نگرانی کا راز اوپن ہو سکتا تھا۔ اس ملاقات کے بعد عمران واپس ہوٹل آ گیا ہے لیکن عمران کے ساتھ آنے والے تین مرد اور ایک عورت اچانک پراسرار طور پر ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی اطلاع کے غائب ہوئے ہیں اور ہال اور بیرونی دروازے سے بھی نہیں گزرے۔ انہوں نے شاید ایمرجنسی سیڑھیوں والا راستہ استعمال کیا ہے۔ ان کے غائب ہونے کی اطلاع ملنے پر میں نے پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دیا ہے لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا لیکن میرے ساتھی ان کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا''...... رابرٹ نے کہا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نگرانی میں ناکام رہے ہو۔ میں تو سمجھا تھا تم یہ کام بخوبی کر لو گے''...... ڈگلس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ بات نہیں ہے باس ہم تو صرف اس لئے کھل کر کام نہیں کر سکے کہ آپ نے منع کیا ہوا ہے ورنہ تو ہم ان کے کمروں میں مشینری نصب کر دیتے اور ان کے فون چیک کرتے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے۔ تم اس معاملے کو ایزی مت لو اور ہر حال میں عمران کے ساتھیوں کو تلاش کرو''...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ممکن ہے انہیں ہماری

نگرانی کا شک پڑ گیا ہو اور وہ ہوٹل سے خفیہ طور پر نکل کر کسی دوسرے ہوٹل میں یا پھر کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں شفٹ ہو گئے ہوں۔ میرے آدمی ہوٹلوں اور ایسی تمام اسٹیٹ ایجنسیوں سے انکوائری کر رہے ہیں۔ امید ہے جلد ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا''...... رابرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کام جاری رکھو۔ انہیں ہر حال میں ملنا چاہئے اور بس''...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے وقفے کے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے کہا۔

''مارٹن لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... ڈگلس نے چونک کر کہا۔

''ہیلو باس میں مارٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... ڈگلس نے کہا۔

''باس میں نے سارتھا سے معلوم کر لیا ہے کہ عمران سے اس کی ملاقات کے دوران کیا گفتگو ہوئی ہے''...... مارٹن نے کہا تو ڈگلس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔

''اس قدر جلد یہ کیسے ہو گیا''...... ڈگلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یہ تصور نہ تھا کہ مارٹن اس قدر جلد اس بارے میں رپورٹ دے گا۔

''آپ نے چونکہ اس کی اہمیت پر زور دیا تھا اس لئے میں نے خود سارتھا کو تلاش کیا اور پھر اس سے مخصوص کلب میں ملاقات کی۔ وہ بے چاری تو میرے ساتھ ملاقات کے لئے ترستی رہتی ہے اس لئے وہ فوراً ہی آ گئی اور پھر میں نے اپنے مخصوص حربے کے تحت اسے مخصوص شراب پلا دی جس کے بعد اس نے میرے صرف ایک سوال پر خود ہی سب کچھ بتا دیا''...... مارٹن نے کہا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے میک پال کی بات یاد آ گئی تھی کہ مارٹن سارتھا سے سب کچھ اگلوا سکتا ہے۔

''باس۔ سارتھا نے بتایا ہے کہ عمران ایکریمیا کے سائنس دان ڈاکٹر ڈی مورگن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ پاکیشیائی سائنسدانوں کو کوئی ایسا سائنسی مسئلہ پیش آ گیا ہے جسے صرف ڈاکٹر ڈی مورگن ہی حل کر سکتا ہے اس لئے وہ اسے تلاش کر رہا ہے۔ سارتھا نے اسے بتا دیا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن جس خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے وہ سڈگان کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے براسکن میں واقع ہے جس پر عمران واپس چلا گیا''...... مارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اس لئے تم خصوصی بونس کے حق دار ہو گئے ہو''...... ڈگلس نے کہا۔

''بے حد شکریہ چیف۔ آپ واقعی کام کی قدر کرنے والے ہیں''...... مارٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈگلس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس نے کچھ سوچ کر میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں سے جدید ساخت کا ایک لانگ ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو ڈگلس کالنگ۔ اوور''...... ڈگلس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''لیس سپر ماسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے سپر ماسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف میں نے یہ پوچھنے کے لئے کال کیا ہے کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ڈی مورگن تو نہیں ہیں۔ اوور''...... ڈگلس نے کہا۔

''کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس کی وجہ۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے چونکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے لہجے سے ہی ڈگلس کو اندازہ ہو گیا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن ہی انچارج ہے۔

''اس لئے چیف کہ عمران ڈاکٹر ڈی مورگن اور اس کی لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے اور اس نے ریڈ

سیکشن کی انچارج سارتھا سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ڈاکٹر ڈی مورگن جس لیبارٹری کا انچارج ہے وہ براسکن کے علاقے میں واقع ہے۔ اوور''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی ریڈ ٹاپ لیبارٹری کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ڈی مورگن کے بارے میں تو سوائے چند اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے اس بات کو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا لیکن اسے کہاں سے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن ہی اس لیبارٹری کا انچارج ہے اور نہ ہی اس بات کا سارتھا کو علم ہے لیکن سارتھا نے عمران سے ملاقات کیوں کی اور اسے ڈاکٹر ڈی مورگن کے بارے میں کیوں بتایا ہے۔ اوور''...... سپر ماسٹر کے لہجے سے پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''تو پھر چیف یہ طے ہو گیا کہ وہ واقعی اسپارگن کے خلاف کام کر رہا ہے اور ہم نے خواہ مخواہ اسے ڈھیل دے رکھی ہے۔ اس کے ساتھی بھی پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں اور ان کا باوجود کوشش کے کہیں پتہ نہیں چل رہا اور سارتھا اس سے خصوصی طور پر نہیں ملی تھی۔ عمران اتفاقیہ اس سے ایک ریسٹورنٹ میں ملنے آ گیا تھا اور اس نے باتوں باتوں میں سارتھا سے یہ سب اگلوا لیا۔ اوور''...... ڈگلس نے کہا۔

''ڈگلس اسی لئے تو میں انڈر گراؤنڈ ہوا ہوں کہ میرے ذریعے

یہ شخص اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے کیونکہ اس بارے میں اعلیٰ حکام میں سے صرف میں جانتا ہوں لیکن اس کے باوجود اگر اس شخص نے یہ راز اور لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے تو پھر میرا چھپنا بھی بے کار ہے اور اس آدمی اور اس کے ساتھیوں کو ڈھیل دینا بھی غلط ہے اگرچہ یہ بات اپنی جگہ طے ہے کہ وہ براسکن کے علاقے میں نہ داخل ہو سکتے ہیں اور نہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود اب جبکہ یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں تو اب انہیں کسی صورت بھی ڈھیل نہیں دی جا سکتی۔ تم ایسا کرو کہ اب کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آ جاؤ اور انہیں جس قیمت پر بھی ممکن ہو سکے ہلاک کر دو۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''اوکے چیف۔ اب آپ بے فکر رہیں سپر کلنگ سیکشن یہ کام آسانی سے کر لے گا۔ عمران تو ابھی سامنے ہے اسے تو فوری طور پر ہلاک کیا جا سکتا ہے پھر اس کے ساتھیوں کو بھی ٹریس کر لیا جائے گا۔ اوور''...... ڈگلس نے کہا۔

''جیسے ہی وہ ہلاک ہو مجھے فوراً کال کرنا۔ اوور''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور اینڈ آل''...... ڈگلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''سارتھا کو ٹریس کرو اور جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ ابھی اور اسی وقت''...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''فلاسٹر کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈگلس بول رہا ہوں فلاسٹر سے بات کراؤ''...... ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ آن کریں سر''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو فلاسٹر بول رہا ہوں جناب''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''میرے پاس تمہارے لئے ایک کام ہے۔ معاوضہ دوگنا ہو گا ایک آدمی کو فوری طور پر فنش کرنا ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوکے۔ کون ہے وہ آدمی۔ تفصیل بتائیں''...... فلاسٹر نے چونک کر پوچھا تو ڈگلس نے اسے عمران اس کے ہوٹل کا نام اور اس کے کمرے وغیرہ کا نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ اس کا حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

''کیا یہ ایشیائی ہے''...... فلاسٹر نے کہا۔

''ہاں پاکیشیا کا رہنے والا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے اسے عام آدمی سمجھ کر اس پر حملہ نہ کرنا اور یہ سن لو کہ میں اسے ہر قیمت پر ہلاک کرانا چاہتا ہوں چاہے اس کے لئے تمہیں پورے دارالحکومت میں قتل عام کیوں نہ کرانا پڑے۔ سمجھ گئے تم''...... ڈگلس نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ فلاسٹر کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا میرا گروپ اس مشن پر کام کرے گا اور پے در پے بغیر کسی توقف کے مسلسل حملے کئے جائیں گے''...... فلاسٹر نے کہا۔

''اوکے۔ کام مکمل کر کے مجھے رپورٹ کرو''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے کہا۔

''سارتھا لائن پر موجود ہے باس''...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہیلو سارتھا بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد سارتھا کی آواز سنائی دی۔

''سارتھا یہ تم نے عمران کو ڈاکٹر ڈی مورگن اور آر ٹی لیبارٹری کا پتہ کیوں بتایا ہے''...... ڈگلس نے پوچھا۔

''میں نے اسے جان بوجھ کر یہ سب بتایا ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''جان بوجھ کر۔ کیا مطلب''...... ڈگلس نے چونک کر کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے۔ ڈاکٹر ڈی مورگن کی ہلاکت اور آر ٹی لیبارٹری کی تباہی اس کا مقصد ہے۔ وہ مجھ سے اتفاقاً ہی ملا تھا لیکن اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں اسپارگن کے لئے بھی کام کرتی ہوں۔ میں نے اس کے پوچھنے پر اسے بتا دیا تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں آئے تو تم یا پھر ہارڈ سیکشن کے افراد ان کا شکار کر سکیں۔ ورنہ وہ کہاں چھپتے ہیں ان کا کسی کو کچھ پتہ نہ چلتا۔ ٹارگٹ سامنے آنے پر وہ ہر صورت میں اس طرف جائیں گے اور تمہارا یا پھر ہارڈ سیکشن کا شکار بن جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں ان کے سامنے میں پہاڑ بن کر کھڑی ہو جاؤں گی اور انہیں ہمیشہ کے لئے دفن کر دوں گی۔ وہ اکیلا تھا میں اسے وہیں شکار بنا سکتی تھی لیکن جیسا کہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنے چار ساتھی بھی ساتھ لایا ہے تو میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ اب وہ یقیناً اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر لیبارٹری کی طرف جائے گا اور پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا پہلا موقع تمہیں ملے گا دوسرا ڈی کارٹر اور اس کے سیکشن کو اس کے باوجود وہ بچ نکلے تو پھر میں ہوں گی''...... دوسری طرف سے سارتھا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بہرحال چیف نے مجھے ان کا کلنگ آرڈر دے دیا ہے اور میں نے انہیں ہلاک کرنے کا انتظام بھی کر دیا ہے''...... ڈگلس نے سنجیدگی سے کہا۔

''کسے دیا ہے تم نے انہیں ہلاک کرنے کا آرڈر''...... سارتھا نے چونک کر کہا۔

''میں نے ایک پیشہ ور قاتل کو ہائر کیا ہے۔ وہ اپنے کام میں ماہر ہے۔ عمران کو ہلاک کرنے میں اسے زیادہ وقت نہیں لگے گا''...... ڈگلس نے کہا۔

''لیکن یہ کام تو تمہارا ہے تم نے خواہ مخواہ عام پیشہ ور قاتلوں کے گروہ کو یہ کام دے دیا''...... سارتھا نے کہا۔

''میں اپنے سیکشن کا انچارج ہوں۔ میں کیا کرتا ہوں کیا نہیں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے''...... ڈگلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں مجھ پر اس طرح بھڑکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو ویسے ہی جنرل بات کر رہی تھی''...... سارتھا نے بھی قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ ڈگلس نے بھی منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب ریسٹ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ بہرحال فلاسٹر گروپ اپنے کام کا ماہر ہے۔ عمران کسی صورت بھی اس کے تربیت یافتہ قاتلوں سے بچ نہ سکے گا۔

جولیا اور اس کے ساتھی عمران کے کال کرنے پر اس کی بتائی ہوئی نوتعمیر شدہ کالونی کی ایک جدید طرز کی رہائش گاہ میں آ گئے تھے جہاں ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ یہ رہائش گاہ عمران نے کاسٹرو کی مدد سے حاصل کی تھی۔ یہاں نہ صرف ان کی ضرورت کا سامان تھا بلکہ ان کی سہولت کے لئے ایک جدید اور تیز رفتار کار بھی موجود تھی جس میں وہ کہیں بھی جا سکتے تھے۔ عمران کو ایک ضروری کام سے جانا تھا اس لئے اس نے جولیا سے رپورٹ لے کر اسے اپنے طور پر کام کرنے کی ہدایات دی تھی۔

عمران نے اسے اپنے طور پر کام کرنے کا کہا تو وہ خوش ہو گئی تھی کہ اس بار اسے اور اس کے ساتھیوں کو عمران کی لیڈری میں کام نہ کرنا پڑے گا اور وہ اپنے طور پر بھی اس مشن کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات اپنے ساتھیوں کو بتائی تو وہ بھی خوش ہو گئے جن میں سب سے زیادہ خوشی ظاہر ہے تنویر کو تھی وہ

عمران کے انڈر کام کر کے ناخوش ہی رہتا تھا۔

اس رہائش گاہ میں آتے ہی انہوں نے اپنے میک اپ بدل لئے تھے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کچھ دیر وہاں رہے تھے پھر جولیا نے ان دونوں کو براسکن کے علاقے کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دیا تھا تا کہ وہ اس جائزے کے مطابق لیبارٹری میں داخل ہونے اور اسے تباہ کرنے کی پلاننگ کر سکیں۔ ان دونوں کو گئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔

''میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں مس جولیا''...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

''ہاں کہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''آپ بھی خواہ مخواہ عمران کی طرح جائزہ لینے کے چکر میں پڑ گئی ہیں۔ ہمیں وہاں جانے پر کوئی نہ کوئی راستہ مل جاتا۔ مجھے اس طرح وقت ضائع کرنے سے سخت بوریت ہوتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ نہیں تنویر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو لیکن ڈائریکٹ ایکشن ہر جگہ کام نہیں دے سکتا۔ ابھی ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ علاقہ کیسا ہے وہاں کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں اور لیبارٹری کہاں ہے اور کس طرح اس کے اندر داخل ہوا جا سکتا ہے۔ ان معلومات کے بغیر اگر ہم وہاں گئے تو ظاہر ہے کسی نہ کسی مرحلے پر یا پکڑے جائیں گے یا مارے جائیں

گے اس لئے اس علاقے کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد ہم وہاں باقاعدہ ایک پلان بنا کر جائیں گے کیونکہ پلاننگ سے مشن مکمل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایسے منہ اٹھا کر کسی مشن کو مکمل کرنے کے لئے جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ عمران نے مجھے اپنے طور پر یہ مشن مکمل کرنے کی اجازت دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مشن مکمل کرنے کی بجائے ہم سب کسی مشکل میں پھنس جائیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ یہ سب آپ کی سوچ ہو سکتی ہے اور کچھ نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ کوشش کی جائے تو قدرت خود بخود راستے بنا دیتی ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی مخصوص آواز سنائی دی اور تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ یہ کال بیل کیپٹن شکیل کی طرف سے تھی ان کے درمیان یہ طے ہو چکا تھا کہ وہ کال بیل کو اس طرح مخصوص انداز میں پریس کریں گے۔

''کیپٹن شکیل اور صفدر آئے ہیں''...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر کی واپسی کیپٹن شکیل اور صفدر کے ساتھ ہوئی۔

''کیا رہا۔ کوئی کامیابی ملی''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''یس مس جولیا ہم نے براسکن کا سارا علاقہ سرچ کیا ہے اس کا ایک ایک حصہ دیکھا ہے اور ہم وہاں سے باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کر کے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اپنا مشن مکمل کرنے کے

لئے ہم روانہ ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''گڈ شو۔ کیا تفصیل ہے۔ بتاؤ''...... جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تو صفدر نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

''یہ سڈگان اور اس کے گرد نواح کا تفصیلی نقشہ ہے۔ یہ نقشہ میں نے یہاں کی سنٹرل لائبریری سے حاصل کیا ہے۔ اس میں براسکن کے علاقے کی پوری تفصیلات موجود ہیں اس میں براسکن کے علاقے کو سرخ کر کے فوجی ممنوعہ علاقہ لکھ دیا گیا ہے اور اس کی تفصیل شائع نہیں کی جاتی جبکہ اس نقشے پر مکمل تفصیل موجود ہے''...... صفدر نے کہا تو جولیا کے چہرے پر تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''یہ دیکھیں۔ یہ ہے براسکن کا پہاڑی علاقہ۔ یہ سارا علاقہ تقریباً سو مربع کلو میٹر کے درمیان پھیلا ہوا اور یہاں اونچی پہاڑیاں بھی ہیں اور نیچی ٹیلے نما پہاڑیاں بھی۔ یہاں پر چھوٹا سا ایک قدرتی جنگل بھی ہے اور یہ دیکھیں یہاں ایک طویل سرنگ کی بھی نشاندہی کی گئی ہے''...... صفدر نے نقشے پر پنسل سے نشان لگاتے ہوئے کہا اور جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری اس سرنگ سے گزرنے کے

بعد اس علاقے میں بنائی گئی ہے یہ علاقہ نشیبی وادی ہے اور اس کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں اور جنگل ہے۔ اس نقشے میں اس وادی کا باقاعدہ نام لکھا گیا ہے ڈینجرس ویلی۔ نقشے کے مطابق ڈینجرس ویلی میں سرنگ کے عقبی حصے میں ہنڈڈ پہاڑی کا طویل سلسلہ ہے جو آگے جا کر جوڈرڈ روڈ سے جا ملتا ہے اور ہم نے اس سارے علاقے کا سروے کیا ہے اور ہمارے سروے کے مطابق مین روڈ سے اس وادی تک پہنچنا ناممکن ہے کیونکہ پورے علاقے کو ملٹری فورس نے گھیرا ہوا ہے اور باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ خاردار تاریں بھی نصب کی گئی ہیں البتہ ہم چکر کاٹ کر جب جوڈرڈ روڈ کی طرف گئے تو وہاں خار دار تاریں تو موجود ہیں لیکن کوئی بھی واچ ٹاور موجود نہیں ہیں۔ ہم ان خار دار تاروں کو کاٹ کر اندر داخل ہوں تو ہنڈڈ پہاڑی سلسلے اور جنگل کو عبور کر کے اس وادی کے عقب میں پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں سے آگے کا راستہ وہیں جا کر ہی بنایا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس علاقے میں فوجی گشت تو ہوتی ہو گی اور کسی نہ کسی واچ ٹاور سے اسے چیک بھی کیا جاتا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم اپنے ساتھ ٹیلی اسکوپس لے گئے تھے اور ہم نے ان کی مدد سے کافی دیر تک چیکنگ کی ہے ہمیں نہ ہی اس پورے علاقے میں کوئی فوجی یا مسلح آدمی گشت کرتا نظر آیا ہے اور نہ ایسا کوئی واچ ٹاور نظر آیا ہے جس کا رخ اس علاقے کی

طرف ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو صفدر۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ راستہ درست رہے گا"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ یہ علاقہ انتہائی خطرناک ہے اس لئے اس علاقے کو اس طرح چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر یہ آسانی سے قابل عبور ہوتا تو لامحالہ اس طرف بھی اتنی ہی سخت چیکنگ کی جاتی جتنی فرنٹ کی طرف کی جا رہی ہے لیکن یہ پوائنٹ ہمارے فائدے میں جاتا ہے"...... صفدر نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ کیسے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی دشوار گزاری اور اس کے ناقابل عبور ہونے کی بناء پر اسے محفوظ سمجھ لیا گیا ہے اس لئے ہم اگر کوشش کریں اور کسی طرح اسے عبور کر لیں تو ہم ڈینجرس ویلی کے عین اوپر پہنچ جائیں گے اور ان کی ساری کی ساری ناکہ بندی دھری کی دھری رہ جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے مس جولیا میں اس سے پوری طرح سے متفق ہوں"...... تنویر نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہ علاقہ کتنا طویل ہو گا اور پیدل ہم کتنے عرصہ میں اسے کراس کر سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ علاقہ ساٹھ سے ستر کلو میٹر طویل ضرور ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو اسے کراس کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ آخر اس علاقے میں ایسی کون سی بات ہے کہ اسے ناقابل عبور اور محفوظ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں کسی فوجی چھاؤنی کا پتہ کریں اور پھر اس فوجی چھاؤنی سے فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کریں اور اس میں بیٹھ کر آگے بڑھ جائیں"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ اور زیادہ خطرناک ہو گا۔ ہیلی کاپٹر فوراً مارک ہو جائے گا اور ہمارے پاس وہاں جانے کا کوئی جواز تک نہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

"یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں جانے کے لئے فوجی یونیفارمز کام دے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہمارے ذہن میں بھی یہی خیال آیا تھا کہ فوجی یونیفارمز ہی ہمارے مسئلے کا حل ہو سکتا ہے اس لئے ہم مارکیٹ سے باقاعدہ یونیفارمز خرید لائے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او کے۔ تو پھر ہمیں اب دیر نہیں کرنی چاہئے۔ یونیفارمز پہن کر فوراً روانہ ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر یونیفارمز پہن کر

اور کوٹھی سے نکل کر تقریباً چار گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے انہوں نے خار دار تاریں کراس کر کے براسکن کے علاقے میں داخل ہونا تھا۔ یہ اونچا نیچا خشک اور ویران پہاڑی سلسلہ تھا جو دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس سڑک پر یہ لوگ موجود تھے اس پر بھی ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ کبھی کبھار کوئی کار یا بس گزر جاتی تھی۔ البتہ خار دار تاروں کا سلسلہ سڑک کے ساتھ ساتھ موجود تھا جو ایک طرف سے دوسری طرف دور تک جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

"سب سے پہلے اس کار کو کسی جگہ چھپا دو"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ وہ سامنے ہی درختوں کا کافی بڑا جھنڈ ہے وہاں یہ محفوظ رہے گی میں اسے وہاں چھپا دیتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اپنا سارا سامان نکال لو جلدی کرو ہم فوجی یونیفارمز میں ہیں"...... جولیا نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے کار کی ڈگی میں سے تین بڑے بڑے بیگ نکال لئے جو فوجی گشت کا ہی حصہ تھے اور جنہیں فوجی گشت کے دوران پشت پر لادے رہتے تھے۔ تینوں نے ایک ایک بیگ اپنی کمر پر باندھ لیا۔ پھر کیپٹن شکیل کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار سٹارٹ کر کے موڑی اور اسے درختوں کے جھنڈ میں لے گیا۔ جولیا اس وقت کرنل کی یونیفارم میں تھی جبکہ

کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر تینوں کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹار موجود تھے۔

"کیپٹن راک"...... جولیا نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے فوجی انداز میں کہا۔

"یس"...... صفدر نے بھی فوجی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تار کو چیک کرو اس میں الیکٹرک کرنٹ یا کسی الارم کی تار وغیرہ تو نہیں ہے۔ اگر نہ ہو تو اسے اس انداز میں کاٹو کہ اندر جا کر اسے دوبارہ جوڑا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تار کے قریب پہنچ کر اس نے بیگ کی سائیڈ زپ کھولی اور اندر موجود ایک آلہ نکال کر اس نے ایریل کھینچ کر لمبا کیا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے ایریل کو تار سے لگا دیا۔ پھر اس نے یکے بعد دیگرے تمام خار دار تاروں کو اس آلے سے چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران کیپٹن شکیل بھی واپس آ گیا تھا۔

"یہ عام سی تاریں ہیں ان میں برقی رو نہیں ہے"...... صفدر نے آلے کو بند کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے بیگ سے کٹر نکالا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں تاروں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد راستہ بن گیا تو وہ سب ایک ایک کر کے اندر پہنچ گئے اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے

مل کر اسی کٹر کی مدد سے ان تاروں کو اس طرح جوڑ دیا کہ اب دور سے وہ کٹی ہوئی نظر نہ آتی تھیں۔

''صفدر۔ اب تم نقشہ نکالو اور ہماری رہنمائی کرو''...... جولیا نے اسی طرح فوجی اور تحکمانہ انداز میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے''...... صفدر نے بھی مؤدبانہ انداز میں جواب دیا اور پھر نقشہ نکال کر اس نے جھک کر اسے زمین پر رکھا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اس پر ایک نشان لگایا اور پھر ایک اور جگہ نشان لگا کر اس نے ایک لکیر لگا دی۔ اس کے بعد اس نے نقشے کی سائیڈوں میں موجود طول بلد اور عرض بلد کو نقشے کے نچلے حصے میں لکھا اور تیزی سے اس کو جمع و تفریق کرنا شروع کر دیا۔

جولیا اور دوسرے ساتھی اس کے گرد کھڑے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس جیب میں ڈالا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا قطب نما آلہ نکالا اور اس کی سائیڈوں میں موجود مختلف چھوٹی چھوٹی نابوں کو گھمانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹایا اور آلے کو بغور دیکھ کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

''آئیں۔ اب ہم راستہ نہیں بھولیں گے''...... صفدر نے مڑ کر کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ علاقہ غیر آباد تھا اور دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''حیرت ہے۔ یہ لوگ احمق تو نہیں ہیں کہ اس طرح اس علاقے کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ یہاں تو کوئی ایک محافظ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''یہ لوگ احمق نہیں ہیں۔ یقیناً یہاں کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گا اس لئے ہمیں ہر طرف سے باقاعدہ چوکنا ہو کر چلنا ہو گا ورنہ ہم کسی بھی مسئلے میں پھنس سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مسلسل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ صفدر سب سے آگے تھا اس کے ہاتھ میں وہی قطب نما آلہ تھا اور وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنا رخ دائیں بائیں کر لیتا تھا۔ اونچی نیچی ٹیلے نما پہاڑیوں اور پھر ایک جنگل کو کراس کرنے کے بعد وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک وہ ایک پہاڑی سے اترنے کے بعد بے اختیار رک گئے کیونکہ آگے ایک بڑی سی کھائی تھی جو چکر کاٹتی ہوئی دائیں بائیں جا رہی تھی۔ کھائی کافی چوڑی تھی۔ کھائی کے ساتھ سلیٹ کی طرح سیدھی ایک پہاڑی تھی جس کے کنارے پر چھوٹا سا کارنس نما راستہ بنا ہوا تھا۔ اگر کوئی اپنی کمر سلیٹ نما پہاڑی سے لگا کر چلتا تو انتہائی محتاط انداز میں چیونٹی کی رفتار سے رینگتا ہوا بامشکل دوسری طرف پہنچ سکتا تھا لیکن شاید ایسی ہمت کسی میں نہ تھی کہ کوئی اس خطرناک اور ایک فٹ سے بھی کم چوڑائی والے راستے سے گزر کر کھائی کی دوسری طرف جانے کی کوشش کرتا۔ اس کی ذرا سی لغزش اسے سیدھی کھائی میں گرا سکتی تھی۔ کھائی

میں پانی بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو ظاہر ہے بارش کا جمع شدہ پانی ہو سکتا تھا اس لئے کھائی کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل تھا اور یہ بھی پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ نیچے کوئی دلدل موجود ہے یا نہیں۔

''اوہ۔ اس کھائی کی وجہ سے یہ لوگ ادھر سے مطمئن تھے''۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تب یقیناً اس کھائی کی گہرائی بھی کافی زیادہ ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جو بھی ہے ہمیں یہ کھائی کراس کرنی ہو گی تب ہی ہم دوسری طرف پہنچ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں اور اب ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے''۔ تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ کھائی کی چوڑائی تقریباً دو سو فٹ ہے۔ سائیڈ کے راستے کی چوڑائی ایک فٹ سے بھی کم ہے اگر ہمارا پیر پھسلا تو ہم سیدھے اس کھائی میں جا گریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''جو ہو گا دیکھا جائے گا کم از کم یہ چھوٹا سا راستہ تو ہے۔ بس تھوڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دوسری طرف آسانی سے پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر کوئی کھائی میں گرا بھی تو اس کے زخمی ہونے کا امکان نہیں ہو گا کیونکہ کھائی میں پانی بھرا ہوا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جی ہاں۔ اسی لئے میں اس کھائی کو عبور کرنے کا کہہ رہا ہوں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تو پھر چلو۔ ہم سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور بیگ آگے کی طرف کر کے اپنی کمریں چٹانوں سے لگا کر آہستہ آہستہ کھسکتے ہوئے انداز میں دوسری طرف پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر وہ آگے بڑھے۔ سب سے پہلے صفدر نے چٹان کے کنارے پر موجود چھوٹے راستے پر پاؤں رکھا اور اپنی کمر پیچھے چٹان سے لگا دی۔ وہ قدم کھسکاتا ہوا آگے بڑھا تو تنویر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور وہ بھی اس چھوٹے راستے پر آ گیا۔ اس کے بعد کیپٹن شکیل اور پھر آخر میں جولیا نے کیپٹن شکیل کا ہاتھ پکڑا اور پھر وہ چاروں چٹانوں سے کمر لگا کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے کھائی کی دوسری طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ کھائی کا کنارہ مضبوط تو تھا لیکن بہرحال خطرناک تھا اور پہاڑی اور کھائی کے ساتھ ساتھ مڑ رہا تھا۔ وہ موڑ کاٹ کر دوسری طرف آ گئے اور اسی طرح سے آگے بڑھتے رہے۔ اچانک سب سے آگے جانے والے صفدر کے پیروں کے نیچے سے کنارے کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔ وہ بمشکل گرتے گرتے بچا۔

''سنبھال کر''...... تنویر نے کہا۔

''قدموں کے نیچے کنارے کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا تھا''...... صفدر

نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا اور اس نے ایک لمحہ رک کر سانس بحال کیا اور پھر ٹوٹتے ہوئے کنارے سے پیر اٹھا کر آگے بڑھا۔ تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا نے بھی اس کی تقلید کی اور وہ اسی طرح چٹانوں سے کمر لگائے اور ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے پہاڑی اور کھائی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ اب تک وہ آدھے سے زیادہ راستہ کراس کر چکے تھے آگے چٹانوں کے ساتھ ساتھ جو راستہ تھا اس کی چوڑائی اور کم ہو گئی تھی۔ اب یہ چوڑائی آدھے فٹ سے زیادہ نہ تھی اس لئے انہیں اور زیادہ سنبھل کر آگے بڑھنا پڑ رہا تھا۔

"کیا یہ راستہ دوسرے کنارے کی طرف جا رہا ہے۔ درمیان میں کوئی کٹ تو نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی تک تو مجھے کوئی کٹ دکھائی نہیں دیا ہے لیکن راستے کی چوڑائی کافی کم ہو گئی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"چلتے رہو البتہ اپنی رفتار اور کم کر لو تا کہ کنارہ ٹوٹ نہ جائے اور پہلے پیر رکھ کر کنارے کی مضبوطی کا اندازہ ضرور کر لیا کرو اس طرح آگے بڑھنے میں خطرہ نہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔ صفدر جولیا کی ہدایت پر عمل کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا پھر وہ کھائی کے دوسرے کنارے سے تقریباً چند فٹ کے فاصلے پر رہ گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ دوسرے کنارے پر تھے۔ دوسری طرف پہنچ کر ان سب نے سکون کا سانس لیا اور کنارے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے

جب سانس بحال ہو گئے تو وہ اٹھے اور ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑا آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ایک اور تنگ سا راستہ آگے جا رہا تھا جس کے دونوں اطراف میں انتہائی گہری کھائیاں تھیں۔ راستہ بے حد تنگ تھا لیکن بہرحال اس پر ایک آدمی چل سکتا تھا۔

"یہ تو واقعی بڑے دشوار گزار راستے ہیں۔ اسی لئے اس طرف حفاظت کے انتظامات نہیں کئے گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ پہلے سے بھی کم چوڑائی والا راستہ ہے جو پل کی طرح دو کھائیوں سے گزر رہا ہے۔ کھائیاں زیادہ گہری تو نہیں ہیں لیکن پھر بھی ان میں گرنے والا شدید زخمی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب آگے تو بڑھنا ہی ہے۔ میں آگے جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ کھائیوں پر بنے ہوئے چھوٹے سے پل نما راستے پر آگے بڑھنے لگا۔ وہ کچھ آگے گیا تو اس کے پیچھے جولیا پھر صفدر اور پھر کیپٹن شکیل اس راستے پر چلنے لگے۔

وہ بڑے محتاط انداز میں راستے پر نظریں جمائے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ابھی تک ان کی راہ میں کوئی خطرہ نہ آیا تھا لیکن پھر جیسے ہی وہ اس راستے کے عین درمیان میں پہنچے اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور دوسرے لمحے ان سب کے حلق سے بیک وقت چیخیں نکلیں اور وہ سب دائیں طرف موجود گہری کھائی میں گرتے چلے گئے۔

چاروں اطراف سے پہاڑیوں میں گھری ہوئی اور جنگل کے بیچوں بیچ موجود یہ بڑی سی وادی جو ڈینجرس ویلی کہلاتی تھی۔ اس وادی کے بیچوں بیچ درختوں کے جھنڈ میں لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ کیبن کسی بڑی عمارت کے طرز پر بنایا گیا تھا جہاں کئی افراد ایک ساتھ رہائش رکھ سکتے تھے۔ اس کیبن نما عمارت کے ایک کمرے میں اسپارگن کے ہارڈ سیکشن کا انچارج ڈی کارٹر وہاں موجود میز کے پیچھے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اس نے سارے علاقے کو مسلح افراد کے ہمراہ گھیر رکھا تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی جسے وہ انہماک سے پڑھنے میں مصروف تھا۔

میز پر ایک جدید سیل فون کے ساتھ دو مختلف رنگوں کے وائرلیس فون پڑے ہوئے تھے۔ ڈی کارٹر کے ہاتھ میں ایک بال پوائنٹ تھا۔ جس سے وہ فائل پر جگہ جگہ نشانات لگا رہا تھا۔ اچانک

سرخ رنگ کے فون سے گھنٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون پیس کان سے لگا لیا۔

”ویلی کمانڈر انچارج رائیڈو کالنگ“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس ڈی کارٹر اٹنڈنگ یو“...... ڈی کارٹر نے خشک لہجے میں کہا۔

”باس۔ ریڈ پوائنٹ سے تھری سکس ون ویسٹ سے ہمیں کاشن ملا ہے۔ یہ سارا پوائنٹ کورڈ ہے۔ کاشن ملنے پر جب ہم نے وہاں مشینی چیکنگ کی تو ہمیں وہاں چار افراد دکھائی دیئے جن میں ایک عورت اور تین مرد تھے۔ وہ کھائی والے راستے سے نکل کر اس طرف آئے تھے۔ چونکہ وہاں کوئی گارڈ نہیں ہے اور ہم نے وہاں حفاظت کے انتظامات بھی نہیں کئے تھے اس لئے ہم نے اس علاقے کے وسط میں ایک بڑی کھائی کے قریب بلاسٹنگ وائر لگا دیئے تھے۔ کوئی بھی اس راستے سے گزرنے کی کوشش کرتا تو اسے لامحالہ ان دونوں کھائیوں کے درمیانی تنگ سے راستے سے ہی گزرنا پڑتا۔ وہ چاروں چٹانوں کے ساتھ موجود ایک کھائی تو پار کر آئے تھے لیکن ان دو کھائیوں کے درمیانی راستے سے گزرتے ہوئے ان میں سے ایک کا پیر بلاسٹنگ وائر سے ٹکرا گیا جو ایک باریک سی تار کی شکل میں تنا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس آدمی کا پیر اس بلاسٹنگ وائر

سے ٹکرایا۔ بلاسٹنگ وائر دھماکے سے بلاسٹ ہوا اور کھائی کا کنارہ تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ چاروں کھائی میں جا گرے اور بے ہوش ہو گئے۔ عورت کے جسم پر کرنل اور مردوں کے جسموں پر کیپٹن کی وردیاں ہیں۔ وہ زخمی تو ہیں لیکن ان کے زخم زیادہ گہرے اور خطرناک نہیں ہیں۔ ہم انہیں کھائی سے اٹھا کر ریڈ پوائنٹ پر لے آئے ہیں۔ ان کے پاس بیگ بھی ہیں جن میں انتہائی جدید ترین اور تباہ کن اسلحہ اور دوسرا سامان موجود ہے۔ ان کے پاس اسلحہ دیکھ کر ہمیں اس بات کا شک پڑا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہو سکتے ہیں اس لئے ہم نے میک اپ واشر سے ان کے چہرے چیک کئے تو وہ چاروں واقعی میک اپ میں تھے اور باس حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تینوں مرد ایشیائی ہیں جبکہ عورت سوئس نژاد ہے۔ ہم نے انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا کر ان کی ضروری مرہم پٹی کر دی ہے۔ اب ان کے متعلق کیا حکم ہے''...... رائیڈو نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ہمارے مطلوبہ دشمن پاکیشیائی ایجنٹ ہیں لیکن یہ لوگ ادھر ویسٹ ایریئے میں کیسے داخل ہوئے۔ کھائی کو عبور کرنا اس قدر آسان تو نہ تھا''...... ڈی کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بات کا جواب تو وہ ہوش میں آ کر ہی دے سکتے ہیں باس''...... رائیڈو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں ہیلی کاپٹر میں ڈال یہاں مین پوائنٹ پر لے آؤ۔ میں خود ہی بلیک روم میں ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ڈی کارٹر نے اوکے کہہ کر بٹن پریس کیا اور فون پیس میز پر رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''یس سر''...... اس آدمی نے اندر آ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

''تھری سکس ون ویسٹ پوائنٹ کے رائیڈو نے ایک عورت اور تین مرد ایجنٹوں کو پکڑا ہے۔ میں نے انہیں یہاں لے آنے کا حکم دیا ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر پر انہیں یہاں لے کر آ رہا ہے جب وہ یہاں پہنچ جائیں تو انہیں بلیک روم میں رسیوں سے باندھ دینا اور پھر انہیں ہوش میں لا کر مجھے اطلاع دینا''...... ڈی کارٹر نے اسے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے جواب دیا اور ایک بار پھر سیلوٹ کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈی کارٹر دوبارہ سامنے پڑی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے پوری فائل پڑھ کر اسے بند کیا اور میز کی دراز میں ڈال کر سکون سے بیٹھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ڈی

کارٹر نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن دبایا اور فون پیس کان سے لگا لیا۔

''سپر ماسٹر کالنگ''...... دوسری طرف سے سپر ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس سپر ماسٹر۔ میں ڈی کارٹر بول رہا ہوں''...... ڈی کارٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیڈکوارٹر پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت ایک ضروری اور ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈی کارٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس آف کیا اور پھر اسے واپس میز پر رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے وہی نوجوان جو پہلے اندر آیا تھا اندر داخل ہوا اور اس نے سیلوٹ کیا۔

''راڈسن مجھے سپر ماسٹر نے ہنگامی میٹنگ کے لئے ہیڈکوارٹر کال کیا ہے میں وہاں جا رہا ہوں۔ تمہیں پہلے جو ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کرنا میں واپس آ کر خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا لیکن خیال رکھنا کہ یہ لوگ فرار نہ ہو جائیں اور رائیڈو جو ان کے ہمراہ آئے گا اسے واپس بھجوا دینا''...... ڈی کارٹر نے کہا۔

''یس باس''...... راڈسن نے جواب دیا اور سیلوٹ کر کے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے واپس جاتے ہی ڈی کارٹر کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری سے گزرتا ہوا ایک کھلی جگہ آیا تو یہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ایک فوجی ٹائپ مگر انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ڈی کارٹر تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا تو ایک طرف سے ایک آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف آیا۔ پھر ڈی کارٹر کے سوار ہونے کے بعد وہ آدمی پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''ماسٹر ہیڈکوارٹر چلو''...... ڈی کارٹر نے پائلٹ سے کہا۔

''یس سر''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو اسٹارٹ کر کے فضا میں اٹھا لیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کی فلائٹ کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر ایک اونچی عمارت کی چھت پر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔ یہ ایک کمرشل پلازہ تھا اور اس کی چھت پر باقاعدہ ہیلی پیڈ بنایا گیا تھا۔ وہاں تین مسلح افراد پہلے سے ہی موجود تھے۔ ڈی کارٹر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا میٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میٹنگ روم میں ایک بڑی میز کے گرد دس کرسیاں موجود تھیں جن میں سے تین پر تین افراد موجود تھے۔ یہ اسپارگن کے مختلف گروپس کے انچارج تھے۔ ڈی کارٹر نے ان تینوں سے ہیلو ہائے کیا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور سپر ماسٹر اندر داخل ہوا تو وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھے اور انہوں نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کئے۔

''بیٹھو''...... سپر ماسٹر نے کہا اور خود بھی پانچویں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد وہ چاروں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''گرانڈ ماسٹر صاحب ابھی پہنچنے والے ہیں۔ ان کے حکم پر میٹنگ کال کی گئی ہے۔ وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں''۔ سپر ماسٹر نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ ایسی میٹنگ اکثر ہوتی رہتی تھیں اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گرانڈ ماسٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی سپر ماسٹر سمیت تمام افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر انہوں نے باری باری سیلوٹ کیا۔ گرانڈ ماسٹر نے سب سے پہلے سپر ماسٹر سے مصافحہ کیا اور پھر باری باری اس نے ڈی کارٹر سمیت چاروں افراد سے ہاتھ ملایا۔ پھر سپر ماسٹر کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی سپر ماسٹر اور چاروں افراد بھی بیٹھ گئے۔

''اس میٹنگ کے لئے آپ کو ہنگامی طور پر کال کیا گیا ہے لیکن یہ انتہائی ضروری تھا''...... گرانڈ ماسٹر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''گرانڈ ماسٹر یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا اور گرانڈ ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری آر ٹی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر یہاں پہنچ چکی ہے اور یہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس کہلاتی ہے''...... سپر ماسٹر نے کہا تو وہ

سب چونک پڑے اور ڈی کارٹر کے ذہن میں فوراً رائیڈو کی بات گونج اٹھی کہ میک اپ صاف کرنے پر تینوں مرد ایشیائی نکلے اور ڈی کارٹر جانتا تھا کہ پاکیشیا ایشیا میں ہی واقع ہے۔

''لیکن گرانڈ ماسٹر، براسکن میں تو حفاظتی انتظامات ہی ایسے ہیں کہ کوئی غیر آدمی کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ وہاں ہمارے ہارڈ سیکشن کے ساتھ ساتھ ریڈ سیکشن اور بہت سے دوسرے سیکشن حفاظت کے لئے موجود ہیں''...... سپر ماسٹر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں ہر صورت میں الرٹ رہنا ہو گا۔ ریڈ الرٹ۔ اور اسی لئے میں خود یہاں آیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر آپ سے فون پر بات ہوئی تو آپ اسے نارمل انداز میں لیں گے جبکہ ان لوگوں کی وجہ سے حالات عام نہیں رہے''...... گرانڈ ماسٹر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''سپر ماسٹر ہمیں پہلے ہی الرٹ کر چکے ہیں اور ہم نے ویسٹ پوائنٹ سے تین ایشیائیوں اور ایک سوئس عورت کو پکڑا ہے جو ہماری طرح فوجی یونیفارمز میں تھے اور ان کے پاس انتہائی جدید اور خوفناک اسلحہ بھی تھا''...... ڈی کارٹر نے کہا تو گرانڈ ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

''پکڑا ہے۔ کب۔ کیسے۔ آپ نے ابھی تک کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی۔ کیا وہ مر گئے یا زندہ ہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھے بھی رپورٹ نہیں دی ڈی کارٹر"...... سپر ماسٹر کا لہجہ بھی درشت تھا۔

"سوری سر۔ مجھے اس کا وقت ہی نہیں مل سکا۔ ویسٹ پوائنٹ چونکہ وسیع وعریض علاقہ ہے اس لئے ہم نے اس علاقے میں ایسے خفیہ انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی اجنبی آدمی خودبخود ان انتظامات کے تحت پھنس جاتا ہے اور ویسٹ چیکنگ مرکز میں اس کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ ویسٹ مرکز کے رائیڈو کا فون آیا کہ ویسٹ پوائنٹ پر تین مرد اور ایک عورت فوجی یونیفارمز میں ایک کھائی میں بے ہوش ہو کر گرے ہیں یہ ہمارے ایک خفیہ حربے کا شکار ہوئے تھے چنانچہ رائیڈو نے انہیں وہاں سے اٹھایا اور ویسٹ مرکز پر لے آیا۔ ویسٹ مرکز پر رائیڈو نے قانون کے مطابق میک اپ چیک کئے تو معلوم ہوا کہ عورت سوئس نژاد ہے جبکہ تینوں مرد ایشیائی ہیں۔ ان کے پاس جو سامان ہے اس میں انتہائی جدید اور خوفناک اسلحہ موجود ہے۔ وہ کھائی میں گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے چونکہ ان سے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے رائیڈو نے ان کی مرہم پٹی بھی کرا دی اور انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون کیا میں نے انہیں ہیلی کاپٹر پر اپنے مین مرکز میں طلب کر لیا ہے تاکہ انہیں رسیوں سے جکڑ کر ان سے پوچھ گچھ کر کے ان کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر سکوں لیکن اس سے پہلے کہ وہ لوگ وہاں پہنچتے سپر ماسٹر کی کال آ گئی کہ

میں فوری طور پر ہنگامی میٹنگ کے لئے یہاں ہیڈکوارٹر پہنچ جاؤں۔ چنانچہ میں اپنے آدمیوں کو ہدایت دے کر کہ انہیں بلیک روم میں رسیوں میں جکڑ دیا جائے اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔ جب میں واپس آؤں گا تو ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ خود یہاں میٹنگ میں آ گیا"...... ڈی کارٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری معلومات کے مطابق ان پاکیشیائیوں کے ساتھ ایک سوئس لڑکی بھی کام کرتی ہے۔ اگر یہ وہی ہے تو پھر یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ہی ہوں گے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہ سوئس نژاد عورت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہے"...... سپر ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انہیں زندہ چھوڑنا خطرناک ہو گا۔ ڈی کارٹر فوراً معلوم کرو کہ یہ لوگ کس پوزیشن میں ہیں۔ ابھی معلوم کرو۔ فوراً"۔ سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ڈی کارٹر نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دو تاکہ ہمیں بھی ساتھ ہی معلوم ہو سکے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈی کارٹر نے کہا اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے فون پیس کان سے لگا لیا۔

’’یس‘‘...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’ڈی کارٹر بول رہا ہوں۔ راڈسن سے بات کراؤ‘‘...... ڈی کارٹر نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو باس میں راڈسن بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

’’راڈسن۔ رائیڈو، قیدی دے گیا ہے یا نہیں‘‘...... ڈی کارٹر نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

’’یس باس۔ وہ بلیک روم میں ہیں اور بے ہوش ہیں۔ آپ کی ہدایات کے مطابق ان سب کو ہم نے رسیوں سے مضبوطی سے جکڑ دیا گیا ہے‘‘...... راڈسن نے جواب دیا۔

’’ان کا خیال رکھنا اور ان کی کڑی نگرانی کرو یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں‘‘...... ڈی کارٹر نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈی کارٹر نے فون آف کر دیا۔

’’ان کو گولیوں سے اڑا دو‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

’’سر پہلے ان سے پوچھ گچھ تو ہو جائے ہو سکتا ہے کہ ان کے مزید ساتھی بھی ہوں اس کے بعد انہیں موت کی سزا دے دی جائے گی‘‘...... سپر ماسٹر نے کہا۔

’’اوکے۔ لیکن یہ سن لیں کہ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پھر آپ کا

بھی انجام برا ہوگا‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ایسا کیسے ہو سکتا ہے گرانڈ ماسٹر۔ اب جبکہ وہ قابو آ گئے ہیں تو اب وہ کیسے نکل سکتے ہیں اور نکل کر کہاں جائیں گے‘‘...... سپر ماسٹر نے کہا۔

’’اوکے۔ جائیں اور فوری کارروائی کریں اور مجھے رپورٹ دیں۔ میں واپس جا رہا ہوں‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

’’یس گرانڈ ماسٹر۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں تمام کارروائی مکمل کر لیں گے۔ ان سے پوچھ گچھ مکمل ہوتے ہی ہم انہیں گولیاں مار دیں گے‘‘...... ڈی کارٹر نے کہا۔

’’تمہیں چاہئے تھا کہ انہیں اسی وقت گولیاں مار کر آتے یا اپنے ساتھیوں سے کہتے کہ وہ انہیں ہلاک کر کے تمہارے پاس لائیں۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی لاشوں کی بھی تصدیق کی جا سکتی تھی کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا نہیں‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے غصے سے کہا۔

’’ہمارے ہاتھوں کوئی بے گناہ نہ مارا جائے اسی لئے ہم محتاط انداز میں کام کر رہے ہیں گرانڈ ماسٹر۔ سپر ماسٹر نے ہمیں جنرل کلنگ کا آرڈر نہیں دیا ورنہ میرے ساتھی پہلے انہیں گولیاں مارتے۔ بعد میں ان کی لاشوں کو چیک کرتے اور پھر میرے پاس لاتے‘‘...... ڈی کارٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں تمہیں جنرل کلنگ کا آرڈر دے رہا ہوں۔ جا کر ان سب کو ہلاک کرو اور ان اطراف میں کوئی بھی آئے چاہے اس کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو اسے پہلے گولی ماری جائے اور اس کے بعد اس کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ لیبارٹری بچانے کے لئے ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ عام لوگوں کو بھی مارنا پڑے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو کسی بھی قیمت پر لیبارٹری تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ یہ میرا ڈائریکٹ آرڈر ہے“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ کے احکامات پر اب ہم سختی سے عمل کریں گے گرانڈ ماسٹر“...... ڈی کارٹر نے کہا تو گرانڈ ماسٹر نے سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اس رہائش گاہ میں موجود تھا جہاں اس نے جولیا کو کال کر کے آنے کا کہا تھا اور پھر اس نے جولیا سے ساری رپورٹ لے کر انہیں اپنے طور پر لیبارٹری کی تباہی کا ٹاسک دے دیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ کی طرح یہ گلہ نہ کریں کہ انہیں کام کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اسی لمحے پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

”سارتھا بول رہی ہوں“...... دوسری طرف سے سارتھا کی آواز سنائی دی۔

”اوہ سارتھا تم۔ خیریت۔ میری یاد کیسے آ گئی اور یہاں کا فون نمبر تم نے کہاں سے لیا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمران۔ میں نے تمہیں ایک اہم بات بتانے کے لئے فون کیا ہے۔ یہ فون نمبر اور تمہاری رہائش گاہ کا پتہ میں نے اپنے

خصوصی ذرائع سے حاصل کیا ہے۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ میں نے تمہیں فون کیا ہے اور تمہیں کوئی اطلاع دی ہے تو پھر وہ مجھے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے لئے میری بات دھیان سے سنو''...... دوسری طرف سے سارتھا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ ایسا کیا ہو گیا ہے اور تم اس قدر پریشان کیوں ہو''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''پریشانی کی تو بات ہے۔ یہ درست ہے کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں اور آکسفورڈ کے زمانے سے ہی پسند کرتی ہوں لیکن تمہارا کٹھور رویہ میرے لئے ناقابل برداشت ہوتا تھا۔ میں جتنا تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتی تھی تم مجھ سے اتنا ہی دور بھاگتے تھے۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ تمہارے دل میں میرے لئے کچھ نہیں ہے اور تم مجھے سوائے ایک اچھے دوست کے اور کچھ نہیں سمجھتے تو پھر میں بھی تم سے پیچھے ہٹ گئی اور جب تم آکسفورڈ سے اپنی تعلیم ختم کر کے واپس چلے گئے تو پھر میں نے بھی تمہیں یکسر بھلا دیا تھا''۔ دوسری طرف سے سارتھا نے کہا۔

''تو کیا تم نے یہ سب بتانے کے لئے مجھے فون کیا ہے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ تم میرے نہیں ہو سکے یہ الگ بات ہے لیکن تم میرے اچھے دوست ضرور ہو اور دوست ہی ہمیشہ دوست کے کام آتا

ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتی ہو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسے سارتھا کے بات کرنے کا یہ انداز پسند نہ آیا تھا۔

''تمہاری جان خطرے میں ہے عمران اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر جتنی جلد ممکن ہو سکے یہاں سے نکل جاؤ''...... سارتھا نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ مجھے کس سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ میں جس کام کے لئے یہاں آیا ہوں تمہیں بتا چکا ہوں۔ کیا کسی سائنسدان کو تلاش کرنا اور اس کے پاس حکومتی پیغام پہنچانا غلط ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا غلط ہے اور کیا صحیح میں ان چکروں میں نہیں پڑنا چاہتی۔ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں یہودیوں کی خاص تنظیم موجود ہے۔ اس کا نام اسپارگن ہے جس کے کئی سیکشن ہیں۔ ان سیکشنوں میں ایک سیکشن سپیشل کلنگ کا ہے جس کا انچارج ڈگلس ہے۔ ڈگلس کے گروپ میں میرا ایک دوست شامل ہے۔ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ ڈگلس نے تمہاری موت کا ٹارگٹ ایک کلرز گروپ کو دے دیا ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''کیوں اس اسپارگن تنظیم کی مجھ سے کیا دشمنی ہے جو انہوں نے میرے ٹارگٹ کے لئے کلرز گروپ کو ٹاسک دیا ہے''...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتی۔ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ ڈگلس نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹاسک فلاسٹر کلب کے ماسٹر کلر فلاسٹر کو دیا ہے اور یہ فلاسٹر سڈگان کا انتہائی خطرناک ترین پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اس کا شکار کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا کیونکہ یہ مسلسل اور پے در پے حملے کرتے ہیں۔ اس فلاسٹر کے پاس بیس کے قریب انتہائی منجھے ہوئے تربیت یافتہ قاتل ہیں اور یہ بیس کے بیس باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کرتے ہیں اور پے در پے اور مسلسل حملے کرتے ہیں''...... دوسری طرف سے سارتھا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ ایسی کیا بات ہو گئی کہ ایک سرکاری تنظیم کو قاتلوں کے گروہ کی خدمات حاصل کرنی پڑیں اور پھر میں یہاں کسی مشن پر تو نہیں آیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ میں کچھ نہیں جانتی مجھے تو اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ اسپارگن تنظیم ہر صورت میں تمہاری یقینی ہلاکت چاہتی ہے اسی لئے اس نے فلاسٹر کی خدمات ہائر کی ہی اور ظاہر ہے اسے کوئی نہ کوئی رپورٹ ملی ہو گی جس پر اس نے یہ اقدام کیا ہے۔ اس لئے میری بات مانو اور تم فوراً شہر چھوڑ دو کیونکہ تم ایک حملے سے بچ جاؤ گے دو سے بچ جاؤ گے سو حملوں سے بچنا ناممکن ہے''...... سارتھا نے کہا۔

''اس اطلاع کا بے حد شکریہ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں

ان بیس قاتلوں کا ہی خاتمہ کر کے اس شہر کو ان خطرناک قاتلوں سے بچا لوں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا عمران۔ فلاسٹر تو ختم نہیں ہو جائے گا اس شہر میں قاتلوں کی کیا کمی ہے۔ وہ بیس کی جگہ پچاس اور پچاس کی جگہ سو اور قاتلوں کو بھرتی کر لے گا اس کا تو دھندہ ہی یہی ہے۔ سرکاری ادارے تو ایک طرف بعض اوقات فوج کے اعلیٰ ترین آفیسر بھی اس کی خدمات حاصل کرتے ہیں اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اور میں تمہیں یہ اطلاع محض اپنے دوست ہونے کی حیثیت سے اور ہمدردی کے طور پر دے رہی ہوں۔ آگے کیا کرنا ہے یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے اور تمہیں ایک بات میں اور بتا دوں کہ تم جس رہائش گاہ میں موجود ہو اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی ڈگلس کو معلوم ہے اور اس نے اس رہائش گاہ کا پتہ فلاسٹر کو بتا دیا ہے۔ فلاسٹر کسی بھی لمحے اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچنے والا ہو گا۔ اس کے پہنچنے سے پہلے اگر تم اور تمہارے ساتھی وہاں سے نہ نکلے تو پھر یہ سمجھ لو کہ تم سب اس عمارت کے ملبے میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاؤ گے''...... سارتھا نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا بہرحال اس اطلاع کا شکریہ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر تیزی سے اٹھا۔ اس نے سامان سمیٹا اور پھر الماری سے اپنا بیگ نکال کر اس نے اس میں سے بھی سامان نکالنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کپڑے اور غیر ضروری سامان بیگ میں ڈال کر

اسے واپس الماری میں رکھا اور باقی سامان ایک اور تھیلے میں ڈالا اور تھیلا اٹھا کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ پھر وہ تیزی سے راہداری کراس کر کے سامنے والے کمرے کے بند دروازے پر پہنچا۔ اس نے جیب سے ایک چابی نکال کر اس کے کی ہول میں ڈال کر گھمائی تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے اندر داخل ہوا دروازہ بند کر کے اس نے اسے لاک کیا اور لائٹ جلا کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو اس کا حلیہ تبدیل ہو چکا تھا۔ اب وہ مقامی تھا البتہ اس کے جسم پر لباس وہی تھا۔ اس نے اپنے سامان کے تھیلے میں سے ضروری اسلحہ نکال کر جیبوں میں ڈالا اور پھر تھیلا وہیں چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رہائش گاہ سے پیدل باہر نکل رہا تھا۔ مین سڑک پر آ کر اس نے ایک ٹیکسی روکی اور اسے فلاسٹر کلب کا کہہ کر ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے گہری نظر سے عمران کو دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور کاسٹرو کو کال کرنے لگا۔

"کاسٹرو اٹنڈنگ"...... رابطہ ہوتے ہی کاسٹرو کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔ اس

کی باتیں ڈرائیور کی سمجھ میں نہ آئیں اس لئے وہ ڈچ زبان میں بات کر رہا تھا۔

"اوہ آپ۔ حکم"...... دوسری طرف سے کاسٹرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فلاسٹر کلب کے فلاسٹر کا کیا حدوار بعہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیوں۔ آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی"...... کاسٹرو نے کہا تو عمران نے سارتھا کی بتائی ہوئی باتوں سے اسے آگاہ کر دیا۔

"سارتھا ٹھیک کہتی ہے۔ یہ فلاسٹر واقعی انتہائی جلاد صفت انسان ہے۔ انسانوں کو وہ مچھر کی بھی حیثیت نہیں دیتا اور جانوروں کی طرح کاٹتا پھرتا ہے۔ کلب میں وہ موت کا فرشتہ بنا رہتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر واقعی دوسرے کو گولی مار دیتا ہے۔ وہ اپنا اچھا برا کچھ نہیں سوچتا جس پر غصہ آ جائے اسے فوراً گولی سے اُڑا دیتا ہے"...... کاسٹرو نے کہا۔

"کیا وہ مجھے کلب میں ہی ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ زیادہ تر کلب میں ہی ہوتا ہے"...... کاسٹرو نے کہا۔

"کوئی ایسی ٹپ دو کہ وہ آسانی سے ملنے کے لئے تیار ہو جائے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ اس کے سامنے گریٹ لینڈ کے لارڈ ہیڈرڈ کا نام لیں

گے تو وہ سارے کام چھوڑ کر آپ سے ملنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ وہ لارڈ ہیڈرڈ کا بے حد مداح ہے اور اس کے نام لینے والے کے ساتھ بھی ایسے پیش آتا ہے جیسے وہ لارڈ ہیڈرڈ سے مل رہا ہو''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''کیوں۔ ایسا کیا ہے لارڈ ہیڈرڈ میں''...... عمران نے پوچھا۔

''لارڈ ہیڈرڈ کی ایک بیٹی ہے جسے فلاسٹر بے حد پسند کرتا ہے اور ان دونوں کی منگنی بھی ہو چکی ہے بس شادی میں تاخیر ہو رہی ہے لیکن فلاسٹر کو یقین ہے کہ جلد ہی اس کی شادی بھی ہو جائے گی اور اس کی شادی لارڈ ہیڈرڈ کی بیٹی سے ہوئی تو ظاہر ہے وہ بھی لارڈ بن جائے گا''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''لیکن اس نے لارڈ ہیڈرڈ سے میرے بارے میں پوچھنے کے لئے فون کر لیا تو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''نہیں۔ وہ فون نہیں کر سکتا کیونکہ لارڈ ہیڈرڈ اپنی فیملی کے ساتھ ان دنوں برفانی علاقے میں گیا ہوا ہے۔ وہ کب کہاں جاتا ہے اس کے بارے میں سوائے اس کے اور اس کی فیملی کے کوئی نہیں جانتا۔ وہ بے حد احتیاط پسند انسان ہے۔ جتنے اس کی دوست ہیں اس سے زیادہ اس کے دشمن بھی ہیں اس لئے وہ اپنے سائے سے بھی محتاط رہتا ہے خاص طور پر جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ ہوتا ہے تو کسی کو اس بات کی ہوا تک لگنے نہیں دیتا کہ وہ اپنی فیملی کو لے کر کہاں جا رہا ہے یہاں تک کہ فلاسٹر پر بھی وہ بھروسہ نہیں کرتا

ہے''...... کاسٹرو نے کہا۔

''اور کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

''فلاسٹر اس کا بھی مداح ہو جاتا ہے جو اس کے سامنے راشیلا کی تعریف کرتا ہے اور یہ راشیلا، لارڈ ہیڈرڈ کی اکلوتی بیٹی ہے''۔ کاسٹرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''پھر تو مجھے اس کے سامنے راشیلا کی اتنی تعریف کرنی پڑے گی کہ وہ راشیلا کا اور دیوانہ ہو جائے گا اور اسے لیلیٰ کی طرح تلاش کرنے کے لئے جنگل جنگل اور صحرا صحرا بھٹکنا شروع کر دے گا''...... عمران نے کہا تو کاسٹرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''وہ ایسا ہی انسان ہے۔ راشیلا کی تعریف سنے گا تو اس کی تلاش میں واقعی جنگل اور صحرا تو کیا سمندر میں بھی ڈبکیاں لگانا شروع کر دے گا''...... کاسٹرو نے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا۔

''اگر راشیلا خود اسے فون کر دے تو''...... عمران نے کہا۔

''تب تو یہ الٹی قلابازیاں لگانا شروع کر دے گا''...... کاسٹرو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''میں اسے الٹی قلابازیاں ہی لگوانا چاہتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تمہاری۔ ارے تمہاری نہیں فلاسٹر کی ہونے والی بیوی راشیلا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ میں نے اس کی آواز سنی ہے۔ اگر ایک بار میں اس کی آواز سن لیتا تو فلاسٹر کو اس راشیلا کی آواز میں ایسا نچاتا کہ وہ الٹی قلابازیاں لگانے کے ساتھ ساتھ اپنا سر بھی

دیواروں سے ٹکرانا شروع کر دیتا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ایک منٹ۔ ایک بار میں فلاسٹر سے ملنے اس کے آفس گیا تھا۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا تو فلاسٹر کو راشیلا کی کال موصول ہوئی تھی۔ میں چونکہ فلاسٹر کی باتیں ریکارڈ کر رہا تھا اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس ریکارڈنگ میں راشیلا کی آواز بھی ریکارڈ ہوگئی ہو کیونکہ راشیلا کی آواز سن کر فلاسٹر یہ بھول گیا تھا کہ اس کے ساتھ کمرے میں ، میں بھی موجود ہوں۔ اس نے راشیلا سے فون کا لاؤڈر آن کر کے بات کی تھی‘‘...... کاسٹرو نے کہا۔

’’لیکن اس ریکارڈنگ کو ڈھونڈنے میں تمہیں کافی وقت لگ جائے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ ہاں۔ تب ایک اور صورت ہوسکتی ہے‘‘...... کاسٹرو نے کہا۔

’’وہ کیا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’میری پرسنل سیکرٹری ہے راڈیلا۔ اس کی آواز کافی حد تک اس راشیلا سے ملتی جلتی ہے۔ اگر آپ اس آواز کو سن کر تھوڑا سا بھاری کر لیں تو اس کی آواز میں اور راشیلا کی آواز میں زیادہ فرق نہ رہ جائے گا اور ویسے بھی فلاسٹر کے دماغ میں راشیلا کی آواز سن کر چھپکلی سوار ہو جاتی ہے۔ وہ اس پر توجہ نہیں دیتا کہ راشیلا اس سے کس انداز، کس لہجے اور کس طریقے سے بات کر رہی ہے۔ اس کے لئے یہی کافی ہوتا ہے کہ اسے کال کرنے والی راشیلا ہے‘‘...... کاسٹرو نے کہا۔

’’گڈ شو۔ تو پھر میری جلدی سے اپنی پرسنل سیکرٹری سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ایک منٹ‘‘...... کاسٹرو نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

’’ہیلو راڈیلا بول رہی ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی اور مہین سی آواز سنائی دی۔

’’آپ بول کیوں رہی ہیں۔ جتنی خوبصورت اور شیریں آپ کی آواز ہے آپ کو تو فرمانا چاہیئے اور وہ کوئی نافرمان ہی ہوگا جو آپ کی آواز سن کر بھی آپ کا فرمانبردار نہ بن جائے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ باس تو کہہ رہے تھے کہ آپ ان کے دوست ہیں اور آپ کو مجھ سے ان کی کسی فائل کے بارے میں پوچھنا ہے‘‘...... راڈیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جی ہاں۔ میں آپ سے زندگی کی فائل کے بارے میں پوچھ رہا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’زندگی کی فائل۔ یہ زندگی کی فائل کیا ہوتا ہے‘‘...... راڈیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوتا ہے نہیں۔ ہوتی ہے خیر آپ میری کاسٹرو سے بات کرا دیں۔ آپ شاید میری باتیں نہ سمجھ سکیں۔ کاسٹرو سمجھ جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے سر''...... راڈیلا نے کہا اور دوسری طرف ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''جی عمران صاحب''...... چند لمحوں کے بعد کاسٹرو کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

''ایک منٹ رکو۔ میں تم سے بات کرتا ہوں لائن پر ہی رہنا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... کاسٹرو نے کہا۔ عمران نے سیل فون کان سے ہٹا لیا۔

''ٹیکسی سائیڈ پر روکو''...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی کی رفتار کم کی اور پھر اس نے ٹیکسی سڑک کی سائیڈ پر لگا کر روک دی۔ اس طرف ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔

''تم یہیں رکو میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ٹیکسی سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ٹیکسی کے عقب کی طرف آ گیا۔ اس طرف درخت تھے وہ درختوں کی طرف بڑھا اور اس نے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''تم لائن پر ہو''...... عمران نے کہا۔

''جی عمران صاحب''...... کاسٹرو کی آواز سنائی دی۔

''تم نے راشیلا کی آواز بغور سن رکھی ہے نا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ بہت اچھی طرح سے''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''میں تمہاری راڈیلا کی آواز بدل بدل کر تمہیں سناتا ہوں پھر تم مجھے بتانا کہ کونسی آواز راشیلا کی آواز سے میچ کرتی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے''...... کاسٹرو نے کہا تو عمران جس نے راڈیلا کی آواز سنی تھی اسے قدرے بھاری بنا کر کاسٹرو سے بات کی اور پھر وہ راڈیلا کی آواز کو مختلف لہجوں میں کاسٹرو کو سنانے لگا۔

''بس بس۔ یہی آواز ہے۔ آپ نے اس بار بالکل راشیلا کے انداز میں بات کی ہے''...... اچانک کاسٹرو نے چیختے ہوئے کہا۔

''پکی بات ہے نا۔ یہی آواز ہے''...... عمران نے اسی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ ایک سو ایک فیصد یہی آواز ہے''...... کاسٹرو نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب مجھے اس فلاسٹر کا نمبر دو''...... عمران نے کہا تو کاسٹرو نے اسے ایک نمبر دے دیا۔

''اوکے۔ میں اس پر ڈی تھری ڈیوائس کے ذریعے بات کرتا ہوں جس سے اسے پتہ نہیں چل سکے گا کہ اس کی راشیلا کہاں سے

اور کس نمبر سے بات کر رہی ہے“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کاسٹرو ہنس پڑا۔ عمران نے رابطہ منقطع کیا اور پھر وہ سیل فون پر کوڈنگ کرنے لگا۔ جب اسکرین کے ڈسپلے پر ڈی تھری کے الفاظ ابھرے تو اس نے تیزی سے کاسٹرو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”فلاسٹر کلب“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ کاسٹرو نے بتایا تھا کہ یہ فلاسٹر کا ڈائریکٹ نمبر ہے اور وہ خود ہی اسے رسیو کرتا ہے۔

”اچھا تو تم اپنی ہونے والی حسین بیوی سے اس طرح رعب سے بات کرو گے“...... عمران نے راشیلا کی آواز میں کہا۔ یہ وہی آواز تھی جسے کاسٹرو نے کنفرم کیا تھا کہ یہ آواز راشیلا سے میچ کھاتی ہے۔

”رر۔ رر ۔ راشیلا۔ تم۔ یہ تم ہو۔ اوہ اوہ۔ کہیں میرے کان دھوکہ تو نہیں کھا رہے ہیں۔ کیا واقعی تم نے مجھے فون کیا ہے“۔ دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے راشیلا کی آواز سن کر فلاسٹر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا ہو اور وہ کرسی سے بمشکل گرتے گرتے بچا ہو۔

”کیوں۔ کیا میری آواز سن کر تمہیں یقین نہیں ہوا یا پھر میری بجائے تم کسی اور کی کال کا انتظار کر رہے تھے۔ بولو۔ کون ہے وہ۔ میں اس کے ٹکڑے کر دوں گی۔ اس حرافہ کا خون پی جاؤں گی

اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گی“...... عمران نے کاسٹرو کے کہنے کے مطابق فلاسٹر سے ہو بہو راشیلا کے انداز میں انتہائی تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ کیا کہہ رہی ہو۔ مجھے کسی اور کے فون کا کیوں انتظار ہونے لگا۔ میری ہونے والی بیوی دنیا کی حسین ترین دوشیزہ ہے جس کے سامنے چاند بھی شرماتا ہے پھر بھلا میں کسی اور کے فون کا انتظار کیوں کروں۔ میں تو اچانک تمہارا فون سن کر چونک پڑا تھا کیونکہ تم نے پچھلے کئی روز سے مجھے فون نہیں کیا تھا اور میں تمہاری شیریں آواز سننے کے لئے ترس گیا تھا۔ کسی کام میں میرا دل نہیں لگ رہا تھا۔ سچ پوچھو تو نہ مجھے دن کو چین تھا اور نہ رات کو سکون“...... دوسری طرف سے فلاسٹر نے کسی ٹھیٹ عاشقانہ انداز میں کہا۔

”باتیں نہ بناؤ اب۔ تم جانتے ہو کہ جب مجھے تمہاری یاد آتی ہے تو میں ڈیڈی سے چھپ کر موقع ملتے ہی تمہیں کال کر لیتی ہوں۔ اب تم ڈیڈی کو تو جانتے ہو کہ ان کے سامنے کال کرو تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ طرح طرح کے لیکچر دیتے ہیں“۔ عمران نے راشیلا کے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ جانتا ہوں۔ اسی لئے میں نے خود سے تمہیں کبھی کال نہیں کیا۔ ہمیشہ تمہاری کال کا انتظار کرتا ہوں اور پھر جیسے ہی تمہاری آواز سنتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے چمن میں بہار آ گئی ہو۔

خشک پتوں میں جان پڑ گئی ہو۔ پھولوں کے رنگ نکھر آئے ہوں اور چہار سو ان کی خوشبو پھیل گئی ہو۔ اور اور......'' فلاسٹر ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا جیسے اس نے یہ سارے جملے پہلے سے ہی ازبر کر رکھے ہوں۔ عمران اس کی باتوں پر مسکرا رہا تھا۔

''بس بس۔ میں جانتی ہوں۔ میں نے تم سے یہ سب سننے کے لئے فون نہیں کیا''...... عمران نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا ورنہ وہ نجانے ایسی چیپ باتوں میں کہاں سے کہاں نکل جاتا۔

''اوہ اچھا۔ تو تم نے کسی خاص کام کے لئے فون کیا ہے مجھے''...... فلاسٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ایک ضروری بلکہ بہت ضروری کام ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے میرا کام نہ کیا تو پھر یہ یاد رکھنا کہ میں نے تم سے ناراض ہو جانا ہے۔ پھر تم لاکھ میری منتیں کرو گے تو بھی میں نہیں مانوں گی بلکہ پورا ایک سال تم سے شادی کے لئے حامی نہیں بھروں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا ظلم نہ کرنا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آج نہیں تو کل میری اور تمہاری شادی ہو جائے اور تم ایک سال کی بات کر رہی ہو۔ بولو۔ کیا کام ہے۔ تمہارے کام کے لئے مجھے اپنی جان بھی دینی پڑے گی تو میں دریغ نہیں کروں گا۔ فلاسٹر نے تمہارے لئے کام نہیں کرنا تو کس کے لئے کرنا ہے۔ کام بتاؤ''...... فلاسٹر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے پاس ایک مقامی آدمی کو بھیج رہی ہوں۔ اس کا نام مائیکل ہے۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ میرا کام کیا ہے۔ وہ میرا ہی کام ہے اور تمہیں ہر صورت میں کرنا ہے۔ ہر صورت میں کا مطلب جانتے ہو نا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن......'' فلاسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں میری عزت عزیز نہیں اور تم مجھے پسند نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں۔ نہ کرو میرا کام۔ میں آج کے بعد تمہیں فون بھی نہیں کروں گی''...... عمران نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کیا کہہ رہی ہو۔ میں نے ایسا کیا کہہ دیا''۔ فلاسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب میں نے کام کا کہا تو تمہیں اوکے کہنا چاہئے تھا تم نے لیکن کیوں کہا اور تم جانتے ہو کہ مجھے اگر مگر اور لیکن پسند نہیں ہے۔ کام کر سکتے ہو تو بتاؤ ورنہ میں نہیں بھیجتی کسی کو اور جو میں نے فیصلہ سنایا وہ حتمی فیصلہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تم اسے بھیج دو۔ تمہارے لئے وہ مجھ سے جان بھی مانگے گا تو میں دے دوں گا۔ تم بس مجھ سے ناراض نہ ہوا کرو۔ میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں''...... فلاسٹر نے کہا۔

''گڈ۔ اسے کسی صورت میں انکار مت کرنا۔ اگر وہ کہے کہ اسے پریذیڈنٹ سے ملنا ہے تب بھی یا وہ فوج کے کمانڈر انچیف کا کہے تب بھی۔ سمجھے تم''...... عمران نے راشیلا کی آواز میں سختی سے

کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو سوئٹی''۔ فلاسٹر نے چونک کر کہا۔

''جو کہا ہے وہ کرو۔ یہ میرا حکم ہے۔ میں بعد میں اس سے فون پر بات کروں گی اگر تم نے اس کا کام کر دیا تو میں ڈیڈی سے کہہ کر اگلے مہینے تم سے شادی کر لوں گی اور اگر تم نے اس کا کام نہ کیا تو میں یہی سمجھوں گی کہ تم نے میرا کام نہیں کیا اور تم کسی بھی کام کے نہیں ہو۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ تھی۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر مڑا اور واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گیا۔

''چلو''...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے ٹیکسی فلاسٹر کلب کے باہر روک دی۔ عمران نے اسے بڑا نوٹ دیا اور کار سے اتر آیا۔ اس نے سر اٹھا کر دو منزلہ عمارت کو دیکھا جہاں بڑا سا فلاسٹر کلب کا نیون سائن لگا ہوا تھا۔ عمران مین ڈور کی طرف بڑھا اور پھر رکے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو لڑکیاں کھڑی تھیں کاؤنٹر کے پاس ایک قوی ہیکل اور انتہائی طاقتور غنڈہ کھڑا تھا۔ عمران کاؤنٹر کے قریب گیا تو وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''مجھے فلاسٹر سے ملنا ہے''...... عمران نے کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''فلاسٹر کسی سے نہیں ملتا۔ اس لئے بہتر ہے تم واپس چلے جاؤ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا''...... اس قوی ہیکل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''تم شاید میری شکل دیکھ کر یہ توہین آمیز باتیں کر رہے ہو۔ تم میری شکل پر نہ جاؤ یہی تو مائیکل کی خصوصیت ہے۔ میں شکل سے تو ایک عام سا بلکہ شریف آدمی دکھائی دیتا ہوں لیکن میرے اندر کئی وحشی سانڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی ہے۔ میں تو ایک ہاتھ سے خونخوار شیر کی گردن توڑ دیتا ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو میں عملی مظاہرہ بھی کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے ہی لمحے وہ قوی ہیکل غنڈہ اچھل کر کئی قدم دوڑتا چلا گیا۔ عمران نے اس کی گردن پکڑ کر اسے معمولی سا جھٹکا دیا تھا۔

''اگر میں چاہتا تو ایک لمحے میں تمہاری گردن ٹوٹ جاتی لیکن میں نے تم سے رعایت کی ہے اس لئے کہ تم مجھے نہیں جانتے''۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو وہ قوی ہیکل غنڈہ جواب اپنی گردن مسل رہا تھا اور جس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے تیزی سے ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکیاں اور ہال میں موجود لوگ بھی

حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"آئیں جناب میں معذرت خواہ ہوں جناب کہ آپ کو جانتا نہیں تھا اس لئے مجھ سے گستاخی ہوگئی ہے۔ورنہ باس تو آپ کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑے ہیں"...... غنڈے نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ غنڈے کے ساتھ ایک کمرے میں گیا۔ کمرہ کسی خوبصورت آفس کے طرز پر سجا ہوا تھا اور سامنے بھاری میز کے پیچھے بھاری تن و توش کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر سوٹ تھا لیکن اس کے چہرے پر سفاکی اور درندگی کے تاثرات منجمد نظر آتے تھے۔

"تم جاؤ"...... اس آدمی نے عمران کے ساتھ آنے والے غنڈے سے کہا تو وہ غنڈہ سر ہلا کر مڑا اور آفس سے نکلتا چلا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور مجھے آپ کی ہونے والی شریک حیات مس راشیلا نے بھیجا ہے"...... عمران نے تعارف کراتے ہوئے مسکرا کر کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"معلوم ہے لیکن تم نے میرے ساتھی کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اس سے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو"...... فلاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس طرح جھٹکنا شروع کر دیا جیسے اس کی انگلیاں ٹوٹ گئی ہوں"......عمران نے مصافحے کے دوران اس کا ہاتھ دبا دیا تھا۔

"اس نے مجھے تم تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ اگر تم مس راشیلا کے ہونے والے شوہر نہ ہوتے اور وہ آدمی تمہارا ساتھی نہ ہوتا تو اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن چکا ہوتا اور تمہارا بازو تمہارے کاندھے سے علیحدہ ہو کر ایک کونے میں پڑا ہوتا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تو فلاسٹر چونک پڑا۔

"آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری۔ مسٹر مائیکل آپ میں تو واقعی بے پناہ طاقت ہے حالانکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے اندر طاقت بھری ہوئی ہے"...... فلاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی کھلے دل اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں مسٹر فلاسٹر اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ مادام راشیلا نے کیوں آپ کو اپنا شوہر بنانے کا اعزاز بخشنے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا تو راڈیلا کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میں پہلے یہاں کا عام سا غنڈہ تھا لیکن پھر میں راشیلا کو پسند آ گیا اور اس نے مجھے سڈگان کا سب سے بڑا آدمی بنا دیا ہے۔ آج جو کچھ بھی میں ہوں اسی کی وجہ سے ہی ہوں۔ بہرحال آپ فرمائیں مسٹر مائیکل میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں"...... فلاسٹر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ سیکشن کے مسٹر ڈی کارٹر سے مجھے ذاتی کام ہے اور مجھے معلوم ہے کہ مسٹر ڈی کارٹر سے آپ کے بڑے گہرے تعلقات

ہیں''...... عمران نے جلدی سے کہا۔

''ہاں ہیں تو سہی۔ لیکن کام کیا ہے''...... فلاسٹر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

''ایک ذاتی کام ہے۔ آپ مجھے ان سے ابھی ملوا دیں''۔ عمران نے کہا۔

''ابھی نہیں سوری ابھی تو میں مصروف ہوں۔ وہ ملٹری آفیسر ہے اور پھر وہ بھی تو فارغ نہیں ہوگا۔ وہ میرے کلب اکثر آتا رہتا ہے اس بار جب وہ آیا تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا آپ بھی کلب آ جائیں پھر ملاقات ہو جائے گی''...... فلاسٹر نے کہا۔

''اوکے۔ تو یہ بات جا کر میں مادام راشیلا کو بتا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ میری بات ماننے سے انکار کریں تو انہیں فوراً بتا دوں۔ وہ تو کہہ رہی تھیں کہ آپ ان کی کوئی بات نہیں ٹالتے۔ میرے کہنے پر سارے کام چھوڑ کر پریذیڈنٹ سے بھی ملانے کے لئے لے جا سکتے ہیں۔ لیکن نہیں۔ خیر چھوڑیں میں خود مل لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ک ک ک۔ کیا تمہارے پاس راشیلا کا نمبر ہے''...... فلاسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ انہوں نے مجھے سختی سے ہدایات دی ہیں کہ یہ نمبر میں آپ کو نہ دوں۔ ضرورت پڑنے پر وہ خود آپ کو کال کریں گی''...... عمران

نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ وہ خود مجھے کال کرتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ راشیلا نے کہا ہے اور میں اس کا کہا نہیں ٹال سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں''...... فلاسٹر نے جواب دیا اور پھر اس نے جلدی سے میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی دبا دو تا کہ میں بھی سنوں کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں''...... عمران نے کہا تو فلاسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''فلاسٹر بول رہا ہوں ڈی کارٹر سے بات کراؤ''...... فلاسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو فلاسٹر میں ڈی کارٹر بول رہا ہوں۔ اس وقت کیسے فون کیا میں ایک انتہائی ضروری کام کے لئے ویسٹ پوائنٹ پر جا رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ڈی کارٹر میں اپنے ایک عزیز ترین دوست کے ساتھ آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں آپ میرا انتظار کریں''...... فلاسٹر نے کہا۔

''سوری۔ میں اس وقت ملاقات نہیں کر سکتا مجھے انتہائی ایمرجنسی کام ہے۔ آئی ایم سوری فلاسٹر''...... دوسری طرف سے ڈی کارٹر

نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈی کارٹر۔ تم جانتے ہو کہ تم فلاسٹر کو انکار کر رہے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا کچا چٹھا کھول کر میں تمہیں ساری دنیا کے سامنے ایکسپوز کر دوں"...... فلاسٹر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... ڈی کارٹر نے بوکھلا کر کہا۔

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو نانسنس۔ میں نے تم سے کہا ہے کہ مجھے تم سے ملنا ہے تو بس ملنا ہے۔ تم مجھے انکار کرو۔ یہ میری بے عزتی ہے۔ سمجھے تم"...... فلاسٹر نے اسی طرح سے غراتے ہوئے۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مگر کام کیا ہے یہ تو بتاؤ اور کون تمہارے ساتھ آ رہا ہے اور کیوں"...... ڈی کارٹر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ فلاسٹر نے اس کا بلیک میلنگ سٹف اپنے پاس رکھا ہوا ہے اس لئے یہ ڈی کارٹر اس کا مطیع ہے۔

"بس کہا ہے نا کہ میرا عزیز ترین دوست ہے مائیکل۔ اسے کوئی ذاتی کام ہے تم سے اور میں اسے ساتھ لا رہا ہوں"...... فلاسٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو ایسا کرو کہ تم فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں ویسٹ پوائنٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں چند ایشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں ہم نے ان پوچھ گچھ بھی کرنی ہے اور انہیں موت کی سزا بھی دینی ہے اس لئے میرا وہاں کافی وقت لگ جائے گا۔

میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ فرسٹ چیک پوسٹ سے تمہیں ہیلی کاپٹر پر میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"...... ڈی کارٹر نے کہا اور عمران ایشیائی ایجنٹ پکڑے جانے کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کے ساتھی ہوں گے چونکہ اس نے انہیں اپنے طور پر کام کرنے کی اجازت دے دی تھی اور ابھی تک انہوں نے رابطہ بھی نہیں کیا تھا اس لئے عمران نے بھی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اسے دل ہی دل میں اس بات کی خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے ساتھیوں نے نہ صرف براسکن کے علاقے کو ٹریس کر لیا بلکہ وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ بھی گئے۔ جہاں تک اس اسے مطلع نہ کرنے کی بات تھی تو یہ اس کے نقطہ نظر سے معمولی بات تھی۔ اسے اپنے ساتھیوں کی صلاحیتوں کا علم تھا کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے اس لئے عمران دل ہی دل میں بہرحال مطمئن تھا۔

"ٹھیک ہے"...... فلاسٹر نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"آئیں جناب مائیکل صاحب۔ آپ کا کام ہو گیا ہے"۔ فلاسٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں آفس سے نکلتے چلے گئے۔

جولیا کو اچانک ایسا لگا جیسے اسے کوئی جھنجھوڑ رہا ہو۔ اس نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن اسے وہاں جھنجھوڑ کر جگانے والا کوئی نہیں تھا البتہ بدلے ہوئے ماحول کو دیکھ کر وہ چونک پڑی تھی۔ اس کا شعور بیدار ہوا تو اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب گہری کھائیوں کے درمیان وہ سب پتلے سے راستے سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک زور دار کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی زمین اس کے پیروں تلے سے غائب ہو گئی تھی اور وہ سر کے بل کھائی میں گرتی چلی گئی تھی۔

اس نے اپنے ساتھیوں کے منہ سے نکلنے والی بے اختیار چیخیں بھی سنیں تھیں اور اس کے بعد اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا۔ یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن پر روشن ہوا اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ ایک ستون کے ساتھ رسیوں سے جکڑی

ہوئی تھی۔ اس کے قریب مزید ستون تھے جن سے اس کے باقی ساتھیوں کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ ایک فوجی اس کے ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگانے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا فوجی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے سامنے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے ساتھیوں میں سے صفدر ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا جبکہ تنویر کی گردن اور جسم ابھی تک ڈھلکا ہوا تھا اور آخر میں موجود کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگایا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی کہ کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر تینوں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا۔ ان کے جسموں پر صرف یونیفارمز موجود تھیں۔ ان کی جرابیں اور بوٹ تک غائب تھے۔ جولیا کے اپنے پیروں سے بھی یہ چیزیں غائب تھیں۔ صفدر اور تنویر دونوں کے سروں پر پٹیاں بندھی ہوئی نظر آ رہی تھیں جبکہ کیپٹن شکیل کی ایک ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اسے اپنے سر اور کاندھے کے پیچھے بھی شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ لیکن بہرحال یہ درد قابل برداشت تھا۔ کیپٹن شکیل کو انجکشن لگانے کے بعد دونوں آدمی خاموشی سے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

''سنو''...... جولیا نے کہا تو دونوں آدمی تیزی سے مڑے اور رک گئے۔

"کیا بات ہے"...... اس آدمی نے جو انجکشن لگا رہا تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہمیں یہاں لا کر کیوں باندھا گیا ہے اور کون ہو تم"...... جولیا نے اس کی طرف دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو یہ تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتی ہو البتہ ہم کون ہیں اس کے بارے میں تمہیں جلد ہی علم ہو جائے گا"...... اس آدمی نے بڑے درشت لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ بتاؤ کون ہو تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا

"مجھے تم سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ اس لئے خاموش رہو۔ زیادہ شور مچایا تو تمہیں اسی وقت گولی ماری جا سکتی ہے"...... اس نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر ہمیں ایسے باندھا کیوں گیا ہے۔ آخر اس کی کوئی وجہ تو ہو گی"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"دشمنوں کے ساتھ ایسا بلکہ اس سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ تم خوش قسمت ہو کہ ابھی زندہ ہو ورنہ تم جیسے دشمنوں کو ایک لمحے میں گولی مار دی جاتی ہے"...... اس نے کہا۔

"اپنا لہجہ درست رکھو سمجھے۔ ابھی تمہیں غلط فہمی ہے کہ ہم دشمن ہیں لیکن جلد ہی تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی اور پھر تمہیں اس لہجے کا خمیازہ بھگتنا ہو گا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہے غلط فہمی تمہیں ہے اور تم یہ غلط فہمی دور کر لو۔ تم دشمن ایجنٹ ہو اور دشمن ایجنٹوں کا حشر انتہائی عبرتناک ہوتا ہے"...... اس آدمی نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ ہم دشمن ایجنٹ ہیں یا ہمارا تعلق فوج کے ایک انتہائی خفیہ گروپ سے ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں اور کہاں ہیں اس وقت"...... جولیا نے بھی پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں ویسٹ پوائنٹ سے پکڑا گیا ہے جبکہ کھائی پر سے گزرتے ہوئے تم میں سے کسی کا پاؤں کھائی کے راستے پر لگائی گئی بلاسٹنگ وائر سے ٹکرا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں دھماکہ ہوا اور تم کھائی میں جا گرے۔ کھائی زیادہ گہری نہیں تھی اس لئے تم ہلاک ہونے سے بچ گئے لیکن بہرحال تم سب زخمی ہوئے ہو۔ تمہارا خیال ہو گا کہ یہ علاقہ ویران ہے یہاں کوئی چیکنگ نہیں ہے جبکہ وہاں انتہائی خفیہ حربے ہر جگہ موجود ہیں اور انہیں باقاعدہ ویسٹ کیمپ میں واچ کیا جاتا ہے اس طرح تم پکڑے گئے۔ یہ ویسٹ ونگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں کا انچارج ڈی کارٹر ہے اور ڈی کارٹر تم جیسے دشمن ایجنٹوں کے لئے جلاد کے نام سے مشہور ہے۔ ویسٹ پوائنٹ سے تمہیں وہاں کے انچارج رائیڈو نے پکڑا اس نے تمہاری مرہم پٹی کرائی تاکہ تم سے پوچھ گچھ ہو سکے اور پھر اس نے ڈی کارٹر کو

اطلاع دی تو ڈی کارٹر نے تمہیں منگوا لیا تا کہ تم سے خود پوچھ گچھ کر سکے۔ ڈی کارٹر کو اچانک مین ہیڈکوارٹر ایک ہنگامی میٹنگ میں شرکت کے لئے جانا پڑا ہے وہاں سے واپس آ کر وہ تمہاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دیں گے“...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ ہمارے چہرے کس نے اور کب صاف کئے ہیں“...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

”یہ کام رائیڈو کا ہے وہ ان معاملات میں بے حد محتاط رہتا ہے“...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ڈی کارٹر تمہارا بگ باس ہے“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ اس علاقے کا انچارج اور ہمارا باس ہے“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”کب آئے گا ڈی کارٹر“...... جولیا نے پوچھا۔

”جب میٹنگ ختم ہو گی“...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے لیکن کمرے کا دروازہ کھلا رہا تھا اور ایک مسلح آدمی وہاں موجود تھا اس کا پہلو جولیا کو نظر آ رہا تھا۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو سوائے کیپٹن شکیل کے باقی سب ہوش میں آ چکے تھے۔ جبکہ کیپٹن شکیل ہوش میں آنے والی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

”میرا خیال ہے ہم لیبارٹری والے علاقے میں پہنچ گئے ہیں

کیونکہ ویسٹ ایریئے کا مین ہیڈ کوارٹر اسی علاقے میں ہونا چاہئے“...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا۔

”ہاں اور اب ہمیں یہاں سے کمانڈو ایکشن شروع کر دینا چاہئے ورنہ یہ لوگ کسی بھی وقت ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں“...... تنویر نے کہا۔

”ہمیں اس ڈی کارٹر کے آنے سے پہلے یہاں کا کنٹرول سنبھال لینا چاہئے۔ پھر اس ڈی کارٹر کو پکڑ کر اس کے ذریعے ڈاکٹر ڈی مورگن سے رابطہ کر کے لیبارٹری کھلوائی جا سکتی ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہم بندھے ہوئے ہیں اور پہلا مسئلہ تو ان رسیوں سے چھٹکارا پانا ہے۔ ان لوگوں نے باقاعدہ پیچ در پیچ گانٹھیں لگائی ہیں۔ میں انہیں کھولنے کی کوشش کر رہی ہوں تم بھی کوشش کرو“...... جولیا نے کہا اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ گیا اور جب اسے صورتحال کا علم ہوا تو اس نے بھی یہی رائے دی کہ ہمیں اس ڈی کارٹر کے آنے سے پہلے یہاں کنٹرول حاصل کر لینا چاہئے۔

جولیا کے ساتھ وہ سب بھی رسیاں کھولنے کی کوشش کرنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے اپنے ہاتھوں کی رسیاں کھول لیں۔ کیپٹن شکیل چونکہ دروازے سے بالکل آخری سائیڈ پر تھا اس لئے جب تک کوئی اندر نہ آ جاتا اس وقت تک اسے چیک نہ کر سکتا

تھا۔ اب اس کے دونوں بازو آزاد ہو چکے تھے۔ کیپٹن شکیل اپنے پیروں پر لپکا اور پھر چند لمحوں میں وہ اپنے پیروں کو بھی رسیوں سے آزاد کرا چکا تھا۔ اس کے بعد وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور اس نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کے دونوں بازو آزاد کرا دیئے پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے صفدر کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جبکہ تنویر اس دوران اپنے پیروں کو رسیوں سے آزاد کرا چکا تھا۔ اب جولیا کی باری تھی لیکن جولیا دروازے کے تقریباً سامنے تھی۔ اس لئے کیپٹن شکیل جولیا کی طرف آنے کی بجائے آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ کیپٹن شکیل دروازے کی قریب جا کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے آہستہ سے سر آگے کر کے باہر جھانکا۔

یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی اور دروازے کی سائیڈ سے پشت لگائے ایک مسلح آدمی کھڑا تھا۔ اس نے مشین گن شاید دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی ہوئی تھی۔ جو کیپٹن شکیل کو نظر نہ آ رہی تھی البتہ کیپٹن شکیل نے دیکھا لیا تھا کہ اس آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر بندھے ہوئے تھے وہ شاید اس انداز میں آرام کر رہا تھا۔ کیپٹن شکیل آہستہ سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ہلکی اوغ کی آواز سنائی دی اور وہ آدمی کھنچتا ہوا ندار آ گیا۔ کیپٹن شکیل نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے بازو کو پکڑ کر اسے یکلخت گھما کر اندر

گھسیٹ لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کی گردن کی دوسری سائیڈ پر جس طرف کیپٹن شکیل کا ہاتھ نہ تھا کھڑی ہتھیلی کی بھر پور ضرب پڑی اور کڑاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور کیپٹن شکیل نے آہستگی سے اسے ایک طرف کر کے زمین پر لٹا دیا۔ جبکہ تنویر اور صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکے۔

''رک جاؤ۔ ابھی مت جاؤ''...... جولیا نے کہا تو دونوں دروازے پر ہی رک گئے۔

''صرف اس کی مشین گن اٹھا لو''...... جولیا نے کہا جبکہ کیپٹن شکیل نے اس آدمی کو زمین پر لٹا کر تیزی سے آگے بڑھ کر جولیا کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔ تنویر نے دروازے کے باہر دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا لی تھی۔

''یہ شاید کوئی ملٹری ہیڈکوارٹر ہے۔ یہاں دو چار مسلح افراد نہیں ہوں گے۔ ہمیں ان کے کسی بڑے کو پکڑنا ہو گا پھر بات بنے گی''...... جولیا نے آزاد ہوتے ہی کہا اور سب ساتھیوں نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ جولیا کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

''پھر میرا مشورہ ہے کہ ہمیں یہیں رکنا چاہئے وہ ڈی کارٹر بہرحال یہیں آئے گا وہ جیسے ہی آئے گا ہم فوراً اسے چھاپ لیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ اکیلا نہ آئے۔ اس کے ساتھ مسلح افراد بھی

یقیناً ہوں گے اور ظاہر ہے انہیں مارنے کے لئے فائر کھولنا پڑے گا''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ ڈی کارٹر جیسا کوئی بڑا آفیسر ہاتھ آ جائے تو اس کے بل پر باقی مسلح افراد کو کور کیا جا سکتا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ آفس ہو گا۔ یہاں زیادہ مسلح افراد نہیں ہوں گے۔ ہم انہیں آسانی سے کور کر لیں گے ورنہ یہاں تہہ خانے میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی بڑے کے آنے سے پہلے صورت حال چیک کرنے کے لئے دو چار مسلح افراد یہاں آئیں اس طرح صورت حال ہمارے خلاف بھی ہو سکتی ہے''......صفدر نے کہا۔

''اس کا تو ایک ہی حل ہے کہ ہم پہلے جائزہ لیں پھر جیسی صورت حال ہو ویسے ہی اقدام کریں بہرحال اس ڈی کارٹر کو قابو میں آنا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر آپ یہیں رکیں۔ میں جا کر جائزہ لے آتا ہوں''۔ تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ اکیلا جانا رسکی ہو گا اس لئے ہم اکٹھے جائیں گے اور ہم نے پہلے سب کے لئے اسلحہ حاصل کرنا ہے''...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا اس کمرے سے نکل کر آگے بڑھی اور اس نے دونوں طرف دیکھا۔

راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔ جولیا آگے بڑھی اور پھر اس دروازے کے قریب رک کر اس نے کمرے کے اندر جھانکا۔ وہاں ایک میز کے گرد دو آدمی بیٹھے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔

''میں تو یہ ڈیوٹی کر کر کے بری طرح سے تھک چکا ہوں۔ نجانے باس کب واپس آئیں اور اس ڈیوٹی سے جان چھوٹے''۔ ایک نے دوسرے سے کہا۔ جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ کے مخصوص اشاروں سے اس نے انہیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار پر زور سے ہاتھ مارا تو عجیب سی آواز نکلی۔

''تم نے کچھ سنا''...... پہلے نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ نجانے کیسی آواز تھی۔ کون ہے''...... ایک نے چونک کر کہا۔

''جیگر ہو گا اور کون ہو سکتا ہے''...... دوسرے نے کہا۔

''نہیں یہ بوٹوں کی آواز نہیں ہے مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی نے جان بوجھ کر دیوار پر ہاتھ مارا ہو''...... پہلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''ارے ارے۔ رک جاؤ۔ اب ہارنے لگے ہو تو آواز کا بہانہ بنا کر بھاگ رہے ہو''...... دوسرے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن

پہلے نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر جیسے ہی آگے بڑھا صفدر اس پر تیزی سے جھپٹ پڑا اور اس کے منہ سے ہلکی سی اوغ کی آواز ہی نکل سکی اور وہ اس کے بازوؤں میں پھنس کر تڑپتا رہ گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''...... دوسرے نے اوغ کی آواز سن کر چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر دوڑتا ہوا جیسے ہی دروازے سے نکل کر راہداری میں آیا تو تنویر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور جولیا تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی دونوں مشین گنیں اٹھا لیں۔ کیپٹن شکیل جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا۔ چونکہ اس کے پاس مشین گن تھی اس لئے ان فوجیوں پر تنویر اور صفدر جھپٹے تھے۔

''ان سے پوچھ گچھ نہ کی جائے''...... کیپٹن شکیل نے ایک مشین گن جولیا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ دوسری اس کے دوسرے ہاتھ میں تھی۔

''اس میں وقت ضائع ہو گا۔ انہیں ختم کر دو''...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا جہاں وہ دونوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تنویر اور صفدر نے ان کی گردن کو جھٹکا دے کر انہیں صرف بے ہوش کیا تھا کیونکہ ان کے ذہن میں بھی یہی خیال تھا کہ شاید ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔

''انہیں ختم کر دو اور آؤ''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے جھکے اور پھر چند لمحوں بعد دونوں فوجی گردنیں تڑوا کر ہلاک ہو چکے تھے۔ کیپٹن شکیل نے دوسری مشین گن تنویر کے ہاتھ میں دے دی اور پھر وہ سب کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں جولیا کمرے کے دوسرے دروازے کے قریب کھڑی تھی۔ اب صرف صفدر خالی ہاتھ تھا۔

''ادھر سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں اور اوپر یقیناً آفس ہو گا''۔ جولیا نے ان کے قریب آنے پر آہستہ سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ سب سے آگے جولیا تھی اور سب سے آخر میں خالی ہاتھ صفدر تھا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا خالی میدان تھا جس کی سائیڈ میں کچھ ہٹ کر ایک برآمدہ تھا۔ اس برآمدہ میں دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ ان کا رخ میدان کی طرف ہی تھا اور اگر جولیا اور اس کے ساتھی باہر نکلتے تو وہ لامحالہ ان کی نظروں میں آ جاتے اور پھر ظاہر ہے انہیں فائر کھولنا پڑتا اور یہ بات وہ نہیں چاہتے تھے۔

''اب فائر کھولنا ہی پڑے گا مس جولیا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... تنویر نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''نہیں پھر ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے۔ یہ

کوئی فوجی ہیڈ کوارٹر معلوم ہو رہا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اگر ہم اچانک نکل کر ان کی طرف بڑھیں تو یہ ہم پر فوراً فائر نہیں کھولیں گے اس طرح ہمیں ان پر قابو پانے کا وقت مل جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ دو تو ہمیں نظر آ رہے ہیں ہو سکتا ہے ادھر ادھر اور فوجی بھی موجود ہوں''...... جولیا نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے یہ بات اس کے ذہن میں نہ آئی ہو۔

''مس جولیا آپ سب یہیں ٹھہریں میں اکیلا وہاں جاتا ہوں۔ یہ مجھے اکیلا اور بغیر کسی ہتھیار کے دیکھ کر مارنے کی بجائے پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح میں آسانی سے پورا جائزہ لے کر آپ کو بتا بھی سکوں گا پھر جیسے صورت حال ہو آپ ڈیل کر لیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں صفدر۔ یہ تمہیں دیکھتے ہی فوراً سمجھ جائیں گے کہ تم قیدی ہو اور آزاد ہو کر باہر آئے ہو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں تمہیں دیکھتے ہی ساری صورت حال ان کی سمجھ میں آ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہ کسی کو آواز دے کر بلا لیں۔ میرے ذہن میں ایک اور پلان آ رہا ہے۔ ایک منٹ''...... جولیا نے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

''تم سب سائیڈوں میں ہو جاؤ۔ میں اس انداز میں بولوں گی جیسے فوجیوں نے مجھے عورت سمجھ کر رسیوں سے آزاد کر دیا ہو اور مجھ

پر دست درازی کی کوشش کر رہے ہوں اس طرح یقیناً یہ دونوں صورت حال معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن اگر باہر اور لوگ ہوئے تو وہ بھی آ جائیں گے آپ کی چیخ سب کو متوجہ کرے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں چیخوں گی پھر تو پورے ہیڈ کوارٹر میں بھونچال آ جائے گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے منہ سے ایسی گھٹی گھٹی آوازیں نکالنا شروع کر دیں جیسے کوئی اس کے منہ کو بند کرنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جولیا اپنے آپ کو اس کی گرفت سے بھی چھڑانے کی کوشش کر رہی ہو۔

''دونوں آ رہے ہیں''...... دروازے کی سائیڈ میں موجود صفدر نے کہا اور جولیا نے اس طرح آواز نکالی جیسے اس کا منہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہو اور پھر وہ بھی تیزی سے سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے لیکن کیپٹن شکیل اور صفدر نے واقعی انتہائی مہارت سے ان دونوں کی گردنیں پلک جھپکنے میں توڑ دی تھیں اور انہیں آواز تک نکالنے کا موقع نہ دیا تھا۔ پھر جولیا کے کہنے پر ان دونوں کی لاشیں ایک طرف کر کے فرش پر ڈال دی گئیں اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے ان دونوں کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار لیں۔

ایک اس نے ہاتھ میں پکڑی جبکہ دوسری کا میگزین نکال کر اس نے جیب میں ڈال دیا۔

''آپ نے تو کمال کر دیا مس جولیا۔ کیا خوبصورت آئیڈیا سوچا تھا آپ نے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''اور کوئی آدمی باہر ہوتا تو یقیناً آ جاتا''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر مڑ کر اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے باہر نکلے اور اس برآمدے میں پہنچ گئے۔ برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا لیکن پردہ لٹکا ہوا تھا اور باہر راڈسن کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ جولیا نے ذرا سا پردہ ہٹایا اور اندر جھانکا تو اس نے ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان فوجی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میز پر دو فون رکھے ہوئے تھے اور فوجی کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا اور وہ کرسی کی پشت سے کمر لگائے اسے پیچھے کی طرف جھکا کر رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس کے سینے پر بیج تھا جس پر اس کا نام راڈسن لکھا تھا۔

جولیا تیزی سے اندر داخل ہوئی تو اس فوجی نے شاید آہٹ سن کر رسالہ ہٹایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر گرا کہ رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل کر میز کی دوسری طرف جا گرا تھا۔ چونکہ اس نے کرسی پر پیچھے کی طرف دباؤ

ڈالا ہوا تھا اس لئے اچانک سیدھا ہونے کی وجہ سے کرسی نے آگے کی طرف جھٹکا کھایا تھا اور یہ اس جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ راڈسن بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر سامنے کے رخ گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جولیا اس کے سر پر پہنچ گئی تھی اور دوسرے ہی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور مشین گن کا بٹ سیدھے ہوتے ہوئے راڈسن کے سر پر پڑا اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر وہیں میز پر ہی اوندھا ہو گیا۔ ایک بار اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسری ضرب کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ جولیا کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔

''اوہ ہمارا سامان بھی یہاں موجود ہے''...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ اس کی نظریں میز کی دوسری جانب کونے میں جمی ہوئی تھیں جہاں واقعی ان کے بیگ جوتے اور جرابیں موجود تھیں۔

''جلدی کرو اپنی جرابیں اور جوتے پہن لو اور بیگز میں سے مشین پسٹل نکال کر جیبوں میں ڈال لو اور اس کے ساتھ ہی بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول کا پیکٹ مجھے دے دو۔ جلدی کرو''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی وہ اس وقت واقعی ٹیم کی بااعتماد لیڈر نظر آ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے جرابیں اور جوتے پہن لئے۔

''کیپٹن شکیل۔ تمہارے بیگ میں ماسک میک اپ باکس اور

ریڈی میڈ میک اپ باکس ہے۔ تم تینوں ماسک میک اپ کر لو جبکہ میں ریڈی میڈ میک اپ کر لیتی ہوں اور مشین پسٹل تم سب اپنی جیبوں میں ڈال لو اور مجھے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول دے دو۔ جلدی کرو''...... جولیا نے کہا اور میز کی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس کے جوتے پڑے ہوئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں دوبارہ ماسک میک اپ کی وجہ سے مقامی بن چکے تھے جبکہ جولیا نے جوتے پہن کر ریڈی میڈ میک اپ باکس کھول لیا تھا اور اب وہ انتہائی تیزی سے اپنے چہرے پر میک اپ کرنے میں مصروف تھی۔

''کیپٹن شکیل اور صفدر تم دونوں باہر پہرہ دو اور تنویر تم اس راڈسن کے دونوں ہاتھ باندھ کر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ضروری پوچھ گچھ کی جا سکے''...... جولیا نے میک اپ کرتے ہوئے کہا اور اس کے حکم پر تینوں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ جولیا میک اپ سے فارغ ہوئی تو اس نے میک اپ باکس کے اندر لگے ہوئے آئینے میں اپنے چہرے کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر میک اپ باکس بند کر کے اس نے تنویر کے بیگ میں رکھ دیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے۔ جبکہ جاتے ہوئے کیپٹن شکیل بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسولوں کا پیکٹ جولیا کے لئے میز پر رکھ گیا تھا جبکہ تنویر اس راڈسن کو کرسی سے کھینچ کر قالین پر ڈال کر اس کے دونوں ہاتھ

عقب میں باندھنے میں مصروف تھا۔ جولیا نے کیپسولوں کا پیکٹ کھول کر اسے جیب میں ڈال لیا تاکہ فوری طور پر انہیں استعمال کر سکے۔

''اسے اٹھا کر ادھر کرسی پر بٹھا دو جلدی کرو''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بیگ میں سے مشین پسٹل نکال کر یونیفارم کی جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر وہ کرسی کی طرف مڑی جس پر تنویر نے راڈسن کو بٹھا کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد تنویر نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسی لمحے راڈسن کی آنکھیں کھلنے لگیں لیکن وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہ آیا تھا۔

''تنویر تم جا کر اس کمرے کا دروازہ بند کر دو ایسا نہ ہو کہ کوئی اندر آ جائے اور یہاں مسئلہ کھڑا ہو جائے''...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تنویر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے راڈسن کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... راڈسن نے ہوش میں آتے ہی چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے فوراً ہی مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

''سنو راڈسن تمہارے تمام ساتھی اس وقت موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ ڈی کارٹر کہاں ہے اور

کب واپس آ رہا ہے''...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ڈی کارٹر تو سپر ماسٹر کے ساتھ یہاں آ رہا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کال آئی تھی۔ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ جائیں گے لیکن تم کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق ملٹری فورس سے ہے''...... راڈسن نے جواب دیا۔

''آر ٹی لیبارٹری کے بارے میں تمہیں معلوم ہے یا ڈی کارٹر کو''...... جولیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم اور نہ ڈی کارٹر کو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف سپر ما ' کا تعلق ہے۔ اوہ اوہ اب میں سمجھ گیا۔ تم وہ قیدی لڑکی ہو لیکن وہ تو سوئس تھی تم تو مقامی ہو''...... راڈسن نے کہا۔

''شٹ اپ۔ یہ بتاؤ کہ ہیلی پیڈ کہاں ہے''...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے سوال کر دیا۔

''ہیلی پیڈ بائیں طرف ہے۔ اسی عمارت کے بائیں طرف ہے''...... راڈسن نے جواب دیا۔

''وہاں کتنے فوجی ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''چار''...... راڈسن نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور پھر اس کا وہ بازو گھوما جو خالی تھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک راڈسن کی کنپٹی پر پڑا اور راڈسن کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی ہی تھی کہ جولیا کا وہ ہاتھ

حرکت میں آیا جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے راڈسن کے سر پر پڑا اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور دروازے کے قریب پہنچ گئی۔

''کیپٹن شکیل راڈسن کی گردن توڑ دو۔ ڈی کارٹر اور سپر ماسٹر دونوں ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچنے والے ہیں۔ جلدی کرو''...... جولیا نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے تنویر بھی سامنے کا دروازہ بند کر کے واپس آ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل باہر آ گیا اور جولیا کے کہنے پر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

''آؤ ادھر بائیں طرف ہیلی پیڈ ہے اور وہاں چار فوجی موجود ہیں انہیں میں کیپسول کی مدد سے بے ہوش کروں گی''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر بائیں طرف کو بڑھنے لگی۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت کی سائیڈ کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچے تو وہاں واقعی ایک ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر برآمدے میں چار مسلح فوجی بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے کمرے تھے جن کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور کمروں میں روشنی ہو رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ ان کے اندر بھی فوجی موجود تھے۔ جولیا نے جیب سے کیپسول نکالا اور تیزی سے ان چاروں فوجیوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مشین پسٹل اس

نے جیب میں ڈال لیا تھا جولیا کے ساتھی اس کے پیچھے تھے وہ چاروں فوجی انداز میں بڑھ رہے تھے۔

''ارے''...... اچانک ان چار فوجیوں میں سے ایک کی حیرت بھری آواز سنائی دی باقی تینوں کی نظریں بھی ان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ خاموش تھے شاید وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی لمحے جولیا نے کیپسول والا ہاتھ گھمایا اور ایک کیپسول ان کے قدموں میں گر کر ٹوٹ گیا۔

وہ حیرت سے کیپسول کو دیکھتے ہوئے اس طرح زمین پر گرتے چلے گئے جیسے اچانک ان کے جسموں سے روحیں کھینچ لی گئیں ہوں۔ ظاہر ہے جولیا اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لئے تھے۔ جولیا اسی طرح سانس روکے بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی۔ برآمدے کے پیچھے تین کمرے تھے۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے تینوں کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول پھینک دیئے اور خود رک کر سائیڈ میں کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھی اس دوران ان بے ہوش فوجیوں کو اٹھا کر اوٹ میں ڈالنے میں مصروف تھے چندلمحوں بعد جولیا نے سانس لیا تو فضا صاف تھی کیونکہ یہ ایسی گیس کے کیپسول تھے جو جس قدر زود اثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے اثرات فضا میں ختم ہو جاتے تھے اور پھر جولیا تیزی سے ان کمروں کو چیک کرنے کے لئے آگے بڑھی ایک کمرے میں تو ایک لڑکی میز کے پیچھے کرسی پر بے ہوشی کے عالم

میں بیٹھی ہوئی تھی اس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اور سامنے میز پر تین فون سیٹ پڑے تھے۔

جولیا سمجھ گئی تھی کہ یہ ڈی کارٹر کی سیکرٹری ہو گی۔ دوسرا کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن وہ خالی تھا۔ یہ یقیناً ڈی کارٹر کا آفس ہو گا جبکہ تیسرے کمرے میں چار مسلح فوجی کرسیوں پر بے ہوش پڑے نظر آ رہے تھے۔ یہ بھی آفس نما کمرہ تھا۔ ظاہر ہے یہ اس ہیڈکوارٹر کا ریسٹ روم ہو گا جولیا کو معلوم تھا کہ اب جب تک انہیں انٹی گیس نہ سنگھائی جائے گی یہ ہوش میں نہیں آ سکیں گے اس لئے وہ باہر برآمدے میں آ گئی اس کے ساتھی بھی برآمدے میں موجود تھے۔

''میرا خیال ہے کہ سارے ہیڈکوارٹر کو ہم کور کر چکے ہیں فی الحال اور تو کوئی فوجی نظر نہیں آ رہا''......کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا آج واقعی اپنے صحیح فارم میں نظر آ رہی ہیں''۔ صفدر نے کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

''شکریہ۔ بہرحال یہ تو ہماری تربیت کا حصہ ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ سپر ماسٹر کون ہے آپ نے اس کا ذکر کیا تھا''...... صفدر نے پوچھا اور جولیا نے راڈسن سے ہونے والی بات کی تفصیلات دوہرا دی۔

"اوہ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم اس لیبارٹری کو آسانی سے کور کر لیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس ڈی کارٹر اور سپر ماسٹر کے ساتھ یقیناً مسلح محافظ بھی ہوں گے اور پائلٹ بھی ہو گا ان سب کو کسی طرح کور کرنا ہو گا"۔ اچانک خاموش کھڑے تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں ہمیں ہیلی پیڈ کے قریب اس طرح چھپ جانا چاہئے تاکہ ہیلی کاپٹر لینڈ ہونے کے بعد اس سے پہلے کہ یہ لوگ اتریں ہم کیپسول اندر پھینک دیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ کام میں کروں گا مجھے دیں کیپسول"......تنویر نے کہا۔

"خیال رکھنا کیونکہ تمہارا کام گولیاں مارنا ہے کیپسول مارنا نہیں اس لئے کسی کے منہ پر کیپسول نہ مار دینا ورنہ کیپسول نے ٹوٹنا نہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کا ہیولا آتا نظر آنے لگا تو جولیا نے جلدی سے دو کیپسول نکال کر تنویر کے ہاتھ میں دیئے اور پھر تنویر تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ہیلی پیڈ کی سائیڈ میں ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس کی اوٹ لینے جا رہا تھا جبکہ جولیا، کیپٹن شکیل اور صفدر نے مشین پسٹل نکال لئے اور پھر وہ سب مختلف اوٹوں میں ہو گئے لیکن ان کی نظریں آسمان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

بڑا سا فوجی ہیلی کاپٹر اب پوری طرح واضح ہو گیا تھا اور پھر

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ پر اترنے لگا۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین پر لگے دیوار کی اوٹ سے تنویر بجلی کی سی تیزی سے نکلا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کے آگے اور پیچھے دونوں دروازے نما خالی جگہوں میں کیپسول پھینک دیئے اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح پیچھے ہٹ کر دوبارہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ ہیلی کاپٹر کا پنکھا اسی طرح چل رہا تھا لیکن کوئی باہر نہیں نکلا تھا۔

"آؤ"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ اوٹ سے نکل کر برآمدے کی سیڑھیاں اترتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتی چلی گئی کیپٹن شکیل اور صفدر اس کے پیچھے تھے۔ تنویر بھی دیوار کی اوٹ سے باہر آ گیا تھا۔

"ویل ڈن تنویر تم نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے کام کیا ہے"...... جولیا نے ہیلی کاپٹر کے اندر جھانکتے ہوئے مڑ کر تنویر سے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر چار افراد تھے جن میں سے ایک پائلٹ تھا اس کی سائیڈ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک اور ادھیڑ عمر آدمی اور سب سے آخر میں ایک کیپٹن تھا۔ یہ چاروں ہی بے ہوش تھے۔

"انہیں باہر نکالو اور اس کیپٹن اور پائلٹ کو گولی مار دو جبکہ ڈی کارٹر اور سپر ماسٹر دونوں کو ادھر آفس میں لے آؤ جلدی کرو"...... جولیا نے حکم دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر نے اس

کے احکامات کی تعمیل شروع کر دی۔ جبکہ جولیا تیزی سے مڑ کر
دوبارہ ڈی کارٹر کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد سپر
ماسٹر اور ڈی کارٹر دونوں کو لئے کیپٹن شکیل اور صفدر وہاں آئے اور
جولیا کے کہنے پر انہیں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ تنویر شاید پائلٹ اور
کیپٹن کو ہلاک کرنے کے حکم کی تعمیل میں مصروف تھا۔

جولیا کی سربراہی میں اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے کام
میں مصروف تھے۔ سپر ماسٹر اور ڈی کارٹر جس طرح ان کے ہاتھ آ
گئے تھے اس سے انہیں بے حد مسرت ہو رہی تھی کیونکہ انہیں یقین
تھا کہ ان کی مدد سے وہ اب لیبارٹری میں داخل ہو کر اس لیبارٹری
کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جولیا اس وقت ڈی کارٹر
کے آفس میں موجود تھی۔ بے ہوش سپر ماسٹر اور ڈی کارٹر اس کے
سامنے کرسیوں پر موجود تھے۔

''کیپٹن شکیل۔ تم ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھ
دو اور صفدر تم اب راڈسن کے آفس سے جا کر ہم سب کے تھیلے
لے آؤ''...... جولیا نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور
آفس سے باہر نکل گیا جبکہ کیپٹن شکیل نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر
دیا جیسے اسے رسی کی تلاش ہو۔

''تہہ خانے میں رسیاں پڑی ہیں۔ جن سے ہمیں باندھا گیا تھا
وہ اٹھا لاؤ''...... جولیا نے اس کا مقصد سمجھتے ہوئے کہا۔

''اوہ وہاں مجھے تو ان کا خیال ہی نہیں رہا تھا''...... کیپٹن شکیل

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

''حکم کی تعمیل ہو چکی ہے''...... اسی لمحے تنویر نے اندر داخل
ہوتے ہوئے کہا۔

''ادھر ساتھ والے کمرے میں ڈی کارٹر کی سیکرٹری موجود ہے
اس کے سامنے منی ایکسچینج ہے اسے ڈائریکٹ کر دو تاکہ اگر کوئی کال
آئے تو ہمیں پتہ چل سکے''...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا
باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا تو اس کے
ہاتھ میں رسیوں کے دو گچھے موجود تھے۔ اس نے کرسیوں پر بے
ہوش پڑے ہوئے ڈی کارٹر اور سپر ماسٹر دونوں کے بازو ان کی
پشت پر کر کے رسیوں سے مضبوطی سے باندھ دیئے۔ اسی لمحے صفدر
اور اس کے پیچھے تنویر اندر داخل ہوا۔ صفدر نے بیگ اٹھائے ہوئے
تھے۔

''اس میں سے اینٹی گیس کی بوتل نکال کر انہیں ہوش میں لے
آؤ''...... جولیا نے ایک کرسی پر ان دونوں کے سامنے بیٹھتے ہوئے
کہا تو چند لمحوں بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

''تم لوگ باہر ٹھہرو۔ کوئی اچانک نہ آ جائے صرف تنویر میرے
ساتھ رہے گا''...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر سر ہلاتے
ہوئے باہر کو مڑ گئے جبکہ تنویر، جولیا کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

''تم بیٹھ جاؤ۔ میں کوشش کروں گی کہ ان سے بغیر تشدد کے آر
ٹی لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لوں ورنہ پھر تمہاری کارروائی کا

آغاز کرا دوں گی''...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تنویر مسکراتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ڈی کارٹر اور سپر ماسٹر دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن دونوں کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔

''تمہارا نام ڈی کارٹر ہے اور تم سپر ماسٹر ہو''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو ان دونوں کے جسموں کو جھٹکا سا لگا۔ پھر اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی آنکھوں میں شعور کی چمک پوری طرح ابھر آئی۔ ان دونوں نے ہی پوری طرح ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بازو عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑا سا اٹھے ضرور لیکن پھر دھم سے کرسیوں پر گر گئے۔

''کوئی فائدہ نہیں۔ تم بندھے ہوئے ہو اس لئے اٹھ کر کچھ نہیں کر سکتے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم''...... ڈی کارٹر نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

''ہم وہی ہیں جنہیں تمہارے ساتھی راڈسن نے ویسٹ پوائنٹ سے پکڑا تھا مسٹر ڈی کارٹر''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ تم کیسے رہا ہو گئے اور یہاں کے محافظ اور راڈسن وہ سب کہاں ہیں''...... ڈی کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ سپر ماسٹر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے باوجود انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''وہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور سنو اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ ہم آر ٹی لیبارٹری میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''آر ٹی لیبارٹری۔ وہ کیا ہے''...... ڈی کارٹر کی بجائے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے سپر ماسٹر نے چونک کر کہا لیکن اس کے لہجے کا مصنوعی پن نمایاں تھا۔

''اسے گولی مار دو''...... جولیا نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور اس کا رخ دوسرے آدمی کی طرف کر دیا۔

''رک جاؤ اسے مت مارو۔ رک جاؤ۔ مجھ سے بات کرو''۔ ڈی کارٹر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''حکم کی تعمیل کرو تنویر''...... جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس آدمی کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر زمین پر بکھر گئی اور اس کا جسم ڈھلک گیا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے اس آدمی کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔

''اب تم بولو ڈی کارٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق اسپارگن سے ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے کچھ نہیں معلوم تم چاہو تو مجھے بھی گولی مار سکتی ہو''...... ڈی کارٹر نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ جلدی بولو کہاں ہے لیبارٹری ورنہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا جو جی چاہو کرتے رہو۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... ڈی کارٹر اپنی بات پر اڑ گیا شاید اپنے چیف کی موت نے اس کے اندر ضد پیدا کر دی تھی۔

"رک جاؤ تنویر۔ ایسے آدمیوں کو ڈیل کرنا میں جانتی ہوں"۔ جولیا نے تنویر سے کہا جو ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور تنویر ہونٹ بھینچے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈی کارٹر۔ تمہارا تعلق ملٹری فورس سے ہے جبکہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو"...... جولیا نے کہا۔

"میں بھی بیس سال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں۔ سمجھی۔ اس لئے تم میرے جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دو تب بھی میں تمہارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کروں گا"...... ڈی کارٹر نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"تنویر اس کے ہاتھ چیک کرو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا تو تنویر اچھل کر کسی عقاب کی طرح ڈی کارٹر کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے ڈی کارٹر نے دونوں بازو ایک جھٹکے سے آگے کئے ہی تھے کہ تنویر کا بازو گھوما اور ڈی کارٹر چیختا ہوا پہلو کے بل کرسی سمیت سپر ماسٹر کی

لاش سے ٹکرایا اور اسے بھی کرسی سمیت لیتا ہوا نیچے فرش پر آ گرا لیکن اس کے اٹھنے سے پہلے تنویر نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور ڈی کارٹر تڑپ کر پلٹا اور پھر مڑ کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ رسیاں کھول چکا ہے"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا لہجہ اور پھر اس کی بات کہ بیس سال تک یہ فیلڈ میں کام کر چکا ہے۔ ایسے آدمی کے لئے رسیاں کھولنا مشکل نہیں ہوتا"...... جولیا نے کہا تو تنویر اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا چونک پڑی پھر اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جولیا نے مقامی لہجے میں کہا۔

"فرسٹ چیک پوسٹ سے اینڈری بول رہا ہوں مادام۔ باس ڈی کارٹر کو اطلاع دے دیں کہ ان کے حکم کے مطابق ان کے دونوں مہمانوں کو چیک پوسٹ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے روانہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"او کے"...... جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا اور تیزی سے دروازے سے باہر آ گئی۔ کیپٹن شکیل اور صفدر برآمدے کی سیڑھیوں میں موجود تھے۔ جولیا کو تیزی سے باہر آتے دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا ہوا مس جولیا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

''ڈی کارٹر کے دو مہمان ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ رہے ہیں۔ نجانے کون لوگ ہیں۔ انہیں بھی بے ہوش کرنا ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی فوجی ہی ہو سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ کپسول مجھے دیں ان کے ساتھ بھی پہلے والی کارروائی دوہرانی پڑے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے جیب میں سے دو کپسول نکال کر کیپٹن شکیل کو دے دیئے۔

''دوسرے ہیلی کاپٹر میں کون آ رہا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈی کارٹر کے مہمان ہیں۔ تم اندر جا کر ڈی کارٹر کو اس طرح باندھ دو کہ وہ رسی کسی صورت بھی نہ کھول سکے۔ جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ ہم اس کارروائی میں مصروف رہیں اور یہ فرار ہو جائے''۔ جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں اسی دیوار کی اوٹ میں ہو گئے جس کے پیچھے پہلے تنویر چھپا تھا وہ ہیلی کاپٹر کے انتہائی قریب اور چھپنے کے لئے آئیڈیل جگہ تھی۔ اوپر سے اوٹ میں دبکا ہوا آدمی نظر ہی نہ آ سکتا تھا اور وہ فوری طور پر قریب پہنچ بھی سکتا تھا۔ جبکہ جولیا ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے اوٹ میں ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد فضا میں ہیلی کاپٹر کا ہیولا نظر آنے لگ گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا چلا گیا اور پھر وہ پہلے سے موجود ہیلی کاپٹر کے عقب میں اتر گیا۔ جیسے ہی

اس کے پیڈ زمین سے لگے کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے جھکا جھکا آگے بڑھا اور پھر ابھی ہیلی کاپٹر پوری طرح زمین پر لگا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھوں میں موجود کپسول آگے اور پیچھے دونوں دروازوں میں اچھال دیئے اور پھر اسی تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا دوبارہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔

جب کچھ دیر تک کوئی بھی ہیلی کاپٹر سے باہر نہ نکلا تو جولیا اوٹ سے باہر آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بھی جو شاید آفس کے دروازے کی اوٹ میں رک گیا تھا باہر آ گیا۔ ادھر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی دیوار کی اوٹ سے باہر نکلے اور پھر وہ دونوں تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر میں فوجی پائلٹ کے علاوہ دو سویلین موجود تھے اور وہ دونوں ہی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

''یہ تو سویلین ہیں۔ انہیں گولی مار دو''...... جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ہیلی کاپٹر کے عقبی دروازے کی طرف سے آگے بڑھ گیا اور اس نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔

عمران فلاسٹر کے ساتھ کار میں جب فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا تو وہاں شاید ڈی کارٹر کا حکم پہلے ہی پہنچ چکا تھا کیونکہ وہاں ایک ہیلی کاپٹر تیار کھڑا تھا اور چند لمحوں بعد وہ فلاسٹر کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھا پہاڑی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔

”مائیکل۔ ایک بات پوچھوں“...... فلاسٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پوچھو“......عمران نے کہا۔

”یہ بتاؤ کہ آخر تم ڈی کارٹر سے ملنا کیوں چاہتے ہو۔ کیا کام ہے تمہیں اس سے“۔ فلاسٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جب میں ڈی کارٹر سے پرابلم ڈسکس کروں گا تو تم بھی وہاں موجود ہوں گے۔ ویسے شاید تم کو میری بات سمجھ نہ آ سکے گی“......عمران نے کہا تو فلاسٹر نے کاندھے اچکائے اور خاموش ہو رہا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک بڑی سی عمارت نظر آنے لگ گئی۔

ایک فوجی ہیلی کاپٹر پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اسی لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس نے ایک فوجی کو تیزی سے اوٹ میں ہوتے دیکھا۔ عمران کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ فوجی لباس میں کوئی عورت ہو لیکن چونکہ عمران نے صرف جھلک دیکھی تھی اس لئے وہ خاموش رہا۔

”یہاں کوئی فوجی بھی نظر نہیں آ رہا“...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فلاسٹر کوئی جواب دیتا ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا۔ عمران اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے سائیڈ شیشے سے ایک فوجی کو بڑے پراسرار اور جھکے جھکے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھا۔ سائیڈ شیشہ دونوں دروازوں کے درمیان لگا ہوا تھا اور خاصا صاف تھا کیونکہ یہ فوجی ہیلی کاپٹر تھا اور پھر جب فوجی قریب آیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے فوجی کا ہاتھ گھوما اور ایک کیپسول پائلٹ کے قدموں میں گرا اور ٹوٹ گیا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ اسی لمحے دوسرا کیپسول اس کے پیروں میں پھٹا اور عمران نے اس فوجی کو تیزی سے واپس مڑتے دیکھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب“...... فلاسٹر کی آواز سنائی دی اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ پائلٹ بھی بے ہوش ہو چکا تھا جبکہ عمران اسی طرح سانس روکے بیٹھا ہوا تھا اور پھر سامنے برآمدے میں ایک عورت جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اوٹ سے باہر آ

گئی اور عمران نے مسکراتے ہوئے گردن کو اس طرح موڑ لیا جیسے وہ بے ہوش ہو چکا ہو لیکن وہ آنکھوں میں موجود درزوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ پہلے فوجی کو جس نے کیپسول پھینکے تھے پہچان گیا تھا۔ وہ کیپٹن شکیل تھا اور اب اس عورت کو بھی پہچان گیا وہ جولیا تھی۔ پھر جولیا کے پیچھے تنویر بھی نظر آیا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر کی طرف آ رہے تھے۔ اسی لمحے دیوار کی اوٹ سے دو فوجی نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے۔ یہ کیپٹن شکیل اور صفدر تھے۔

"یہ سویلین ہیں انہیں گولی مار دو"...... جولیا نے ہیلی کاپٹر کے اندر جھانکتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔ اسی لمحے اس نے تنویر کو جیب سے مشین پسٹل نکال کر آگے بڑھتے دیکھا۔ ظاہر ہے اب عمران اگر مزید اداکاری کرتا تو گولیوں کا نشانہ بن جاتا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا صفدر کی تیز آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ۔ یہ تو مجھے عمران صاحب لگتے ہیں"...... اچانک صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران۔ کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار گردن سیدھی کی اور فوراً ہی آنکھیں کھول دیں۔

"آج تو موقع آیا تھا شہید وفا بننے کا وہ تم نے گنوا دیا صفدر"...... عمران نے اصل آواز میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر ہیلی کاپٹر کے دروازے سے نیچے اتر آیا۔

"اوہ اوہ۔ تم۔ تم یہاں۔ اگر صفدر نہ بولتا تو تم مر چکے ہوتے۔ یہ کیا چکر ہے۔ تم کہاں سے آن ٹپکے"...... جولیا نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رقیب رو سیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب رو سفید بلکہ خون سفید کے ہاتھوں مرنا اور پھر اس کے حکم پر جس کے حکم پر مر جانے کو واقعی جی چاہتا ہے۔ میرے لئے اس سے بڑی سعادت اور بھلا کیا ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں نے آپ کے بیٹھنے کے مخصوص انداز کی وجہ سے آپ کو پہچانا ہے ورنہ کوئی آدمی اتنی آسانی سے نہیں پہچانا جا سکتا اور آپ جس انداز میں میک اپ کرتے ہیں اس کے بعد ظاہر ہے آپ کا میک اپ تو چیک ہی نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے تو جولیا کو اس وقت پہچان لیا تھا جب ہیلی کاپٹر یہاں سے بہت فاصلے پر تھا اور جب جولیا اوٹ میں ہو رہی تھی اور پھر میں نے کیپٹن شکیل کو اس وقت پہچان لیا تھا جب کیپٹن شکیل دیوار کی اوٹ سے نکل کر ہالی وڈ کی فلموں کے کمانڈوز کی طرح جھکے جھکے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف آ رہا تھا اور جب اس کا بازو گھوما تو میں سمجھ گیا کہ یہ بے ہوش کر دینے والا کیپسول ہیلی کاپٹر میں پھینک رہا ہے لیکن تم نے مجھے اس وقت پہچانا جب تنویر آدھے سے زیادہ ٹریگر پر دباؤ ڈال چکا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر ہلکے سے شرمندگی کے تاثرات پھیلتے چلے

گئے۔

"تم یہ بتاؤ کہ کیا تم ڈی کارٹر کے مہمان ہو"...... جولیا نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"مہمان تو ہیلی کاپٹر کے اندر موجود ہے جناب فلاسٹر صاحب اور سڈگان کے سب سے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم کے سربراہ اور میرے سفارشی تاکہ ڈی کارٹر سے میرا چھوٹا سا ذاتی کام کرا دے۔ کہاں ہے یہ ڈی کارٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اندر بے ہوش اور بندھا ہوا ہے لیکن تمہیں ڈی کارٹر سے ذاتی کام کیا تھا۔ تم کس لئے یہاں آئے ہو تم نے تو کہا تھا کہ ہم یہ مشن اپنے طور پر پورا کر سکتے ہیں۔ پھر تمہارے یہاں آنے کا مطلب"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"دراصل مجھے اطلاع ملی ہے کہ ویسٹ پوائنٹ پر ایک سوئس لڑکی اور تین ایشیائی مرد پکڑے گئے ہیں اور ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ڈی کارٹر، ویسٹ پوائنٹ میں ان سے پوچھ گچھ اور ان سے نمٹنے کے لئے جا رہا ہے تو میں سمجھ گیا کہ تنویر کی سربراہی میں ڈائریکٹ ایکشن کیا گیا ہو گا اور اب ڈی کارٹر وہاں پہنچ کر اس ڈائریکٹ کو سائلنٹ کر دے گا اس لئے مجبوراً مجھے فلاسٹر کے ساتھ یہاں آنا پڑا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ تم لوگوں کا ڈائریکٹ ایکشن اس قدر تیز ہے کہ میں بے چارہ بھی اس کی بھینٹ چڑھتے چڑھتے مشکل سے بچا ہوں ورنہ میرا میرے رقیب

روسفید کے ہاتھوں ہی شاید خاتمہ بالخیر ہو گیا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو عمران۔ تم نے ہمیں اجازت دی ہے کہ یہ مشن ہم نے مکمل کرنا ہے اور ہم اس پر کام بھی کر رہے ہیں اس لئے ہم نے تم سے رابطہ نہ رکھا تھا۔ یہ مشن ہم ہی پورا کریں گے اس لئے پلیز تم ہیلی کاپٹر میں بیٹھو اور یہاں سے واپس چلے جاؤ"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو"...... عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات تیزی سے بدل گئے تھے۔

"ہاں"...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باقی ساتھیوں کی کیا رائے ہے"...... عمران نے کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کی طرف مڑتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب واقعی اس مشن میں ہمیں بے حد لطف آ رہا ہے مس جولیا کی قیادت بڑی شاندار جا رہی ہے ان کے اندر واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او کے۔ اس صورت میں مجھے واقعی دخل در نامعقولات نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نامعقولات نہیں معقولات عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''جب جولیا کی قیادت اور تنویر کی ماتحتی ہو وہاں معقولات نامعقولات ہی بن جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں واپس چلا جاتا ہوں لیکن اب مجھے اس ساؤتھ والے علاقے میں جانا پڑے گا کیونکہ فرسٹ چیک پوسٹ پر میں اگر اکیلا بغیر فوجی پائلٹ کے گیا تو مجھے بغیر پوچھے گولی مار دی جائے گی لیکن ایک بات اور بتا دوں لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے اپنی حفاظت کے بارے میں سوچ لینا۔ وہاں معمولی سی غفلت بھی ناقابل تلافی ہو گئی۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

''سنو''...... یکلخت عقب سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''اب سنانے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے۔ سب کچھ تو تم نے پہلے ہی سنا دیا ہے''...... عمران نے ہیلی کاپٹر کے قریب رک کر مڑتے ہوئے کہا۔

''تم ناراض تو نہیں ہو''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ناراض ہے تو ہوتا رہے۔ اس نے ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا ہر مشن خود مکمل کرنے کا۔ ہمارا بھی تو حق ہے اور یہ مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا۔ اس نے خود ہی اجازت دی ہے تو پھر اسے ناراض ہونے کا بھی کوئی حق نہیں''...... جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''مس جولیانا فٹز واٹر۔ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور یہ تمہارے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ تم سب کی ڈیوٹی

ہے کہ تم ملک کی سلامتی، یکجہتی اور اس کے دفاع کا تحفظ کرو اور اس کے خلاف کام کرنے والوں سے لڑو۔ میں تو فری لانسر ہوں میرا اس معاملے میں ناراض ہونے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ اللہ حافظ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مشن میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین۔ ثم آمین''...... عمران نے آخر میں ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ دعا مانگتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر وہ اچھل کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش فلاسٹر کو گھسیٹ کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینکا اور پھر پائلٹ کے ساتھ بھی اس نے یہی کارروائی کی۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کھڑکی سے بازو باہر نکال کر اس طرح لہرایا جیسے انہیں الوداع کہہ رہا ہو اور پھر ہیلی کاپٹر اس نے ویسٹ ونگ کی طرف موڑ کر آگے بڑھا دیا۔ اب تک اس نے سارے علاقے کی جو جغرافیائی ساخت وہاں دیکھی تھی اس سے وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ آر ٹی لیبارٹری اس علاقے کی بجائے ویسٹ ونگ کے علاقے میں ہی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ بھی کسی لیبارٹری کی حفاظتی تدابیر کا ایک اہم طریقہ تھا۔ اس کے علاوہ نفسیاتی طور پر ڈاج دینے کا بھی یہ بہترین اور کامیاب طریقہ ہے کہ جس علاقے میں لیبارٹری ہو اس علاقے کو خالی چھوڑ دیا جائے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ لیبارٹری یقیناً ویسٹ کے اس علاقے

میں ہی ہو گی جہاں سے جولیا اور اس کے ساتھی پکڑے گئے تھے۔
ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اسے نیچے ایک عمارت نظر آئی جس پر ایکریمیا کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا اور اردگرد فوجی بھی موجود تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی ویسٹ پوائنٹ ہو گا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر اس عمارت کے سامنے زمین پر اتار دیا۔ اسی لمحے عمارت کے اندر سے چار فوجی باہر آ گئے جن میں ایک کیپٹن تھا۔ عمران مسکراتا ہوا ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تو تمام فوجی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ظاہر ہے فوجی ہیلی کاپٹر میں سے انہیں کسی سویلین کے اترنے کی بالکل بھی توقع نہ تھی۔

عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس فوجی کیپٹن کی طرف بڑھ گیا۔ اردگرد موجود فوجیوں نے لاشعوری طور پر کاندھے پر موجود مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی تھیں لیکن عمران کو انتہائی اعتماد بھرے انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ان سب کے چہروں پر عجیب سی ہچکچاہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میرا نام ڈاکٹر رچرڈ ہے اور مجھے ڈاکٹر ڈی مورگن نے کال کیا ہے کیونکہ آر ٹی لیبارٹری میں ایک ایسا سائنسی پرابلم پیش آ گیا ہے جو ڈاکٹر ڈی مورگن اور اس کے ساتھیوں سے حل نہیں ہو رہا''...... عمران نے قریب جا کر بڑے بااعتماد لہجے میں قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ ہیلی کاپٹر اور ہیلی کاپٹر پائلٹ کہاں ہے اور آپ کے کاغذات اور پھر ہمیں تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے''...... اس کیپٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کا نام''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام رائیڈو ہے اور میں اس ویسٹ پوائنٹ کا کمانڈر انچارج ہوں''...... رائیڈو نے جواب دیا۔

''اوہ تو آپ ہی وہ رائیڈو ہیں جنہوں نے اس علاقے سے ایک سوئس لڑکی اور تین ایشیائی جاسوسوں کو پکڑا ہے۔ سپر ماسٹر آپ کی بڑی تعریف کر رہے تھے''...... عمران نے کہا تو رائیڈو بے اختیار اچھل پڑا۔

''سپر ماسٹر۔ اوہ تو ان تک اطلاع پہنچ گئی ہے۔ کیا کہہ رہے تھے''...... رائیڈو نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے وہ سپر ماسٹر ہیں۔ ان تک اس قدر اہم واقعہ کی اطلاع تو ہر حال میں پہنچنی تھی اور آپ نے جس فرض شناسی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد آپ کی تعریف ہی ہو سکتی ہے مسٹر رائیڈو۔ ڈی کارٹر نے مجھ سے بات کرنے کے بعد سپر ماسٹر سے بات کی۔ میں سپر ماسٹر سے ملنے کے لئے گیا۔ میں جب سپر ماسٹر سے ملا تو وہاں یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ پھر سپر ماسٹر کے حکم پر میں فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا۔ میں نے سپر ماسٹر کا حکم نامہ ان کے حوالے کیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر مجھے دیا کہ میں یہاں پہنچوں۔

سیکورٹی مقاصد کے تحت انہوں نے پائلٹ ساتھ نہیں بھیجا''۔عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلی کاپٹر تو واقعی فرسٹ چیک پوسٹ کا ہے لیکن مجھے اصول کے مطابق ایک بار کنفرم کرنا ہو گا۔ آئیں''...... رائیڈو نے کہا اور واپس عمارت کی طرف مڑ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ وہ آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔

''ایک منٹ رائیڈو۔ آپ بعد میں چیکنگ اور کنفرمیشن کرتے رہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سائنسی معاملہ انتہائی گمبھیر ہے۔ اگر اس میں دیر ہو گئی تو آرٹی لیبارٹری کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اور یہ ایکریمیا کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے مفادات کا بھی نقصان ہو گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر آ جائے گی اس لئے آپ پہلے ڈاکٹر ڈی مورگن سے میری بات کرا دیں تو زیادہ بہتر ہے''......عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ دل ہی دل میں آئندہ کا لائحہ عمل تیار کر چکا تھا۔ اسے صرف اس بات کا انتظار تھا کہ رائیڈو اس کے اندازے کی تصدیق کر دے اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔

''سوری ڈاکٹر رچرڈ صاحب۔ ڈاکٹر ڈی مورگن سے اس وقت تک کوئی بات نہیں ہو سکتی جب تک ہم مکمل طور پر آپ کے بارے میں اطمینان نہ کر لیں۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں اصولوں اور

ضابطوں کی پابندی کو ہمیشہ ترجیح دیتا ہوں اس لئے فرسٹ چیک پوسٹ سے کنفرمیشن کے علاوہ آپ کی باقاعدہ تلاشی بھی لی جائے گی۔ آپ کا میک اپ چیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات ہونے کی نوبت آئے گی''...... رائیڈو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چاہے اس دوران ایکریمیا اور اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ریڈ ٹاپ لیبارٹری ایکریمیا اور اسرائیل کے اشتراک سے قائم کی گئی ہے اور یہاں دونوں ممالک کے سائنس دان کام کر رہے ہیں''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''آپ بار بار نقصان کی بات کر رہے ہیں آخر کیا نقصان ہو سکتا ہے''...... رائیڈو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ صرف سویلین ہیں رائیڈو آپ کو نہیں معلوم کہ ایک میزائل کتنے ارب ڈالر میں تیار ہوتا ہے اور اس پر کتنی محنت ہوتی ہے اور اس میں اگر بال سے باریک تار بھی غلط جگہ پر لگ جائے تو یہ اربوں ڈالر بے کار ہو جاتے ہیں ساری محنت اکارت ہو جاتی ہے اور اس وقت جو سائنسی پرابلم درپیش ہے اور جس کے لئے مجھے یہاں آنا پڑا ہے اس سے تو اربوں ڈالر تو کیا پوری لیبارٹری ہی بھک سے اڑ سکتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہو گا''......عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کچھ بھی ہو جناب لیکن میری مجبوری ہے میں تمام قواعد و ضوابط مکمل ہو جانے کے بعد ہی مزید کوئی کارروائی کر سکتا ہوں“...... رائیڈو نے کہا۔ وہ واقعی اس معاملے میں انتہائی وہمی ثابت ہو رہا تھا۔

”آخر آپ کو کیا شک ہے مجھ پر“...... عمران نے کہا۔

”دیکھیں آج سے پہلے کبھی کوئی آدمی اس طرح یہاں نہیں آیا۔ دوسری بات یہ کہ نہ ہی سپر ماسٹر اور نہ ہی ویسٹ ونگ کے انچارج ڈی کارٹر کی طرف سے آپ کی آمد کے بارے میں پیشگی کوئی اطلاع آئی ہے پھر آپ کے پاس کسی قسم کے کوئی کاغذات بھی نہیں ہیں اس لئے اصول و ضوابط کے تحت چیکنگ ضروری ہے بے حد ضروری۔ اسے آپ سیکورٹی ریزن سمجھ لیں“...... رائیڈو نے کہا۔

”آپ میری سپر ماسٹر سے بات کرا دیں۔ وہ آپ کو کنفرمیشن کرا دیں گے“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”سوری جناب فوجی قواعد کے مطابق میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے خود چیکنگ کرنی ہو گی۔ آپ بے فکر رہیں میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد یہ ساری کارروائی مکمل کر لوں“...... رائیڈو نے کہا۔

”آپ ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات فون پر کرتے ہیں یا ٹرانسمیٹر پر“...... عمران نے کہا تو رائیڈو بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ یہ بات پوچھنے کا آپ کا مطلب کیا ہے“...... رائیڈو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”آپ واقعی انتہائی وہمی آدمی ہیں رائیڈو۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر فون پر بات ہوتی ہے تو ہوسکتا ہے کہ میں یہیں بیٹھے بیٹھے ڈاکٹر ڈی مورگن سے تفصیلی بات کر کے مسئلے کو حل کر دوں اور اگر ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے تو پھر لامحالہ مجھے لیبارٹری میں جانا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”کیوں۔ میں سمجھا نہیں“...... رائیڈو نے کہا۔

”آپ سمجھنے کی کوشش ہی نہ کریں۔ آپ اپنے قواعد و ضوابط مکمل کریں ورنہ کئی گھنٹے تو آپ کو میری بات کا مطلب سمجھنے میں لگ سکتے ہیں آپ صرف میرے اس ایک سوال کا جواب دے دیں اور بس“...... عمران نے کہا۔

”یہاں پر فون پر بات ہوتی ہے۔ خصوصی لائننگ بچھائی گئی ہیں“...... رائیڈو نے جواب دیا تو عمران فوراً ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اوکے۔ مسٹر رائیڈو اب آپ اپنی کارروائی مکمل کر سکتے ہیں۔ میں یہ دروازہ بند کر دوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی آواز باہر جائے اور باہر موجود فوجی ایک سائنس دان کو بے عزتی کے اس عمل سے گزرتے ہوئے دیکھیں“...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رائیڈو کچھ کہتا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

”آپ کی اس حرکت کا بھی میں مقصد نہیں سمجھ سکا“...... رائیڈو

نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب دروازہ بند ہو جانے پر مطلب زیادہ جلدی سمجھ میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور میز کی سائیڈ سے ہو کر رائیڈو کی طرف بڑھا پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ویسے ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے رائیڈو کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے رائیڈو کے حلق سے ہلکی سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر بچھی ہوئی قالین نما دری پر گرا۔ اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹا لیکن پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھا اور پھر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو فرش پر گرے ہوئے رائیڈو کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ نہ صرف مزید مسخ ہونے سے رک گیا بلکہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

عمران نے اسے سر سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے گراتے ہوئے مخصوص انداز میں اس کی گردن میں بل ڈال دیا تھا اور اس کے بعد اس نے خود ہی اس بل کو ٹھیک کر دیا۔ ورنہ رائیڈو چند لمحوں بعد واقعی ہلاک ہو جاتا لیکن اب وہ بے ہوش پڑا رہے گا۔ عمران نے اسے اٹھا کر میز کے پیچھے موجود کرسی پر ڈالا اور پھر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے میز کی درازیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں اور پھر اسے ایک دراز سے فوجی مشین پسٹل مل گیا۔ اس کا سائیلنسر بھی ساتھ ہی موجود تھا

مشین پسٹل میں میگزین موجود تھا۔

عمران نے سائیلنسر اٹھایا اور مشین پسٹل کی نال پر اسے فٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب چونکہ اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ اس کا اندازہ درست ہے اور ڈاکٹر ڈی مورگن سے اس کی رائیڈو کے ذریعے بات ہو سکتی ہے اور ایک بار اس کی ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات ہو جائے تو وہ خود ہی لیبارٹری کھلوا لے گا۔ اس لئے اس نے آفس سے باہر موجود فوجیوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر سے اترتے ہوئے وہاں سات مسلح فوجی دیکھے تھے۔ ہو سکتا کہ دو چار اور بھی ہوں لیکن سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے وہ آسانی سے انہیں ڈھیر کر سکتا تھا۔ چنانچہ سائیلنسر فٹ کرنے کے بعد وہ مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔

باہر برآمدے میں کوئی آدمی نہیں تھا البتہ چار مسلح فوجی برآمدے کے آخری کونے میں موجود تھے۔ وہ چاروں چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے تو عمران نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور پلک جھپکنے میں وہ چاروں فوجی اچھل کر نیچے گرے۔ ان کے منہ سے چیخیں نکلیں لیکن وہ چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر ان کے دلوں کے اندر گولیاں اتار دی تھیں تاکہ وہ زیادہ دیر تک تڑپ نہ سکیں۔

”کیا ہوا کیا ہوا“...... اچانک ایک طرف سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اچھل کر ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے چار مزید فوجی دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے اور فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے فوجیوں کی طرف بڑھنے لگے کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے یہ چاروں فوجی بھی اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ان کے حلق سے بھی چیخیں نکلی تھیں لیکن وہ بھی صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے۔ گولیاں ان کی پشت سے داخل ہو کر ان کے دلوں میں اتر گئی تھیں۔ عمران اسی اوٹ میں چند لمحے کھڑا رہا لیکن جب کسی طرف سے کوئی آواز نہ آئی تو وہ تیزی سے برآمدے سے نکلا اور دوڑنے کے انداز میں چلتا ہوا قریب دوسری عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ ایک فوجی تیزی سے دروازے سے باہر آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی تھی۔

”آپ اور یہاں۔ آپ تو ہیلی کاپٹر پر آئے تھے۔ یہ چیخیں کس کی تھیں“...... فوجی نے عمران کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے رکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سب چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ اندر کتنے آدمی ہیں“...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا منہ بنا کر سوال کرتے ہوئے کہا۔

”اندر۔ اندر تو کوئی نہیں سب باہر ڈیوٹی پر ہیں۔ میں تو واش

روم گیا تھا۔ مگر“...... فوجی نے جواب دیا تو عمران نے اپنا وہ ہاتھ جو اس نے پشت کی طرف کیا ہوا تھا اور جس میں مشین پسٹل تھا سامنے کیا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی سنبھلتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ فوجی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

عمران تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہوا۔ یہ ان فوجیوں کی مشترکہ رہائش گاہ تھی لیکن اندر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران باہر آیا اور پھر اس نے فوجی کی لاش کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اچھال کر اندر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس نے عمارت کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن وہاں واقعی اور کوئی آدمی نہ تھا تو عمران تیزی سے واپس اسی آفس کی طرف بڑھا۔ آٹھ فوجیوں کی لاشیں چونکہ برآمدے کے آخری کونے میں پڑی ہوئی تھیں اور برآمدے کے اختتام میں دیوار تھی اس لئے یہ لاشیں جب تک کوئی آدمی برآمدے میں نہ پہنچ جائے باہر سے نظر نہ آ سکتی تھیں اس لئے وہ ان کی طرف سے مطمئن تھا وہ آفس میں داخل ہوا تو رائیڈو ویسے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک بار پھر آفس سے باہر آ گیا۔ اب اسے خنجر اور رسی کے بنڈل کی تلاش تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں یقیناً اسلحے کا سٹور موجود ہو گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس

نے ایسا سٹور تلاش کر لیا۔ اس نے سٹور سے اپنی مرضی کا کچھ اسلحہ لے کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر نائیلون کی مضبوط رسی لی اور ایک تیز دھار خنجر اٹھایا اور تیزی سے واپس آفس کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے آفس میں پہنچ کر سب سے پہلے رائیڈو کو گھسیٹ کر سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی پر ڈالا پھر رسی کی مدد سے رائیڈو کو مضبوطی سے باندھا اور پھر اس نے ایک کرسی اٹھا کر سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ کر اس نے خنجر سائیڈ کی تپائی پر رکھا اور پھر کرسی پر رسی سے بندھے ہوئے رائیڈو کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد رائیڈو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کون ہو تم"...... رائیڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں سامنے بیٹھے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں نے تمہیں کہا تھا رائیڈو کہ تم میری بات ڈاکٹر ڈی مورگن سے کرا دو لیکن تم قواعد وضوابط کے چکر میں پڑ گئے۔ اس کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ باہر موجود تمہارے نو فوجی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور

تم بھی اس حالت میں نظر آ رہے ہو"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے میرے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ اوہ۔ بیڈ۔ وری بیڈ"...... رائیڈو نے انتہائی افسوس بھرے اور پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور یہ سب کچھ تمہارے ان قواعد وضوابط کی وجہ سے ہوا ہے اب تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو مجھے ڈاکٹر ڈی مورگن کا نمبر بتاؤ تاکہ میں اس سے بات کر سکوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتا تم بے شک مجھے گولی مار دو"...... رائیڈو نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی"...... عمران نے تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور کمرہ رائیڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور رائیڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور عمران نے خون آلود خنجر واپس تپائی پر رکھ دیا۔ رائیڈو کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

"تکلیف کا صحیح اندازہ تو تمہیں اب ہو گا رائیڈو"...... عمران نے

سرد لہجے میں کہا اور ایک ہاتھ سے اس نے رائیڈو کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی اس نے رائیڈو کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر آہستہ سے مار دی۔ رائیڈو کا بندھا ہوا جسم تڑپنے لگا اور اس کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ کافی دیر تک گونجتا رہا اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور چہرے کے ساتھ ساتھ اس کا پورا جسم بھی پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

''یہ سب سے ہلکا عذاب تھا رائیڈو اس کے بعد دوسری ضرب تمہارے جسم کی ایک ایک رگ کو اندر سے کاٹ کر رکھ دے گی لیکن تم مر نہیں سکو گے۔ اب بھی وقت ہے نمبر بتا دو۔ نمبر بتانے سے تمہاری حب الوطنی پر کوئی حرف نہیں آتا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں''...... اچانک رائیڈو نے کہا اور عمران اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات اور ابلی ہوئی آنکھوں میں بجلی کے کوندے کی طرح لپکنے والی چمک سے ہی سمجھ گیا کہ رائیڈو اس لئے نمبر بتانے پر آمادہ ہو گیا تھا کہ اس طرح ڈاکٹر ڈی مورگن اصل صورتحال سمجھ جائے گا اور وہ ہیڈکوارٹر فون کر کے اطلاع کر دے گا۔ اس طرح شاید وہ بچ جائے۔

''بتاؤ''...... عمران نے کہا تو رائیڈو نے نمبر بتا دیا۔

''لیکن یہ تو سپیشل لائننگ کا نمبر نہیں ہے رائیڈو۔ تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ سپیشل لائننگ کا نمبر ہمیشہ زیرو ون سے شروع ہوتا ہے اور

تم جو نمبر بتا رہے ہو وہ سات سے شروع ہو رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ سپیشل لائننگ کا ہی نمبر ہے۔ یہ سپیشل لائننگ فوجی فارمولے آر ایکس کے ذریعے بچھائی گئی ہے''...... رائیڈو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نمبر سن کر وہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا لیکن بہرحال وہ اسے کنفرم کر لینا چاہتا تھا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر ڈی مورگن کے ساتھ بات کرنے کے لئے تمہارے درمیان کیا کوڈ طے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''کوڈ۔ نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہیں''...... رائیڈو نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھایا۔

''نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں کوئی کوڈ نہیں ہیں۔ کوڈ کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ نہ ہی ہم لیبارٹری میں جا سکتے ہیں اور نہ وہاں کے لوگ باہر آتے ہیں صرف ڈاکٹر ڈی مورگن ضروری اشیاء کی فہرست فون پر لکھا دیتے ہیں اور ہم ان اشیاء کے آرڈرز ایک فرم کو پہنچا دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فرم یہ چیزیں خود ہی سپلائی کر دیتی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیسے اور کہاں سے سپلائی کرتی ہے۔ میں سچ بول رہا ہوں''...... رائیڈو نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''دیکھو رائیڈو تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس عذاب میں پھنس چکے ہو۔ اب اگر تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی تو تمہارا حشر

ایسا ہو گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک کراہتی رہے گی اس لئے بہتر ہے کہ مجھ سے تعاون کرو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ سپلائی وغیرہ سپیشل ہیڈکوارٹر سے ہوتی ہے۔ اس کا راستہ وہیں ہے یہاں تو صرف فون لائننگ ہے۔ سیکورٹی کے تحت ایسا کیا گیا ہے''...... رائیڈو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اوکے۔ میں نمبر ملاتا ہوں تم ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کرو اور اسے کہو کہ ملٹری انٹیلی جنس کا کیپٹن رچرڈ اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ملٹری انٹیلی جنس مگر۔ کیا تم واقعی......'' رائیڈو نے حیران ہو کر کہا۔

''تم اپنا دماغ مت خراب کرو۔ جیسا میں تم سے کہہ رہا ہوں وہ کرو''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا سرخ رنگ کا فون اٹھایا اور اسے تپائی پر رکھ دیا۔ اس سرخ رنگ کے فون پر زرد رنگ کی لائنیں سی بنی ہوئی تھیں اور عمران جانتا تھا کہ یہ سپیشل فون کی خصوصی نشانی ہوتی ہے۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو ٹون موجود تھی۔ عمران نے سب سے پہلے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رائیڈو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر رسیور رائیڈو کے کان

سے لگا دیا۔

''یس''...... ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہوں لیکن لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

''رائیڈو بول رہا ہوں ویسٹ پوائنٹ سے ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کرائیں''...... رائیڈو نے کہا۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈی مورگن کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''کک کک۔ کیا ہوا۔ کیا مطلب''...... رائیڈو نے چونک کر کہا لیکن اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور رائیڈو کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور رائیڈو کے حلق سے چیخ نکلی۔ اسی لمحے عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور رائیڈو کی گردن بے اختیار مڑ گئی اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''رائیڈو بول رہا ہوں''...... عمران کے حلق سے آواز نکلی۔

''کیا بات ہے کال کیوں آف کر دی تھی''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈی مورگن کی تیز آواز سنائی دی۔

''مجھے خود معلوم نہیں ہو سکا سر۔ شاید فون لائننگ میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہو گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ کیوں کال کیا تھا۔ کیا بات ہے۔ تم نے پہلے تو کبھی خود کال نہیں کیا''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن لیبارٹری شدید خطرے میں ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر یہاں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے ان میں سے چار ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے لیکن ابھی اور بھی ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ گروپ سائنسی لیبارٹریاں تباہ کرنے میں خصوصی مہارت رکھتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یو نانسنس۔ خواہ مخواہ میرا وقت برباد کیا۔ یہ لیبارٹری کسی صورت بھی تباہ نہیں ہوسکتی اور سنو۔ ایسی کوئی بھی بات بتانے کے لئے دوبارہ مجھے کال نہ کرنا۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر جیب سے تہہ شدہ کاغذ نکالا پھر اسے کھول کر اس نے سامنے ایک میز پر پھیلا دیا۔ عمران نے میز کی دراز سے تہہ کیا ہوا ایک نقشہ نکال کر کھول کر اسے پھیلایا اور پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے میز پر موجود قلمدان سے ایک بال پوائنٹ اٹھایا اور کاغذ پر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ مسلسل ہندسے لکھتا رہا اور انہیں جمع تفریق کرتا رہا پھر اس نے ان ہندسوں کو دیکھ کر نقشے پر لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد اس نے بال پوائنٹ سے ایک جگہ

گول دائرہ ڈالا اور اس کے بعد اس نے نقشے کو غور سے دیکھا اور ایک بار پھر ایک پوائنٹ پر دائرہ ڈالا اور پھر وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

''تو رائیڈو ٹھیک کہہ رہا تھا۔ لیبارٹری کا اصل گیٹ ادھر ہی ہے جہاں جولیا اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ پھر تو مجھے واپس وہیں جانا ہوگا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس نے بے ہوش رائیڈو کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں رائیڈو کے سینے میں اتر گئیں تو عمران نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں رکھا اور آفس سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہیلی کاپٹر میں سوار اسی طرف اُڑا جا رہا تھا جہاں وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ کر آیا تھا۔

عمران کے جاتے ہی جولیا نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیا اور پھر وہ تیزی سے پہاڑی علاقے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ سب تیزی سے پہاڑی ٹیلوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے جسموں پر بدستور فوجی یونیفارم تھی۔ جولیا کے ساتھیوں نے کمر پر مخصوص تھیلے باندھے ہوئے تھے۔ اونچے نیچے ٹیلوں سے گزرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے رہے پھر ایک ایسی چٹان کے قریب جا کر رک گئے جو سلیٹ کی طرح سیدھی اور سپاٹ کھڑی تھی۔

''میرے خیال میں یہی راستہ ہے''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''صفدر۔ اس چٹان کو توڑو''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے تیزی سے اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا اور اس کی زپ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا۔ اس نے اس کے

دو بٹن پریس کئے تو اس میں سے ایریل کی طرح ایک راڈ خود بخود باہر کو نکل آیا جس کی نوک سوئی کی طرح باریک تھی۔

صفدر نے آگے بڑھ کر اس آلے کو اس چٹان کی جڑ میں اس طرح رکھ دیا کہ اس کی باریک نوک چٹان سے ٹکرا رہی تھی اور پھر اس کی ایک ناب کو گھمایا اور اس ناب کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی باقی ساتھی بھی پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ تقریباً تیس سیکنڈ کے بعد اچانک سرخ رنگ کی لہریں سی چٹان پر بجلی کے کوندوں کی طرح لپکتی ہوئی نظر آئیں اور بجھ گئیں لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور چٹان درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر اچھل کر اس طرح سائیڈوں میں گری جیسے کسی نے اسے تیز دھار آلے سے کاٹ کر علیحدہ علیحدہ سمتوں میں دھکیل دیا ہو۔ اس چٹان کے ہٹتے ہی پیچھے ایک بڑے سے غار کا دہانہ نظر آنے لگ گیا لیکن اس دہانے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ دہانہ مصنوعی طور پر بنایا گیا ہے۔

''آؤ''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صفدر نے تھیلا دوبارہ کمر سے باندھ لیا تھا۔ البتہ اب اس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ موجود تھی کیونکہ دہانے کے اندر اندھیرا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی صفدر نے ٹارچ جلائی اور دہانے میں روشنی کا سیلاب سا آ گیا۔ اندر باقاعدہ سرنگ نما راستہ بنایا گیا تھا جو گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ دور آگے

جانے کے بعد یکلخت سرخ رنگ کی ایک دیوار نے راستے کو بند کر دیا۔

''اوہ۔ یہ تو ریڈ وال ہے۔ اسے تو کسی طرح بھی نہیں توڑا جا سکتا''...... صفدر نے چونک کر پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کی سائیڈ توڑنی چاہیے۔ بہرحال یہ اس دہانے کی حدود تک ہی محدود ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ کوشش کی جا سکتی ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے تنویر کی طرف دیکھا تو تنویر نے جیب سے ایک چھوٹا سا گتے کا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس پیکٹ کے اندر موجود سنہرے رنگ کی پٹی کو اٹھا کر اس نے آگے بڑھ کر اس وال کے آخری حصے میں رکھ کر انگلی سے ٹھونس دیا اور پھر اس کا ایک کونہ موڑ کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ چاروں بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس دھماکے کی گونج ختم ہی ہوئی تھی کہ اچانک اس سرخ چٹان میں سے سرخ رنگ کی لہروں کا دھارا سا نکلا اور سامنے موجود جولیا اور اس کے ساتھی اس دھارے میں جیسے نہا سے گئے۔

یہ دھارا صرف ایک لمحے کے لئے نمودار ہوا پھر غائب ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ اسے گھپ اندھیرا محسوس ہوا اور پھر جیسے اس

اندھیرے نے اس کے ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیا اور اس کے حواس اس اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جھماکے ہوئے۔ اندھیروں میں روشنی کے نقطے بار بار ابھرے اور بڑھنے لگے۔

آہستہ آہستہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور پھر نہ صرف جولیا کی آنکھیں کھل گئیں بلکہ اس کا شعور بھی آہستہ آہستہ بیدار ہو گیا اور پوری طرح شعور میں آتے ہی جولیا بے اختیار چونک پڑی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا جسم نائیلون کی رسیوں سے اس طرح بندھا ہوا ہے کہ اس کا حرکت کرنا تو ایک طرف اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں اسی طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی موجود تھے۔ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ایک فوجی سب سے آخر میں موجود صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

''کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں آ گئے ہیں''...... اسی لمحے جولیا کو اپنے سے پہلے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے چونک کر اس کی طرف گردن موڑی تو اس نے دیکھا کہ تنویر بار بار آنکھیں جھپک رہا تھا۔ وہ بھی شاید جولیا کے ساتھ ہی

ہوش میں آیا تھا۔ اسی لمحے فوجی صفدر کے بازو میں انجکشن لگا کر واپس پلٹا۔

''ہم کہاں ہیں مسٹر''...... جولیا نے اس فوجی سے پوچھا۔

''ملٹری ہیڈ کوارٹر میں''...... فوجی نے سرد لہجے میں جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''ملٹری ہیڈکوارٹر۔ کیا مطلب۔ کیا ہم براسکن میں ہیں''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تم سڈگان میں ملٹری ہیڈکوارٹر میں ہو۔ تم لوگ دشمن ایجنٹ ہو اور تم سڈگان کی سب سے حساس لیبارٹری میں داخل ہو گئے تھے لیکن وہاں تمہیں بے ہوش کر دیا گیا اور پھر تمہیں وہاں سے یہاں لایا گیا ہے۔ تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ اب یہاں تمہیں انہی کرسیوں پر بندھے بیٹھے موت کی سزا دے دی جائے گی۔ تم لوگوں نے نہ صرف لیبارٹری میں داخل ہونے کا جرم کیا ہے بلکہ تم نے سپر ماسٹر، ڈی کارٹر اور بے شمار افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے''...... اس فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جولیا اور اس کے ساتھیوں کے لئے نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ انہیں نفرت بھری نظروں سے ایسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے اس کا بس چلے تو وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ان کی گردنیں مروڑ دے۔

''ہمیں موت کی سزا کون دے گا''...... اس بار کیپٹن شکیل نے

پوچھا۔

''جنرل واڈسن''...... اس فوجی نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو ہم ابتدائی مرحلے میں ہی پکڑے گئے''۔ جولیا نے ان دونوں کے جانے کے بعد کہا۔

''اصل میں ڈی کارٹر کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس سرنگ کے اندر کس قسم کی حفاظتی تنصیبات موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔ عمران کے ہیلی کاپٹر کے ویسٹ ونگ کی طرف جانے کے بعد انہوں نے ڈی کارٹر پر بے رحمانہ تشدد کر کے آخرکار اس سے اصل بات اگلوا لی تھی کہ لیبارٹری کا خفیہ دروازہ یہاں موجود سلیٹ کی طرح سپاٹ چٹان کے عقب میں کھلتا ہے۔ ڈی کارٹر نے انہیں بتایا تھا کہ لیبارٹری کا یہ خفیہ دہانہ اندر سے کھولا جاتا ہے۔ اس نے صرف ایک بار اسے کھلتے ہوئے دیکھا تھا۔ چٹان درمیان سے کٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی تھی اور غار کا ایک دہانہ نظر آیا تھا جس میں سے ایک زخمی ڈاکٹر کو باہر نکالا گیا تھا اور جسے اس نے ہسپتال پہنچایا تھا کیونکہ کسی سائنسی تجربے کے دوران یہ ڈاکٹر شدید زخمی ہو گیا تھا اور لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے ہسپتال اور وہاں موجود ڈاکٹر سے یہ سنبھل نہ پا رہا تھا اس لئے اسے بڑے ہسپتال بھجوانے کے لئے باہر بھیجا گیا تھا۔ ڈی کارٹر بس اتنا ہی بتا سکا تھا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اسے بھی غنیمت سمجھا اور پھر ڈی کارٹر کو

ہلاک کر کے وہ اس چٹان کی تلاش میں چل پڑے تھے۔ چونکہ وہاں موجود تمام فوجیوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا تھا حتیٰ کہ عقبی کمرے میں پڑے ہوئے بے ہوش راڈسن کو بھی نہ چھوڑا تھا تاکہ کسی قسم کی مداخلت ہی نہ ہو سکے اور کسی کو یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ یہاں کیا ہوا اور یہ لوگ کہاں چلے گئے۔ پھر یہ چٹان ایک مخصوص طاقتور بم کے ذریعے کھول کر وہ سرنگ میں داخل ہوئے تھے۔ جہاں ان کا سابقہ ریڈ وال سے پڑ گیا تھا۔ جس کی سائیڈ میں انہوں نے بم لگا دیا تھا۔ بم نے سائیڈوں کو توڑ دیا تھا لیکن پھر ریڈ وال سے ان پر سرخ رنگ کی لہروں کا دھارا پڑا اور وہ بے ہوش ہوگئے اور اب انہیں یہاں ہوش آیا تھا اور انہیں بتایا جا رہا تھا کہ وہ ملٹری کے مین ہیڈکوارٹر میں ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی اب تک کی ساری جدو جہد بہرحال بیکار چلی گئی تھی۔

"ہمیں اب یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ یہ ہمیں فوراً موت کے گھاٹ اتار دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن رسیاں اس انداز میں باندھی گئی ہیں کہ رہائی خاصی مشکل ہو گی"...... جولیا نے کہا اور پھر ان سب نے واقعی اپنی پوری کوشش کر لی کہ کسی طرح اپنے آپ کو آزاد کر لیں لیکن ان کی ساری کوششیں فضول ثابت ہو رہی تھیں۔ ابھی وہ اپنی کوشش میں مصروف تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر کرنل کے سٹار تھے۔ اس کے

ہاتھ میں بید کی چھڑی تھی۔

"مجھے بتاؤ کہ کیا تمہارا کوئی اور ساتھی بھی ہے"...... کرنل نے آتے ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں سے پوچھا۔

"ساتھی۔ کون ساتھی کس کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جو تمہارے ساتھ اس مشن میں شامل ہو"...... کرنل نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا کوئی ساتھی نہیں ہے اور نہ ہی ہم کسی مشن پر کام کر رہے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر اس کو علیحدہ گولی ماری جائے گی"...... کرنل نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"کرنل ایک منٹ"...... اچانک صفدر نے کہا تو کرنل تیزی سے مڑا۔

"کیا بات ہے"...... کرنل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جسے تم ہمارا ساتھی کہہ رہے ہو وہ کون ہے اور کہاں سے پکڑا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ بھی ایشیائی ہے۔ ملٹری ہیلی کاپٹر پر ویسٹ پوائنٹ سے واپس آ رہا تھا۔ اس وقت ہماری وہی کمپنی وہیں موجود تھی جس نے تمہیں وہاں سے یہاں بھجوایا تھا۔ پھر اس آدمی کو گھیر کر پکڑ لیا گیا۔ اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا۔ اس کا چہرہ صاف کیا گیا تو

وہ بھی ایشیائی ثابت ہوا۔ وہ چونکہ ویسٹ پوائنٹ سے آیا تھا اس لئے وہاں جب چیکنگ کی گئی تو وہاں نو فوجیوں کے ساتھ وہاں کے انچارج رائیڈو کی لاش ملی۔ چنانچہ یہ سمجھا گیا کہ یہ بھی تمہارا ساتھی ہے اور اسے یہاں ہیڈکوارٹر بھجوا دیا گیا۔ میں نے اس لئے تم سے پوچھا ہے کہ اگر وہ بھی تمہارا ساتھی ہے تو پھر اسے بھی یہاں لایا جائے اور تم سب کو ایک ساتھ گولیاں ماری جائیں گی اور اگر وہ تمہارا ساتھی ثابت نہ ہوا تو اسے الگ سے ہلاک کیا جائے''۔ کرنل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صفدر سمیت سب سمجھ گئے کہ یہ عمران ہو گا۔

''ہمارا ایک ساتھی ہے تو سہی لیکن وہ سڈگان کے ہوٹل میں رہ گیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے پیچھے آیا ہو۔ تم اس آدمی کو بہرحال یہیں لے آؤ۔ اگر وہ ہمارا ساتھی ہوا تب بھی اور نہ ہوا تب بھی۔ تم نے تو ہلاک تو کرنا ہی ہے اکٹھا ہی کر لینا''...... صفدر نے جواب دیا اور کرنل اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ عمران بھی پھنس گیا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ یقیناً عمران صاحب ہی ہوں گے۔ وہ ہیلی کاپٹر پر واپس جانے کی بجائے ویسٹ پوائنٹ چلے گئے اور وہاں کارروائی کرنے کے بعد وہ واپس ہمارے پاس ہی آ رہے ہوں گے کہ

پکڑے گئے''...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک فوجی ایک بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور فوجی تھا۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا بڑا سا بنڈل تھا۔ پھر اس آدمی کو جب کرسی پر بٹھایا گیا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ واقعی عمران ہی تھا۔

دونوں فوجیوں نے عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے انہیں رسی سے باندھا اور پھر باقی رسی سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ جولیا اور باقی ساتھیوں کی نظریں ان فوجیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے عمران کو اچھی طرح باندھ دیا تو ایک فوجی نے جیب سے ایک سرنج نکالی اور اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے عمران کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ پھر بازو سے سوئی نکال کر اس نے سوئی پر دوبارہ کیپ لگائی اور اسے جیب میں ڈال کر دونوں ہی تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے۔

تھوڑی دیر بعد عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

”اب میں کیا کر سکتا ہوں مس جولیا۔ مجھے واپس جانے ہی نہیں دیا گیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم اس وقت ملٹری ہیڈکوارٹر میں ہیں اور ابھی ہم سب کو ایک ساتھ گولیاں مار دی جائیں گی“...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”ایسے کاموں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی ہے۔ تم ان کی انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ کرنے آئے ہو۔ تم نے ان کے فوجیوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح ہلاک کر دیا ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں پھولوں کے ہار پہنائیں گے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم رسیوں کو کاٹ رہے ہو یا نہیں“...... اچانک تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”میں نے کوشش کی ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار لئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے ہم ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کئے گئے ہوں گے اور یہ لوگ بہرحال ایسے حربوں سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں“...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب تک اس کا خیال تھا کہ عمران رسیوں کو اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے کاٹ دے گا اور اس طرح ان کے بچ نکلنے کا سکوپ پیدا ہو جائے گا لیکن عمران کے جواب نے یہ سکوپ ہی ختم کر دیا تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے وہاں ویسے [illegible] و غارت کی تھی تو پھر آپ واپس کیوں آئے [illegible] صفدر نے عمران سے مخاطب کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا پھر میں بے چارہ آخری درویش اپنی داستان غم سنا دوں گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے مختصر طور پر ڈی کارٹر سے ملنے والی معلومات اور سرنگ میں داخل ہونے سے لے کر یہاں ہوش میں آنے تک تفصیل بتا دی۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا اور پھر جواب میں اس نے رائیڈو کے پوائنٹ میں ہونے والی کارروائی بتا دی۔

”میں وہاں سے واپس تمہارے پاس اس لئے آیا تھا کہ لیبارٹری کا گیٹ اس طرف تھا لیکن جیسے ہی میں ہیلی کاپٹر روک کر نیچے اترا اچانک میری ناک پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا غبار پھٹا اور مجھے ہوش یہاں آیا“...... عمران نے کہا۔

”پرانی باتیں چھوڑو اب کیا کرنا ہے یہ سوچو“...... جولیا نے کہا۔

”تم مشن کی لیڈر ہو۔ اس بار سوچنا تمہارا کام ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ کھلا اور دو فوجی اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر سامنے کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد تین فوجی کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے تینوں

کرسیاں دیوار کے قریب رکھ دیں۔ ان کا رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا اور پھر وہ واپس چلے گئے۔

"لو بھئی کفن اور تدفین کی تیاریاں شروع ہو گئیں اپنی فاتحہ خوانی ابھی سے کر لو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"چپ رہو"...... جولیا نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ابھی تھوڑی دیر بعد ہمیشہ کے لئے چپ طاری ہو جائے گی"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔ انہیں حقیقتاً نظر آ رہا تھا کہ موت واقعی ان کے قریب آتی جا رہی ہے۔

چند لمحوں بعد وہی تینوں فوجی دوبارہ اندر داخل ہوئے اور انہوں نے چھوٹی پشت کی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں اور پھر انہوں نے اونچی پشت کی کرسیوں کی دونوں سائیڈوں میں یہ کرسیاں رکھ دیں۔ دو کرسیاں ایک طرف اور ایک کرسی ایک طرف اور ایک بار پھر واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے ایڑیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ باقی ساتھیوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک باوقار فوجی اندر داخل ہوا۔

اس کے سٹار بتا رہے تھے کہ وہ جنرل ہے۔ اس نے آنکھوں پر گاگل لگائی ہوئی تھی۔ اندر موجود مسلح فوجیوں نے اپنی جگہ کھڑے

کھڑے سیلوٹ کیا تو جنرل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے معمولی سا سر ہلایا اور پھر وہ اونچی پشت کی کرسیوں میں سے درمیان والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے پیچھے دو کرنل تھے وہ دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد تین کیپٹن اندر داخل ہوئے جو ان چھوٹی پشت کی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جنرل اور اس کے ساتھ بیٹھے کرنلوں کے چہرے سپاٹ تھے۔

"ہم نے تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں چاہتا تو تمہیں ابھی اور اسی وقت گولیوں سے بھون دیا جاتا لیکن تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے میں تم سے سچ سننا چاہتا ہوں"...... جنرل واڈسن نے کہا۔

"کون سا سچ"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ تم نے یہ سب کیوں اور کس کی ایماء پر کیا ہے"۔ جنرل واڈسن نے کہا۔

"ہم نے جو بھی کیا ہے سوچ سمجھ کر اور بڑے اطمینان سے کیا ہے اور اس کی ایک بہت اہم اور خاص وجہ بھی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جنرل واڈسن کے ساتھ ساتھ باقی کرنل اور کیپٹن بھی چونک پڑے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خاص وجہ۔ کیا مطلب۔ کون سی خاص وجہ"...... جنرل واڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹاپ ایکس ڈبل ون زیرو کا کوڈ جانتے ہو“...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جنرل واڈسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

”ٹاپ ایکس ڈبل ون زیرو۔ تمہارا مطلب سپیشل ٹاسک فورس آف ریڈ کراؤن“...... جنرل واڈسن نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ کوڈ تو ایکریمیا کی ٹاپ فورس سے متعلق ہے جو ڈائریکٹ صدر مملکت کو جواب دہ ہے اور اس کے سامنے ایکریمیا کی کوئی بھی سروس، کوئی بھی ایجنسی اور کوئی بھی ادارہ معمولی سی چوں چراں بھی نہیں کر سکتا ہے“...... جنرل واڈسن نے کہا۔ اس کے ساتھی کرنلوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”ہاں۔ اگر تم سپیشل ٹاسک فورس کو جانتے ہو تو پھر اس کے سربراہ کے بارے میں بھی یقیناً تمہارے پاس معلومات ہوں گی اس کا نام کیا ہے“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”میں جانتا ہوں چیف کا نام۔ تم بتاؤ تم کیا جانتے ہو اس کے بارے میں“...... جنرل واڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”اس کا نام مارشل ریلے ہے“...... عمران نے جواب دیا تو

جنرل واڈسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ۔ تم اس کا نام بھی جانتے ہو“...... جنرل واڈسن نے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ میں اس فورس کا سپریم ایجنٹ ہوں“...... عمران نے کہا تو جنرل واڈسن اس بار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... جنرل واڈسن نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں سپریم ایجنٹ کی مخصوص نشانی دکھا سکتا ہوں۔ آگے بڑھو اور میری دائیں آنکھ کے اوپر کا پردہ اٹھا کر دیکھو“...... عمران نے کہا تو جنرل واڈسن چند لمحے عمران کی جانب تذبذب بھرے انداز میں دیکھتا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کی دائیں آنکھ کا پردہ اٹھایا۔ دوسرے لمحے اسے جھٹکا سا لگا اور وہ یکلخت ساکت سا ہو گیا۔

”اب یقین آیا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں“...... جنرل واڈسن نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ کھویا کھویا سا تھا۔

”اب اپنا کان میرے منہ کے پاس لاؤ اور میری بات دھیان سے سنو“...... عمران نے کہا تو جنرل واڈسن نے اپنا ایک کان اس کے منہ کے قریب کر دیا۔ عمران اس کے کان میں آہستہ آواز میں

کچھ کہنے لگا۔ وہ سب حیرت سے عمران اور جنرل واڈسن کو دیکھ رہے تھے۔ جنرل واڈسن کے ساتھ آنے والے کرنلز اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات لہرا رہے تھے۔ عمران تھوڑی دیر تک جنرل واڈسن کے کان میں کچھ کہتا رہا پھر جنرل واڈسن ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ یہ ٹاپ فورس کا سپریم ایجنٹ ہی ہے اور اس نے جو کچھ کیا ہے اپنے چیف کے حکم پر کیا ہے۔ یہ سب کچھ پاکیشائی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے کیا گیا ہے اور چونکہ اس معاملے کو انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا جا رہا ہے اس لئے انہیں یہاں میک اپ کر کے خصوصی طور پر آنا پڑا ہے اور انہوں نے وہی کچھ کیا ہے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ اس نے ٹاپ فورس کا مخصوص کوڈ بتانے کے ساتھ آنکھ کے نیچے بنے ہوئے پردے پر ریڈ کراؤن کا مخصوص نشان بھی مجھے دکھایا ہے اور پھر اس نے مجھے کان میں جو کچھ بھی بتایا ہے وہ سوائے میرے اور مارشل ریلے کے اور کوئی نہیں جانتا ہے اس لئے یہ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ میں انہیں آزاد کرنے کا حکم دیتا ہوں"...... جنرل واڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ آنے والے کرنل بری طرح سے اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جنرل"...... ایک کرنل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ال از اوکے"...... جنرل واڈسن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لل لل۔ لیکن"...... دوسرے کرنل نے کہنا چاہا۔

"انہیں رہا کر دیا جائے اور کرنل روگر آپ انہیں وہاں پہنچا دیں جہاں یہ کہیں"...... جنرل واڈسن نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل روگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جنرل واڈسن واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے دوسرا کرنل اور کیپٹن بھی چلے گئے جبکہ مسلح فوجی وہیں کھڑے رہے تھے۔

"انہیں رہا کر دو"...... کرنل روگر نے ان مسلح فوجیوں سے کہا اور خود بھی مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس دوران جنرل واڈسن اپنے مخصوص آفس میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجی اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جنرل واڈسن نے کہا۔

"جناب آپ گرانڈ ماسٹر سے بات کرنا چاہتے تھے وہ آن لائن ہیں۔ ان سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر میں جنرل واڈسن بول رہا ہوں۔ جنرل کمانڈر"۔ جنرل واڈسن نے کہا۔

"یس جنرل واڈسن بتائیں۔ اب وہ مجرم کہاں ہیں"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"وہ ڈیتھ روم میں موجود ہیں گرانڈ باس۔ میں نے ان سب کو

گولیوں سے ہلاک کرا دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دی گئی ہیں''...... جنرل واڈسن نے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جنرل واڈسن۔ مجھے ابھی ابھی کرنل روگر نے فون کر کے بتایا ہے کہ آپ نے ان سب کو رہا کر دیا ہے اور انہیں حفاظت سے نکل جانے دیا ہے''...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے غصیلے آواز میں کہا تو جنرل واڈسن چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں گرانڈ ماسٹر۔ میں تو ابھی ان سب کو اپنے سامنے گولیوں سے چھلنی ہوتا دیکھ کر آیا ہوں۔ پھر وہ یہاں سے بحفاظت زندہ کیسے جا سکتے ہیں''...... جنرل واڈسن نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''شاید آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے جنرل واڈسن جو آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ کرنل روگر نے مجھے بتایا ہے کہ ایک ایشیائی نے آپ کے سامنے ٹاپ سروس کا نام اور کوڈ بتایا تھا۔ آپ چونک پڑے تھے۔ آپ نے اس کی آنکھ کا پردہ ہٹا کر ریڈ کراؤن کا مخصوص نشان دیکھا تھا اور پھر اس نے آپ کے کان میں کچھ ایسا کہا تھا کہ آپ نے فوراً ان کے بے گناہ ہونے کا اعلان کیا تھا اور انہیں بحفاظت وہاں سے بھیجنے کا انتظام کر دیا تھا۔ کیا یہ سب سچ ہے۔ اگر سچ ہے تو کیوں۔ اس ایشیائی نے آپ کے کان میں ایسا کیا کہا تھا کہ آپ نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے گناہ قرار دے دیا تھا اور انہیں زندہ چھوڑ دیا تھا۔ جواب

دیں مجھے۔ ابھی فوراً''...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا گرانڈ ماسٹر۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ میں ڈیتھ سیل میں گیا تھا۔ وہ سب بندھے ہوئے تھے۔ میرے ساتھ دو کرنل اور مشین گنوں سے مسلح فوجی بھی تھے۔ میں نے جاتے ہی ان پر گولیاں برسانے کا حکم دیا تھا۔ فوجیوں نے میری آنکھوں کے سامنے ان پر گولیاں برسائی تھیں اور وہ سب گولیوں سے چھلنی ہو گئے تھے۔ میں نے خود ان کی لاشیں چیک کی تھیں اور جب میری تسلی ہو گئی کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں تو میں نے کرنل روگر سے کہہ کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دیں جہاں ان کی لاشیں لمحوں میں راکھ بن گئی تھیں''...... جنرل واڈسن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یا تو آپ کوئی خواب دیکھ رہے ہیں جنرل واڈسن یا پھر شاید آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آپ جو کچھ بتا رہے ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ آپ جائیں۔ ابھی جائیں اور جا کر ڈیتھ سیل دیکھیں وہاں ایک بھی گولی نہیں چلائی گئی ہے اور نہ ہی کسی کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈالا گیا ہے۔ جائیں اور اپنے ساتھیوں سے ساری باتیں معلوم کریں پھر آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ آپ نے کیا کیا ہے''...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ جنرل واڈسن چند

لمحے رسیور ہاتھوں میں پکڑے بیٹھا رہا پھر اس نے رسیور رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ میں نے ان سب کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کی لاشیں خون میں لت پت پڑی تھیں پھر یہ کرنل روگر نے گرانڈ ماسٹر کو غلط اطلاع کیوں دی“...... جنرل واڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے اسی ڈیتھ سیل کی طرف دوڑتا چلا گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے۔

ڈیتھ سیل میں پہنچ کر وہ رک گیا اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کرسیوں کو دیکھنے لگا جہاں عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے۔ ڈیتھ سیل صاف ستھرا تھا۔ وہاں ایسا کوئی نشان تک موجود نہ تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہاں کچھ دیر پہلے گولیاں چلی ہوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو لاشوں میں تبدیل کیا گیا ہو۔ جنرل واڈسن بری طرح سے دھاڑنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں کرنل روگر اور دوسرے کرنل کے ساتھ وہ فوجی بھی اندر آ گئے جن کے پاس مشین گنیں تھیں۔

”ان مجرموں کا کیا ہوا ہے کرنل روگر۔ کہاں ہیں وہ“...... جنرل واڈسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو کرنل روگر نے اسے وہی ساری تفصیل بتا دی جو کچھ اس نے دیکھا تھا۔ یہ سب سن کر جنرل واڈسن غصے اور بے چارگی کے عالم میں اپنے بال نوچنے شروع ہو

گیا۔

”آخر یہ سب کیسے ہو گیا۔ مجھے تو یہ یاد آ رہا ہے کہ میں نے ان پر تم سب کو فائرنگ کرنے کا حکم دیا تھا اور تم سب نے ان پر فائرنگ کی تھی اور ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا اور پھر میرے حکم سے تم نے ان کی لاشیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دی تھیں جہاں وہ جل کر بھسم ہو گئے تھے“...... جنرل واڈسن نے چیختے ہوئے کہا۔

”نو جنرل ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ جو ہوا تھا وہ سب میں آپ کو بتا چکا ہوں“...... کرنل روگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جنرل واڈسن نے ایک بار پھر اپنے بال نوچنے شروع کر دیئے۔

”اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ نے میرے ساتھ چکر چلایا تھا“...... جنرل واڈسن نے کہا۔

”چکر۔ کیسا چکر جناب“...... کرنل روگر نے چونک کر کہا۔

”اس نے جب مجھے آنکھ کے پردے کے نیچے ریڈ کراؤن دکھانے کا کہا تھا تو مجھے ایسا لگا تھا جیسے اس کی آنکھوں سے کوئی برق سی نکل کر میری آنکھوں میں اتر گئی ہو۔ اس کے بعد مجھے اپنا مائنڈ بلینک ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا اور پھر میرے ذہن میں یہ سارے خیالات بھرتے چلے گئے جیسے میں نے تمہیں ان سب پر فائرنگ کرنے کا حکم دیا ہو۔ ان سب کی لاشیں گولیوں سے چھلنی ہو گئی ہوں اور پھر میرے حکم پر تم نے انہیں برقی بھٹی میں جلا کر

راکھ بنا دیا ہو“...... جنرل واڈسن نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

”اوہ۔ تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ نے آپ کو ٹرانس میں لے لیا تھا“...... کرنل روگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مجھے اپنے دماغ میں ابھی تک سرسراہٹ ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ اس نے یقیناً مجھے اپنی ٹرانس میں لیا تھا۔ اسی لئے مجھے وہ سب کچھ دکھائی دیا جو وہ مجھے دکھانا چاہتا تھا اور اس نے میرے منہ سے وہی سب کہلوایا جو وہ کہلوانا چاہتا تھا۔ نانسنس۔ وہ لوگ واقعی بہت خطرناک ہیں۔ میری اور تم سب کی سوچ سے زیادہ خطرناک“...... جنرل واڈسن نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہونے شروع ہو گئے ہوں۔

”اوہ۔ تو وہ آپ کو اور ہم سب کو چوٹ دے کر نکل گئے ہیں“...... کرنل روگر نے کہا۔

”ہاں۔ اب یہ بعد میں چیک ہوتا رہے گا کہ کیا ہوا اور کس طرح ہوا۔ تم معلوم کرو کہ شاید وہ لوگ ابھی تمہارے آدمیوں کی تحویل میں ہوں۔ جلدی معلوم کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اور اگر ہوں تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو“...... جنرل واڈسن نے وحشیانہ انداز میں کہا۔

”وہ تو چلے گئے ہیں سر۔ میں نے آپ کے حکم پر انہیں جیپ میں بٹھا کر بھجوا دیا تھا اور ابھی جیپ واپس آئی ہے۔ اس کے ڈرائیور نے رپورٹ دی ہے کہ وہ مارجر روڈ پر اتر گئے ہیں“۔ کرنل روگر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ ویری بیڈ“...... جنرل واڈسن نے کہا اور اسے فوج میں انتہائی قابل جنرل سمجھا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا ذہن ماؤف سا ہو رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جنرل واڈسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... جنرل واڈسن نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہ ہو لیکن مجبوراً بات کر رہا ہو۔

”گرانڈ ماسٹر صاحب سے بات کیجئے جناب“...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیلو گرانڈ ماسٹر۔ میں جنرل واڈسن بول رہا ہوں“...... جنرل واڈسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”کیا ہوا مجرموں کا“...... دوسری طرف سے بے چین سے لہجے میں پوچھا گیا۔

”وہ جا چکے ہیں جناب اور میری سمجھ میں آ گیا ہے کہ یہ سب کیسے اور کیوں ہوا ہے“...... جنرل واڈسن نے بے بسی کے عالم میں جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تھا بتاؤ"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو جنرل واڈسن نے اسے وہی ساری باتیں بتا دیں جو اس نے کرنل روگر کو بتائی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ اس ایشیائی ایجنٹ نے آپ کو اپنی ٹرانس میں لیا اور اس کا آپ کو علم ہی نہیں ہوا۔ رئیلی ویری بیڈ۔ ان لوگوں نے تمہیں بھرپور انداز میں بے وقوف بنایا ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ میرے خواب و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس قدر ماہر ہپنا ٹائسٹ ہو سکتا ہے کہ میں اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھوں گا تو وہ ایک لمحے میں مجھے اپنی ٹرانس میں لے لے گا"...... جنرل واڈسن نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال اس کی باقاعدہ تحقیقات ہو گی۔ تم ایسا کرو کہ اب پورے براسکن کے علاقے کا چارج سنبھال لو اور وہاں چپے چپے پر فوج کو پھیلا دو اور کسی اجنبی کا داخلہ اس علاقے میں بند کر دو جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی مار دو کیونکہ بہرحال انہوں نے دوبارہ لیبارٹری پر حملہ کرنا ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ کسی صورت بھی نہیں چھوڑوں گا"...... جنرل واڈسن نے یکلخت انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"پوری طرح محتاط اور ہوشیار رہنا۔ آفس آرڈر پہنچ جائیں گے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو جنرل واڈسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ اب آؤ تم لوگ پھر دیکھو میں تم سب کا کیا حشر کرتا ہے"...... جنرل واڈسن نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈگلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''یس''...... ڈگلس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''گرانڈ ماسٹر سے بات کریں باس''...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور ڈگلس بے اختیار چونک پڑا۔

''یس سر۔ ڈگلس بول رہا ہوں''...... ڈگلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی''...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ دوں سر وہ تو اس طرح غائب ہو گئے ہیں کہ ان کا کوئی پتہ ہی نہیں چل رہا۔ اسپارگن کے تمام ملٹری سیکشن انہیں

تلاش کر رہے ہیں۔ تمام ہوٹل چھان مارے ہیں۔ سپر سٹیٹ ایجنسیوں کو چیک کیا گیا ہے لیکن یہ لوگ اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے ان کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔ اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ لوگ سڈگان سے باہر جا چکے ہیں''...... ڈگلس نے کہا۔

''وہ واقعی سڈگان سے باہر چلے گئے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ براسکن کے علاقے میں جہاں آر ٹی لیبارٹری موجود ہے اور انہوں نے لیبارٹری پر حملہ کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈگلس بے اختیار اچھل پڑا۔

''حملہ بھی کر دیا ہے لیبارٹری پر۔ پھر سر۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ لیبارٹری براسکن کے علاقے میں ہے اور ویسے وہ سارا علاقہ تو فوج کی تحویل میں ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سارا علاقہ ملٹری فورس کی تحویل میں ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود اس لیبارٹری کو بھی سیکرٹ رکھا گیا حتیٰ کہ تمہیں بھی نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں ہے پھر بھی انہوں نے معلوم کر لیا اور پھر انہوں نے سپر ماسٹر اور براسکن کے انچارج ڈی کارٹر کو ہلاک کر دیا۔ ڈی کارٹر کے رائٹ ہینڈ رائیڈو اور بیس پچیس فوجی بھی ہلاک کر دیئے۔ لیبارٹری کا خفیہ دروازہ دھماکہ کر کے کھول لیا''...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا تو ڈگلس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اسے اپنے جسم میں سرسراہٹ محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ

اب گرانڈ ماسٹر یہ بتائے گا کہ وہ لیبارٹری تباہ کر کے نکل گئے ہیں۔

''لیبارٹری کے اندرونی حفاظتی نظام کی وجہ سے انہیں بے ہوش کر دیا گیا اور لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ڈی مورگن نے پہلے ڈی کارٹر سے بات کرنے کی کوشش کی پھر رائیڈو سے لیکن چونکہ وہ سب ہلاک ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے ملٹری ہیڈ کوارٹر بات کی وہاں کے انچارج جنرل واڈسن نے فوری طور پر وہاں ریڈ کیا اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکلوا کر ملٹری ہیڈکوارٹر لایا گیا۔ پھر جنرل واڈسن نے ان سے بغیر کچھ پوچھ گچھ کئے ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا اور انہیں مشین گن بردار فوجیوں سے ہلاک کرنے کے لئے ڈیتھ سیل پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ انہیں گولیوں سے چھلنی کرتا ان میں سے ایک پاکیشیائی ایجنٹ نے اس کے سامنے ایک سپیشل کوڈ دوہرایا جو ایکریمیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ فورس کا کوڈ تھا۔ یہ ٹاپ فورس ایکریمین پریذیڈنٹ کے انڈر کام کرتی تھی جس کی جوابدہ وہ صرف صدر مملکت کو تھی۔ کوڈ سن کر جنرل واڈسن مخمصے میں پڑ گیا اور پھر......'' گرانڈ ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈگلس کے چہرے پر بے اختیار اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نکل جانے سے اسے مسرت محسوس ہو رہی ہو۔

''سر اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اسی لئے تو اسپارگن کو وہ دستیاب نہ ہو رہے تھے''......

ڈگلس نے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اس لئے پھیل گیا تھا کہ اب گرانڈ ماسٹر کم از کم اس کی جواب طلبی نہ کر سکیں گے کیونکہ جو لوگ اس قدر قتل و غارت کے بعد جنرل واڈسن کو بے وقوف بنا کر نکل سکتے ہیں وہ لوگ اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آ سکتے ہیں۔

''تمہاری بات درست ہے ڈگلس۔ اب تو میں ان کی صلاحیتوں سے خود بھی مرعوب ہو گیا ہوں لیکن اب بہت ہو گئی ہے۔ میں اس لیبارٹری کی تباہی کسی صورت بھی گوارا نہیں کر سکتا لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ اپنے مقصد میں بہرحال کامیاب ہو جائیں گے اور اگر ایسا ہو گیا تو یہ ایکریمیا اور خاص طور پر اسرائیل کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہو گا کیونکہ اس لیبارٹری پر سارا سرمایہ اسرائیل کا لگا ہوا ہے جبکہ ایکریمی حکومت تو محض اس لیبارٹری کی مخصوص حد تک حصہ دار ہے۔ اسی لئے ایکریمی حکومت نے ملٹری فورس کے سیکشن ہمارے حوالے کر رکھے ہیں اور وہی لیبارٹری کی حفاظت پر مامور ہیں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے جناب''...... ڈگلس نے کہا۔

''اب یہ لوگ دوبارہ سڈگان شہر میں داخل ہو گئے ہیں اب تم انہیں ٹریس کرو اور انہیں ہر قیمت پر ہلاک کر دو۔ ویسے میں نے جنرل واڈسن کو بھی براسکن کے علاقے کا انچارج بنا دیا ہے اور حکم دے دیا ہے کہ وہاں چپے چپے پر ملٹری فورس پھیلا دی جائے اور کسی بھی آدمی کا داخلہ ممنوع کر دیا جائے اور کسی مشکوک آدمی کو

دیکھتے ہی گولی مار دی جائے اس لئے یقیناً یہ لوگ اب وہاں تو کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور اگر انہوں نے کوشش کی تو بہرحال یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

”یس گرانڈ ماسٹر“...... ڈگلس نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

”حیرت ہے مارشل ایڈگر والا چکر انہوں نے کیسے چلایا ہو گا اور اب کیا کیا جائے کس طرح انہیں ٹریس کیا جائے“...... ڈگلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”براڈسن کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈگلس بول رہا ہوں ایلیا سے بات کراؤ“...... ڈگلس نے کہا۔

”یس سر ہولڈ آن کیجئے“...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو ایلیا بول رہی ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈگلس بول رہا ہوں ایلیا“...... ڈگلس نے بے تکلفانہ لہجے میں

کہا۔

”اوہ۔ ڈگلس کو آج کیسے ایلیا یاد آ گئی“...... ایلیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ کیا میں وہاں تمہارے کلب آ جاؤں یا کسی اور جگہ کا وقت دو گی لیکن ملاقات ابھی اور اسی وقت ہونی چاہئے“...... ڈگلس نے کہا۔

”یہاں کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یہاں تو ہر وقت اودھم سا مچا رہتا ہے۔ تم نے میرا فلیٹ تو دیکھا ہوا ہے وہاں آ جاؤ میں بھی وہاں پہنچ رہی ہوں وہاں اطمینان سے بات ہو جائے گی لیکن کس قسم کی بات کرنی ہے۔ کم از کم اشارتاً تو کچھ بتا دو تاکہ میرے ذہن پر بوجھ نہ رہے“...... ایلیا نے کہا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں بات کرنی ہے“...... ڈگلس نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں۔ آ جاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی“...... ایلیا نے کہا تو ڈگلس نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے لگژری رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں ایلیا کی رہائش تھی۔ کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ عمارت کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کی دوسری منزل پر موجود

ایلیا کے لگژری اپارٹمنٹ کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ باہر سے لاک نہ تھا اس کا مطلب تھا کہ ایلیا اس سے بھی پہلے پہنچ چکی ہے۔ ڈگلس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے“...... ڈور فون کے مائیک سے ایلیا کی آواز سنائی دی۔

”ڈگلس“...... ڈگلس نے جواب دیا۔

”اوکے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی تھی جو ایلیا تھی۔

”آ جاؤ“......ایلیا نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ڈگلس اندر داخل ہو گیا۔ ایلیا نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ ڈگلس کو ساتھ لئے ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے کمرے میں آ گئی۔ اس نے ایک ریک سے شراب کی بوتل اور گلاس اٹھائے اور انہیں درمیانی میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔ اس نے شراب کی بوتل کھول کر دونوں گلاس آدھے آدھے بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے ایک گلاس اٹھا کر ڈگلس کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

”ہاں اب بتاؤ کہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کے بارے میں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو اور کیوں“...... ایلیا نے شراب کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سڈگان میں موجود ہے اور میرا سیکشن اسے تلاش کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اس نے براسکن کے فوجی علاقے میں اپنے ساتھیوں سمیت ایک خفیہ لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنا تھا۔ وہ وہاں گھس جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہاں موجود کئی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور لیبارٹری کے بیرونی گیٹ کو بم سے اڑا کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن لیبارٹری کے اندرونی سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے اور لیبارٹری والوں نے ملٹری ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی اور ملٹری کمانڈر جنرل واڈسن نے وہاں ریڈ کیا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ وہ انہیں ہلاک کرنے ہی والا تھا کہ عمران نے اسے احمق بناتے ہوئے اسے اپنی ٹرانس میں لے لیا اور وہاں سے اپنے ساتھیوں سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ گرانڈ ماسٹر نے اب براسکن کے علاقے کا انچارج جنرل واڈسن کو بنا دیا ہے اور اسے حکم دے دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اندر داخل نہ ہو۔ وہاں چپے چپے پر فوج کو پھیلا دیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی گرانڈ ماسٹر نے مجھے وارننگ دی ہے کہ اگر میں نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ہلاک نہ کیا تو وہ میرے خلاف کارروائی کریں گے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جس قسم کے لوگ ہیں یہ اسپارگن سے زیادہ تربیت یافتہ ہیں اور یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن میں نے انہیں بہرحال

ٹریس کرنا ہے۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آ گیا کہ تمہاری مخبری کا نیٹ ورک انتہائی طاقتور ہے اور تم عمران کو جانتی بھی ہو اس لئے لامحالہ تم اسے ٹریس کر لو گی اس لئے میں نے تمہیں فون کیا اور اب یہاں موجود ہوں“...... ڈگلس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو تم عمران کو ٹریس کرانا چاہتے ہو۔ میں سمجھی تھی کہ شاید تمہاری اسپارگن پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتی ہے اس لئے تم عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو“...... ایلیا نے شراب کا ایک اور گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”نہ صرف میں اسے ٹریس کرانا چاہتا ہوں بلکہ اسے ہلاک بھی کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے میں نے فلاسٹر کلب کے فلاسٹر کو اس کے قتل آرڈر دیا لیکن عمران ہوٹل سے ہی غائب ہو گیا“...... ڈگلس نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”پہلی بات تو یہ سن لو ڈگلس کہ عمران کو آسانی سے ٹریس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ انتہائی ذہین، تیز اور شاطر آدمی ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ اس نے کس طرح جنرل واڈسن کو احمق بنا لیا حالانکہ جنرل واڈسن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی عقل مند آدمی ہے۔ عمران میک اپ کا ماہر ہے اور مسلسل روپ بدلتا رہتا ہے اور اگر وہ ٹریس ہو بھی جائے تب بھی اسے ہلاک کرنا فلاسٹر کے قاتلوں کے بس میں نہیں ہے۔ اگر عمران غائب نہ ہو جاتا تو اب تک فلاسٹر کلب کے فلاسٹر اور اس کے تمام پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ وہ

ایسا ہی آدمی ہے“...... ایلیا نے کہا تو ڈگلس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اسے ٹریس نہیں کر سکتیں“...... ڈگلس نے کہا۔

”میں نے کب کہا کہ میں اسے ٹریس نہیں کر سکتی۔ میں نے تو جنرل بات کی ہے مجھے کیونکہ اس کی عادتوں کا علم ہے اس لئے میں اسے بہرحال ٹریس تو کر لوں گی لیکن اس کے لئے مجھے اپنی پوری تنظیم کو استعمال کرنا ہو گا اور تم جانتے ہو کہ اس میں اخراجات بہت زیادہ آ جائیں گے“...... ایلیا نے کہا۔

”تم معاوضے کی فکر مت کرو ایلیا لیکن اسے ہر حال میں ٹریس کر دو“...... ڈگلس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ وہ کہاں کہاں رہا ہے“...... ایلیا نے کہا۔

”وہ پہلے اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل سن شائن میں رہا ہے۔ پھر اس کے ساتھی جو تین ایشیائی مردوں اور سوئس عورت پر مشتمل گروپ ہے اچانک ہوٹل سے غائب ہو گئے لیکن عمران وہیں رہا۔ اس وقت تک ہمیں اس کی ہلاکت کا حکم نہ ملا تھا اس لئے ہم صرف نگرانی کر رہے تھے پھر جب حکم ملا تو میں نے فلاسٹر کو مشن دے دیا لیکن پھر اچانک عمران غائب ہو گیا اور اب جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق فوجیوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو مارجر روڈ

پر چھوڑ دیا تھا''...... ڈگلس نے کہا۔

''کیا تمہاری آدمیوں نے ان اسٹیٹ ایجنسیوں سے معلومات حاصل کی ہیں جو غیر ملکیوں یا اجنبیوں کو رہائشی گاہیں بغیر رجسٹرڈ کیئے اور بغیر کچھ لکھے پڑھے دے دیتے ہیں''...... ایلیا نے کہا۔

''ہم نے سب سے پوچھ گچھ کی ہے لیکن کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی''...... ڈگلس نے کہا۔

''اگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر بھی لوں تو تم انہیں کس طرح ہلاک کرو گے''...... ایلیا نے کہا۔

''میں اس پوری کوٹھی یا رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں گا۔ اب میں نے اس کے خلاف کلنگ سیکشن کے مخصوص ریڈ کلرز گروپ کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ گرانڈ ماسٹر نے واضح حکم دے دیا ہے۔ اس سے پہلے میں اس گروپ کو اس کے لئے حرکت میں نہ لایا تھا کہ یہ لوگ بے پناہ قتل و غارت کرنے کے عادی ہیں اور ان کی وجہ سے بعد میں اسپارگن کو بڑی تکلیفیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں لیکن ان کی تربیت ہی ایسی ہے کہ وہ قتل و غارت سے باز نہیں رہ سکتے''...... ڈگلس نے کہا۔

''تمہارے ریڈ کلرز گروپ کا انچارج زارٹو ہے نا''...... ایلیا نے پوچھا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم ایسا کرو کہ ابتدائی اخراجات کے طور پر پہلے پانچ لاکھ ڈالرز کا چیک مجھے دے دو جب میں اسے ٹریس کر لوں تو بیس لاکھ

ڈالرز اور لوں گی اور دوسری بات یہ کہ تم زارٹو کو یہاں سے کال کر کے میرا براہ راست ماتحت کر دو تاکہ میں جیسے ہی ان لوگوں کو ٹریس کروں فوراً ریڈ کلرز گروپ کو حرکت میں لے آؤں اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر مارے جائیں گے ورنہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو پھر یہ غائب ہو جائیں گے اور میری ساری محنت بیکار ہو جائے گی''...... ایلیا نے کہا تو ڈگلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک پر پانچ لاکھ ڈالرز کی رقم لکھ کر اس نے دستخط کئے اور چیک بک سے علیحدہ کر کے چیک ایلیا کی طرف بڑھا دیا۔

''شکریہ''...... ایلیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک نظر چیک کو دیکھ کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔ ڈگلس نے چیک بک واپس جیب میں رکھی اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈگلس بول رہا ہوں۔ زارٹو سے بات کراؤ''...... ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''زارٹو بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"زارٹو اپنے ریڈ کلرز گروپ کو ہر لحاظ سے تیار کر لو ایک انتہائی اہم مشن تم نے پورا کرنا ہے۔ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمی حکومت کے خلاف ایک خوفناک مشن مکمل کرنے کے لئے سڈگان پہنچا ہوا ہے لیکن وہ ٹریس نہیں ہو رہا میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام ایلیا کے ذمے لگا دیا ہے لیکن یہ لوگ چونکہ حد درجہ تیز اور فعال ہیں اس لئے اگر ایلیا نے مجھے اطلاع دی اور میں نے تمہیں تو تمہارے پہنچنے تک یہ لوگ غائب ہو سکتے ہیں اس لئے تم اس مشن کی حد تک براہ راست اب ایلیا کے ماتحت کام کرو گے۔ ایلیا تمہیں جو حکم دے گی تم نے اس پر فوری عمل کرنا ہو گا"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہر لمحے تیار رہو"...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گڈ۔ اب دیکھو میں کس طرح یہاں بیٹھے بیٹھے انہیں ہلاک کرانے کا انتظام کرتی ہوں"...... ایلیا نے کہا تو ڈگلس چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹھکانے کا علم ہے"...... ڈگلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن سڈگان میں کسی کو ٹریس کر لینا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ مجھے ایسی اسٹیٹ ایجنسیوں کا پتہ ہے جو زیادہ

معاوضے پر خفیہ رہائش گاہیں مہیا کرتی ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران کے یہاں کن لوگوں سے رابطے ہیں اس لئے میں جلد ہی اسے ٹریس کر لوں گی"...... ایلیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا اور ایلیا اسے ایسا کرتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

"جارڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایلیا بول رہی ہوں جارڈ"...... ایلیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پاکیشیا کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سڈگان میں موجود ہے اور میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام بک کر لیا ہے اس نے یقیناً کوئی خفیہ رہائش گاہ حاصل کی ہو گی وہ اکثر پرنس آف ڈھمپ کا نام کوڈ کے طور پر استعمال کرتا ہے اور یہاں سڈگان میں اس کے تین ایسے وقف کار ہیں جو اسے ایسی رہائش گاہ دلا سکتے ہیں۔ ان میں سے پال جانسن اور سپر سروسز کا کاسٹرو شامل ہے۔ پہلے اسے چیک کرو اور اس کے بعد دوسروں کو لیکن یہ خیال رہے کہ عمران تک اس کی اطلاع نہ پہنچے"...... ایلیا نے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں مادام"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''چار مرد اور ایک عورت لیکن یہ بکنگ لامحالہ عمران نے خود ہی کرائی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ اس نے ساتھ ہی کاریں اور اسلحہ بھی حاصل کیا ہو''...... ایلیا نے کہا۔

''یس مادام۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں اپنے رہائشی فلیٹ پر ہوں اور تمہاری کال کا انتظار کر رہی ہوں۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں''...... ایلیا نے کہا۔

''یس، مادام ایسے ہی ہو گا''...... دوسری طرف سے جارڈ نے کہا اور ایلیا نے رسیور رکھ دیا۔

''اب دیکھنا جو کام تمہاری اسپارگن ایجنسی اتنے دنوں سے نہیں کر سکی وہ میری آدمی کتنی جلد کر لیتے ہیں''...... ایلیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''اس لئے تو میں نے تم سے بات کی ہے اور اتنی بھاری رقم ادا کر رہا ہوں''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایلیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔

''عمران جیسے آدمی کے خاتمے کے لئے یہ رقم کچھ بھی نہیں ڈگلس۔ تم اسے جانتے ہی نہیں کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ مجھے بھی اس کے ساتھ کئی بار انتہائی تلخ تجربات ہو چکے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایکریمین نژاد ہوں اور ایکریمیا کی سب سے خطرناک ٹاپ ایجنسی سے وابستہ رہ چکی ہوں۔ ٹاپ ایجنسی کے تحت میرا عمران

سے کئی بار ٹکراؤ ہوا اور ہر بار عمران مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس طرح شکست دے گیا کہ ہم اپنے زخم چاٹتے رہ گئے۔ اس کی کھوپڑی میں ایسا دماغ ہے جس کا کوئی مقابل ہی نہیں ہے اور اس عمران کی وجہ سے مجھے ایک بار ایسی شکست اٹھانی پڑی ہے کہ مجھے ٹاپ ایجنسی سے ہی نکال دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ حکم بھی دے دیا گیا کہ اگر میں زندہ رہنا چاہتی ہوں تو میں ولنگٹن چھوڑ دوں۔ چنانچہ میں وہاں سے سڈگان آ گئی''...... ایلیا نے جواب دیا اور ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے آج تک شادی ہی نہیں کی۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... ڈگلس نے کہا تو ایلیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''نہیں کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔ عمران سے شکست کھانے کے بعد میں نے خود کو مکمل طور پر بدل لیا جیسے میں سرے سے عورت ہی نہ ہوں۔ اس روز سے میں نے قسم اٹھا لی کہ جب تک عمران کو ہلاک نہیں کروں گی تب تک شادی نہیں کروں گی لیکن پھر مجھے ٹاپ ایجنسی سے نکال دیا گیا اس طرح عمران کو شکست دینے کا سکوپ ہی ختم ہو گیا لیکن اس کے باوجود میرا دل شادی کے لئے نہیں چاہا۔ تمہاری وجہ سے مجھے یہ موقع مل رہا ہے اس لئے میں نے زارٹو کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے کہا تھا تاکہ میں یقینی طور پر اس عمران کا خاتمہ کر سکوں۔ اس کی موت کے بعد شادی کے بارے میں سوچوں گی''...... ایلیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید

گفتگو ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ایلیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی دبا ہوا تھا اس لئے ڈگلس خاموش بیٹھا رہا۔

''یس''...... ایلیا نے کہا۔

''جارڈ بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے جارڈ کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ایلیا بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ایلیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے مادام۔ پرنس آف ڈھمپ نے کاسٹرو سپر سروسز کے کاسٹرو کو براہ راست فون کر کے اس سے رہائش گاہ، دو کاریں اور اسلحہ حاصل کیا ہے۔ اس سروس میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ان سے یہ معلومات مل سکی ہیں۔ انہوں نے روز میری کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک حاصل کی ہے''...... جارڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... ایلیا نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سارٹ کلب''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایلیا بول رہی ہوں۔ ٹالمور سے بات کراؤ''...... ایلیا نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ٹالمور بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایلیا بول رہی ہوں ٹالمور''...... ایلیا نے کہا۔

''یس مادام حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک پتہ نوٹ کرو''...... ایلیا نے کہا۔

''یس مادام۔ نوٹ کرائیں''...... ٹالمور نے جواب دیا۔

''روز میری کالونی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت جن کی تعداد تین مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے موجود ہے۔ تم اپنے خصوصی چیکنگ آلات اور آدمی لے کر وہاں پہنچوں اور چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ اس کوٹھی کے اندر کتنے افراد ہیں اور وہ کس قومیت کے ہیں۔ تم نے وہیں سے مجھے اطلاع دینی ہے اور یہ سن لو کہ ان لوگوں کو معمولی سا شبہ بھی نہیں پڑنا چاہئے''...... ایلیا نے کہا۔

''اوکے مادام۔ آپ کو یہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جانتی تو ہیں کہ ہمارے پاس کس قسم کے آلات ہیں اور ہم کس انداز میں چیکنگ کرتے ہیں''...... ٹالمور نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں نے احتیاطاً یہ بات کر دی ہے کیونکہ وہ لوگ انتہائی درجے کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں''...... ایلیا نے

کہا۔

''آپ بے فکر رہیں مادام ان کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکے گا''...... دوسری طرف سے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

''میں اپنے رہائشی فلیٹ پر موجود ہوں۔ مجھے رپورٹ تم نے ہی دینی ہے نمبر تو معلوم ہے تمہیں''...... ایلیا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور سنو میک اپ چیک کرنے والی ریز مشین بھی ساتھ لے لینا تاکہ صحیح طور پر نشاندہی ہو سکے۔ اس گروپ میں عورت سوئس نژاد جبکہ باقی مرد ایشیائی ہیں''...... ایلیا نے کہا۔

''اوکے مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایلیا نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایلیا بول رہی ہوں۔ زارٹو سے بات کراؤ''...... ایلیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو زارٹو بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد زارٹو کی آواز سنائی دی۔

''ایلیا بول رہی ہوں زارٹو۔ کیا تم اور تمہارا گروپ ریڈ کے لئے تیار ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''یس مادام ہم مکمل طور پر تیار ہیں آپ حکم فرمائیں''...... زارٹو

نے کہا۔

''میں نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے اب صرف اتنا کنفرم کرنا ہے کہ وہ لوگ ٹارگٹ پر موجود بھی ہیں یا نہیں۔ جیسے ہی یہ بات کنفرم ہوئی میں تمہیں کال کردوں گی اور تم نے ٹارگٹ کو میزائلوں سے اڑا دینا ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''کس علاقے میں ہے یہ ٹارگٹ''...... زارٹو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''روز میری کالونی''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے وہ ہمارے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے قریب ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... زارٹو نے کہا تو ایلیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''میں تم سے دوسرا چیک لے کر ہی تمہیں واپس بھیجوں گی''۔ ایلیا نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش ایسا ہی ہو''...... ڈگلس نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا واقعی جنرل واڈسن جیسا آدمی بھی اس عمران کے ہاتھوں بیوقوف بن گیا تھا اور واقعی آسانی سے اس کی ٹرانس میں آ گیا تھا یا تم نے صرف مجھے جوش دلانے کے لئے یہ کہانی بنائی ہے کیونکہ میں جنرل واڈسن کو ذاتی طور پر بہت قریب سے جانتی ہوں۔ وہ انتہائی ہوشیار اور شاطر ذہن کا آدمی ہے''...... ایلیا نے کہا۔

’’گرانڈ ماسٹر نے مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ میں نے تمہیں من و عن بتا دیا ہے‘‘...... ڈگلس نے کہا۔

’’پھر میری ایک بات نوٹ کر لو کہ اگر تم میری خدمات حاصل نہ کرتے تو عمران ایک بار پھر اس جنرل واڈسن کو احمق بنا کر اپنا مشن مکمل کر لیتا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے‘‘...... ایلیا نے کہا اور ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایلیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... ایلیا نے کہا۔

’’ٹالمور بول رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے ٹالمور کی آواز سنائی دی۔

’’یس ایلیا بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے‘‘...... ایلیا نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوچھا۔

’’مادام روز میری کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک میں ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں لیکن یہ سارے کے سارے مقامی لوگ ہیں۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہیں اور یہ لوگ بزنس کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آٹو موبائلز بزنس کے بارے میں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’اوہ۔ یہ لوگ بے حد تیز ہیں اور یقیناً انہوں نے ایسا میک اپ کر رکھا ہو گا جنہیں تمہاری ریز مشن چیک نہ کر سکی ہو گی‘‘۔ ایلیا نے کہا۔

’’اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ جو رپورٹ تھی وہ میں نے دے دی‘‘...... دوسری طرف سے ٹالمور نے جواب دیا۔

’’او کے۔ ٹھیک ہے تم وہاں سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ اسپارگن کے سپیشل کلنگ سیکشن کا ریڈ کلرز گروپ اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑائے گا لیکن تم نے وہیں موجود رہنا ہے تاکہ اگر ریڈ کلرز گروپ کے پہنچنے سے پہلے یہ لوگ نکل جائیں تو تم انہیں اطلاع دے سکو اور یہ لوگ اندر ہی ہوں تو پھر سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریڈ کلرز گروپ کو اپنا کام کرنے دینا اور پھر مجھے رپورٹ دینا کہ کیا ٹارگٹ کامیابی سے ہٹ ہو گیا ہے یا نہیں‘‘...... ایلیا نے کہا۔

’’یس مادام‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایلیا نے جلدی سے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’ایلیا بول رہی ہوں زارٹو سے بات کراؤ فوراً‘‘...... ایلیا نے تیز لہجے میں کہا۔

’’ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’زارٹو بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد زارٹو کی آواز سنائی دی۔

’’زارٹو اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر روز میری کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک پہنچو اور اسے میزائلوں سے اڑا دو۔

کسی کو زندہ نہ نکلنے دینا اندر ایک عورت اور چار مرد ہیں۔ اگر یہ لوگ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے نکل گئے تو سارٹ کلب کا مالک ٹالمور تمہیں اطلاع کر دے گا ورنہ نہیں“...... ایلیا نے کہا۔

”اوکے مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایلیا نے رسیور رکھ دیا۔

”کاش اس کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں۔ اب بات تو صرف تعداد تک ہی رہ گئی ہے“...... ڈگلس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”تم فکر نہ کرو تعداد اگر غلط ہوتی تو میں بھی مشکوک ہو جاتی۔ ویسے بھی عمران بہت تیز ہے اس نے لامحالہ ایسا میک اپ کیا ہو گا کہ کوئی اسے چیک نہ کر سکے اور وہ باتیں بھی کوڈ میں کر رہے ہوں گے“...... ایلیا نے کہا اور ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایلیا نے جھپٹ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس ایلیا بول رہی ہوں“...... ایلیا نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

”ٹالمور بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ٹالمور کی آواز سنائی دی۔

”یس کیا رپورٹ ہے“...... ایلیا نے پوچھا۔ ڈگلس بھی آگے کی طرف جھک آیا تھا حالانکہ لاؤڈر کی وجہ سے اس تک آواز بخوبی پہنچ

رہی تھی لیکن امید و بیم کی کیفیت نے اسے لاشعوری طور پر آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

”کامیابی مادام۔ زارٹو اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی کو گھیر لیا اور پھر ریڈ ڈاٹس میزائلوں سے پوری کوٹھی کی اینٹ سے بجا دی ہے۔ وہ ابھی مشن مکمل کر کے واپس گئے ہیں تو میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں“...... ٹالمور نے کہا۔

”اوہ گڈ۔ لاشیں مل گئی ہیں یا نہیں“...... ایلیا نے پوچھا۔

”پولیس نے کوٹھی کو گھیر لیا ہے۔ پوری کوٹھی آگ کا الاؤ بن گئی ہے۔ فائر بریگیڈ بھی پہنچ گئی ہیں۔ ویسے اندر موجود افراد کی لاشیں تو ایک طرف ان کے ٹکڑے بھی اب نظر نہیں آئیں گے کیونکہ ریڈ ڈاٹس میزائلوں کی بارش کے بعد وہاں کیا مل سکتا ہے“...... ٹالمور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تھینک یو تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا جائے گا“...... ایلیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تھینک یو مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایلیا نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”مبارک ہو ڈگلس تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب دوسرا چیک مجھے دو“...... ایلیا نے کہا۔

”لیکن اگر ان کی لاشیں نہ مل سکیں گی تو میں گرانڈ ماسٹر کو کیسے یقین دلاؤں گا کہ ہلاک ہونے والے واقعی عمران اور اس کے

ساتھی تھے“...... ڈگلس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ان کی لاشیں سالم نہیں ملیں گی لیکن بہرحال ان کی جلی ہوئی لاشوں کے ٹکڑے مل جائیں گے پھر ان کی خصوصی سکریننگ سے یہ بات طے ہو جائے گی کہ مرنے والے ایشیائی ہیں“...... ایلیا نے کہا۔

”ہاں چلو ٹھیک ہے“...... ڈگلس نے کہا اور کوٹ کی جیب سے چیک بک نکالی اور دوسرا چیک لکھ کر اس نے ایلیا کی طرف بڑھا دیا۔

”شکریہ“...... ایلیا نے کہا اور ڈگلس اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے روز میری کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اب خود وہاں کی صورت حال دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ بے حد مسرور تھا کہ ایلیا نے واقعی بیٹھے بیٹھے سارا کام کر دیا تھا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخر کار موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ ایلیا کی نہیں بلکہ اس کی کامیابی تھی۔ جس کا وہ جشن منانا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس وقت ایک رہائشی کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ عمران اور ان کے ساتھیوں کو فوجی جیپ کے ذریعے شہر لایا گیا تھا تو عمران مارجر روڈ پر ساتھیوں سمیت اتر گیا تھا اور پھر عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے کسی کو فون کیا اور اس کے بعد وہ مختلف ٹیکسیوں کے ذریعے سفر کر کے ایک کالونی میں پہنچے لیکن یہاں سے عمران پیدل چلتا ہوا ایک اور ملحقہ کالونی میں پہنچا اور پھر وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔

عمران انہیں یہاں پہنچا کر خود کار لے کر چلا گیا اور انہیں کہہ گیا کہ وہ ابھی واپس آ رہا ہے اس کے آنے تک کوئی اس کوٹھی سے باہر نہ جائے اور پھر اس کی واپسی ایک گھنٹے بعد ہوئی تھی۔ وہ نہ صرف اپنے بلکہ جولیا سمیت سب ساتھیوں کے لئے نئے لباس کھانے پینے کا سامان اسلحہ اور کراس چیکنگ کے جدید آلات کے ساتھ ساتھ میک اپ کے لئے بھی سامان لے آیا تھا۔ اس کے بعد

سب نے لباس تبدیل کئے کیونکہ عمران کے علاوہ باقی سب کے جسموں پر فوجی یونیفارمز تھیں۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد عمران نے سب سے پہلے اپنا میک اپ کیا اور پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کا میک اپ کیا اس دوران عمران کی ہدایت پر صفدر اور کیپٹن شکیل نے کوٹھی کے چاروں کونوں اور چھت پر کراس چیکنگ کے آلات نصب کئے اور پھر ان سب نے مل کر کھانا کھایا اور اب کھانے سے فارغ ہو کر وہ سٹنگ روم اکٹھے ہوئے تھے۔ صفدر نے کچن میں جا کر سب کے لئے چائے بنائی تھی۔ چائے کا ضروری سامان بھی عمران ساتھ لایا تھا گو جولیا نے چائے بنانے کی آفر کی تھی لیکن صفدر نے کہا کہ وہ خود چائے بنائے گا کیونکہ جولیا اب لیڈر ہے اور لیڈر کی خدمت سب پر فرض ہے اور اس وقت عمران سمیت سب چائے پینے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔

''عمران صاحب آپ نے انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ ایسا ہو گا اور آپ اس انداز میں اپنے آپ کو بچالیں گے کیونکہ یہ سب تو ہم نے دیکھ ہی لیا تھا کہ آپ نے کیسے جنرل واڈسن کو اپنی ٹرانس میں لیا تھا اور اس نے جو کچھ بھی کہا تھا اور کیا تھا وہ سب آپ کی ہدایات کے تحت کہا تھا جو آپ نے اسے ٹرانس میں لینے کے بعد اس کے کان میں کہا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''میں تو اس نتیجے پر پہنچی ہوں صفدر کہ عمران ہم سے بہت آگے ہے۔ ہم خواہ مخواہ اس سے اپنا مقابلہ کرتے رہتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ٹاپ فورس کے بارے میں اور اس کے مخصوص کوڈ کے بارے میں مجھے پہلے سے ہی علم تھا۔ جب جنرل واڈسن نے ہم سب کو گولیوں سے بھوننے کی بات کی تو میں نے اچانک اس کے سامنے وہ کوڈ دوہرا دیا تھا جس پر وہ واقعی چونک پڑا تھا اور خصوصی طور پر میری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ میں نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور اسے اس سارے چکر میں الجھا لیا اور پھر جب وہ میری آنکھ کے پردے کے نیچے ریڈ کراؤن کو دیکھنے آگے آیا تو میں نے فوراً اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اسے اپنی ٹرانس میں لے لیا اور پھر جو کچھ ہوا تمہارے سامنے ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تو کیا واقعی تمہاری آنکھ کے پردے کے پیچھے ریڈ کراؤن کا نشان موجود ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ظاہر ہے اس نے وہی کہنا تھا جو میں نے اسے کہنے کے لئے کہا تھا۔ اب وہ میری ٹرانس میں رہ کر میری باتوں پر عمل نہ کرتا تو کس کی باتوں پر کرتا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

''آپ نے جس خوبصورت انداز میں اس جنرل کو بیوقوف بنایا

ہے وہ بھی قابل داد ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کام تو میں بڑی آسانی سے کر لیتا ہوں۔ تمہیں خود بھی اس کا تجربہ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کون سا کام''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی بے وقوف بنانے والا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''مس جولیا ان باتوں میں الجھنے کی بجائے ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ آئندہ مشن مکمل کرنے کی کیا صورت ہو گی''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اب ہم نے یہ بھی فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم پہلے سیٹ اپ کے تحت کام کریں گے یا دوبارہ عمران کی ماتحتی میں کام کریں''...... جولیا نے کہا۔

''ہم پہلے سیٹ اپ کے تحت ہی کام کریں گے''...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر ہم سب علیحدہ کمرے میں چلتے ہیں تاکہ اس سلسلے میں سوچ بچار کی جا سکے''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''ایک منٹ بیٹھو میں نے تم لوگوں سے ایک ضروری بات کرنی

ہے کیونکہ بہرحال چیف نے مجھے لیڈر بنا کر بھیجا ہے اور یہ ذمہ داری میری ہے کہ مشن بھی مکمل کیا جائے اور تم لوگوں کی حفاظت بھی کی جائے۔ تم نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ میں نے اپنا اور تم لوگوں کا خصوصی میک اپ کیوں کیا ہے اور میں نے اس کوٹھی کی کراس چیکنگ کا بندوبست کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ سب کچھ میں نے فضول کیا ہے''...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا واپس بیٹھ گئی۔

''اوہ۔ ہاں واقعی۔ اس کوٹھی کے لئے تم نے خصوصی بندوبست کیا ہے کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں یہ خاص بات ہے۔ جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے جنرل واڈسن کو ہم نے بیوقوف بنایا ہے لیکن یہ بات زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہے گی۔ جلد ہی اس کا مائنڈ اصل حالت میں آ جائے گا اور اسے علم ہو جائے گا کہ میں نے اسے اپنی ٹرانس میں لیا تھا اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ ایک قیامت ٹوٹ پڑے گی اور ہوسکتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کو سڈگان شہر میں پھیلا دیا جائے اور یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات سے چیکنگ کرتے ہیں اور ان کے رابطے بھی ہوتے ہیں پھر اسپارگن بھی ہماری تلاش میں ہے ڈگلس کو بھی ظاہر ہے جھاڑ پڑے گی کہ وہ ہمیں ٹریس نہیں کر سکا اور ہوسکتا ہے کہ سڈگان کی کسی اور ایجنسی کو بھی ساتھ ہی میدان میں اتارا

جائے اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی کوٹھی حاصل کی ہے جس میں خفیہ راستہ بھی موجود ہے تاکہ فوری خطرے کی صورت میں ہم یہاں سے نکل سکیں۔ لیکن یہ مسئلے کا حل نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے وہ ہمارا پیچھا تو نہیں چھوڑیں گے۔ ان سے پیچھا چھڑانے کا ایک ہی حل ہے کہ انہیں ہماری لاشیں مل جائیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے سب مطمئن ہو جائیں گے اور لیبارٹری کے گرد بھی انتہائی سخت پہرہ ختم ہو جائے گا۔ یہ سب باتیں یہاں پہنچتے ہوئے میرے ذہن میں موجود تھیں۔ چنانچہ میں نے ان کا بندوبست کر لیا ہے۔ کار کی ڈگی میں . بڑے بیگ موجود ہیں۔ ان میں ایک عورت اور چار مردوں کے مختلف انسانی اعضاء موجود ہیں۔ یہ انسانی اعضاء اصل ہیں لیکن ظاہر ہے یہ مقامی ہیں جبکہ ہماری شناخت یہ ہے کہ ہم مرد ایشیائی ہیں اور جولیا سوئس ہے۔ جولیا کی حد تک تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ایشیائی اور یورپی انسانوں کی کھالوں کی زیڈینیم سکریننگ کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ کس قومیت کے اعضاء اس لئے میں نے ان اعضاء پر بھی خصوصی میک اپ کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔ سب حیرت سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔

''آپ کے ذہن میں کیا ہے۔ پلیز آپ ذرا کھل کر بتائیں''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر ہمیں یہاں ٹریس کر لیا گیا تو ہمیں اب پکڑا نہیں جائے گا

بلکہ مجھے یقین ہے کہ اس کوٹھی کو ہی بموں یا میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا کیونکہ ایک بار وہ ہمیں پکڑ کر اس کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ اس صورت میں اگر ہم نکل گئے اور انہیں یہاں سے لاشیں یا اس کے عضا نہ مل سکے تو بات وہیں آ جائے گی کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو یہاں سے لاشوں کے اعضاء مل جائیں جن سے وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں کہ ہم ہلاک ہو گئے ہیں اس کے بعد ہمارا کام انتہائی آسان ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ قدر ایڈوانس سوچ سکتے ہیں اور اس پر عمل بھی کر سکتے ہیں تو اب ہمیں مکمل یقین ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ آپ کا ہی تھا''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں وہ واقعی چیف کا تھا۔ دراصل تم لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ چیف مشن کی کامیابی کے لئے کیا کیا کرتا ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ چیف بس حکم دیتا ہے اور پھر رپورٹ لینے کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے جب بھی چیف کے سامنے کوئی مشن ہو وہ اس کے ہر پہلو پر غور کرتا ہے وہ ہم سب کی کارکردگی اور کام کرنے کے انداز سے بخوبی واقف ہے اس لئے وہ مشن پر ہمیں بھیجنے سے پہلے خصوصی انتظامات کرتا ہے چونکہ ٹیم کا لیڈر میں ہوتا ہوں اس لئے یہ بریفنگ وہ مجھے دیتا ہے تاکہ وقت پڑنے پر میں ان انتظامات سے فائدہ اٹھا سکوں۔ اب دیکھو ایک پارٹی کے

ذریعے میں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے انسانی اعضاء ایک میڈیکل کمپلیکس سے خریدے ہیں اس پارٹی کو چیف پہلے ہی ہائر کر چکا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے میرے ہر جگہ پر تو تعلقات نہیں ہو سکتے“...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”آپ نے واقعی انتہائی دوراندیشی سے کام لیا ہے عمران صاحب اس لئے مشن کو مکمل کرنے کے لئے بھی آپ کے ذہن میں لامحالہ کوئی نہ کوئی خاکہ ہو گا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں میں نے اس بارے میں نہیں سوچا کیونکہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس مشن کو آپ لوگ مکمل کریں اس لئے میں آپ کو آزاد چھوڑ دینا چاہتا ہوں البتہ میں چونکہ فارغ نہیں بیٹھ سکتا اور نہ واپس جا سکتا ہوں اس لئے ظاہر ہے میں اپنے طور پر کام کرتا ہوں۔ اگر یہ مشن تم نے مکمل کر لیا تب بھی ٹھیک ہے اور اگر میں نے مکمل کر لیا تو بہرحال تمہیں کام کرنے کا تجربہ تو ہو جائے گا“...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس پر ایک بٹن پریس کر دیا۔ باکس میں سے نکلنے والی ٹوں ٹوں کی

آوازیں نکلنی بند ہو گئیں لیکن باکس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر ایک آدمی کی تصویر ابھر آئی۔ یہ مقامی آدمی تھا جو ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کی چونکہ پشت نظر آ رہی تھی اس لئے عمران کے ساتھی یہ نہ دیکھ سکے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

”ہماری خصوصی آلات کے ذریعے چیکنگ ہو رہی ہے۔ اب ہم نے باتیں کرنی ہیں لیکن آٹو موبائل بزنس کوڈ میں“...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر اس نے اس آلے پر ایک اور بٹن دبایا اور اسے سامنے میز پر رکھ دیا اور اس کے بعد ان کے درمیان ایسی باتیں شروع ہو گئیں جیسے ان کا تعلق واقعی آٹو موبائل بزنس سے ہو اور کسی بڑے سودے کے بارے میں ان کے درمیان بڑے زور شور سے باتیں ہو رہی ہوں۔ ظاہر ہے وہ مقامی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ پھر اچانک آلے کی سکرین پر نظر آنے والے آدمی کے کان سے وائرلیس فون پیس لگا ہوا نظر آنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”یس“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ٹالمور بول رہا ہوں مادام“...... اس آدمی کی جو مستطیل مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا آواز سنائی دی۔ چونکہ اب اسکرین پر اس کے ہونٹ ہلتے صاف دکھائی دے رہے تھے اس لئے وہ سب سمجھ

گئے کہ بات یہی آدمی کر رہا ہے جو اپنا نام ٹالمور بتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی گفتگو بہرحال جاری رکھی۔

"یس ایلیا بول رہی ہوں"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر ٹالمور اور ایلیا کے درمیان بات چیت ہوتی رہی جو انہیں سنائی دیتی رہی۔ اس کے بعد سکرین آف ہوگئی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی کھڑے ہو گئے۔

"تم نے سن لیا کہ اسپارگن کا ریڈ کلرز گروپ اب اس کوٹھی پر حملہ کرے گا۔ جلدی کرو کار کی ڈگی میں سے انسانی اعضاء والے بیگ نکال کر یہاں لے آؤ اور انہیں دیواروں کے ساتھ ادھر ادھر ڈال دو اور صفدر تم سامان سمیٹو خاص طور پر میک اپ کا سامان کیونکہ ہمیں اب پھر میک اپ کرنا ہوگا ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ دس بارہ منٹ ہوں گے اس سے زیادہ وقت نہیں ملے گا"۔ عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سی حرکت میں آ گئے۔

"یہ کراس چیکنگ والے آلے تو ہٹانے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں بموں اور میزائلوں سے ان کے ٹکڑے بھی نہ ملیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی پانچ منٹ کے بعد وہ سب سامان اٹھائے ایک خفیہ راستے میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا

رہے تھے۔ کافی طویل سرنگ تھی اور وہ اس سرنگ میں باقاعدہ دوڑ رہے تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر بمباری شروع ہوگئی تو پھر یہ سرنگ بھی بیٹھ سکتی ہے اور اس طرح بھی وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔

عمران نے اس کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹ گئی اور وہ سب تیزی سے دوسری طرف موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ بھی ایک کوٹھی تھی جو شاید اس کوٹھی سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تھی۔ کوٹھی خالی تھی۔

"اب ہم نے نیا میک اپ کرنا ہے جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کھولا اور پہلے اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ واقعی انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ عمران نے اپنے بعد جولیا کا میک اپ کیا اور پھر وہ صفدر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ خوفناک دھماکوں کی آوازیں قریب سے ہی سنائی دینے لگیں یہ اس قدر ہولناک آوازیں تھیں کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دھماکے ان کے سروں پر ہو رہے ہوں۔ پوری کوٹھی کی دیواریں لرز رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ تقریباً چار یا پانچ منٹ تک دھماکے ہوتے رہے پھر یکلخت خاموشی طاری ہوگئی۔ لیکن دھماکوں کی گونج اس قدر تیز تھی کہ کافی دیر تک مسلسل سنائی دیتی رہی۔

"انتہائی خوفناک ریڈ ڈاٹس میزائل فائر کئے گئے ہیں"......

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ انسانی اعضاء بچ گئے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جل گئے ہوں گے لیکن اس کے باوجود ان کی سکریننگ تو بہرحال ہوسکتی ہے اور میں یہی چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے چلنے لگے اور پھر انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی گونج سنائی دینے لگی جو آہستہ آہستہ قریب آتے جا رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ اور تیزی سے چلنے لگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب نئی شکلوں میں آ چکے تھے۔

''اب سامان سمیٹ لو اور یہاں سے نکل چلو کیونکہ پولیس نے اس سارے علاقے کو گھیر لینا ہے جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور وہ سب سامان سمیٹ کر اس کوٹھی کے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر گھوم کر جب اس کوٹھی کے سامنے پہنچے تو کوٹھی کی واقعی اینٹ سے اینٹ بج چکی تھی اور پوری کوٹھی آگ کا الاؤ بنی ہوئی تھی۔ وہاں لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی پہنچ گئی تھیں اور سب آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بکھرے کر کھڑے تھے۔ عمران کی تیز نظریں پورے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں وہ دراصل اس ٹالمور کو دیکھنا چاہتا تھا اور پھر وہ اسے ایک طرف کھڑا نظر آ گیا۔ عمران آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ ٹالمور نے

ایک نظر عمران کی طرف دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں آشنائی کی کوئی رمق نہ ابھری تھی اور نہ اس نے عمران کے لباس پر توجہ دی تھی کیونکہ ایک تو یہ لباس عام سا تھا یہاں بیشتر لوگ اسی ٹائپ کا لباس پہنے کھڑے تھے دوسرا شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بچ گئے ہیں۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہا پھر تیزی سے مڑا اور ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے احتیاط سے اس کا تعاقب کیا وہ آگے بڑھ کر ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا تو عمران قریبی عمارت کی دیوار کی اوٹ میں ہو کر رک گیا۔

''ٹالمور بول رہا ہوں مادام''...... ٹالمور کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اب ایلیا کو رپورٹ دے رہا ہے اور پھر واقعی اس نے رپورٹ دینی شروع کر دی۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو ٹالمور اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں ایک کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھا اور تیزی سے کار لے کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ کار کے نمبر عمران کے ذہن میں محفوظ ہو چکے تھے۔ عمران واپس مڑ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز کے اشارے کئے اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے اکٹھے ہو گئے۔

''علیحدہ علیحدہ ویسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک پہنچ جاؤ۔ گیٹ پر کوئی تالا نہیں ہو گا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا''......

عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلائے اور آگے بڑھ گئے جبکہ عمران واپس ہجوم کی طرف مڑ آیا۔ آگ بجھ چکی تھی اور ملبہ ہٹایا جا رہا تھا۔ عمران اس لئے یہاں موجود تھا کیونکہ جو سیٹ اپ اس نے کیا ہے وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ ابھی ملبہ ہٹایا جا رہا تھا کہ ہجوم میں سے ایک آدمی نکلا اور تیزی سے عمران کے سامنے کھڑے ایک بڑے پولیس آفیسر کے قریب پہنچ گیا۔

"میرا نام ڈگلس ہے آفیسر۔ سپیشل کلنگ فورس کا کمانڈر انچارج"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

"اوہ۔ یس سر حکم سر"...... پولیس آفیسر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ملبے سے کوئی لاش بھی ملی ہے یا کوٹھی خالی تھی"...... ڈگلس نے کہا۔

"جناب چند جلے ہوئے انسانی اعضاء ملے ہیں۔ ورنہ تو یہاں کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ سب کچھ راکھ ہو گیا ہے۔ یہ اعضاء بھی دیواروں کی اوٹوں میں ہونے کی وجہ سے کسی حد تک بچ گئے ہیں"...... پولیس آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کہاں ہیں وہ اعضاء"...... ڈگلس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"میڈیکل آفیسر موجود ہے جناب اس کے پاس ہوں گے یہ ان کی ڈیوٹی ہے جناب"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"اسے بلاؤ"...... ڈگلس نے کہا تو آفیسر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاص ٹائپ کا تھیلا تھا جس پر سٹی ہسپتال کے الفاظ پرنٹ تھے۔

"یس سر"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"میرا تعارف تو انہوں نے آپ سے کرا دیا ہو گا"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس سر حکم فرمائیے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"آپ سٹی ہسپتال کے میڈیکل آفیسر ہیں"...... ڈگلس نے پوچھا۔

"یس سر میرا نام ڈاکٹر ریمنڈ ہے جناب"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کوٹھی سے انسانی اعضاء ملے ہیں"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس سر پانچ افراد کے اعضاء ہیں۔ ویسے چند اعضاء ایسے بھی نظر آئے ہیں جو بالکل راکھ ہو چکے تھے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کیا ان اعضاء کی سکریننگ ہو سکتی ہے"...... ڈگلس نے پوچھا تو ڈاکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"سکریننگ۔ کیسی سکریننگ جناب"...... ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایسی سکریننگ جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ اعضاء ایشیائی افراد

کے ہیں یا یورپی کے“...... ڈگلس نے کہا۔

”اوہ۔ آپ زیڈینیم سکریننگ چاہتے ہیں لیکن وہ تو سپیشل ہسپتال میں ہو سکے گی ہمارے پاس اس کا انتظام نہیں ہے“...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے آپ قانونی کارروائی کرنے کے بعد سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر کراسٹ کو یہ اعضاء بھجوا دیں میں انہیں خود ہی احکامات دے دوں گا“...... ڈگلس نے کہا۔

”یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر لیکن اس سکریننگ کی کوئی خاص وجہ ہے“...... ڈاکٹر نے کہا۔

”ہاں یہ سرکاری راز ہے۔ گڈ بائی“...... ڈگلس نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ عمران کھڑا دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد وہ مڑا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔

ڈگلس اپنے آفس میں موجود تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھنے کی بجائے آفس میں انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر مڑ کر میز پر رکھے ہوئے فون کو اور ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس تیزی سے مڑا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر کراسٹ کی کال ہے“...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”بات کراؤ“...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہیلو ڈاکٹر کراسٹ بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”یس ڈاکٹر کراسٹ میں ڈگلس بول رہا ہوں کیا رزلٹ ہے سکریننگ کا“...... ڈگلس نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"سر ان اعضاء کی اس سکریننگ کے نتیجے کے مطابق عورت یورپی قومیت کی ہے۔ جبکہ چاروں مرد ایشیائی ہیں"...... ڈاکٹر کراسٹ نے کہا تو ڈگلس کا دل یکلخت بلیوں اچھلنے لگا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ رسیور کریڈل پر پھینک کر بے اختیار ناچنا شروع کر دے۔ کیونکہ ڈاکٹر کراسٹ کی بات کا مطلب تھا کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

"کیا یہ رزلٹ حتمی ہے یا اس میں شک و شبہ کی بھی کوئی گنجائش ہے"...... ڈگلس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"حتمی ہیں جناب اور انتہائی گہری تحقیق کے بعد مرتب کئے گئے ہیں۔ ان کی عمروں کا بھی اندازہ لگا لیا گیا ہے۔ یہ سب ادھیڑ عمر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ڈگلس نے ادھیڑ عمر افراد کہنے پر کوئی توجہ نہ دی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے نشے میں جھوم رہا تھا اس لئے یہ بات اس نے جیسے سنی ہی نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے آپ اس رزلٹ کو میرے پتے پر بھجوا دیں تاکہ میں اعلیٰ حکام کو بھجوا سکوں"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈگلس نے رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر وہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ وہ واقعی اس وقت بے حد مسرت محسوس کر رہا تھا۔اس کا چہرہ بے پناہ مسرت کی وجہ سے تمتما رہا تھا۔اس نے

جلدی سے رسیور اٹھایا اور کریڈل کو پریس کرنے لگا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر سے میری فوراً بات کراؤ۔ انہیں کہنا کہ میں انہیں عظیم خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈگلس نے رسیور رکھ دیا۔

"گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ ایلیا تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے تمہارا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا"...... ڈگلس سے جب مسرت کی شدت برداشت نہ ہوسکی تو وہ اختیار چیخ پڑا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈگلس نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈگلس بول رہا ہوں گرانڈ ماسٹر"...... ڈگلس نے کہا۔

"یس ڈگلس کیا بات ہے مجھے میری سیکرٹری نے بتایا کہ آپ مجھے کوئی عظیم خوشخبری سنانا چاہتے ہیں"...... گرانڈ ماسٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس سر اور عظیم خوشخبری یہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... ڈگلس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی عظیم کیا عظیم ترین خوشخبری ہے۔ کیسے کب۔ کس طرح"...... دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے انتہائی پرجوش اور انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈگلس نے ایلیا سے ملنے اور اس کی خصوصی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل بتانی شروع کر دی البتہ اس نے جان بوجھ کر اس تفصیل میں سے یہ باتیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ چیک نہ ہو سکے تھے پھر وہ آٹو موبائل بزنس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے حذف کر دی تھیں تا کہ گرانڈ ماسٹر کو کوئی شک نہ پڑ سکے۔

"ویل ڈن ڈگلس۔ رئیلی ویل ڈن۔ سپیشل کلنگ فورس نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویل ڈن۔ اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری حتمی طور پر خطرے سے نکل گئی ہے لیکن کہیں پاکیشیا دوسری ٹیم نہ بھیج دے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"جناب اول تو انہیں ان کی موت کی اطلاع ہی نہیں ملے گی۔ وہ انہیں گمشدہ سمجھیں گے اور پھر جب وہ کنفرم ہوں گے تب ہی دوسری ٹیم بھیجیں گے اور جناب اصل مسئلہ تو اس علی عمران کی ہلاکت کا تھا۔ یہ شخص عفریت بنا ہوا تھا۔ باقی تو ظاہر ہے عام سطح کے ہی ایجنٹ ہوں گے۔ ان کی آپ فکر نہ کریں۔ ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"...... ڈگلس نے کہا۔

"ٹھیک ہے واقعی عام ایجنٹ تو اس حد تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔

او کے میں اعلیٰ حکام کو بھی خوشخبری سناتا ہوں اور جنرل واڈسن کو بھی اطلاع دیتا ہوں کہ اب چونکہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب ہنگامی صورت حال ختم کر دی جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈگلس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس بار واقعی ہم موت کے منہ سے نکلے ہیں اگر عمران یہ سب انتظامات نہ کرتا تو ہمیں علم ہی نہ ہوتا اور ہمارے سروں پر خوفناک میزائل برسنے شروع ہو جاتے"۔ جولیا نے کہا۔ وہ سب عمران کی بتائی ہوئی نئی رہائش گاہ میں اکٹھے ہو گئے تھے جبکہ ابھی تک عمران واپس نہ آیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اس عمران کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے شاید کوئی خاص قسم کا کمپیوٹر نصب کر رکھا ہے کہ اسے پہلے سے ہی آنے والے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ اب دیکھو اس قسم کے کراس چیکنگ کے آلات اس نے پہلے کبھی کسی کوٹھی میں فٹ نہیں کئے اس بار فٹ کئے اور اس بار ہی انہوں نے کام دکھا دیا"...... تنویر نے سنجیدگی سے کہا۔

"کمپیوٹر کیا نصب ہونا ہے تنویر۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران کا ذہن حالات و واقعات کا ہر وقت اور صحیح تجزیہ کر لیتا ہے اور پھر وہ

اس پر فوری عمل بھی کر لیتا ہے۔ اب دیکھو یہ بات ہم بھی تو سوچ سکتے تھے کہ جب اس بات کا علم حکومت کو ہو گا کہ ہم جنرل واڈسن کو چکر دے کر زندہ ہیڈکوارٹر سے نکل آئے ہیں تو ظاہر ہے انہوں نے پوری قوت سے ہمیں تلاش کرنا ہے اور ہمیں اس سلسلے میں پیشگی بندوبست کر لینا چاہئے تھا لیکن ہم سب وہاں سے بچ کر کوٹھی میں آ کر بیٹھ گئے اور آئندہ مشن کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل میں یہ سوچ عمران نے ہمارے اندر پیدا ہی نہیں ہونے دی۔ طویل عرصے سے وہ ہمارا لیڈر بنا ہوا ہے اس لئے ہم لاشعوری طور پر اس کے احکامات پر کام کرتے رہتے ہیں۔ سوچتا تو آدمی اس وقت ہے جب اسے معلوم ہو کہ میں نے خود کام کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور جولیا سمیت سب نے کیپٹن شکیل کی بات کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"اسی لئے تو اس مشن میں عمران صاحب کی رضامندی کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم خود اس مشن پر کام کریں گے لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ شاید اب ایسا نہ ہو۔ ہمیں ایک بار پھر عمران کی لیڈر شپ میں کام کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ مشن بہرحال ہم نے مکمل کرنا ہے اگر ہم اسے مکمل نہ کر سکے تو پھر شاید آئندہ کبھی بھی خود مختاری سے کام نہ کر سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر اس بارے میں لائحہ عمل بنا لینا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”لیبارٹری کا محل وقوع ہمیں معلوم ہو چکا ہے اس علاقے کے بارے میں بھی ہمیں علم ہے وہاں کے بیرونی حفاظتی انتظامات کا بھی علم ہو چکا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اندرونی انتظامات کا ہمیں علم نہیں ہے اور جب تک اس بارے میں معلومات نہ ہوں مشن مکمل نہیں ہوسکتا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تو پھر یہ معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں“...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میری بات مانیں تو ہم وہاں ایک بار پھر چلتے ہیں پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں اس طرح یہ مشن مکمل نہیں ہوسکتا۔ ہمیں لامحالہ اس ڈاکٹر ڈی مورگن کے کسی خاص آدمی کو تلاش کرنا پڑے گا۔ ایسا آدمی جو اس لیبارٹری کے اندرونی حفاظتی انتظامات سے بخوبی واقف ہو اور اس کے بعد ہمارا کام آگے بڑھ سکتا ہے اب سوچنا یہ ہے کہ یہ آدمی کہاں ملے گا اور کیسے ملے گا“...... جولیا نے کہا۔

”مس جولیا جس طرح شراب کی سپلائی کا ٹھیکہ ہوتا ہے اسی طرح خوراک وغیرہ کا بھی تو ٹھیکہ ہو گا“...... صفدر نے کہا۔

”ظاہر ہے اب کھائے پیئے بغیر تو یہ لوگ زندہ نہیں رہ سکتے لیکن میرا خیال ہے کہ خوراک وہاں سٹاک کی جاتی ہو گی“...... جولیا

نے کہا۔

”خوراک کے علاوہ وہاں سائنسی سامان وغیرہ بھی تو سپلائی ہوتا رہتا ہو گا۔ اگر اس فرم کا پتہ چل جائے تو آگے بڑھنے کا کلیو مل سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہ سپلائی کیا اسی دروازے سے ہوتی ہو گی جس دروازے سے ہم نے داخل ہونے کی کوشش کی تھی“...... جولیا نے کہا۔

”ظاہر ہے یہی مین گیٹ ہو گا“...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کے کسی خفیہ راستے کو تلاش کریں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کیسے تلاش کریں اصل مسئلہ تو یہی ہے“...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ظاہر ہے انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں کوئی فون بھی کر سکتا ہے۔ صفدر فون پیس کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... صفدر نے مقامی لہجے میں کہا۔

”تمہارے یس کے لئے تو دوسرے یس کو بلوانا پڑے گا جس کا نام ظاہر ہے صالحہ ہے“...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”چلیں جو یہاں ہے اس سے بات کرا دیتا ہوں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ تم نے فون کیوں کیا ہے۔ کیا یہاں نگرانی ہو رہی ہے“۔ جولیا نے کہا۔

”جب تمہارے ساتھ رقیب روسیاہ، اوہ سوری میرا مطلب ہے روسفید موجود ہو تو پھر نگرانی کرنے والے کو کیا ملے گا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ جو بندوبست میں نے کیا تھا وہ کامیاب رہا ہے وہ لوگ کنفرم ہو گئے ہیں کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب آپ لوگوں کے خلاف فوری خطرہ ٹل چکا ہے۔ اب آپ لوگ اطمینان سے آئندہ کا پروگرام مرتب کر سکتے ہیں ۔ اس لئے اب آپ لوگ میرا انتظار نہ کریں البتہ جب آپ لوگ اپنا پروگرام مکمل کر لیں گے تو پھر مجھے یاد کر لینا بندہ حاضر ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم سے کہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”میں خود رابطہ کر لوں گا تاکہ رقیب اور روسفید یہ نہ سمجھ لے کہ میدان بالکل ہی صاف ہو چکا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”سنو کیا تم کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے ہمیں پروگرام مرتب کرنے میں آسانی ہو جائے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ اس ڈبل ایس والے کو خطبہ نکاح یاد کرا دو

اور باقی دونوں کو گواہی کے لئے تیار کر لو بس پھر سارا پروگرام مکمل“...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ ہر وقت یہی بکواس کرتے رہتے ہو“...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس موقع پر عمران کا مذاق پسند نہ آیا تھا۔

”میں تو اس پروگرام کے بارے میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں۔ اگر پسند نہیں آیا تو گڈ بائی“...... دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”کیا ضرورت تھی اس احمق سے یہ بات کرنے کی“...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا شاید وہ کوئی ایسی بات بتا دے جس سے فائدہ ہو جائے لیکن شاید اس کے دل میں یہ رنج موجود ہے کہ ہم نے اس سے لیڈر شپ چھین لی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”مس جولیا میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں کسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کرنا چاہئے۔ یہاں تو نہیں البتہ ولنگٹن میں ایسے ہی ایک آدمی سے میں واقف ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بات کی جائے شاید وہ یہاں کے لئے کوئی ٹپ دے دے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں ضرور“...... جولیا نے کہا تو صفدر نے فون پیس اٹھا کر

کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دیا۔ کیپٹن شکیل نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ کیپٹن شکیل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے مسلسل رابطہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے ولنگٹن کا انکوائری نمبر پریس کر دیا۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''زارگو کلب کا نمبر دیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور کیپٹن شکیل نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر مسلسل نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''زارگو کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''زارگو سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے شکیل بول رہا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو زارگو بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں''۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے کیپٹن شکیل بول رہا ہوں زارگو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ کیپٹن شکیل صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''مجھے سڈگان میں کوئی ایسا آدمی یا ایجنسی چاہیئے جو معلومات فروخت کرتی ہو لیکن بااعتماد ٹپ ہونی چاہیئے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''معاوضہ کی بات چھوڑیں کیپٹن شکیل صاحب۔ صرف ٹپ کے لئے میں آپ سے کیسے کوئی معاوضہ لے سکتا ہوں۔ ویسے سڈگان میں ایک کلب ہے جس کا نام ہے براؤسن کلب اس کی مالکہ مادام ایلیا ہے۔ یہ ایکریمین نژاد ہی ہے یہاں ایکریمیا میں سرکاری ایجنسیوں سے طویل عرصہ تک وابستہ رہ چکی ہے۔ اب سڈگان منتقل ہو گئی ہے وہاں اس کا نیٹ ورک انتہائی وسیع انداز میں پھیلا ہوا ہے اور انتہائی بااعتماد ہے۔ آپ اسے میرا حوالہ دے دیں وہ آپ کا کام کر دے گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا وہ یہاں کی سرکاری معلومات مہیا کر سکے گی۔ خاص طور پر دفاعی نوعیت کی معلومات''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں وہ انتہائی تیز عورت ہے اور اس کے تعلقات بہت وسیع ہیں مگر وہ معاوضہ بہت زیادہ لیتی ہے''...... زارگو نے کہا۔

''او کے۔ بے حد شکریہ''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میرے ذہن میں پہلے سے یہ نام موجود ہے لیکن یاد نہیں آ رہا کہ یہ نام کب اور کہاں سنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے یاد آ گیا ہے۔ کوٹھی پر میزائلوں کے حملے سے پہلے جب عمران آلے سے چیک کر رہا تھا جو آدمی چیکنگ کر رہا تھا اس نے وائرلیس فون پر کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع دی تھی تو دوسری طرف سے بولنے والی نے مادام ایلیا کا نام استعمال کیا تھا''۔ صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ۔ ہاں اب ہمیں بھی یاد آ گیا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ مادام ایلیا اسپارگن یا حکومت کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کام کر رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی اور ہو۔ ایلیا عام سا نام ہے''۔ تنویر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں خود جا کر اس سے ملنا چاہئے''۔ جولیا نے کہا۔

''لیکن ظاہر ہے ہمیں اس کے سامنے اوپن ہونا پڑے گا''۔ صفدر نے کہا۔

''تو کیا ہوا اگر یہ وہی ہوئی تو کم از کم اسے ہم پر حملہ کرنے کی سزا تو مل جائے گی''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہاں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ ہم وہاں چل کر صورت حال کو چیک کر لیں آؤ''...... جولیا نے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کوٹھی میں کار موجود تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے براڈسن کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جانے سے پہلے انہوں نے شہر کے نقشے کی مدد سے ویسٹرن کالونی کے علاقے اور براڈسن کلب والے علاقے اور راستے کو چیک کر لیا تھا اس لئے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔

عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دوبارہ اپنے طور پر کام کرنے کا موقع دے گا اس لئے اس نے اس کوٹھی میں فون کیا جہاں جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اس نے بھجوایا تھا اور پھر جولیا سے یہ کہہ کر وہ اب کوٹھی نہیں آئے گا اور وہ خود اپنے طور پر کام کریں اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ ڈیگر کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سلاٹر سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سلاٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا تمہارا یہ نمبر محفوظ ہے''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''یس اب یہ نمبر محفوظ ہے پرنس''...... سلاٹر نے کہا۔

''کسی مادام ایلیا کو جانتے ہو''......عمران نے کہا۔

''مادام ایلیا۔ اوہ۔ ہاں وہ براؤسن کلب کی مالکہ۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ معلومات فروخت کرنے والے نیٹ ورک کی انچارج بھی ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔ سلاٹر فارن ایجنٹ تھا۔

''اوکے۔ بس میں نے یہی معلوم کرنا تھا۔ گڈ بائی''......عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''براؤسن کلب کا نمبر دیں''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رابطہ ختم کیا اور مزید سکے ڈال کر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

''براؤسن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مادام ایلیا سے بات کرائیں میں ونگٹن سے بول رہا ہوں سن جراکو''......عمران نے آواز بدل کر کہا۔ وہ جانتا تھا کہ سن جراکو آج

کل ایکریمیا کی مشہور زمانہ ٹاپ ایجنسی کا انتظامی انچارج ہے جس سے ایلیا وابستہ رہی تھی اور جس کے خلاف مشنز میں عمران کا اس سے ٹکراؤ ہوتا رہا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ مادام ایلیا تو اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہے آپ وہاں فون کر لیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"کیا نمبر ہے اور کس علاقے میں ہے"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بھی بتا دیا گیا اور ایک رہائشی پلازہ کا نام، فلیٹ کا نمبر اور سٹوری کا نمبر بھی بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس نے ایلیا کی رہائش گاہ پر خود جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سلاٹر نے اسے بتایا تھا کہ ایلیا نے یہاں معلومات فروخت کرنے کا دھندہ شروع کر رکھا ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈگلس نے بھی انہیں ٹریس کرنے کے لئے ایلیا کی ہی خدمات حاصل کی ہوں گی اس لئے اس فون گفتگو میں وہ آدمی ایلیا سے باتیں کر رہا تھا اور پھر اس گفتگو میں ریڈ کلرز گروپ کا ذکر آیا تھا۔ عمران نے خالی ٹیکسی پکڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی عمارت میں پہنچ گیا جہاں ایلیا کی رہائش تھی۔ ایلیا کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... نسوانی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ

صحیح جگہ پہنچ گیا ہے۔

"ڈگلس"...... عمران نے ڈگلس کی آواز اور لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ ڈگلس کو پولیس آفیسر سے باتیں کرتے ہوئے سن چکا تھا اس لئے اس کی آواز اور لہجے کی نقل کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا۔ دراصل یہ نام لے کر وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے ڈگلس نے ایلیا کی خدمات حاصل کی تھیں یا ایلیا نے براہ راست یہ کارروائی کی تھی۔

"اوہ۔ تم اچھا"...... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور عمران کو دروازے پر ایلیا کھڑی نظر آ گئی۔

"تم۔ تم کون ہو"...... ایلیا نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈگلس نے بھیجا ہے مادام۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں کوڈ کے طور پر ان کا نام لوں"...... عمران نے ڈگلس کے لہجے میں اور آواز میں ہی جواب دیا۔

"اوہ۔ حیرت انگیز طور پر تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ تو بالکل ڈگلس سے ملتا ہے۔ بہرحال اندر آ جاؤ"...... ایلیا نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ عمران اندر داخل ہوا تو ایلیا نے دروازہ بند کیا اور اسے لے کر ایک کمرے میں آ گئی جو ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے کیوں بھیجا ہے اس نے تمہیں"۔

ایلیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کو بھی ایک خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ روز میری کالونی والا معاملہ مشکوک ثابت ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو ایلیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"مشکوک کیا مطلب میں ابھی تھوڑی دیر پہلے کلب سے اٹھ کر آئی ہوں۔ میرے اٹھنے سے چند لمحے پہلے ڈگلس کا فون آیا تھا کہ جن افراد کے اعضاء ملے ہیں وہ ایشیائی ہیں پھر اتنی تھوڑی سی دیر میں معاملہ کیسے مشکوک ہو گیا اور اس نے خود بات کرنے کی بجائے تمہیں کیوں بھیجا ہے اور بھی یہاں میری رہائش گاہ پر"...... ایلیا نے کہا۔

"معاملہ اس لئے مشکوک ہے مس ایلیا کہ میں تمہارے سامنے زندہ سلامت بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے اور اصل آواز میں کہا تو ایلیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... ایلیا نے رک رک کر اور انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن) ہے مادام ایلیا"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تو ایلیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی

ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم اور یہاں۔ کیا مطلب"...... ایلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ میں تم سے انتقام لینے نہیں آیا کیونکہ میں اپنی ذات کے خلاف کارروائی پر کسی سے انتقام نہیں لیا کرتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ایلیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم کیسے بچ گئے۔ وہاں سے تو"...... ایلیا نے رک رک کر کہا۔

"میں وہاں تھا ہی نہیں اور نہ ہی میرے ساتھی وہاں تھے۔ تمہارے آدمی نے تمہیں کوٹھی کا غلط بلاک بتا دیا تھا۔ ہم اس نمبر کے اے بلاک میں تھے جبکہ کوٹھی بی بلاک کی تباہ کی گئی ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن وہاں تعداد تو وہی تھی ایک عورت اور چار مرد"...... ایلیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے تعداد کے چکر میں بے چارے پانچ افراد کو ہلاک کرا دیا۔ کم از کم تصدیق تو کر لیتیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ یہ کارروائی میں نے یا ڈگلس نے کی ہے"...... ایلیا نے کہا۔

"میں نے تمہارے آدمی ٹالمور کو تمہیں رپورٹ دیتے ہوئے سن

لیا تھا۔ کوٹھی کی تباہی کے بعد میں بھی وہاں پہنچ گیا تھا اور تمہارے آدمی ٹالمور کی حرکتیں مشکوک دیکھ کر میں نے اسے چیک کیا تو اس نے ایک درخت کی اوٹ سے تمہیں سیل فون پر کال کر کے کامیابی کی رپورٹ دی اس طرح مجھے معلوم ہو گیا اور کوٹھی کی تباہی میں اسپارگن کے ریڈ کلرز گروپ کا نام وہاں لیا جا رہا تھا اس طرح کڑی سے کڑی مل گئی‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم اس [illegible] خوش [illegible]ت ہو گے کہ صرف بلاک کی غلطی سے نہ صرف بچ نکلو گے بلکہ [illegible] تک بھی پہنچ جاؤ گے۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم کیوں آئے ہو‘‘...... ایلیا نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’مجھے معلوم ہوا کہ تم سڈگان میں ہو تو میں نے سوچا کو چلو مل تم سے لیا جائے۔ پہلے تمہارے کلب فون کیا وہاں سے بتایا گیا کہ تم یہاں آ گئی ہو تو میں یہاں آ گیا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’دیکھو عمران میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں اس لئے تم مجھے اس انداز میں بات کر کے چکر نہیں دے سکتے۔ پہلے بھی تمہاری اس قسم کی باتوں کی وجہ سے میرا کیریئر ختم ہو گیا میں تمہاری باتوں کی وجہ سے جذباتی ہو گئی اور تم نے اپنا مقصد حل کر کے آنکھیں بدل لیں اور مجھے نہ صرف ٹاپ ایجنسی بلکہ ولنگٹن سے ہی نکلنا پڑا۔

تمہارا یہاں آنا تو ایک طرف تم ایک قدم بھی بغیر کسی اپنے خاص مقصد کے نہیں اٹھاتے اس لئے کھل کر کہو کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو‘‘...... ایلیا نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

’’مجھے افسوس ہے ایلیا کہ تمہیں میری وجہ سے کوئی نقصان اٹھانا پڑا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی جس سے تم جذباتی ہو جاؤ البتہ سچ بولنا تو جرم نہیں ہے۔ تم خوبصورت ہو تو تمہیں میں کیسے بدصورت کہہ سکتا ہوں‘‘...... عمران نے جواب دیا تو ایلیا پہلی بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

’’ہاں تم واقعی سچ بولنے کے عادی ہو۔ یہ بتاؤ کہ کیوں آئے ہو‘‘...... ایلیا نے کہا۔

’’اگر تمہیں میرے آنے سے ذہنی طور پر الجھن محسوس ہو رہی ہے تو میں چلا جاتا ہوں‘‘...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

’’ارے ارے بیٹھو۔ ٹھیک ہے مجھے یقین آ گیا کہ تم بس مجھ سے ملنے آئے ہو۔ بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے‘‘...... ایلیا نے کہا۔

’’تمہیں معلوم ہے کہ میں شراب نہیں پیتا اس کے علاوہ تم جو چاہے پلوا سکتی ہو‘‘...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ایلیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

‘‘ایلیا بول رہی ہوں۔ میرے فلیٹ میں دو کپ کافی اور سنیکس بھجوا دو’’...... ایلیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

‘‘تو تم صرف مجھ سے ملنے آئے ہو بہت خوب۔ ویسے ایک بات ہے تم نے جس طرح جنرل واڈسن جیسے عقل مند آدمی کو ٹرانس میں لے کر احمق بنایا ہے وہ واقعی قابل داد ہے’’...... ایلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

‘‘میری کیا جرأت ہے کہ کسی کو کچھ بنا سکوں۔ یہ سب قدرت کے کام ہیں’’...... عمران نے جواب دیا۔

‘‘ارے نہیں۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ احمق نہیں ہے خاصا عقلمند ہے’’...... ایلیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

‘‘اچھا کتنی اچھی طرح جانتی ہو’’...... عمران نے کہا تو ایلیا بے اختیار چونک پڑی۔

‘‘اوہ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تو تم چاہتے ہو کہ میں جنرل واڈسن کے خلاف تمہاری مدد کروں’’...... ایلیا نے کہا۔

‘‘میں نے جنرل واڈسن سے کیا لینا ہے۔ میرا اس سے کیا تعلق’’...... عمران نے کہا۔

‘‘اب براسکن کے علاقے کا انچارج وہی ہے اور اس بار اس نے یقیناً فیصلہ کر رکھا ہوگا کہ تم جیسے ہی اس کے ہاتھ آؤ وہ تم سے سارا حساب کتاب بیباق کر دے گا’’...... ایلیا نے کہا۔

‘‘تمہارے اس ڈگلس کو بھی تو غلط فہمی ہے کہ ہم لیبارٹری تباہ کرنے آئے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے لیبارٹری تباہ کرنے کی کیونکہ اس لیبارٹری میں جو کچھ بن رہا ہے اس سے ہمیں براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے’’...... عمران نے کہا۔

‘‘لیکن تم لوگوں نے تو وہاں فوجیوں کو ہلاک کیا اور تم لیبارٹری میں داخل ہو رہے تھے کہ پکڑے گئے۔ تم وہاں کیا کرنے جا رہے تھے’’...... ایلیا نے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو ایلیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک ویٹر تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ ویٹر نے کافی کی دو پیالیاں اور سنیکس کی دو پلیٹیں میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ ایلیا میز پر بیٹھ گئی اور اس نے کافی کی ایک پیالی اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

‘‘تم نے پوچھا ہے کہ ہم وہاں کیا کرنے جا رہے تھے تو اصل بات یہ ہے کہ جنرل واڈسن نے غلط بیانی کی ہے میں تو اس لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہوا۔ میں تو ملٹری ہیلی کاپٹر میں باقاعدہ گرانڈ ماسٹر کے حکم پر وہاں پہنچا تو مجھ پر اچانک گیس اٹیک کیا گیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں بندھا ہوا بیٹھا تھا اور پھر جنرل واڈسن فوری طور پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا جس پر مجھے اسے بتانا پڑا کہ میں کون ہوں۔ بس اتنی سی بات ہے’’...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اپنے ساتھیوں سے علیحدہ کام کر رہے تھے"...... ایلیا نے چونک کر کہا۔

"وہ میرے ساتھی ضرور ہیں لیکن میرا وہ مشن نہیں ہے جو ان کا ہے۔ میں صرف ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کرنا چاہتا تھا اور بس"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ڈی مورگن۔ اوہ کیا بات کرنا چاہتے ہو تم اس سے"...... ایلیا نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارا یہی انداز تو مجھے پسند ہے کہ تم بات اس انداز میں کرتی ہو جیسے دنیا کا بڑے سے بڑا پرابلم تمہارے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا ہو۔ اب تم اس طرح پوچھ رہی ہو جیسے تم میری بات ڈاکٹر ڈی مورگن سے کرا سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں واقعی کرا سکتی ہوں۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے"...... ایلیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو اور کوئی بات کرو۔ یہ بتاؤ کہ تم نے شادی بھی کی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا لیکن اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کر رہا ہو۔

"ابھی کراتی ہوں میں ڈاکٹر ڈی مورگن سے تمہاری بات"۔ ایلیا نے چیلنج قبول کرنے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ڈی مورگن سے کہو کہ ایلیا اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے"...... ایلیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ڈاکٹر ڈی مورگن ایلیا کا ملازم ہو اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ ایلیا کا مزاج آشنا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر ایلیا کو اس ٹریک پر لے آیا تھا۔

"ڈاکٹر ڈی مورگن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے کیوں کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ ڈاکٹر ڈی مورگن کی آواز پہلے وہ رائیڈو کے ساتھ ہونے والی گفتگو کے دوران سن چکا تھا اور اب بھی وہی آواز تھی۔

"میرے ایک دوست ہیں مسٹر ریمنڈ۔ ان کو کوئی سائنسی پرابلم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ ہی حل کر سکتے ہیں اس لئے میں نے فون کیا ہے۔ ویسے ڈیئر تم کافی عرصے سے کلب نہیں آ رہے۔ کیا کوئی ناراضگی ہے"...... ایلیا نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا ڈاکٹر ڈی مورگن اس عمر میں بھی خوبصورت عورتوں کا شیدائی ہے۔

"اوہ نہیں۔ تم سے میں کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ آج کل حالات نارمل نہیں ہے لیبارٹری کو خطرات لاحق ہیں بہرحال تمہارے دوست کا سائنسی پرابلم کیا ہے"...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

"وہ خود ہی بتائے گا مجھے ظاہر ہے سائنس نہیں آتی مجھے تو بس تم

جیسے سائنس دان پسند ہیں''...... ایلیا نے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ڈی مورگن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور ایلیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''ہیلو ڈاکٹر ڈی مورگن صاحب میں ریمنڈ بول رہا ہوں۔ میں سائنسی ریز کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ آپ تو بہرحال اس موضوع پر بین الاقوامی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے فخر ہے کہ میں آپ جیسے عظیم سائنس دان سے ہم کلام ہو رہا ہوں۔ میرے سامنے ان دنوں ایک پرابلم ہے جس پر میں آپ سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''مسئلہ کیا ہے یہ بتاؤ''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

''یہ سائنسی مسئلہ ہے جناب جو فون پر تو نہیں بتایا جا سکتا۔ اگر آپ مجھے بالمشافہ ملنے کی عزت بخشیں گے تو مناسب ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ آج ہی بلکہ ابھی مجھے ملو۔ میں تمہیں ایک فون نمبر دیتا ہوں تم اس نمبر پر فون کرو گے تو وہاں سے ایک لڑکی میگی بات کرے گی۔ تم اسے اپنا نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں ایک پتہ دے گی تم اس پتے پر پہنچ جانا۔ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے۔ انہیں ڈبل ایم کوڈ بتانا۔ وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دیں گے''۔ ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

''بے حد شکریہ ڈاکٹر ڈی مورگن۔ آپ واقعی قدر شناس

ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جلدی پہنچو میں تمہارا انتظار کروں گا۔ گڈ بائی''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران ویٹر آ کر کافی کے برتن واپس لے جا چکا تھا۔

''تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم تو خواہ مخواہ اس سیکرٹ ایجنسی کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو تمہیں تو سائنس دان ہونا چاہئے تھا''...... ایلیا نے جو اس دوران خاموش بیٹھی رہی تھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''سائنس دانوں کو تم جیسی خوبصورت لڑکیوں سے ملاقات کا کب موقع ملتا ہے۔ وہ بیچارے تو بس گیسوں، شعاعوں، مادوں اور میزائلوں کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے میرا ایک کام کرا دیا۔ اب مجھے اجازت''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ میں تمہیں دروازے تک چھوڑ آؤں''...... ایلیا نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھی لیکن جیسے ہی وہ عمران کے قریب سے گزری عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایلیا کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب کھا کر چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور ایلیا کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

عمران نے اسے اٹھایا اور کرسی پر بٹھا کر اس نے اس کی نبض چیک کی۔ پھر مطمئن ہو کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی تو اسے سٹور میں سے رسی کا ایک بنڈل مل گیا۔ اس نے رسی کی مدد سے ایلیا کو اس انداز میں کرسی سے باندھا کہ ایلیا کسی طرح بھی ہوش میں آ کر خود اپنے آپ کو نہ چھڑا سکے۔ اس کے بعد اس نے ایک کپڑا اٹھا کر اس کا گولہ بنایا اور بے ہوش ایلیا کے جبڑے دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں کپڑے کا گولہ ڈال دیا۔ اب ایلیا ہوش میں آنے کے باوجود نہ ہی اپنے آپ کو ان رسیوں سے آزاد کرا سکتی تھی اور نہ چیخ و پکار کر کے کسی کو مدد کے لئے بلوا سکتی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب وہ ڈاکٹر ڈی مورگن سے مل کر لیبارٹری سے واپس آئے گا تو پھر عمارت والوں کو فون کر کے ایلیا کو رہا کرا دے گا ورنہ اسے یقین تھا کہ ایلیا اس کے جانے کے بعد لامحالہ ڈگلس کو یہ سب کچھ بتا دے گی اور اس طرح اول تو عمران کا لیبارٹری میں جانا ہی محال ہو جائے گا اور اگر وہ وہاں پہنچ گیا تو پھر اس کا وہاں سے نکلنا محال کر دیا جائے گا اس لئے اس نے ایلیا کو بے ہوش کر دیا تھا تاکہ وہ اطمینان سے اپنا کام کر سکے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو ڈاکٹر ڈی مورگن نے بتائے تھے۔

''یس میگی سپیکنگ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ یس۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر گریٹ ونج روڈ پر وائٹ شیڈ ہاؤس پہنچ جائیں وہاں آپ کو مسٹر ایڈگر ملیں گے آپ انہیں اپنا نام اور پھر کوڈ بتائیں گے تو وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ جگہ پہنچا دیں گے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے کرسی پر بے ہوش اور بندھی ہوئی ایلیا پر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

تنویر نے کار براڈسن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر باہر آ گئے۔ براڈسن کلب خاصے وسیع وعریض ایریئے میں پھیلا ہوا تھا۔ براڈسن کلب ایک کمپلیکس میں واقع تھا جس میں کئی عمارتیں تھیں جو سب کی سب چار منزلہ تھیں۔ جس میں کلب، جوا خانہ، ڈانس فلور اور ریستوران وغیرہ شامل تھے جہاں ہر قسم کی تفریح مہیا کی جاتی تھی۔ ایک طرف وسیع وعریض پارکنگ تھی۔

وہ سب کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ مرکزی عمارت کلب کی تھی اس لئے ظاہر ہے کہ ایلیا کلب کے آفس میں ہی مل سکتی تھی۔ کلب کا ہال خاصا وسیع وعریض تھا اور اس میں موجود لوگ شہر کے اعلیٰ طبقے سے متعلق نظر آتے تھے اس لئے ہال میں خاموشی اور سکون تھا۔ ہال کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا اور اس سجاوٹ میں اعلیٰ ذوق کی جھلک نمایاں تھی۔ ایک طرف وسیع کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں

موجود تھیں جن میں سے ایک فون سامنے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''لیس مس''...... ایک لڑکی نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے قریب آنے پر انتہائی مہذبانہ لہجے میں کہا۔

''مس ایلیا سے ملنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایک منٹ میں معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے چند نمبر پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مادام ایلیا سے ایک خاتون اور تین مرد ملاقات چاہتے ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میرا بھی یہی خیال تھا''...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''سوری مس وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں۔ آپ کل ملاقات کر لیں''...... لڑکی نے کہا۔

''ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ ہمیں آج ہی ملنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوری مس۔ ہمیں خاص طور پر منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی کو مادام کی رہائش گاہ کے بارے میں نہ بتائیں کیونکہ وہ اپنی رہائش گاہ پر کسی سے نہیں ملتیں''...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کیا ہم ان کے کسی اسسٹنٹ سے مل سکتے

ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ ہاں مسٹر جیکب منیجر ہیں۔ آپ ان سے مل لیں“...... لڑکی نے جواب دیا اور ایک سپروائزر کو اس نے اشارے سے بلایا۔

”لیس مس“...... سپروائزر نے قریب آ کر پوچھا۔

”انہیں منیجر صاحب کے آفس میں لے جاؤ۔ انہوں نے ان سے ملاقات کرنی ہے“...... لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

”آئیں“...... سپروائزر نے کہا اور جولیا نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سپروائزر کے پیچھے چلتے ہوئے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ اس منزل کے ایک کونے پر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں منیجر کا آفس تھا۔

”یہ منیجر صاحب کا آفس ہے۔ اندر ان کی سیکرٹری موجود ہے“...... سپر وائزر نے دروازہ کھول کر انہیں اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے کونے میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر کرسیاں اور میزیں موجود تھیں لیکن اس وقت ہال خالی تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

”مسٹر جیکب سے ملنا ہے۔ میرا نام کیتھی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے بزنس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم مادام ایلیا سے ملیں گے لیکن کاؤنٹر سے معلوم ہوا کہ وہ

اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”صرف دو منٹ تشریف رکھیں ایک صاحب اندر موجود ہیں وہ جب باہر آئیں گے تو آپ منیجر صاحب سے ملاقات کر لیں“۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک صاحب باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ لڑکی نے رسیور اٹھایا اور بات کرنے لگی پھر اس نے رسیور رکھا اور جولیا کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

”آؤ“...... جولیا نے کہا اور وہ چاروں اٹھ کر اس شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اسے انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بہترین تراش کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر ان کے استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

”مجھے جیکب کہتے ہیں۔ میں منیجر ہوں“...... جیکب نے مصافحے کے لئے جولیا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام کیتھی ہے۔ میرے ساتھی آپ سے مصافحہ کریں گے مجھے الرجی ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے“...... جولیا نے کہا تو جیکب نے

مسکراتے ہوئے ہاتھ صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سے مصافحے کے بعد وہ واپس اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا تو جولیا اور اس کے ساتھی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''جی فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... جیکب نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

''مادام ایلیا سے ہماری بات کرا دیں''...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ کاؤنٹر پر تشریف لائی تھیں تو کاؤنٹر گرل نے آپ کو بتایا نہیں کہ مادام تو اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں آپ کی آمد سے تھوڑی دیر پہلے گئی ہیں اور اب تو ان سے ملاقات ناممکن ہے آپ فرمائیں کیا پرابلم ہے میں منیجر ہوں۔ میں آپ کی خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا''...... جیکب نے کہا۔

''ان کی رہائش گاہ کہاں ہے وہ بتا دیں ہم خود ان سے بات کر لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ سوری مس ایسا ممکن نہیں ہے مادام اس معاملے میں بے حد سخت ہیں اگر آپ نے ان سے ہی ملاقات کرنی ہو تو کل گیارہ بجے کے بعد کسی بھی وقت تشریف لے آئیں ملاقات ہو جائے گی رہائش گاہ پر ایسا ممکن نہیں ہے''...... جیکب نے کاؤنٹر گرل کی طرح صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیکب ایلیا اس ملک کی صدر نہیں ہے۔ وہ ایک کاروباری خاتون ہے اس لئے آپ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں اور اس کا پتہ بتا دیں''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ صدر سے بھی اہم شخصیت ہیں مس کیتھی۔ آپ برائے مہربانی ضد نہ کریں اور کل ان سے ملاقات کر لیں''...... جیکب کا لہجہ بھی خشک ہو گیا تھا۔

''اوکے۔ جیسے آپ کہیں''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جیکب بھی کھڑا ہو گیا۔

''شکریہ مس کیتھی''...... جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے تنویر نے آگے بڑھ کر جیکب کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور دوسرے لمحے جیکب چیختا ہوا ایک جھٹکے سے اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔

اسی لمحے صفدر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھا وہ دونوں باہر موجود لڑکی کو کور کرنے گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ تنویر اور جولیا جیکب سے ایلیا کا ایڈریس معلوم کر لیں گے۔ جیسے ہی جیکب نیچے گرا۔ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور جیکب ایک بار پھر چیختا ہوا سامنے کی دیوار سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کک لگنے سے اڑتی ہوئی دیوار سے جا ٹکراتی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے جھک کر جیکب کا کوٹ اس کے عقب میں کر کے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیکب کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ چند لمحوں بعد جیکب کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ پشت کی طرف سے نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا تھا اس لئے اٹھنے کی معمولی سی کوشش کے بعد دوبارہ بیٹھ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کون ہو تم۔ یہ تم نے کیا کیا ہے''...... جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیکب اگر تم اپنی اور اپنی سیکرٹری دونوں کی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مادام کی رہائش گا کا پتہ بتا دو اور ہمارے سامنے اسے فون کر کے اس بات کو کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی رہائش گاہ پر موجود ہے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ مجھے سروس سے نکال دے گی وہ ان معاملات میں بے حد

سخت ہے''...... جیکب نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اسے معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ ہم نے تم سے اس کا پتہ معلوم کیا ہے یہ ہمارا وعدہ ہے''...... جولیا نے کہا تو اس نے فوراً پتہ بتا دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں ہے خالصتاً کاروباری آدمی ہے اس لئے اس وقت وہ اس طرح گھبرایا ہوا تھا جیسے اسے پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہو۔

''فون نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا اس نے فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا میری بات مس ایلیا سے ہو رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یس آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

''میرا نام کیتھی ہے اور میں نے آپ سے فوری ملاقات کرنی ہے۔ آپ کے کلب سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں۔ کیا آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایک بڑے بزنس ڈیل کے سلسلے میں فوری بات کرنی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوری کل کلب میں ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس وقت نہیں۔ ویری سوری''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

''اسے آف کر دو''...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔ سیکرٹری جو کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی اب اس کاؤنٹر سے ہٹ کر علیحدہ کرسی پر بیٹھی تھی اور صفدر اس کے پاس کھڑا تھا جبکہ کیپٹن شکیل دروازے کے قریب موجود تھا۔

''اسے بھی آف کر دو اور آؤ''...... جولیا نے صفدر سے کہا اور تیزی سے بیرنی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ایلیا کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی رہائش گاہ تک پہنچنے میں انہیں تقریباً آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ پلازہ کی عمارت بے حد عالیشان تھی۔ انہوں نے کار پارکنگ میں روکی اور لفٹ کے ذریعے وہ مطلوبہ فلیٹ تک آ گئے۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور باہر لاک لگا ہوا تھا البتہ سائیڈ پر ایلیا کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

''میرا خیال ہے وہ کال کی وجہ سے نکل گئی ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب اگر اسے منیجر اور اس کی سیکرٹری کی موت کی اطلاع مل گئی تو وہ شاید ہی واپس آئے''...... تنویر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر جا کر فلیٹ کی تلاشی لینی چاہئے ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا کلیو مل جائے جس کے بعد اس ایلیا سے ملنے

کی ضرورت ہی نہ رہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اس نے ماسٹر کی سے لاک کھولا اور پھر وہ فلیٹ کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ لگژری فلیٹ تھا۔

''ارے یہ کیا۔ یہ تو بندھی ہوئی ہے۔ اس کا منہ بھی بند ہے اور یہ بے ہوش ہے''...... جولیا نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اس کے منہ سے کپڑا نکال کر اسے ہوش میں لے آؤ لیکن ابھی اسے کھولنا مت۔ یہ کوئی خاص ہی چکر لگتا ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر آگے بڑھا اور اس نے کپڑا ایلیا کے منہ سے کھینچ کر نکال لیا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر واپس اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایلیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

''تمہیں کس نے بے ہوش کر کے باندھا اور پھر تمہارے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا''...... جولیا نے کہا تو ایلیا نے چونک کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

''تت تت۔ تم۔ تم کون ہو''...... ایلیا نے کہا۔

''میرا نام کیتھی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ میں نے تمہیں فون کیا تھا لیکن تم نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ تمہارے منیجر جیکب نے ہمیں پتہ دے دیا اور ہم یہاں آ گئے لیکن تم بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی تھیں اور تمہارے منہ میں یہ کپڑا ٹھونسا گیا تھا''۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم میری رسیاں کھول دو پلیز''...... ایلیا نے کہا۔

''سوری ایلیا فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے اب جب تک تم ہمارے سوالوں کے درست جواب نہیں دو گی تمہیں کھولا نہیں جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ بزنس ڈیل کی بات کرنی ہے''...... ایلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے کس کے کہنے پر روز میری کالونی کی ایک کوٹھی پر میزائلوں کی بارش کرائی تھی''...... جولیا نے کہا تو ایلیا بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ اوہ تم۔ تم کہیں عمران کے ساتھی تو نہیں ہو''...... ایلیا نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھی بھی ایلیا کے منہ سے عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

''کیا تم عمران کو جانتی ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کاش میں نہ جانتی ہوتی تو وہ میرا یہ حال کر کے نہ جا سکتا

تھا''...... ایلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران یہاں آیا تھا اس نے تمہیں باندھا ہے کیوں''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''کیا تم عمران سے الگ رہ کر کام کر رہے ہو''...... ایلیا نے بجائے جواب دینے کے الٹا سوال کر دیا۔

''ہاں''...... جولیا نے جواب دیا تو ایلیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''پھر اس نے یہ حرکت کیوں کی حالانکہ میں نے اس کا کام کر دیا تھا میں نے اس کی بات ڈاکٹر ڈی مورگن سے کرا دی تھی''۔ ایلیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کون ڈاکٹر ڈی مورگن''...... جولیا نے پوچھا۔

''سنو تم مجھے کھول دو اگر تم واقعی عمران کے ساتھی ہو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی''...... ایلیا نے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ پہلے میرے سوالوں کے جواب دو اور یہ بھی سن لو کہ یہ عمران تھا جس نے تمہیں صرف بے ہوش کرنے اور باندھنے پر اکتفا کیا ہے ہم اس قسم کے تکلفات کے قائل نہیں ہیں۔ ہم دل میں گولی اتار دینے کو اس بکھیڑے سے زیادہ آسان سمجھتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں سب کچھ سچ سچ بتا دیتی ہوں۔ میں نے یہاں

مخبری کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے اور اس کے لئے مجھے اعلیٰ سطح پر تعلقات رکھنے پڑتے ہیں۔ اسپارگن کے سپیشل کلنگ فورس کے انچارج ڈگلس نے مجھ سے رابطہ کیا۔ اس نے مجھے کہا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے لیکن ٹریس نہیں ہو رہا۔ میں اسے ٹرایس کراؤں۔ چنانچہ میں نے اس سے بھاری معاوضہ وصول کیا اور اس کا کام کر دیا''...... ایلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انہیں ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ عمران یہاں کیسے آیا تھا اور اس کے ساتھ کیا باتیں ہوئی تھیں۔

''کیا عمران، ڈاکٹر ڈی مورگن کے پاس پہنچ گیا ہو گا''۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ یہ بات سمجھ گئی تھی کہ عمران اپنے طور پر کام کر رہا ہے اور ایک بار پھر وہ ان سے پہلے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''تم فون کر کے ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کرو اور اس سے پوچھو''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نمبر ملاؤ میں پوچھ لیتی ہوں''...... ایلیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

''مس کیتھی ایسا نہ ہو کہ دوبارہ فون کی وجہ سے ڈاکٹر ڈی مورگن چونک پڑے''...... صفدر نے کہا۔

''کیوں۔ چونکنے کی وجہ''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایلیا کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے خود اٹھ کر رسیور ایلیا کے کان سے لگا دیا جبکہ صفدر نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''یس''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کراؤ میں ایلیا بول رہی ہوں''۔ ایلیا نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ڈاکٹر ڈی مورگن بول رہا ہوں۔ اب کیا بات ہے''۔ ڈاکٹر ڈی مورگن کی آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ آپ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں''...... ایلیا نے پوچھا۔

''ریمنڈ۔ نہیں ابھی تو وہ راستے میں ہو گا۔ مجھ تک پہنچنا آسان تو نہیں ہے۔ کیوں کیا بات ہے''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

''کوئی بات نہیں ڈاکٹر ڈی مورگن میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا۔ ریمنڈ بے حد ذہین آدمی ہے۔ آپ نے اس سے بات کرتے ہوئے خود محسوس کر لیا ہو گا اس لئے پلیز اس کا کام کر دیں یہ میری خصوصی درخواست ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور کچھ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تھینک یو''...... ایلیا نے کہا اور جولیا نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب تو مجھے کھول دو''...... ایلیا نے کہا۔

''دیکھو ایلیا بات واقعی یہ ہے کہ ہم عمران سے علیحدہ کام کر رہے ہیں اس لئے اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو اور کسی طرح ہمیں اس لیبارٹری کے اندر پہنچا دو تو تمہیں رہا کیا جا سکتا ہے اور زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مس کیتھی میں بھی طویل عرصے تک فیلڈ میں کام کر چکی ہوں اس لئے میں تمہاری پوزیشن کو سمجھتی ہوں لیکن تم بھی میری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں۔ ڈاکٹر ڈی مورگن سے فون پر بات ہو جانا اور بات ہے لیکن ان حالات میں کسی کو اس کی لیبارٹری تک پہنچانا اور بات ہے۔ ڈاکٹر ڈی مورگن میرے کلب آتا رہتا ہے وہ مجھے پسند کرتا ہے اس لئے اس سے تعلقات قائم ہو گئے۔ عمران کو بھی اس نے خود کال کیا ہے ورنہ عمران بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا تھا اور اب بھی کوئی پتہ نہیں کہ عمران وہاں تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں''...... ایلیا نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''یہ بات تم نے پہلی بار کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر ڈی مورگن کو کوئی خاص اشارہ کر دیا ہے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا اس نے خواہ مخواہ عمران صاحب کی ذہانت کی باتیں کی تھیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے جان بوجھ کر ڈاکٹر ڈی مورگن کو ہوشیار کر دیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سب تمہارا وہم ہے۔ مجھے کیا ضرورت تھی اسے

ہوشیار کرنے کی۔ اگر ایسی بات تھی تو میں عمران کی ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات ہی کیوں کراتی۔ باقی رہی اس کی ذہانت کی تعریف تو یہ بات ڈاکٹر ڈی مورگن نے بھی تسلیم کی تھی اور شاید اسی ذہانت کی وجہ سے ہی اس نے ان حالات میں بھی عمران کو لیبارٹری میں کال کر لیا''...... ایلیا نے کہا۔

''وہ کس طرح وہاں پہنچے گا''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم ڈاکٹر ڈی مورگن نے اسے کوئی نمبر بتایا اس نے میرے سامنے وہ نمبر پریس نہیں کیا میرے بے ہوش ہونے کے بعد کیا ہو تو مجھے نہیں معلوم۔ ڈاکٹر ڈی مورگن نے اسے کہا تھا کہ اس نمبر پر فون کر کے اپنا نام بتائے جو اسے ڈاکٹر ڈی مورگن نے بتایا تھا تو اسے ایک پتہ دیا جائے گا اور عمران وہاں پہنچ کر ڈاکٹر ڈی مورگن کا بتایا ہوا کوڈ دوہرائے گا تو اسے لیبارٹری میں پہنچا دیا جائے گا''...... ایلیا نے جواب دیا اور جولیا اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

''دیکھو ایلیا ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران کا یہ مشن نہیں ہے وہ وہاں سائنسی پرابلم ہی حل کرنے گیا ہو گا اور سائنسی پرابلم حل کر کے واپس آ جائے گا۔ تم اگر خود کچھ نہیں کر سکتیں تو ہمیں کوئی ٹپ دو''...... جولیا نے کہا۔

''تم لیبارٹری تباہ کرنا چاہتی ہو تو ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس علاقے پر اب کنٹرول جنرل واڈسن کا ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ

کس قدر تیز آدمی ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''مس ایلیا اسپارگن کے گرانڈ ماسٹر سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں''...... اچانک صفدر نے پوچھا تو ایلیا بے اختیار چونک پڑی۔

''اسپارگن کا گرانڈ ماسٹر وہ مارشل فوسٹر، اس سے میری صرف ملاقات ہے اور یہ بہت بڑا عہدہ ہے۔ ظاہر ہے اس سے زیادہ مراسم ہو ہی نہیں سکتے''...... ایلیا نے کہا تو ان کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ ایلیا اسپارگن کے گرانڈ ماسٹر کے بارے میں جانتی ہے حالانکہ صفدر نے محض اندھیرے میں ہی تیر چلایا تھا جو ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔ اسپارگن کا گرانڈ ماسٹر جو سات پردوں میں چھپا ہوا تھا اور جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں ایلیا جانتی تھی اور اس نے صفدر کے محض ایک سوال کے جواب میں اس کا نام بتا دیا تھا۔

''کیا وہ تمہارے کلب میں آتا رہتا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں سال میں ایک دو بار''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''کیا تم اسے فون کر کے اس سے ہماری ملاقات کرا سکتی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں مس کیتھی آپ جو کچھ سوچ رہی ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ایسے لوگ ویسے ہی بہت ہوشیار ہوتے ہیں اور آسانی سے قابو میں نہیں آ سکتے''...... ایلیا نے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہائی آفیسرز کالونی میں اور کہاں ہو سکتی ہے''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے''...... ایلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ تم سے ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں''...... ایلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی''...... جولیا نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

''میں کیا کر سکتی ہوں جو کچھ میں کر سکتی تھی وہ میں نے کر دیا''...... ایلیا نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''مس ایلیا۔ ڈگلس سے تمہارے انتہائی قریبی تعلقات ہیں تم ڈگلس کو یہاں بلواؤ''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سوری۔ وہ میرے کہنے پر نہیں آئے گا''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''دیکھو ایلیا ہم اس لئے تمہارا لحاظ کر رہے ہیں کہ تمہارا تعلق نیلڈ سے رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح کے جواب دینا شروع کر دو۔ بولو ڈگلس کو یہاں بلواتی ہو یا

نہیں''...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''وہ ایک سرکاری ایجنسی کا چیف ہے وہ کیوں میری کال پر آئے گا۔ میں نے اس کا کام کیا ہے تو اس سے بھر پور معاوضہ بھی لیا ہے''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''وہ اس وقت کہاں مل سکے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''مجھے صرف اس کے آفس کا فون نمبر معلوم ہے۔ وہ کہاں ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''تم مخبری کا نیٹ ورک بھی چلاتی ہو اور یہ اس قدر مضبوط اور وسیع نیٹ ورک ہے کہ سرکاری تنظیم اس معاملے میں تمہاری خدمات حاصل کرتی ہے اور تم ڈگلس کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ ہونہہ۔ تم نے ہماری نرمی سے اب ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''وہ بھی ہائی آفیسرز کالونی میں رہتا ہے''...... ایلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ شاید جولیا کی بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

''کوٹھی نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا۔

''تھرٹین بی بلاک''...... ایلیا نے جواب دیا۔

''آفس اور رہائش گاہ کا فون نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا۔

''مجھے صرف آفس کا فون نمبر معلوم ہے لیکن یہ خصوصی نمبر ہے''...... ایلیا نے کہا۔

''بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو ایلیا نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

''مس کیتھی یہ آپ نے کیا انٹرویو کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ خواہ مخواہ کی باتوں میں وقت ضائع ہو رہا ہے اور یہ ایلیا اس لئے معاملے کو لٹکا رہی ہے کہ شاید اس کا کوئی آدمی آ جائے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آگے بڑھنے کے لئے ہی تو بات چیت ہو رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''آپ ڈگلس کو یہاں بلوانا چاہتی ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ اس ایلیا نے لامحالہ اسے بھی کوئی نہ کوئی اشارہ کر دینا ہے۔ ہمیں خود ڈگلس کے پاس جانا چاہئے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے مس کیتھی''...... صفدر نے تنویر کا نام لئے بغیر اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اسے آف کر دو''...... جولیا نے ایلیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گئی۔ اسے اپنے عقب میں ایلیا کی چیخ کی آواز سنائی دی لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھے اس عمارت سے باہر آ چکے تھے۔

''ڈگلس کی بجائے ہمیں اس گرانڈ ماسٹر مارشل فوسٹر کو کور کرنا چاہئے۔ اس کے ذریعے ہم آسانی سے لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں۔ لیبارٹری کے ساتھ ساتھ اگر ہم اسے ختم کر دیں گے تو اسپارگن بھی

ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا۔ تنویر کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ ان کی منزل اب ہائی آفیسر کالونی تھی۔ کالونی کے گرد باقاعدہ چار دیواری تھی اور باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔

''آپ یہیں بیٹھیں میں بات کرتی ہوں''...... جولیا نے کار رکاوٹ کے قریب رکتے ہی کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

''میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور وہ بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس پر چیک پوسٹ کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں دو میزیں تھیں اور دونوں میزوں کے پیچھے دو ادھیڑ عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

''میرا نام کیتھی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ریمنڈ۔ ہم دونوں کا تعلق ڈیلی نیوز سے ہے اور ہم نے مارشل فوسٹر صاحب سے ملاقات کرنی ہے''...... جولیا نے ایک آدمی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

''کیا آپ کی ملاقات طے ہے''...... ادھیڑ عمر نے ایک رجسٹر جولیا کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں''...... جولیا نے کہا اور ایک خانے میں کیتھی کے نام سے کے دستخط کر دیئے۔

''آپ کے ساتھ کتنے ساتھی ہیں''...... ادھیڑ عمر نے رجسٹر اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا اور جولیا کے بتانے پر ادھیڑ عمر نے

اندراجات کئے اور پھر ایک کارڈ پر مہر لگا کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''تھینک یو''...... جولیا نے کہا اور کارڈ لے کر وہ خاموشی سے باہر آ گئے۔

''رسمی کام ہو رہا ہے''...... صفدر نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے یہاں نہ کوئی لیبارٹری ہے اور نہ چھاؤنی۔ صرف پروٹوکول کے تحت چیک پوسٹ ہے''...... جولیا نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ صفدر بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اسی لمحے راڈ ہٹا لیا گیا اور تنویر نے کار آگے بڑھا دی لیکن تھوڑا آگے جاتے ہی ایک اور رکاوٹ سامنے آ گئی لیکن یہاں صرف چار مسلح افراد موجود تھے۔ جولیا نے انہیں کارڈ دکھایا تو انہوں نے رکاوٹ ہٹا دی اور تنویر کار آگے لے گیا۔ انہیں معلوم تھا کہ مارشل فوسٹر کسی اسپیشل بلاک میں رہتا ہو گا اس لئے کار کا رخ سپیشل بلاک کی طرف پھیر دیا گیا۔ اندر باقاعدہ بورڈ نصب تھا جس میں باقاعدہ بلاکوں اور سڑکوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس لئے انہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک عظیم عالیشان کوٹھی کے گیٹ پر مارشل فوسٹر کی نیم پلیٹ چیک کر لی۔ تنویر نے کار گیٹ کے سامنے روک دی اور پھر وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح دربان باہر آ گیا۔

"گیٹ کھولو ہمارا تعلق اخبار سے ہے اور ہماری مارشل صاحب سے ملاقات طے ہے"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دربان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو وہ چاروں واپس کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور تنویر کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ وہاں موجود ایک ملازم نے ان کی رہنمائی ڈرائنگ روم کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مارشل فوسٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ لوگ کون ہیں اور کیسے یہاں آ گئے ہیں۔ میری تو کسی اخبار والے سے کوئی ملاقات طے نہیں ہے"...... مارشل فوسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"طے نہیں تھی تو کوئی بات نہیں۔ مارشل فوسٹر صاحب اب تو ہو گئی ہے ملاقات"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ کو چیک پوسٹ پر روکا نہیں گیا"...... ماسٹر فوسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"روکا گیا تھا لیکن ہم نے انہیں بتایا کہ ملاقات طے ہے انہوں نے ہمیں داخلے کا کارڈ دے دیا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن سوری میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... مارشل فوسٹر نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک منٹ"...... جولیا نے کہا تو مارشل فوسٹر مڑا۔

"میں نے سوری کہہ دیا ہے اور اتنا کافی ہے"...... مارشل فوسٹر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر گرا اور پھر رول ہو کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارشل فوسٹر کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا پاس کھڑے صفدر نے لات گھمائی اور دوسری ضرب کھا کر مارشل فوسٹر کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا۔

"اب تو باہر موجود لوگوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی باہر چلے گئے تو جولیا نے مارشل فوسٹر کو گھسیٹ کر صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دیا اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی البتہ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مارشل فوسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت کی

طرف سے خاصا نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن برقرار نہ رہا اس لئے وہ اٹھ نہ سکا اور پھر دھڑام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا کیا ہے تم نے"...... مارشل فوسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی خاموش بیٹھے رہو ورنہ گولی مار دوں گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو مارشل فوسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا۔

"باہر چھ افراد تھے۔ عورتیں اور بچے نہیں تھے۔ چھ کے چھ ختم کر دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ سب مسلح تھے"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کو ختم کر دیا ہے تم نے"...... گرانڈ ماسٹر نے چونک کر کہا۔

"تمہارے مسلح افراد کو اب اس وسیع و عریض کوٹھی میں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا کون ہو تم۔ کون ہو"...... مارشل فوسٹر نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔

"باہر کا خیال رکھو میں اس سے انٹرویو کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے کہہ دیا ہے آپ بے فکر ہو کر کام کریں"...... صفدر

نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو فوسٹر ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم ہی اسپارگن کے گرانڈ ماسٹر ہو اور ہم نے ریڈ ٹاپ لیبارٹری میں داخل ہونا ہے۔ بولو کیا تم تعاون کرتے ہو یا تمہیں ہلاک کر دیا جائے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو مارشل فوسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل سی گئی تھیں۔

"آر ٹی لیبارٹری میں داخل ہونا ہے۔ مگر کیوں۔ کون ہو تم پہلے بتاؤ تو سہی"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف ہاں یا نہ میں جواب دو۔ تمہارے آٹھ ملازم ہلاک ہو چکے ہیں نویں لاش تمہاری گرے گی۔ بولو"...... جولیا کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"میں کیا تعاون کر سکتا ہوں۔ وہاں تو کوئی اجنبی آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر ڈی مورگن اس معاملے میں بے حد سخت ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا ہے جو سائنس دان کے روپ میں لیبارٹری میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس کا میک اپ صاف کیا گیا تو وہ ایشیائی نکلا حالانکہ ایشیائی گروپ تو پہلے ہی مارا جا چکا ہے۔ پھر یہ ایشیائی نجانے کون ہے اور اب تم مقامی افراد۔ اوہ۔ اوہ کہیں تم بھی میک اپ میں تو نہیں ہو۔ کون ہو تم"...... گرانڈ ماسٹر نے بات کرتے ہوئے چونک کر کہا جیسے اسے اچانک میک اپ کا خیال آ گیا ہو۔

"ڈاکٹر ڈی مورگن نے فون پر کس کی گرفتاری کا کہا ہے اور کیا ہوا ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تیز لہجے میں کہا۔

"ایشیائی آدمی جو سائنس دان کے روپ میں وہاں پہنچ گیا تھا"...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

"پھر کیا ہوا اس کا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے ڈاکٹر ڈی مورگن کو کہا ہے کہ وہ اسے ہلاک کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی سائنس دان ہیں اس لئے کسی کو ہلاک نہیں کر سکتے اس پر میں نے اسے کہا کہ میں اسے منگوانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ ابھی میں نے رسیور رکھا ہی تھا کہ تمہاری آمد کی اطلاع مل گئی"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"تم کیا انتظامات کرتے اسے منگوانے کا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں جنرل واڈسن کو حکم دیتا۔ ڈاکٹر ڈی مورگن اس ایشیائی کو لیبارٹری سے باہر بھجوا دیتے اور جنرل واڈسن کے فوجی اسے وہاں سے پک کر لیتے اور کیا ہوسکتا ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"ہم اس ایشیائی کو واپس لانے کے لئے یہاں آئے ہیں ہمیں وہ زندہ چاہئے تم ایسا کرو کہ جنرل واڈسن کو کال کر کے اسے حکم دو کہ وہ ہمارے ساتھ لیبارٹری میں جا کر اس ایشیائی کو ہمارے حوالے کرے اور پھر ہمیں واپس بھجوا دے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم ایشیائی کے ساتھی ہو۔ کیا تم بھی ایشیائی ہو"...... گرانڈ ماسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ہمارا تعلق ایک اور ملک سے ہے اور وہ بھی ایشیائی نہیں ہے اس نے ڈبل میک اپ کر رکھا ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ ایشیائی ٹیم اس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ہم نے ڈبل میک اپ کیا تھا تاکہ اگر کوئی پکڑا جائے تو اسے بھی ایشیائی ہی سمجھا جائے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن تم لیبارٹری کے خلاف کیوں کام کر رہے ہو۔ کس ملک سے تمہارا تعلق ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے چونک کر کہا۔

"ہمارا مشن لیبارٹری کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات سے کوئی دلچسپی ہے کہ لیبارٹری میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمارا مشن ڈاکٹر ڈی مورگن سے متعلق ہے۔ ایک اہم سائنسی پرابلم کے سلسلے میں ہمیں ڈاکٹر ڈی مورگن کی رہنمائی چاہئے تھی۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ڈاکٹر ڈی مورگن کو اغوا کر لیا جائے اور پھر ہمارے ساتھی نے ایک عورت ایلیا کے ذریعے ڈاکٹر ڈی مورگن سے فون پر بات کی اور سائنسی پرابلم بتایا تو ڈاکٹر ڈی مورگن نے سے خود لیبارٹری میں کال کر لیا لیکن شاید وہاں اس کا میک اپ چیک ہوا تو ایشیائی میک اپ کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہو گئے ہمیں اس کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے ہم یہاں آ گئے تاکہ اپنے ساتھی کو بچایا جا

سکے“...... جولیا نے بڑے خوبصورت انداز میں کہانی بناتے ہوئے کہا۔ صفدر کی نظروں میں بھی جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات موجود تھے۔

”ٹھیک ہے میں اسے یہاں منگوا لیتا ہوں تم اسے ساتھ لے جانا۔ اگر یہی بات تھی تو تم پہلے بتا دیتے۔ تم نے میرے ملازموں کو کیوں ہلاک کر دیا“...... مارشل فوسٹر نے کہا۔

”سوری گرانڈ ماسٹر صاحب ہمارا آدمی تم سے اور تمہارے ملازموں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس لئے اب تم نے ہمارے ساتھی کو صحیح سلامت ہمارے حوالے بھی کرنا ہے اور پھر ہم نے ڈاکٹر ڈی مورگن سے سائنسی پرابلم پر چند باتیں کر کے واپس بھی آنا ہے۔ تم فوجی ہیلی کاپٹر یہیں منگواؤ گے اور پھر تم یہیں سے ہیلی کاپٹر پر ہمارے ساتھ وہاں جاؤ گے اور پھر واپس آؤ گے ورنہ یہ کام ہم خود کر لیں گے لیکن تمہیں ہلاک کر کے“...... جولیا نے کہا۔

”کیا تم لیبارٹری کے اندر جانا چاہتے ہو“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

”نہیں۔ اندر جا کر ہم نے کیا کرنا ہے لیکن ہم اپنے ساتھی کو وہیں لیبارٹری کے باہر اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں“...... جولیا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسا ہو جائے گا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے“۔ گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

”فون یہاں لے آؤ“...... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔

”تمہارا تعلق کس ملک سے ہے“...... گرانڈ ماسٹر نے پوچھا۔

”کارمن سے“...... جولیا نے جواب دیا تو گرانڈ ماسٹر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ کارمن کا سن کر نہ صرف اس کے چہرے بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”فون اس کے سامنے رکھ دو“...... جولیا نے کہا تو صفدر نے گرانڈ ماسٹر صاحب کے سامنے میز پر فون پیس رکھ دیا۔

”سنو اگر تم ہم سے تعاون کرو گے تو زندہ رہو گے ورنہ ہم تو بہرحال تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ہم ہمیشہ مرنے کے لئے تیار رہتے ہیں لیکن تم پلک جھپکنے میں لاش میں تبدیل ہو جاؤ گے اور اتنی بات تو تم جیسا عہدے دار سمجھ سکتا ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد نہ تمہیں یہ عہدہ کوئی فائدہ دے سکے گا اور نہ تم دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو سکو گے اور ہمارے لئے کسی انسان کو مارنا مکھی مارنے سے زیادہ آسان ہوتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو جب تم لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہونا چاہتے اور صرف اپنے ساتھی کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دوں۔ ویسے

بھی وہ پاکیشیائی ٹیم ختم ہو چکی ہے اسی لئے تو میں ایشیائی کا سن کر بے حد حیران ہوا تھا“...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

”ریمنڈ اس کا کوٹ ٹھیک کر دو۔ لیکن خیال رکھنا اگر یہ ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو گولی سے اڑا دینا“...... جولیا نے کہا۔

”یس مادام“...... صفدر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے گرانڈ ماسٹر کا کوٹ اوپر کر دیا۔

”شکریہ۔ تم فکر مت کرو میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا“۔ گرانڈ ماسٹر نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھا لیا جبکہ صفدر نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

”اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دو“...... جولیا نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں۔ جنرل واڈسن سے میری فون پر بات کراؤ فوراً“...... گرانڈ ماسٹر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو گرانڈ ماسٹر نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن آن کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

”یس“...... گرانڈ ماسٹر نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”جنرل واڈسن صاحب سے بات کریں جناب“...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے فون اٹینڈ کیا تھا۔ وہ یقیناً گرانڈ ماسٹر کی پی اے تھی۔

”یس۔ بات کراؤ“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

”ہیلو سر میں جنرل واڈسن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد جنرل واڈسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ جولیا اور صفدر چونکہ اس کی آواز انہیں ہلاک کرنے کی کارروائی کے دوران سن چکے تھے اس لئے انہوں نے اسے پہچان لیا تھا۔

”جنرل واڈسن میں چند سائنس دانوں کے ساتھ آپ کے پاس خود پہنچ رہا ہوں۔ ان کی بات ڈاکٹر ڈی مورگن سے کرانی ہے اور ڈاکٹر ڈی مورگن سے ایک سائنس دان کو حاصل بھی کرنا ہے آپ ایسا کریں کہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر جس میں چھ سات افراد کے سفر کی گنجائش ہو میری رہائش گاہ پر بھجوا دیں“...... گرانڈ ماسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”کیا آپ اور یہ سائنسدان لیبارٹری کے اندر جائیں گے سر“...... جنرل واڈسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ ڈاکٹر ڈی مورگن لیبارٹری کے گیٹ پر آ جائیں گے وہیں بات ہو جائے گی۔ کوئی اہم سائنسی پرابلم ہے جس کے لئے حکومت نے بندوبست کیا ہے“...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی ہیلی کاپٹر بھجواتا ہوں سر“...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے او کے کہہ کر کال آف کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن میں گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس سائنس دان کا کیا ہوا جو ایشیائی ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''میں نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے اب آپ جیسے کہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں خود آ رہا ہوں۔ میں وہاں پہنچ کر آپ سے رابطہ کروں گا آپ لیبارٹری کا گیٹ کھول کر اس سائنسدان کو باہر آ کر میرے حوالے کر دیں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

''ریمنڈ تم باہر جاؤ اور ملازموں کی لاشیں اٹھا کر اندر کسی کمرے میں ڈال دو''...... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''تم نے بہت ظلم کیا ہے ان بے گناہ افراد کو ہلاک کر

کے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''تم اپنی زندگی کی خیر مناؤ مارشل فوسٹر۔ تم تعاون کر رہے ہو اس لئے سانس لے رہے ہو''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو گرانڈ ماسٹر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر آیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر بنے ہوئے ہیلی پیڈ کے قریب رکنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں البتہ ہم برآمدے میں رکیں گے یہ گرانڈ ماسٹر صاحب ہیں یہ اس کے پروٹوکول کے خلاف ہے کہ یہ پہلے سے ہیلی پیڈ کے قریب جا کر کھڑے ہو جائیں''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اٹھو اور باہر برآمدے میں چلو''...... جولیا نے گرانڈ ماسٹر سے کہا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ بیرونی برآمدے میں آ کر کھڑے ہو گئے۔

''جب تم رہائش گاہ اور آفس میں نہیں ہوتے تو تم سے تمہاری سیکرٹری کیسے رابطہ کرتی ہے''...... جولیا نے اچانک گرانڈ ماسٹر سے پوچھا۔

''سپیشل فون پیس میرے پاس ہوتا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''کہاں ہے وہ''...... جولیا نے پوچھا۔

"اندر میرے آفس میں ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"ریمنڈ اسے ساتھ لے جاؤ اور فون لے آؤ"...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

"یس مادام آؤ"...... صفدر نے کہا تو گرانڈ ماسٹر اس کے ساتھ اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"سنو میں نے اس لئے اسے بھیجا ہے تاکہ تم دونوں کو حالات بتا دوں"...... جولیا نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر انہیں ساری بات بتا دی۔

"وہ سائنس دان یقیناً عمران ہو گا لیکن ہم اسے وصول کر کے واپس آ جائیں گے تو یہ مشن کیسے مکمل ہو گا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے وہاں اس گرانڈ ماسٹر کے سوا سب کو ہلاک کر دینا ہے اور ڈاکٹر ڈی مورگن کو بھی یرغمال بنا لینا ہے اس کے بعد ہم میں سے دو آدمی اندر جائیں گے اور وہاں وائرلیس بم نصب کر کے اندر موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم فوجی ہیلی کاپٹر پر واپس گرانڈ ماسٹر کی کوٹھی پہنچیں گے اور یہاں سے ہم لیبارٹری میں موجود بم بلاسٹ کر کے نکل جائیں گے۔ عمران کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا ہوا ہے اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور ہم مشن مکمل کر لیں گے اس کے بعد یہاں سے نکل جانا کوئی مشکل نہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز پلان بنایا ہے مس جولیا۔ آپ میں واقعی عمران صاحب جیسی ذہانت موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑے متاثر کن لہجے میں کہا۔

"شکریہ"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر عمران کو بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ اکیلا ہی مشن مکمل نہیں کر سکتا ہم بھی کر سکتے ہیں"...... تنویر نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے جولیا نے یہ بات نہ سوچی ہو بلکہ تنویر نے خود سوچی ہو۔

"کار میں سے ہمیں ضروری اسلحہ لے لینا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ضروری ہے جلدی کرو۔ اس گرانڈ ماسٹر کے آنے سے پہلے اسلحہ نکال کر جیبوں میں ڈال لو جلدی کرو"...... جولیا نے چونک کر کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔ ضروری سامان کا بیگ انہوں نے مستقل طور پر کار کی ڈگی میں رکھا ہوا تھا۔ اسی لمحے صفدر گرانڈ ماسٹر کے ساتھ واپس آ گیا۔ صفدر کے ہاتھ میں سپیشل فون تھا۔

"انہیں ڈرائنگ روم میں لے جاؤ تاکہ یہ اپنی پی اے کو فون کر کے کہہ دیں کہ اب جو کال بھی آئے اسے سپیشل فون پر لنک کرا دے"...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

"میں یہیں بات کر لیتا ہوں"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"نہیں یہ پروٹوکول کے خلاف ہے جاؤ اندر"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو گرانڈ ماسٹر ہونٹ بھینچے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کار کے قریب جا کر خاموش کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ گرانڈ ماسٹر ان کے ڈگی کھولنے سے پہلے ہی آ گیا تھا اس لئے جولیا نے اسے اندر بھجوا دیا تھا۔ جیسے ہی گرانڈ ماسٹر اور صفدر ڈرائنگ روم میں گے تنویر اور کیپٹن شکیل نے جلدی سے ڈگی کھولی اور بیگ کھول کر ضرور اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں بھر لیا۔ ان کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ پھر جب صفدر اور گرانڈ ماسٹر واپس آئے تو وہ ڈگی بند کر کے برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔

"کال ہو گئی"......جولیا نے صفدر سے پوچھا۔

"یس مادام"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور چندلمحوں بعد ایک بڑا سا فوجی ہیلی کاپٹر گرانڈ ماسٹر کی وسیع وعریض کوٹھی کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔

"آؤ۔ لیکن اب خیال رکھنا تمہاری زندگی ہمارے ہاتھوں میں ہو گی"...... جولیا نے کہا اور گرانڈ ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تیزی سے برآمدے سے اتر کر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر سے فوجی نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر گرانڈ ماسٹر کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور گرانڈ ماسٹر نے صرف سر ہلانے

پر اکتفا کیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ گرانڈ ماسٹر پائلٹ کے عقب میں موجود سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل ان دونوں کے عقب میں بیٹھ گئے تھے اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران جیسے ہی وائٹ شیڈ ہاؤس پہنچا۔ اس کی ملاقات ایڈگر سے ہوئی۔

''جی صاحب''...... اس آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ریمنڈ ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ کوڈ ڈبل ایم دوہرانا ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

''اوہ یس سر۔ آئیں سر''...... ایڈگر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ عمارت کے عقب میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا جس پر کسی تجارتی کمپنی کا نام اور مونو گرام بنا ہوا تھا۔ ایڈگر کے کہنے پر عمران ہیلی کاپٹر پر بیٹھ گیا تو ایڈگر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک طرف کو بڑھ گیا۔

''آپ سائنس دان ہیں مسٹر ریمنڈ''...... ایڈگر نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''سائنس دان کبھی اپنے آپ کو سائنس دان نہیں کہا کرتا۔ سائنس کا طالب علم کہا کرتا ہے کیونکہ سائنس ایسا علم ہے جس میں ڈاکٹر ڈی مورگن جیسے بڑے لوگ بھی اپنے آپ کو طالب علم ہی کہتے ہیں''......عمران نے جواب دیا تو ایڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے بعد اس نے مزید کوئی سوال نہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر کھیتوں میں موجود ایک زرعی فارم کی عمارت میں اتر گیا۔ وہاں دس بارہ مسلح افراد موجود تھے۔

''سپیشل وے''...... ایڈگر نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''یس سر جائیں''...... ان مسلح افراد میں سے ایک نے جواب دیا اور ایڈگر عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ عمارت میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک میز کے پیچھے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

''سپیشل وے''...... ایڈگر نے کہا۔

''یس سر''...... اس آدمی نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔

''جائیں مسٹر ریمنڈ۔ یہ زیادہ طویل سرنگ نہیں ہے۔ اس کے

اختتام پر ایک دیوار ہے۔ وہاں ایک فون پیس دیوار میں موجود ہو گا۔ آپ اس فون پیس پر ون سے فور تک مسلسل نمبر پریس کریں گے تو دوسری طرف سے کوڈ پوچھا جائے گا۔ آپ سپیشل وے کوڈ بتائیں گے تو آپ کا نام پوچھا جائے تو آپ اپنا نام بتائیں گے تو راستہ کھل جائے گا اور پھر آپ کو ڈاکٹر ڈی مورگن کے آفس میں پہنچا دیا جائے گا''...... ایڈگر نے وہیں کھڑے کھڑے عمران کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس راستے کی طرف بڑھ گیا جو دیوار میں نمودار ہوا تھا دوسری طرف واقعی ایک سرنگ تھی جس کی چھت سے روشنی نکل رہی تھی۔ عمران جیسے ہی آگے بڑھا اس کے عقب میں سرر کی آواز سے دیوار برابر ہو گئی۔ لیکن عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ واقعی بے حد وسیع و عریض تھی لیکن اس میں تازہ ہوا کا شاید کوئی خصوصی سسٹم رکھا گیا تھا اس لئے اسے یہاں گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ کچھ دیر تک مسلسل چلنے کے بعد سرنگ کا اختتام ایک ٹھوس دیوار پر ہوا۔ جس میں واقعی فون پیس موجود تھا۔ عمران نے فون پیس ہک سے ہٹا لیا اور اس پر ون سے فور تک بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

''کوڈ بتاؤ''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سپیشل وے''...... عمران نے جواب دیا۔

''نام''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''ریمنڈ''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ فون واپس ہک کر دو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون پیس دوبارہ دیوار کے ساتھ ہک کر دیا۔ چند لمحوں بعد دیوار سرر کی آواز کے ساتھ ایک سائیڈ میں ہٹ گئی۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ عمران اس راہداری میں داخل ہوا تو اس کے عقب میں دیوار بند ہو گئی۔ عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس راہداری کا اختتام بھی ایک دیوار پر ہوا۔ لیکن یہاں کوئی فون پیس موجود نہیں تھا۔

ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر عمران کے جسم پر پڑا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے طاقت اور توانائی یکلخت غائب ہو گئی ہو۔ وہ خالی ہوتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ سوچ رہا تھا لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا۔ سرخ شعاعوں کا دھارا ختم ہو گیا۔ اسی لمحے دیوار درمیان سے کھلی اور دو آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور آگے بڑھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک کمرے میں لے جا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے اور اسے لے آنے والے ایک طرف دیوار کے ساتھ جا کر کھڑے ہو گئے۔ عمران حیران ہو رہا تھا

کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیا یہ بھی سیکورٹی کے نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے یا ڈاکٹر ڈی مورگن کو کوئی شک پڑ گیا ہے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس کا سر درمیان سے انڈے کی طرح صاف تھا البتہ سائیڈوں پر بالوں کی جھالریں لٹک رہی تھیں اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک آدمی تھا جس نے ایک چھوٹی سی مشین اٹھائی ہوئی تھی۔

"تو یہ ایشیائی ہے لیکن گرانڈ ماسٹر نے تو بتایا تھا کہ ایشیائی گروپ مارا جا چکا ہے"...... بوڑھے آدمی نے عمران کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور عمران اس کے بولتے ہی پہچان گیا کہ یہی بوڑھا ڈاکٹر ڈی مورگن ہے۔

"سپیشل ای ایم مشین نے راہداری میں اسے چیک کیا ہے جناب۔ میں یہ مشین لے آیا ہوں آپ چیک کر لیں"...... اس آدمی نے جو ڈاکٹر ڈی مورگن کے پیچھے آیا تھا آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چیک کراؤ"...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا تو اس آدمی نے مشین نیچے زمین پر رکھی اور پھر مشین کے ساتھ منسلک ایک شفاف پلاسٹک کا کنٹوپ اس نے عمران کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کو بند کیا اور پھر اس نے جھک کر مشین کے بٹن پریس کر دیئے۔ عمران کی گردن اس انداز میں جھکی ہوئی تھی کہ فرش پر رکھی ہوئی مشین اسے صاف دکھائی دے رہی تھی اور وہ اس شفاف

پلاسٹک کے کنٹوپ میں سے اسے آسانی سے دیکھ رہا تھا۔ بٹن پریس ہوتے ہی مشین کے درمیان میں ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ پہلے تو اس سکرین پر جھماکے سے ہوتے رہے اور پھر اس پر اچانک عمران کا اصل چہرہ نظر آنے لگ گیا اور عمران دل ہی دل میں اس مشین کی کارکردگی پر حیران رہ گیا۔ اس نے سپیشل میک اپ کیا تھا تاکہ کسی میک اپ واشر سے اسے چیک نہ کیا جا سکے لیکن اس مشین کی کارکردگی حیرت انگیز تھی۔ عمران اب غور سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے یہ واقعی ایشیائی ہے۔ تم ایسا کرو اسے یہیں اسی حالت میں رہنے دو میں گرانڈ ماسٹر سے بات کرتا ہوں۔ پھر اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا"...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس آدمی نے مشین آف کی اور پھر عمران کے سر پر سے کنٹوپ ہٹا کر اس نے اسے مخصوص انداز میں تہہ کیا اور مشین کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ پھر اس نے مشین اٹھا کر ایک طرف رکھی اور خود بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ڈاکٹر ڈی مورگن اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پتلا سا باکس تھا۔

"میری گرانڈ ماسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ ہم اس ایشیائی کو گولی مار دیں لیکن میں نے انکار کر دیا ہے

کیونکہ ہم سائنسدان ہیں کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے اس پر گرانڈ ماسٹر نے کہا ہے کہ وہ اس کو باہر لے جانے کا بندوبست کرتے ہیں''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے اس مشین والے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ اس وقت تک اسی حالت میں رہے گا سر۔ لیکن ہاکینو ریز کے اثرات تو زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ تک رہتے ہیں''۔ اس مشین والے نے کہا۔

''تم مجھے احمق سمجھتے ہو ڈاکٹر جیرٹ۔ کیا مجھے یہ سب کچھ معلوم نہیں ہے میں ایلیٹم ون ہنڈرڈ کا انجکشن لے آیا ہوں اس سے یہ طویل مدت تک بے ہوش پڑا رہے گا۔ یہ لو لگاؤ اسے''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے ڈاکٹر جیرٹ کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری سر''...... ڈاکٹر جیرٹ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی اس مدد پر شکر ادا کرنے لگا۔ ڈاکٹر ڈی مورگن واقعی احمق تھا جسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مفلوج کر دینے والی ہاکینو گیس کے اثرات کے دوران اگر بے ہوش کر دینے والے انجکشن کا استعمال کیا جائے تو ان ریز کی وجہ سے انجکشن کا کوئی اثر اعصاب اور دماغ پر نہیں پڑتا بلکہ وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر جیرٹ نے بھی اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ لوگ صرف ریز کے بارے میں جانتے ہیں ریز سے ہٹ کر انہیں اور کسی چیز کے تقابلی اثرات کا علم

نہیں ہے۔ ڈاکٹر جیرٹ نے باکس کھول کر اس سے انجکشن نکالا اور پھر اس نے عمران کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔

''اب اسے اس کرسی سے نکال کر میرے آفس کے ساتھ ریسٹ روم میں ڈال دو۔ مجھے خود اسے ساتھ لے کر باہر جانا پڑے گا اس طرح آسانی ہو جائے گی''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے ڈاکٹر جیرٹ سے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

''اسے کھولو اور ڈاکٹر ڈی مورگن کے ریسٹ روم کے فرش پر ڈال دو''...... ڈاکٹر جیرٹ نے ان دو آدمیوں سے کہا جو عمران کو اٹھا کر لے آئے تھے جو اب تک دیوار کے ساتھ پشت لگائے خاموش کھڑے رہے تھے۔

''یس سر''...... ان دونوں نے کہا اور پھر ڈاکٹر جیرٹ تو مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ ان دونوں میں سے ایک اس کرسی کی پشت پر آیا جس پر عمران موجود تھا جبکہ دوسرے نے سامنے سے عمران کو سنبھال لیا۔ پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد سے راڈز ہٹ گئے اور عمران کا مفلوج جسم آگے کی طرف جھکا تو اس آدمی نے عمران کے جسم کو سنبھال لیا اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور اس کمرے سے باہر راہداری میں آ گئے۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ اسے ایک کمرے کے فرش پر ڈال کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے چند لمحوں بعد ہی عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

ہونے لگ گئے اور وہ سمجھ گیا کو مفلوج کر دینے والی گیس کے اثرات ختم ہو رہے ہیں اور چونکہ اس گیس کے دوران اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا اس لئے اس انجکشن کے اثرات ویسے ہی ختم ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے کوٹ کی اندرونی جیبوں کی تلاشی لی اور اسے یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ اس کے کوٹ کے اندرونی جیب میں مخصوص ساخت کا وائرلیس بم مخصوص پیکنگ میں موجود ہے۔ وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے سب سے پہلے اس دروازے کو اندر سے بند کر دیا جس سے اسے اس کمرے میں لایا گیا تھا۔ پھر وہ دوسرے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو یہ واقعی آفس تھا۔ اسے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ڈاکٹر ڈی مورگن نظر آ گیا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ وہ سامنے رکھی ہوئی میز پر جھکا ہوا تھا۔ شاید وہ کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ڈی مورگن نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

''گرانڈ ماسٹر سے بات کیجئے''...... عمران کے کانوں میں ہلکی سی آواز سنائی دی۔ شاید آفس میں چھائی ہوئی خاموشی کی وجہ سے آواز اس تک پہنچ گئی تھی۔

''یس''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ڈی مورگن میں گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

''یس سر''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے جواب دیا۔

''اس سائنس دان کا کیا ہوا جو ایشیائی ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''میں نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے۔ اب آپ جیسے کہیں''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے جواب دیا۔

''میں خود آ رہا ہوں۔ میں وہاں پہنچ کر آپ سے رابطہ کروں گا۔ آپ لیبارٹری کا گیٹ کھول کر اس سائنس دان کو باہر آ کر میرے حوالے کر دیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور دوبارہ فائل پر جھک گیا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور ڈاکٹر ڈی مورگن نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا۔

''سپیشل روم میں آپ کی ضرورت ہے ڈاکٹر''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں آ رہا ہوں''...... ڈاکٹر ڈی مورگن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ عمران اندرونی دروازے کی اوٹ میں تھا لیکن ڈاکٹر ڈی مورگن نے ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا۔

ظاہر ہے اس کے ذہن میں تو یہ خیال تک بھی نہ ہو گا کہ طویل بے ہوشی کا انجکشن لگنے کے باوجود عمران ہوش میں آ سکتا ہے۔ جب ڈاکٹر ڈی مورگن باہر چلا گیا تو عمران تیزی سے آفس میں داخل ہوا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے وہ دروازہ اندر سے لاک کیا جس سے ڈاکٹر ڈی مورگن باہر نکل گیا تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا مگر انتہائی طاقتور وائرلیس بم نکالا پھر اسے آن کر کے اس نے دیوار پر لگی ہوئی پینٹنگ کے پیچھے چپکا دیا۔ پھر اس دروازے کا لاک کھول دیا جس سے ڈاکٹر ڈی مورگن باہر گیا تھا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس کمرے میں آ گیا جہاں اسے فرش پر لٹایا گیا تھا۔ عمران نے اس کمرے کا لاک بھی کھول دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کا چھپایا ہوا بم کوئی ٹریس نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ وہ کمرے میں آ کر اس طرح لیٹ گیا جیسے بے ہوش ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بے ہوشی کی یہ اداکاری کرتا ہوا لیبارٹری سے باہر جائے گا اور پھر وہاں موقع محل کے مطابق آگے کارروائی کرے گا کیونکہ اب اس کے لئے مسئلہ صرف یہاں سے صحیح سلامت باہر نکلنا تھا اور اسے معلوم تھا کہ وہ ایسا کر لے گا۔ ایک لحاظ سے مشن اس نے مکمل کر لیا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

ملٹری ایریا میں داخل ہو کر ہیلی کاپٹر جیسے ہی لینڈ کرنے لگا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہاں مسلح ملٹری فورس کا ایک پورا دستہ موجود تھا۔ سب سے آگے جنرل واڈسن موجود تھا۔ اس نے پیچھے دو کرنل مؤدب کھڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف وہی عمارت تھی جہاں انہوں نے پہلے کارروائی کی تھی۔ ہیلی کاپٹر اتر گیا تو سب سے پہلے جولیا نیچے اتری اور اس کے بعد گرانڈ ماسٹر اور اس کے بعد صفدر اور آخر میں کیپٹن شکیل نیچے اترا۔ گرانڈ ماسٹر جیسے ہی آگے بڑھا جنرل واڈسن اور اس سے پیچھے موجود کرنلوں اور دوسرے فوجیوں نے انہیں باقاعدہ فوجی سیلوٹ کئے۔ گرانڈ ماسٹر نے آگے بڑھ کر جنرل واڈسن اور اس کے ساتھی دو کرنلوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

”یہ جنرل واڈسن ہیں۔ اور یہ مس کیتھی اور ان کے ساتھی

سائنسدان ہیں'' ...... گرانڈ ماسٹر نے آفس میں پہنچ کر جنرل واڈسن اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان رسمی فقروں کا تبادلہ ہوا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''مجھے فون دیں تاکہ میں ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کر لوں'' ...... گرانڈ ماسٹر نے کہا تو جنرل واڈسن نے فون اٹھا کر گرانڈ ماسٹر کے سامنے رکھ دیا۔ گرانڈ ماسٹر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور جولیا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ چونکہ یہ فون فوجی استعمال کے لئے ہے اس لئے اس میں قانون کے مطابق ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن سکیں اس طرح خفیہ بات چیت کا سکوپ ختم ہو جاتا تھا اور ایسا سیکورٹی کے لئے کیا جاتا تھا پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس'' ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں ڈاکٹر ڈی مورگن سے بات کرائیں'' ...... گرانڈ ماسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر ہولڈ آن کریں'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس ڈاکٹر ڈی مورگن بول رہا ہوں'' ...... تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ڈی مورگن کی آواز سنائی دی۔

''گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں ڈاکٹر آپ اس ایشیائی سائنس دان

کو ہمراہ لے کر لیبارٹری کے گیٹ پر آ جائیں۔ میری آپ سے وہیں ملاقات ہو گی'' ...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس سر'' ...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ ڈاکٹر ڈی مورگن کو یہیں بلوا لیتے جناب تاکہ اطمینان سے ان سے بات چیت ہو سکتی وہاں تو ایسا ماحول نہیں ہو گا''۔ جنرل واڈسن نے گرانڈ ماسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں ہم وہیں مل لیں گے چلیں'' ...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور گرانڈ ماسٹر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور وہ آفس سے باہر آ گئے۔ جنرل واڈسن نے ان کی رہنمائی کی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ابھی تک وہ سپاٹ چٹان ٹوٹی ہوئی موجود تھی جسے جولیا اور اس کے ساتھی نے توڑا تھا اور سرنگ کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ جولیا کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ اسے ہر طرف مسلح افراد نظر آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے بھی دو کرنل موجود تھے۔

''یہ اس قدر فوجی یہاں کیوں موجود ہیں کیا کوئی خطرہ ہے جنرل واڈسن'' ...... جولیا نے اس بار براہ راست جنرل واڈسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''گرانڈ ماسٹر صاحب چونکہ یہاں موجود ہیں اس لئے پروٹوکول کے تحت ان کی سیکورٹی ضروری ہے اور اسی وجہ سے یہاں ہر طرف

فوجی آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ قانونی مجبوری ہے لیکن یہ کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے‘‘...... جنرل واڈسن نے مسکرا کر جواب دیا تو جولیا نے ساتھ کھڑے صفدر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

’’مس کیتھی میری بات سنیں‘‘...... صفدر نے جولیا سے کہا اور ایک طرف کو چل پڑا جولیا اس کے ساتھ چل پڑی جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل گرانڈ ماسٹر کی سائیڈوں میں کھڑے رہے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر یہ سب ہٹ گئے تو گرانڈ ماسٹر جنرل واڈسن کو اصل صورت حال بھی بتا سکتا تھا اور ایسی صورت ان سب کا مارا جانا یقینی ہے۔

’’یہاں تو حالات ٹھیک نہیں ہیں صفدر ہر طرف مسلح فوجی ہیں ہم کوئی کارروائی نہیں کرسکیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ صرف عمران کو ساتھ لے کر واپس چلے جائیں۔ پھر دوبارہ پلاننگ کریں۔ جولیا نے آہستہ سے صفدر سے کہا۔

’’میں خود یہی بات محسوس کر رہا تھا مس جولیا یہاں واقعی ایسے حالات نہیں ہیں کہ ہم جبراً لیبارٹری میں داخل ہو کر اسے تباہ کرسکیں۔ عمران صاحب بھی بے ہوش ہوں گے اس لئے اس وقت یہی بہتر ہے کہ ہم عمران صاحب کو لے کر یہاں سے واپس چلے جائیں‘‘...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں مڑ کر واپس اسی جگہ پہنچ گئے جہاں پہلے موجود تھے۔ تھوڑی

دیر بعد غار کے دہانے میں ایک بوڑھا آدمی نمودار ہوا۔ اس کا سر درمیان سے انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا جبکہ سائیڈوں میں بالوں کی جھالریں تھیں۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ اس کے عقب میں ایک آدمی نے کسی بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک اور آدمی بھی تھا جو بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔

’’یہ ڈاکٹر ڈی مورگن ہیں‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے جولیا سے کہا۔

’’ٹھیک ہے ہم اپنے اس ساتھی کو لے کر واپس جائیں گے اور بس‘‘...... جولیا نے کہا تو گرانڈ ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا اور اس کے ساتھی اور جنرل واڈسن بھی آگے بڑھنے لگے۔

’’آپ یہیں ٹھہریں جنرل‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے جنرل واڈسن سے کہا۔

’’یس سر‘‘...... جنرل واڈسن نے کہا اور وہ وہیں رک گیا۔ گرانڈ ماسٹر اور اس کے ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی آگے بڑھ کر غار کے دہانے کے قریب پہنچ گئے۔ پھر گرانڈ ماسٹر اور ڈی مورگن کے درمیان رسمی کلمات کا تبادلہ ہوا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کو اس آدمی سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

’’اوکے۔ ڈاکٹر ڈی مورگن اب ہمیں اجازت‘‘...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور ڈاکٹر ڈی مورگن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنے

ساتھیوں سمیت واپس دہانے کے اندرونی طرف کو مڑ گیا۔

''آئیں''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور پھر وہ واپس جنرل واڈسن کے قریب آ گئے۔

''کیا ہوا سر۔ وہ بات چیت نہیں ہوئی''...... جنرل واڈسن نے حیران ہو کر کہا۔

''اس سائنس دان کی حالت ٹھیک نہیں ہے اسے فوری طور پر ہسپتال پہنچانا ہے اس لئے بات چیت ملتوی کر دی گئی ہے آیئے''...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے گرانڈ ماسٹر کی بات اسے بے حد پسند آئی ہو اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اس ہیلی کاپٹر میں سوار واپس گرانڈ ماسٹر کی کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

عمران کو بے ہوشی کے عالم میں عقبی سیٹ پر لٹا دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ صفدر بیٹھ گیا تھا تاکہ دوران پرواز اسے سنبھال سکے ورنہ عمران نیچے گر بھی سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں خاموشی تھی۔ سب اپنے اپنے خیالات میں گم تھے اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واپس گرانڈ ماسٹر کی رہائش گاہ کے اندر ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔

''تم ہیلی کاپٹر لے کر واپس جا سکتے ہو''...... گرانڈ ماسٹر نے نیچے اترنے سے پہلے فوجی پائلٹ سے کہا۔

''یس سر''...... فوجی پائلٹ نے جواب دیا اور پھر اس بار بھی پہلے جولیا نیچے اتری۔ اس کے بعد گرانڈ ماسٹر پھر تنویر اور کیپٹن شکیل

اور آخر میں صفدر جس نے عمران کو اٹھایا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل نے نیچے سے عمران کو صفدر سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا اور پھر صفدر بھی نیچے اتر آیا اور وہ سب اندرونی عمارت کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

''اب تو تمہارا کام ٹھیک ہو گیا ہے''...... گرانڈ ماسٹر نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے برآمدے میں گرا۔ جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنا بازو گھما دیا تھا اور کنپٹی پر پڑنے والی جچی تلی اور زور دار ضرب کھا کر گرانڈ ماسٹر چیختا ہوا برآمدے میں گرا ہی تھا کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور دوسری ضرب کے بعد گرانڈ ماسٹر ساکت ہو گیا۔

''اسے اندر ڈرائنگ روم میں لے جا کر گولی مار دو اور عمران کو کار میں ڈالو۔ ہم نے فوری اس کالونی سے نکلنا ہے جلدی کرو''۔ جولیا نے کہا تو تنویر جلدی سے فرش پر بے ہوش پڑے گرانڈ ماسٹر کو اٹھا کر اندر ڈرائنگ روم میں لے گیا جبکہ کیپٹن شکیل جس نے عمران کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا، صفدر اور جولیا کے ساتھ کار کی طرف آ گیا۔ عمران کو جولیا کے کہنے پر عقبی سیٹ کے سامنے درمیانی جگہ پر لٹا دیا اور پھر جولیا آگے جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور واپس موڑ کر پھاٹک کی طرف لے گیا۔

پھاٹک کے قریب لے جا کر اس نے کار روکی تو صفدر تیزی سے نیچے اترا اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ تنویر کار باہر لے گیا تو صفدر نے پھاٹک بند کیا اور چھوٹے پھاٹک کو کراس کر کے وہ باہر آیا اس نے چھوٹا پھاٹک باہر سے بند کر دیا اور پھر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کی وجہ سے اس نے اور کیپٹن شکیل دونوں نے اپنے پیر سیٹ کی پشت سے لگائے ہوئے تھے اور تنویر نے کار آگے بڑھا دی۔

''یہ تو کچھ بھی نہ ہوا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم عمران کو صحیح سلامت لے آنے میں کامیاب ہو گئے۔ کیا تمہارے خیال میں یہ کچھ نہیں ہوا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمارا مشن وہ تو رہ گیا''...... تنویر نے کہا۔

''وہاں جس قدر فوجی موجود تھے۔ اس کے بعد وہاں کارروائی کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں تھا اس لئے میں نے صفدر سے مشورہ کیا اور ہم خاموشی سے واپس آ گئے۔ عمران کی جان بچ گئی یہی فی الحال کافی ہے۔ مزید پلاننگ کر لیں گے''...... جولیا نے کہا اور تنویر خاموش ہو گیا۔ اسی لمحے عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے اس طرح اٹھتے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔

''تو تم بے ہوش نہیں تھے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''پہلے تو نہیں تھا لیکن اب تمہارا حسین چہرہ دیکھ کر سچ مچ بے ہوش ہونے کو دل کر رہا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ فضول بکواس مت کیا کرو۔ یہ بتاؤ کہ تم وہاں لیبارٹری میں تو ایلیا کی وجہ سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس کے بعد کیا ہوا تھا''...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے کیا مطلب یہ تمہیں ایلیا کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا''...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے پوچھا تو جولیا نے ایلیا کے پاس جانے سے لے کر گرانڈ ماسٹر کی رہائش گاہ پر جانے اور پھر وہاں سے لیبارٹری کے دہانے تک پہنچنے اور وہاں سے عمران کی وصولی سے لے کر واپس آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ بے حد شکریہ تم لوگوں نے واقعی اس بار میری جان بچائی ہے میں تمہارا مشکور ہوں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''بس یہی بکواس کرنی آتی ہے تمہیں۔ تم غیر ہو جو ایسی باتیں کرتے ہو''...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

''اور کیا کروں۔ اس کے سوا مجھے آتا ہی کیا ہے۔ مطلب سوائے بکواس کرنے کے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اچھا ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمارے پاس کوئی رہائش گاہ نہیں

ہے۔تم اس کا کوئی بندوبست کر سکتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"تم کہو تو ایک کیا دس دس رہائش گاہیں حاصل کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تو کرو"...... جولیا نے کہا اور اس نے ایک سیل فون عمران کو دے دیا۔عمران نے نمبر پریس کئے اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"سنٹرل اسٹیٹ ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہارڈلی سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"......عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہارڈلی سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا۔مسٹر ہارڈلی فوری طور ایک رہائش گاہ چاہئے جس میں تمام لوازمات موجود ہوں۔ لیکن اس کا علم آپ کے علاوہ اور کسی کو نہ ہو"......عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدگی میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پتہ نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک پتہ بتا دیا گیااور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا کہ آپ کے پہنچنے سے پہلے رہائش گاہ کا لاک کھول دیا جائے گا۔

"اوکے۔ بل آپ پاکیشیا بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس رہائش گاہ میں پہنچ گیا جس کا پتہ ہارڈلی نے بتایا تھا۔صفدر تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جو لاکڈ نہیں تھا۔تھوڑی دیر بعد کار اندر پورچ میں پہنچ گئی اور وہ سب کار سے اتر کر اندر سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اورعمران نے اسے ایلیا سے ملنے سے لے کر لیبارٹری میں داخل ہونے اور پھر مفلوج ہونے کے بعد مشین پر خصوصی میک اپ کے باوجود اپنی اصل شکل نظر آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ یہ تو شکر ہے کہ ڈاکٹر ڈی مورگن نے تمہیں ہلاک کرنے سے انکار کر دیا ورنہ تم تو اس بار بری طرح پھنس گئے تھے"۔ جولیا نے کہا اورعمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مس جولیا عمران صاحب کی بتائی ہوئی تفصیل سن کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس لیبارٹری میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے ہمیں اب فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کوئی منصوبہ بندی کرنی چاہئے"......صفدر نے کہا۔

"میں خود اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لیبارٹری نا قابل تسخیر ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ چیف کو میں کہہ دوں کہ ہم واپس آ رہے

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ مشن مکمل کئے بغیر ہم واپس چلے جائیں''...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''کوئی ضروری تو نہیں کہ یہ مشن مکمل کیا جائے اور ہر بار ہمیں کامیابی ہی ملے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہ مشن ہر صورت میں مکمل ہو گا چاہے ہمیں کوئی اندھا اقدام کیوں نہ اٹھانا پڑے''...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''میں نے تو پہلے دن ہی کہا تھا کہ ڈائریکٹ ایکشن کیا جائے تم لوگ خواہ مخواہ منصوبہ بندی کے چکر میں پڑے رہے۔ ڈائریکٹ ایکشن اپنا راستہ خود بخود بنالیا کرتا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن''...... عمران نے کچھ کہنا چاہا۔

''بس مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم چاہتے ہو کہ تم سے ہٹ کر ہم پہلے مشن میں ہی ناکام ہو جائیں تو ایسا نہیں ہو سکتا''...... جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو تم ہر صورت اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہی ہمارا مشن ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اپنی ریسٹ واچ اتار کر اس کی طرف بڑھا دی۔

''یہ تم مجھے اپنی ریسٹ واچ کیوں دے رہے ہو''...... جولیا نے

چونک کر پوچھا۔

''اس کی دونوں سوئیاں پہلے بارہ کے ہندسے پر لاؤ۔ پھر دونوں کو سات کے ہندسے پر اس کے بعد چار اور پھر تین پر ریسٹ واچ پر ایک مخصوص کوڈ فیڈ ہو جائے گا اس کے بعد تم ونڈ بٹن کر تین بار پریس کرو گی تو تمہارا کام ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

''کام ہو جائے گا۔ کیا مطلب۔ کون سا کام''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اعتراف کر لیا ہے کہ تم نے وہاں کوئی کارروائی کی ہے بتاؤ کیا کیا ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ یہ سن کر ان کے چہرے دمک اٹھے کہ عمران وہاں وائرلیس بم رکھ آنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ عمران کے لئے بھی یہ خوشی کی بات تھی کہ اس کے ساتھی اسپارگن کے چیف تک پہنچ گئے تھے اور وہ ان کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ اب اسپارگن کے ایجنٹس باقی تھے جو ان کے ڈر سے نجانے کہاں چھپے ہوئے تھے۔ عمران ان کی ہلاکت کا کام اپنے فارن ایجنٹوں سے کرا سکتا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔

''اگر تم نے یہ بم وہاں رکھا ہے تو اسے بلاسٹ بھی تم ہی کرو۔ یہ ریسٹ واچ تم مجھے کیوں دے رہے ہو''...... جولیا نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے وہاں سے زندہ بچ نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ اگر میں وہاں پڑا رہتا یا مجھے ہلاک کر دیا جاتا تو ڈلو بم پھس ہو کر رہ جاتا کیونکہ جب تک بم کو چارج کرنے کے لئے کوڈ فیڈنگ نہ کی جاتی اس وقت تک اسے بلاسٹ نہ کیا جا سکتا تھا۔ تم چونکہ اپنی ہمت کے بل بوتے پر وہاں پہنچے تھے اور تمہاری وجہ سے اس بار میری جان بچی ہے اس لئے یہ مشن تمہارا مشن ہے۔ اس مشن کی کامیابی بھی تمہیں ہی ملنی چاہئے۔ ریسٹ واچ کے ڈی چارجر کو ایڈجسٹ کرو اور اس لیبارٹری کو تباہ کر دو۔ ظاہر ہے اس مشن کا سہرا تمہارے سروں پر ہی سجے گا لیکن واپس جا کر چیف کے سامنے میری بھی تم تھوڑی سی تعریف کر دو گے تو مجھے بھی چیک مل ہی جائے گا"...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا تو جولیا نے اس سے ریسٹ واچ لے لی۔

"چیک کس بات کا"...... جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"مشن مکمل کرنے کا وہ چھوٹا سا چیک۔ میرا مطلب ہے وہ جو چیف مجھے دیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا لے کر آ رہے ہو جو تمہیں چیک دیا جائے۔ تم صرف زبانی باتیں ہی کر رہے ہو اور زبانی باتوں پر قومی خزانہ نہیں لٹایا جا سکتا۔ اس لئے اس بار میں تمہیں چیف سے کوئی چیک نہ لینے دوں

گی۔ بلکہ میں چیف سے کہوں گی کہ اس مشن کے تمام اخراجات بھی تمہارے آئندہ چیکوں میں سے کاٹ لئے جائیں گے"...... جولیا نے کہا تو عمران کا منہ لٹک گیا۔ چہرے پر شدید مایوسی کے تاثرات ابھر آئے اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ویری بیڈ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میرا کیا ہو گا۔ وہ۔ وہ آغا سلیمان پاشا نے تو میری کھال اتار لینی ہے"...... عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں میں اس طرح سر پکڑ لیا جیسے واقعی اسے چیک ملنے کا کوئی امکان نہ ہو۔

"تو کوئی بات نہیں۔ تم اپنی کھال اتار کر خود ہی اسے دے دینا۔ وہ کھال بیچ کر اپنی سابقہ تنخواہیں وصول کر لے گا۔ سنا ہے کہ آج کل کھالیں واقعی بے حد مہنگی بکتی ہیں"...... تنویر نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ سب مشن مکمل کر کے واپس آ گئے تھے۔ جولیا نے فوری طور پر عمران کی دی ہوئی ریسٹ واچ سے لیبارٹری تباہ نہ کی تھی لیکن جب وہ سڈگان سے ایکریمیا اور پھر ایکریمیا ۔ سے پاکیشیا کے لئے طیارے میں سوار ہو کر روانہ ہوئے تو جولیا نے جہاز میں بیٹھے بیٹھے عمران کی ریسٹ واچ پر کوڈ لگائے اور پھر ونڈ بٹن کو تین بار پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ڈائل پر سرخ روشنی سی چمکی اور پھر ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ ریسٹ واچ پر جلنے والی سرخ روشنی ختم ہو گئی۔ جس کا مطلب تھا کہ وائرلیس بم نے اپنا کام کر دکھایا ہے اور یقیناً لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا کرسی میں کیل ابھر آئے ہیں"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کرسی بنی ہی لکڑی اور کیلوں سے ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ دانش منزل میں بیٹھ بیٹھ کر اب واقعی تم دانشور بنتے جا رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ نام کا واقعی اثر ہوتا ہے۔ شیکسپیئر نے خواہ مخواہ کہہ دیا تھا کہ نام کا کوئی اثر نہیں ہوتا کہ اگر گلاب کا نام گلاب نہ ہوتا تو کیا اس کی خوشبو ختم ہو جاتی۔ ویسے اگر دانش منزل کا نام حماقت منزل ہوتا تب"...... عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تب اس کرسی پر میری بجائے آپ بیٹھے ہوتے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اب واقعی تمہیں دانشور تسلیم کرنا پڑے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"کاسٹرو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کاسٹرو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کوئی رابطہ نمبر میرے پاس نہیں تھا ورنہ میں آپ سے خود رابطہ کرتا کیونکہ ایک اہم اطلاع آپ کو دینی

تھی“...... دوسری طرف سے کاسٹرو نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

”کون سی اطلاع“...... عمران نے پوچھا۔

”عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ جوڈان کے مغرب میں ایک شہر سڈگان میں اسپارگن کی جو لیبارٹری قائم تھی وہ تباہ ہو گئی ہے۔ نہ صرف لیبارٹری بلکہ انہوں نے اب تک اسلحہ کا وہاں جتنا بھی ذخیرہ جمع کر رکھا تھا۔وہ سب بھی جل کر راکھ بن گیا ہے“...... کاسٹرو نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیئے۔

”کیسے ہوا یہ سب کیا یہ کسی ملک کی سرکاری ایجنسی کی کارروائی ہے“...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے عمران صاحب لیکن سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ اچانک ہی ہولناک دھماکے ہوئے اور پہاڑی علاقے میں جیسے ہر طرف ایک ساتھ بے شمار آتش فشاں پھٹ پڑے تھے۔ اس تباہی سے وہ سارا پہاڑی علاقہ ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ بہت بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے یہ تو اچھا ہوا کہ لیبارٹری غیر آباد اور انسانی آبادی سے سینکڑوں کلو میٹر دور تھی ورنہ کیمیائی گیس کے اثرات جہاں جہاں جاتے انسانی آبادیوں کا نام و نشان بھی مٹ جاتا“...... کاسٹرو نے کہا۔

”تمہیں یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ اتنے بڑے پیمانے پر

تباہی ہوئی ہو تو اس کا علم دنیا کو نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس خبر کو ایکریمیا اور سڈگان خصوصی طور پر چھپا رہے ہیں عمران صاحب۔ کسی کو اس تباہی کا پتہ نہ چل سکے اس لئے وقتی طور پر تمام سیٹلائٹس بلاک کر دیئے گئے ہیں۔ میڈیا کو اس تباہی کی رپورٹنگ کرنے سے روکا گیا ہے۔ بعد میں اس تباہی کو ایک ایٹمی تجربہ ظاہر کر کے دبا دیا جائے گا لیکن پھر بھی یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ جلد ہی آپ اپنے ملک کے میڈیا پر بھی سڈگان میں ہونے والی تباہی کے بارے میں سن لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس لیبارٹری کے ساتھ ساتھ فوج کا ایک اعلیٰ افسر مارشل فوسٹر اپنی رہائش گاہ میں مردہ پایا گیا ہے۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس کو اس کی رہائش گاہ سے کچھ ایسے شواہد ملے ہیں جن سے ثابت ہوا ہے کہ وہی اسپارگن کا گرانڈ ماسٹر تھا۔ ایکریمیا میں اسپارگن کا سارا سیٹ اپ لپیٹ دیا گیا ہے۔ اب اسپارگن کا نام و نشان باقی نہیں ہے“...... دوسری طرف سے کاسٹرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس لیبارٹری کی تباہی اور اسپارگن کے ارادوں کو قدرت نے تباہ کیا ہے کاسٹرو۔ ان کا منصوبہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو مٹانا تھا۔ دنیا کو اپنے قبضے میں کرنا تھا۔ یہ قدرت کا ہی انتقام ہے جو

اسپارگن جیسے بے رحم اور سفاک درندوں کے ساتھ ہونا ہی چاہئے تھا۔ تھینک یو کاسترو۔ تم نے یہ خوشخبری مجھے ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کو سنائی ہے۔ تھینک یو ویری مچ“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے اسے اصل بات کیوں نہیں بتائی کہ وہ لیبارٹری آپ نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے تباہ کی ہے“...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سب بتانا ضروری نہیں ہے۔ اس طرح کم از کم ایکریمین یا اسرائیلی ایجنٹ پاکیشیا آ کر کوئی جوابی کارروائی تو نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ڈبل ٹارگٹ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل —— جس نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ایک ہولناک اور انتہائی خوفناک منصوبہ بنالیا۔

سرائیل —— کا وہ منصوبہ کیا تھا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو سکتا تھا۔

عمران —— جسے اسرائیل کے اس بھیانک منصوبے کی خبر ملی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت دیوانہ وار اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل ڈیوڈ —— جس نے اپنی ایک اسسٹنٹ ریڈروزی کے ساتھ مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی تمام پلاننگ مکمل کر لی۔

یڈروزی —— کرنل ڈیوڈ کی نئی ساتھی جو کرنل ڈیوڈ سے بھی دو قدم آگے تھی۔

لیٹ ایجنسی —— اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی جس کی سربراہ بلیک کیٹ تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے انتہائی فول پروف پلاننگ کی۔

ل کیٹ —— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر شکست دی اور عمران کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کی حد تک پہنچ گئی اور پھر —— ؟

ران —— جس کے سامنے دو ٹارگٹ تھے لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہی ٹارگٹ پر کام کر رہا تھا حالانکہ اس نے اسرائیل پہنچ کر تنویر کا ایک نیا گروپ بنادیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی دوسرے ٹارگٹ پر کوئی توجہ نہ تھی۔ کیوں —— ؟

عمران اور اس کے ساتھی جس قدر شدت کے ساتھ ٹارگٹ پر پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اتنا ہی کرنل ڈیوڈ اور بلیک کیٹ انہیں پیچھے دھکیل رہے تھے۔

وہ لمحہ —— جب عمران نے واضح طور پر ناقابل تسخیر لیبارٹری کی تباہی کے مشن سے ناکام ہونے کا اعلان کر دیا اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس روانہ ہوگیا۔ کیا واقعی —— ؟

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی غاروں میں موجود تھے اور بلیک کیٹ نے اس پہاڑی پر بے دریغ میزائل برسانے شروع کر دیئے اور پھر —— ؟

کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوگئے تھے یا؟

انتہائی فاسٹ ایکشن، مزاح، ایڈونچر اور تھرل سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جو آپ کے ذہنوں میں گھر کر لے گا اور آپ اسے بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران، ڈاکٹر سائمن جان اور کرنل فریدی کا مشترکہ کارنامہ

مکمل ناول

ڈارک ایڈونچر

مصنف
سید علی حسن گیلانی

٭ ریڈ ڈیتھ ایک عالمی دہشت گرد تنظیم جس کا سربراہ ماسٹر باخ تھا۔

٭ ماسٹر باخ ایک شاطر سائنس دان جو دنیا پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔

٭ جزیرہ ریڈ ڈیتھ' ایک گمنام جزیرہ جو افریقہ کا گمشدہ حصہ تھا۔ اس جزیرے کے جنگل میں تمام قبیلے آدمخور تھے۔

٭ جزیرہ ریڈ ڈیتھ' جس پر دیوتا ٹنر کاٹ کی حکومت تھی۔ دیوتا ٹنر کاٹ کون تھا ——؟

٭ جزیرہ ریڈ ڈیتھ' جو دفینوں اور یورینیم کی سرزمین تھی مگر جزیرہ خطرناک تاریک جنگلوں اور درندوں سے پر تھا۔

٭ رینا مونڈارے، ماسٹر باخ کی خاص ایجنٹ جو دنیا میں ڈائمنڈ بیوٹی کے نام سے جانی جاتی تھی۔

٭ جیفرڈ سلاکا' ماسٹر باخ کا خاص ایجنٹ۔ جیفرڈ سلاکا دنیا میں جنگلی بھیڑیئے کے نام سے جانا جاتا تھا مگر کیوں ——؟

٭ ڈاکٹر سائمن جو گریٹ لینڈ کے پاور گروپ کا سربراہ تھا اور دنیا میں ماسٹر سیون کے نام سے جانا جاتا تھا۔

٭ وہ لمحہ جب عمران' فریدی' سائمن اور زیرولینڈ والے ماسٹر باخ کے قیدی بن گئے لیکن دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے ماسٹر باخ نے ان سب کو مار ڈالا۔

٭ ریڈ پاور، ماسٹر باخ کی ایک خوفناک انقلابی ایجاد جس کے استعمال سے ہر سائنسی نظام ناکارہ ہو جاتا تھا۔

٭ وہ لمحہ جب کرنل فریدی انتہائی خطرناک دلدل میں خود ہی کود گیا۔ مگر کیوں ——؟

٭ رابرٹ عمران کا نیا ساتھی جو برازیل کے ایک آدمخور قبیلے کا سردار بھی تھا اور ایکریمیا کی انڈر ورلڈ کا کنگ ماسٹر بھی تھا اور حسینوں کا دیوانہ۔ حسین لڑکیوں میں وہ تو ماسٹر کے نام سے جانا جاتا تھا۔

٭ رابرٹ جس کی جزیرہ ریڈ ڈیتھ میں وحشی سردار سے جنگ ہوتی ہے۔ جیت کس کی ہوتی ہے ——؟

٭ زیرولینڈ جس کے چاروں ہرکارے تھریسیا' نانوتا' سنگ ہی اور فنچ بھی جزیرہ ریڈ ڈیتھ پر پہنچ گئے مگر جزیرے میں وحشیوں کے ہاتھوں بری طرح پھنس گئے۔ کیسے ——؟

٭ وہ لمحہ جب کرنل فریدی اور ڈاکٹر سائمن کو ایک خونخوار مگرمچھ کے بھٹ میں ڈال دیا گیا۔ ان دونوں کا کیا انجام ہوا ——؟

٭ وہ لمحہ جب عمران کا ایکسٹو کا راز ماسٹر باخ نے بے نقاب کر دیا۔ کیسے ——؟

وہ لمحہ جب ٹرپل ایکسٹو نے عمران کا گریبان پکڑ لیا۔ یہ ٹرپل ایکسٹو کون تھا ——؟

خطرناک جنگلوں میں آدمخور وحشیوں اور خونخوار درندوں سے خوفناک جنگ

ایک اعصاب شکن اور بھرپور ایڈونچر ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور ڈاکٹر سائمن جان کا سائبریا کے یخ بستہ علاقوں میں یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

سرد جہنم

مصنف

سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر سائمن — گریٹ لینڈ کا معروف سیکرٹ ایجنٹ جن کے ایک سائنسدان کو بلیک ڈیتھ کے ہرکاروں نے اغوا کر لیا۔ مگر کیوں —— ؟

عمران — جو اپنے سات ساتھیوں کے ساتھ سائبریا کے ایک خاص سرد ترین علاقے میں پہنچ گیا جہاں درجہ حرارت منفی نوے تک پہنچ جاتا تھا۔ کیا اتنی شدید سردی میں عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن مکمل کر سکے —— ؟

نیوکلیئر پاور لیباٹری — جہاں گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر فرینک ایک فارمولے کی ایجاد میں مصروف تھے مگر اس فارمولے کی خبر بلیک ڈیتھ کو ہو گئی۔ کیسے ؟

بلیک ڈیتھ — جس کے چار خطرناک ایجنٹوں میجر سارگن، جیفر ڈسلاکا، ینا مونڈارے اور زونڈاری سائبریا کے اس خاص علاقے پر قبضہ کرنا چاہتے تھے جہاں نیوکلیئر پاور لیباٹری تھی۔ کیا یہ چاروں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے ؟

بیرسٹر کلارہ — جو ڈاکٹر سائمن کی منگیتر تھی۔ سائبریا کے علاقے میں اسے یک برفانی ٹائیگر اٹھا کر لے گیا۔ کیا بیرسٹر کلارہ برفانی درندے سے بچ سکی۔ یا موت کا شکار ہو گئی —— ؟

وہ خوفناک لمحہ — جب رابرٹ، ٹائیگر، روزی راسکل اور کراسٹی ایک گاڑی میں سفر کر رہے تھے کہ اچانک وہ گاڑی ایک خوفناک کھائی میں جا گری۔ کیا عمران کے یہ چاروں ساتھی بچ گئے یا بھیانک موت ان کا مقدر بنی —— ؟

ہاٹ پاور اور سلور سٹون، حیرت انگیز لباس

یہ لباس عمران اور ڈاکٹر سائمن کی ایجادات تھے مگر یہ لباس عمران اور اور ڈاکٹر سائمن نے کیوں بنائے اور ان لباسوں کا مقصد کیا تھا —؟

وہ خوفناک لمحہ — جب کراسٹی اور روزی راسکل کو برفانی ریچھ اٹھا کر اپنے مسکن میں لے گئے۔ کیا یہ دونوں خود کو خونخوار ریچھوں کے چنگل سے چھڑوا سکیں یا موت کا شکار ہو گئیں —— ؟

وہ لمحہ — جب ڈاکٹر سائمن کی ساتھی کو شیلا گلیشئر میں برف کی پرت ٹوٹنے سے کھائی کے برفیلے پانی میں جا گری۔ کیا مادام کو شیلا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ؟

وہ سنسنی خیز لمحہ — جب رابرٹ، ٹائیگر، روزی راسکل اور کراسٹی کی عالمی دہشت گرد تنظیم بلیک ڈیتھ کے چار خطرناک ایجنٹوں سے خونی فائٹ ہوئی ؟

وہ دلچسپ لمحہ — جب ڈاکٹر سائمن کا دوست ٹونی روزی راسکل کا بھرپور تھپڑ کھا کر خوش ہو گیا اور پھر اس نے ایک زبردست انکشاف کیا۔ وہ انکشاف کیا تھا ؟

کیا عمران اور ڈاکٹر سائمن نیوکلیئر پاور لیباٹری کو ٹریس کر سکے یا اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بجائے سائبریا کی خوفناک سردی کا شکار ہو گئے۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو پر لکھا گیا ایک سنسنی خیز اور یادگار برفانی ایڈونچر

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف

ظہیر احمد

ڈارک کیمپ

فاسٹ ایکشن ۔۔۔ ایسا ایکشن جس کے لئے عمران کو پوری ٹیم لے کر کافرستان جانا پڑا۔ کیوں ——؟

فاسٹ ایکشن ۔۔۔ ایسا ایکشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔

پلوشہ ۔۔۔ ایک معصوم سی لڑکی جو صالحہ سے ملی تھی اور صالحہ اسے جولیا کے پاس لئے آئی تھی، اس نے ان دونوں کے سامنے ایک انکشاف کیا، ایسا انکشاف جسے سن کر جولیا اور صالحہ دنگ رہ گئیں۔ وہ انکشاف کیا تھا ——؟

پلوشہ ۔۔۔ جس کے پاس ایک کوڈ بک تھی۔ اس کوڈ بک میں کیا تھا ——؟

پلوشہ ۔۔۔ جو جولیا اور صالحہ کے فلیٹ میں تھی کہ مسلح افراد نے وہاں حملہ کیا اور انہوں نے جولیا اور صالحہ کو گولیاں ماردیں اور پلوشہ کو اٹھا کر لے گئے۔ کیوں؟

ڈی کیمپ ۔۔۔ ایک ایسا کیمپ جہاں پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازش کی جارہی تھی۔

ڈی کیمپ ۔۔۔ جس کا نقشہ کافرستان کے ڈی کلب میں تھا اور عمران اس ڈی کیمپ سے وہ نقشہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ——؟

ڈی فورس ۔۔۔ ڈی کیمپ کی حفاظت کرنے والی فورس جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے سوہان روح بن گئی تھی اور انہیں ایک انچ آگے بڑھنے کا موقع نہ دے رہی تھی۔

عمران ۔۔۔ جسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت پکڑ لیا گیا اور انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں میں موجود ڈی کیمپ کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن ایکشن میں آ گئے۔

وہ لمحہ ۔۔۔ جب ان پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہر طرف سے گولیوں اور بموں کی بارش شروع ہو گئی اور پھر ——؟

کیا ۔۔۔ عمران ڈی کلب سے ڈارک کیمپ کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ——؟

کیا ۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی ڈی کیمپ تباہ کر سکے۔ یا ——؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ناول۔ ایسا فاسٹ ایکشن جسے آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ یادگار اور انوکھے واقعات سے لبریز دلوں کی دھڑکن روک دینے والی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز کی دنیا میں ایک عجوبہ کہانی

اسفل دنیا

ماورائی نمبر

مصنف
ظہیر احمد

اسفل دنیا ... ایک ایسی دنیا جو شیطان کی دنیا تھی اور اس دنیا کا تعلق آج سے چار ہزار سال قدیم کی دنیا سے تھا جہاں جنات کے سات قبیلے آباد تھے اور یہ قبیلے ایک دوسرے کے دشمن بن کر ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف تھے۔ کیوں؟

بھٹیار ... پاکیشیا کے سرحدی علاقے کا ایک قصبہ، جہاں ایک رینجر نے ہر طرف سیاہ سایوں کو منڈلاتے اور پہاڑی پر چڑھتے دیکھا تھا۔

بھٹیار ... جس میں سات سو سے زیادہ نفوس تھے لیکن اگلے روز اس قصبے میں ایک انسان بھی موجود نہ تھا۔ وہ سب کے سب غائب ہو گئے تھے۔ لیکن کہاں ؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو ایک نیک مقصد کے لئے بھٹیار پہنچے ہوئے تھے۔ وہ بھی بھٹیار کے لوگوں سمیت غائب ہو گئے۔

جوزف، جوانا اور ٹائیگر ... جو ایک غار میں داخل ہوئے اور غار انہیں لے کر گھوم گیا۔ غار کا دہانہ جب دوسری جانب کھلا تو وہ تینوں اپنی دنیا سے چار ہزار سال قدیم دنیا میں پہنچ چکے تھے۔

زرانا ... ایک زبردست ساحرہ، جو عمران کو اپنی گرفت میں لینا چاہتی تھی۔ کیوں؟

زرانا ... جس نے عمران کو قابو کرنے کے لئے اس پر ساحرانہ وار کئے لیکن؟

عمران ... جسے سید چراغ شاہ صاحب ایک جن کے ساتھ چار ہزار سال قدیم دنیا میں بھیجنا چاہتے تھے۔

عنقام ... نیک دنیا کا ایک جن جو عمران کا دوست بن گیا تھا۔

جولیا اور اس کے ساتھی ... جو چار ہزار سال قدیم، جنات کی اسفل دنیا میں پہنچ کر خود بھی جنات بن گئے۔ کیسے ——؟

جولیا اور اس کے ساتھی ... جنہیں جنات نے زندان میں قید کر رکھا تھا۔ کیوں ——؟

سنگِ حیات ... ایک ایسا ہیرا جو چراغ کی شکل میں تھا اور اسفل دنیا کے بڑے سرداراخنات کے قبضے میں تھا۔ سید چراغ شاہ صاحب عمران کے ذریعے وہ چراغ نما ہیرا حاصل کرنا چاہتے تھے کیوں ——؟

عمران ... جو صالحہ کے ساتھ چار ہزار سال قدیم جنات کی اسفل دنیا میں پہنچا تو وہ لمحہ ... جب جنات کی اسفل دنیا میں جولیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے موت کے کنوؤں میں کودنا شروع ہو گئے۔ کنوؤں میں آگ بھری ہوئی تھی اور وہ سب کنوؤں سمیت وہاں سے غائب ہو گئے۔

پراسرار دنیا کی انتہائی اثر انگیز کہانی جو اس سے پہلے کبھی صفحہ قرطاس پر نہ ابھری ہوگی۔ ایک حیران کن اور نئے انداز کی انوکھی کہانی جس کا اب تک کسی رائٹر نے تصور بھی نہ کیا ہوگا۔ ایک چیلنجنگ ناول جو آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
333-6106573
336-3644440
336-3644441
061-4018666